صد سالہ عرسِ رضوی کے موقع پر خصوصی اشاعت

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاہدین

# حضورِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ

## کی مجاہدانہ زندگی

اور

## موجودہ خانقاہی نظام

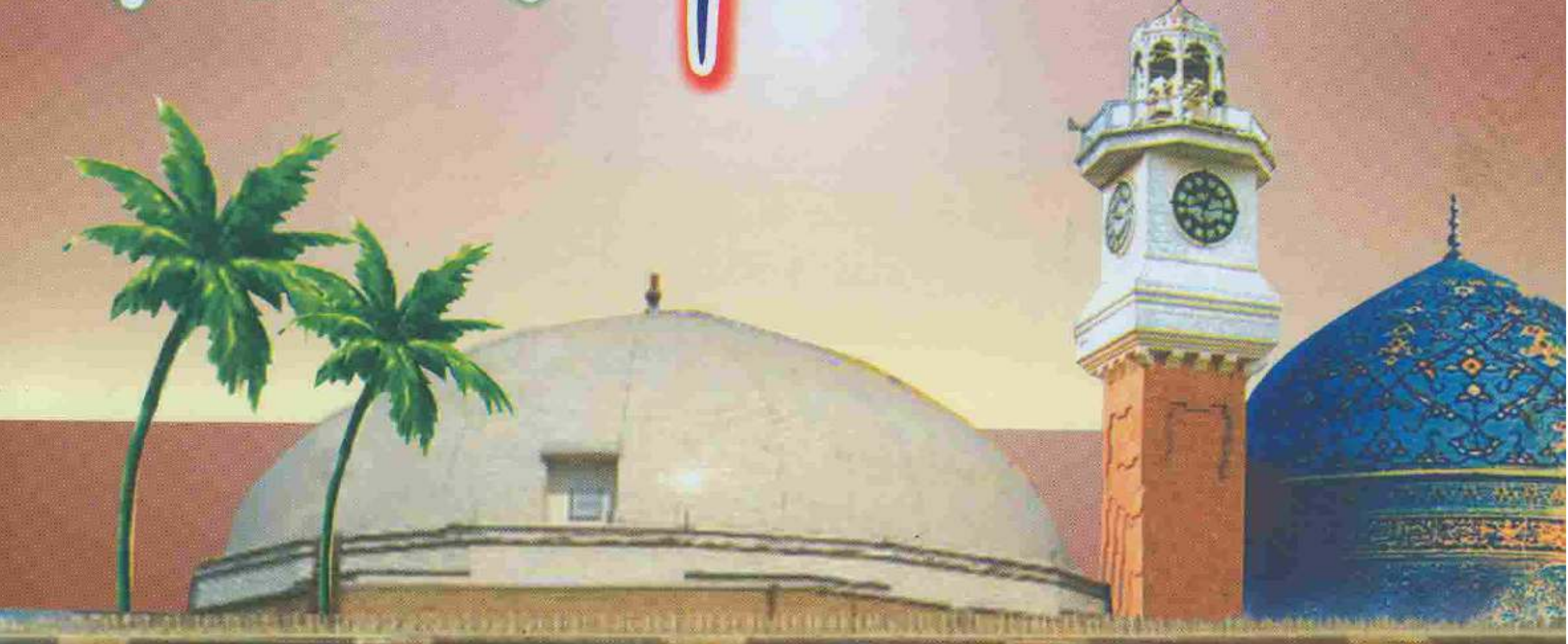

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

4

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان چونگی لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

# مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

## جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

### مختصر تعارف

**طلباء**

| | |
|---|---|
| شعبہ حفظ: 163 | شعبہ ناظرہ: 395 |
| شعبہ درس نظامی: 120 | شعبہ تجوید: 12 |

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کررہے ہیں نیز کم وبیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

**مدرسہ کا اسٹاف**

| | |
|---|---|
| شعبہ حفظ و ناظرہ 14 اساتذہ | شعبہ درس نظامی و تجوید 12 اساتذہ |
| شعبہ عصری علوم یعنی اسکول و کمپیوٹر 14 اساتذہ | باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2 |

کل طلباء کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

## مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION
HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 0050002565 7003 - BRANCH CODE :0050

www.facebook.com/markazuloloom

https://www.waseemziyai.com https://www.youtube.com/waseemziyai

دلیل الکاملین فی سیرۃ امام المجاہدین

# حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی

اور

## موجودہ خانقاہی نظام

جلد چہارم

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا

جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب: حضورغوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام

جلد چہارم: صفحات:۴۰۳

مولف : مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

03044161912

تقاریظ: مشائخ کرام ودانشوران

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

تعداد : ۱۰۰۰

کمپوزنگ: قادری کمپوزنگ سینٹر

ناشر: مکتبہ طلع البدر علینا

سن اشاعت: صفر المظفر ۱۴۴۰ ھ بمطابق ستمبر ۲۰۱۸ء)

ھدیہ

پروف ریڈنگ: الاستاذ محمد ذیشان رضوی

ملنے کے پتے

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور ☆ دار النور مرکز الاولیس دربار مارکیٹ لاہور ☆ قادری کتب خانہ قائداعظم روڈ میلسی ☆ مکتبہ فیضان مدینہ رائے ونڈ ☆ مدرسہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات کوٹ مظفر ☆ مولانا فیض احمد قادری رضوی

۷۳۴۴۷۷۸۷۳۰۰ ☆ محمد وسیم عالم قادری ۰۳۲۱۴۰۶۶۲۷۴

www.waseemziyai.com

# الانتساب

☆ حضور غوث اعظم کے والد ماجد السید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ حضور غوث اعظم کی والدہ ماجدہ حضرت سیدۃ ام الخیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام اساتذہ کرام و مشائخ عظام رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد پاک رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام تلامذہ و خلفاء کرام رضی اللہ عنہم کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے مدرسہ کے لئے اپنے گھروں کی زمینیں وقف کرنے والوں کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے سلسلے سے تعلق رکھنے والے مجاہدین و غازیان کے نام

☆ زنگی و ایوبی کو فوجیں روانہ کرنے والے شہزادہ غوث الوری سیدی عبد العزیز الجیلانی کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے تمام محبین و عشاقان کے نام

☆ مصری حکومت کا تختہ الٹنے والے آپ کے شاگرد الشیخ زین الدین ابن النجاء کے نام

☆ القدس کی فتح کی کوشش کرنے والے مجاہد اسلام سلطان نور الدین زنگی شہید کے نام

☆ القدس پر اسلام کا جھنڈا لہرانے والے محافظ ناموس رسالت سلطان ایوبی کے نام

☆ القدس کی فتح پر سب سے پہلا خطبہ دینے والے آپ کے شاگرد الشیخ الزکی کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے مزار اقدس کی تعمیر میں حصہ لینے والے شیخ الاسلام گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے نائب امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام

☆ سلسلہ عالیہ قادریہ کے عظیم مجاہد محافظ ناموس رسالت غازی ملک ممتاز حسین قادری شہید کے نام

☆ حضور غوث اعظم کے شیدائی مجاہد ختم نبوت غازی محمد تنویر حسین قادری عطاری کے نام



www.waseemziyai.com

# الاھداء

وارث علوم اعلیٰ حضرت

حضور تاج الشریعہ مولانا الشاہ

## اختر رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

## حسب الارشاد

سراپا خلوص ہمدرد اہل سنت عاشق رسول

جناب الحاج محمد عارف قادری رضوی

صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ضیاء احمد قادری رضوی عفا اللہ عنہ

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

# معجزہ، کرامت اور مخالفین

## پہلا مسئلہ

**باطن پر تصرف** ۳۱
رسول اللہ ﷺ کا باطن میں تصرف ۳۱
حضرت الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دل پر تصرف ۳۲
دوسری نظیر ۳۲
باطن میں تصرف فرمایا ۳۳
دل کی کیفیت ہی بدل ڈالی ۳۳
دل سے تمام حفظ شدہ کتب نکال دیں ۳۴
سو علماء کرام کے دل علم سے خالی ہو گئے ۳۵
الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دلوں پر تصرف بخشا گیا ہے ۳۶
لوگوں کے دل آپ رضی اللہ عنہ کی مٹھی میں ۳۶
علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۳۷
مخالفین کے گھر سے گواہی ۳۷
اس کلام پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ ۳۸
دل پر رسول اللہ ﷺ کا تصرف ۳۸
قلم و دوات نے بھی سجدہ کیا ۳۹
اس حدیث شریف پر تھانوی صاحب کا کلام ۳۹

## دوسرا مسئلہ

**خشک لکڑی پر تصرف** ۴۰
خشک لکڑی پر رسول اللہ ﷺ کا تصرف ۴۰
امام عبدالرزاق وروح کے الفاظ یہ ہیں ۴۰
امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ۴۱

| | |
|---|---|
| الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا خشک لکڑی پر تصرف | ۴۱ |
| مخالفین کے گھر کی گواہی | ۴۲ |


## تیسرا مسئلہ


| | |
|---|---|
| **مافی الارحام کا علم** | ۴۲ |
| مافی الارحام کا علم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ | ۴۲ |
| حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کو مافی الارحام کا علم | ۴۳ |
| مافی الارحام کا علم اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ | ۴۴ |
| شیخ جاگیر اور علم مافی الارحام | ۴۵ |
| مخالفین کے گھر کی گواہی | ۴۵ |


## چوتھا مسئلہ


| | |
|---|---|
| **قوت سماعت وبصارت** | ۴۶ |
| رسول اللہ ﷺ کی سماعت وبصارت | ۴۶ |
| دوسری حدیث شریف | ۴۶ |
| نگاہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا کمال | ۴۷ |
| اس حدیث شریف پر امام بیہقی رحمہ اللہ کا کلام | ۴۸ |
| حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی قوت مشاہدہ | ۴۸ |
| حضرت ملک الموت کا قوت مشاہدہ | ۴۹ |
| الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان | ۴۹ |
| تمام کائنات ایک رائی کے دانے کے برابر نظر آتی ہے | ۵۰ |
| کیسی قوت مشاہدہ ہے؟ | ۵۰ |
| مخالفین کے گھر کی گواہی | ۵۱ |
| مخالفین کے گھر کی دوسری گواہی | ۵۱ |


## پانچواں مسئلہ



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| **بعد وفات قبر سے باہر آ کر جہان میں تصرف کرنا** | ۵۲ |
| بعد وفات قبر سے باہر آ کر جہان میں تصرف کرنا | ۵۲ |
| حضرت موسیٰ و حضرت یونس علیہما السلام کا بعد الوصال حج کرنا | ۵۴ |
| کیا انبیاء کرام علیہم السلام بعد الوصال حج کر سکتے ہیں؟ | ۵۵ |
| امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول | ۵۶ |
| الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تصرف | ۵۶ |
| مخالفین کے گھر کی گواہی | ۵۶ |
| مولوی قاسم نانوتوی کا مرنے کے بعد تصرف | ۵۷ |
| اس واقعہ پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ | ۵۷ |
| صاحب مزار اور تھانوی کا تصرف | ۵۷ |
| **چھٹا مسئلہ** | |
| **عالم ارواح میں کلام کرنا** | ۵۸ |
| حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مباحثہ | ۵۸ |
| یہ ملاقات کہاں ہوئی؟ | ۵۹ |
| الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کی امام اعظم سے ملاقات | ۶۰ |
| مخالفین کے گھر کی گواہی | ۶۰ |
| اس پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔ | ۶۱ |
| **ساتواں مسئلہ** | |
| **کیا ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا ممکن ہے؟** | ۶۱ |
| جنتی کا متعدد مقامات پر موجود ہونا | ۶۱ |
| حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۶۲ |
| دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں | ۶۲ |
| سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۶۲ |
| حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۶۳ |



www.waseemziyai.com

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا ستر مقامات پر موجود ہونا ۶۳
مخالفین کے گھر کی گواہیاں ۶۴
مولوی اشرف علی تھانوی کا نظریہ ۶۴
دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ۶۴
مولوی شبیر احمد عثمانی کا نظریہ ۶۴

## آٹھواں مسئلہ

**بعدالوصال مدد کرنا** ۶۵
بعدالوصال حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدد ۶۵
بعدالوصال امتیوں کے جنازوں میں شرکت کرنا ۶۶
امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ۶۶
حضرت سیدنا امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ۶۶
امت کے نیک اعمال پر خوش ہوتے ہیں ۶۷
مخالفین کے گھر کی گواہی ۶۷

## محبوبانِ خدا کا مدد کرنا

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ۶۷
امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ۶۸
حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مدد کرنا ۶۸
حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۶۹
حضرت سیدنا شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۷۰
علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں ۷۰
قبور میں سے تصرف فرمانے والے مشائخ کرام ۷۰

## نواں مسئلہ

اولیاء اللہ کے نذر عرفی ماننے سے مسائل کا حل ہونا ۷۱
نذر عرفی اور الامام عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۷۱



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| نذر شرعی وعرفی کی تقسیم کے متعلق شاہ رفیع الدین کا نظریہ | ۷۱ |
| سیدی ابوالمواہب محمد الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان | ۷۲ |
| حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ | ۷۲ |
| دوسرے مقام پر لکھتے ہیں | ۷۲ |
| حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا نظریہ | ۷۳ |
| حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا نظریہ | ۷۳ |
| الشیخ الامام الجیلانی کی خدمت میں نذر پیش کی گئی | ۷۴ |
| تمام شہروں سے لوگ آپ کو نذرانہ پیش کیا کرتے تھے | ۷۴ |
| الشیخ الامام منصور البطائحی نذرانے قبول کیا کرتے تھے | ۷۴ |
| حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی خدمت میں نذرانے | ۷۵ |
| شیخ جاگیر کی خدمت میں نذرانے پیش کئے جاتے تھے | ۷۵ |
| الشیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۷۵ |
| بیل بطور نذر پیش کیا گیا | ۷۶ |
| **دسواں مسئلہ** | |
| **شب معراج حضرت الامام عبدالقادر الجیلانی کا رسول اللہ ﷺ کو اپنے کندھے پر سوار کرنا** | ۷۸ |
| شب معراج الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا حاضر ہونا | ۷۸ |
| **تلک عشرۃ کاملۃ** | ۷۹ |
| جنت میں اور دوزخ میں ابھی تک کوئی گیا ہی نہیں تو یہ کیسے ہوا؟ | ۷۹ |
| سودخوروں کو ساتویں آسمان میں ملاحظہ فرمایا | ۷۹ |
| بدعمل خطباء کے عذاب میں گرفتار دیکھا | ۸۰ |
| قصر عمر میں ایک خادمہ کو دیکھا | ۸۰ |
| مشاطہ بنت فرعون کی خوشبو کو ملاحظہ فرمایا | ۸۱ |
| رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات ساری امت کو دیکھو | ۸۲ |
| معراج کی رات مقام اعلی میں حضرت بلالی اذان سنی | ۸۳ |
| غیبت کرنے والوں کو ملاحظہ فرمایا | ۸۴ |

www.waseemziyai.com

عاقر الناقۃ کو ملاحظہ فرمایا ۸۴
مجاہدین کو کھیتی کرتے اور کاٹتے ہوئے ملاحظہ فرمایا ۸۵

## خلاصہ فتوی شریفہ

ذکر کرنے والا عرش کی نیچے کیسے پہنچ گیا؟ ۸۵
حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ جنت میں ۸۶
حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنت میں ۸۶
حضرت حارثہ بن نعمان کی قراءات جنت میں سماعت فرمائی ۸۷
صحابی رضی اللہ عنہ کے کھنکارنے کی آواز جنت میں ۸۷
سیدی اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ۸۸
مخالفین کے گھر کی گواہی ۸۹
اس پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ ملاحظ فرمائیں ۹۰

# صوفی کون؟

## امام شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امام شمس الدین الجزری بھی صوفی تھے ۹۲
صوفیاء کے تبرکات کے متعلق امام ابن الجزری کا نظریہ ۹۲
امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور محفل میلاد ۹۳
توسل کے متعلق امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۹۳

## أبوعبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۹۴
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دلوں کے حال جاننے والے ہیں ۹۴
منکرین زیارت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں ۹۵
منکر زیارت کو مشرک کہا ۹۶
شرم عصیاں سے نہیں سامنے جایا جاتا ۹۶
حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا ۹۶
بخدا خدا کا یہی ہے در ۹۷



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| روضہ مبارکہ کے آداب | ۹۷ |
| لب واں ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں | ۹۸ |
| دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟ | ۹۸ |
| مزارات اولیاء کی طرف سفر | ۹۹ |
| امام ابن الحاج میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں | ۹۹ |
| **امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی بھی صوفی ہیں** | |
| بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور امام غزالی کا نظریہ | ۱۰۰ |
| مزارات اولیاء کی طرف سفر کرنا کیسا؟ | ۱۰۰ |
| بعد الوصال تبرک کے حصول کا جواز | ۱۰۱ |
| مسئلہ حاضر و ناظر کے متعلق امام غزالی کا نظریہ | ۱۰۱ |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم کائنات کی سیر فرمانا | ۱۰۱ |
| بدعت کی تقسیم کے متعلق امام غزالی کا نظریہ | ۱۰۱ |
| مونچھوں کے کنارے لمبے رکھنے کا حکم | ۱۰۲ |
| اہل القلوب اور امام غزالی | ۱۰۲ |
| **امام ابن حجر مکی بھی صوفی ہیں** | |
| استغاثہ کے متعلق امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۱۰۳ |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کے متعلق امام کا نظریہ | ۱۰۳ |
| ایک اور مقام پر فرماتے ہیں | ۱۰۴ |
| صوفیاء کرام کے وجد کے متعلق امام کا نظریہ | ۱۰۵ |
| م ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا میلاد شریف کے متعلق نظریہ | ۱۰۶ |
| حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے متعلق امام کا نظریہ | ۱۰۶ |
| غوث وقطب، کے متعلق امام ابن حجر مکی شافعی کا فرمان | ۱۰۷ |
| اوراد صوفیہ کرام کے متعلق امام کا نظریہ | ۱۰۸ |
| بدعت کے متعلق امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۱۰۹ |
| اذان کے بعد درود و سلام پڑھنے کے متعلق امام کا نظریہ | ۱۱۰ |
| **امام جلال الدین السیوطی بھی صوفی ہیں** | |



www.waseemziyai.com

ہر امتی پر ہمہ وقت نظر ۱۱۰
یا غوث اعظم المدد کا نعرہ لگانا ۱۱۱
قطب ابدال اوتاد کے متعلق امام السیوطی کا نظریہ ۱۱۱
حضرت امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۱۱۲
حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امام جلال الدین السیوطی ۱۱۲
احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ۱۱۳
حالت بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ۱۱۳
اس کے متعلق کئی اقوال ملتے ہیں ۱۱۴
عوام الناس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بیداری کب ہوتا ہے؟ ۱۱۵
ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہما ۱۱۵
مسلک اول ۱۱۶
امام مناوی کا جلال ۱۱۶
اَلْمَسْلَکُ الثَّانِی ۱۱۷
اَلْمَسْلَکُ الثَّالِثُ ۱۱۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا گستاخ قتل کیا جائے گا ۱۱۹
بدعت کے متعلق امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ ۱۱۹

## حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ونظریہ کیا ہے؟

عرض فقیر ۱۲۲
فریب دہی کا نیا طریقہ ۱۲۲

## بدعقیدگی کے پھیلاؤ کے اسباب اور اس کا سد باب کے طریقے

ایمان ضائع ہونا عام ہو جائے گا ۱۲۳
ایمان فروش زیادہ ہو جائیں گے ۱۲۳
فتنوں کی آندھیاں ۱۲۴
بدعقیدگی کا زہر باؤلے کتے کے زہر کی مثل ہے ۱۲۴
بدبخت ترین خطیب کون ہے؟ ۱۲۵
خطباء کی کثرت گمراہی پھیلنے کا سبب ۱۲۶

## عقیدہ مبارکہ



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| اہل سنت کا نظریہ وعقیدہ | ۱۲۷ |
| نجات پانے والی جماعت اہل سنت ہے | ۱۲۷ |
| ولی اللہ کا لوگوں کے عیوب پر مطلع ہونا | ۱۲۸ |
| ولی اللہ کی نگاہ کا کمال | ۱۲۸ |
| صلحاء کا ادب کرو | ۱۲۸ |
| اے حق تعالیٰ سے منہ موڑنے والے! | ۱۲۹ |
| بد مذہبوں کی دوستی تم کو اولیاء اللہ کا دشمن بنا دے گی | ۱۲۹ |
| اے منافق! اللہ تعالیٰ کرے تو مر جائے | ۱۳۰ |
| اللہ تعالیٰ کا ولی بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے | ۱۳۰ |
| تجھے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں | ۱۳۰ |
| علم فقہ ہی رب تعالیٰ کی معرفت کا سبب ہے | ۱۳۱ |
| بیعت شیخ لازم ہے | ۱۳۱ |
| مراقبہ کیا کرو | ۱۳۲ |
| توسل اور سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ | ۱۳۲ |


## ایک سعودی شیخ کا رد

## کیا حضرت الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ صوفی نہ تھے؟


| | |
|---|---|
| سعودی مولوی شیخ صالح فوزان کا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق قول | ۱۳۳ |
| امام ابن رجب الحنبلی اور امام ابراہیم بن محمد برہان الدین فرماتے ہیں | ۱۳۳ |
| امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۳۴ |
| امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان | ۱۳۴ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل طریقت میں سے ہیں | ۱۳۴ |
| العبودیہ میں لکھتے ہیں | ۱۳۵ |
| الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ عارف باللہ ہیں | ۱۳۵ |
| الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ائمہ صوفیہ میں سے ہیں | ۱۳۵ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الجیلانی ائمہ ھدی میں سے ہیں | ۱۳۶ |
| سیدھی راہ پر چلنے والے شیخ | ۱۳۶ |
| الشیخ عبد القادر الجیلانی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا | ۱۳۶ |


www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ شیطان کے شر کو جو جاننے والے تھے | ۱۳۷ |
| ابن تیمیہ کا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک خواب بیان کرنا | ۱۳۷ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک صوفیہ کرام درست عقیدہ رکھنے والے تھے | ۱۳۷ |
| الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ پیر طریقت تھے | ۱۳۸ |
| الشیخ الجیلانی بھی صوفی اور ان کے پیروکار بھی صوفی تھے | ۱۳۹ |
| الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو قطب العارفین لکھا | ۱۳۹ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الجیلانی دل کا حال جان لیتے تھے | ۱۳۹ |
| حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان | ۱۴۰ |
| علامہ رشید رضا مصری بھی آپ کو شیخ طریقۃ جانتے ہیں | ۱۴۱ |
| امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۴۲ |
| امام ابن تغری بردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں | ۱۴۲ |
| نجدی شیخ شمس الدین افغانی نے فوزان کو جھوٹا قرار دے دیا | ۱۴۲ |
| امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۴۲ |
| الشیخ محمد احمد درنیقہ فرماتے ہیں | ۱۴۳ |
| صاحب معجم الشعرا العرب فرماتے ہیں | ۱۴۳ |
| صاحب المنجد فی الاعلام کا نظریہ | ۱۴۳ |

## غنیۃ الطالبین کس کی تصنیف ہے؟

### موقف اول

| | |
|---|---|
| وجہ تصنیف الغنیۃ لطالبی طریق الحق | ۱۴۴ |
| الغنیۃ کا سماع | ۱۴۵ |
| مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۱۴۶ |
| حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۱۴۶ |
| حافظ ابن تیمیہ کا نظریہ | ۱۴۶ |
| حافظ ابن کثیر کا نظریہ | ۱۴۶ |
| علامہ محمد بن یحییٰ التادفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۱۴۷ |
| الشیخ علوی بن عبد القادر السقاف کا نظریہ | ۱۴۷ |

www.waseemziyai.com

عمر رضا کحالہ کا نظریہ ۱۴۷
فتاوی الشبکۃ الاسلامیہ میں ہے ۱۴۷
الشیخ علی محمد محمد الصلابی کا نظریہ ۱۴۷
امام ابن المبرد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۴۸
یوسف بن الیان بن موسی السرکیس کا نظریہ ۱۴۸
حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ ۱۴۸
امام محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۴۹
امام الزرکلی الدمشقی کا نظریہ ۱۴۹
ابن ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۴۹
نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کا نظریہ ۱۴۹
امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۰
علامہ عبد الرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۰
انکار کیسے کیا جا سکتا ہے؟ ۱۵۰
محدث مکہ مکرمہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۱
محمد بن حسین الفقیہ کا نظریہ ۱۵۱
عبد الرحمٰن بن یوسف الافریقی کا نظریہ ۱۵۱

دوسرا موقف

حضرت سیدنا الشیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ۱۵۲
حضرت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۴
امام عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۵
امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۵
حضرت علامہ مولانا نظام الدین ملتانی فرماتے ہیں ۱۵۵
امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۶
امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ ۱۵۶
علامہ عبد الحی لکھنوی کا نظریہ ۱۵۷

کیا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجیہ کہا ہے؟



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| امام اعظم ابوحنیفہ کے متعلق غیر مقلدوں کا نظریہ | ۱۵۷ |
| دعوت فکر | ۱۵۸ |
| امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق رافضیوں کا نظریہ | ۱۵۸ |
| الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مرجیہ فرقوں کی تفصیل | ۱۵۹ |
| دوسرا نسخہ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل) کا | ۱۵۹ |
| جواب اول از علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ | ۱۶۰ |
| غسانیہ حنفی کہلاتے تھے | ۱۶۱ |
| جواب از امام ابن حجر الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ | ۱۶۱ |
| جواب از امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی | ۱۶۱ |
| الجواب | ۱۶۲ |
| فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں | ۱۶۲ |
| ثبوت تحریف از غیر مقلد عالم | ۱۶۴ |
| الشیخ الجیلانی کا امام کو الامام الاعظم اور رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھنا | ۱۶۵ |
| پروفیسر غلام مصطفی مجددی فرماتے ہیں | ۱۶۵ |
| نواب صدیق حسن خان غیر مقلد کا بیان | ۱۶۵ |
| علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی غیر مقلد کا قول | ۱۶۷ |


## فرقہ مرجیہ کے عقائد ونظریات اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا دفاع

### فرقہ مرجیہ وخوارج کا تاریخی پس منظر


| | |
|---|---|
| ایک اہم سوال اور اس کا جواب | ۱۶۸ |
| بعض علماء کا قول | ۱۶۸ |
| علامہ عبدالکریم شہرستانی کے نزدیک ارجاء کی اقسام | ۱۷۰ |
| ارجاء کا الزام سیدنا عثمان غنی ومولا علی پر بھی لگایا گیا | ۱۷۱ |
| امام ابن سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں | ۱۷۱ |
| امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں | ۱۷۲ |
| امام اعظم پر مرجیہ ہونے کا الزام لگانے والے کون؟ | ۱۷۲ |
| غسان مرجی کا تعارف از امام السفارینی الحنبلی | ۱۷۳ |
| امام اعظم کے نزدیک مرجیہ کی اقتداء میں نماز جائز نہیں | ۱۷۴ |


www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| امام اعظم رضی اللہ عنہ مرجیہ کے ساتھ مناظرے کرتے تھے | ۱۷۴ |
| اہل سنت کو مرجیہ کیوں کہا گیا؟ | ۱۷۵ |
| عقیدہ احناف بزبان امام الطحاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ | ۱۷۶ |
| امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس الزام کا جواب خود دیا | ۱۷۶ |
| وہ خط یہ ہے | ۱۷۷ |
| امام اعظم رضی اللہ عنہ کا بتی کو جواب | ۱۷۷ |
| کیا مرجیہ بھی ائمۃ الحدیث ہوتے ہیں؟ | ۱۷۷ |
| امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں | ۱۷۸ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک تو ابوحنیفہ امام المسلمین ہیں | ۱۷۸ |
| ابن تیمیہ نے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہما لکھا | ۱۷۹ |
| ابن تیمیہ کے نزدیک اہل سنت کون اور حنفی کون؟ | ۱۷۹ |

## بہجۃ الاسرار کس کی تصنیف ہے اور اسکی اسنادی حیثیت

﴿کتاب بہجۃ الأسرار، ونزہۃ الأفکار فی بساتین المأثور عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الأذکار مما یحتاج إلیہ المسلم فی حالاتہ وأوقاتہ من لیل ونہار﴾ کے مصنف

| | |
|---|---|
| امام صفدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۱ |
| امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۱ |
| امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ | ۱۸۲ |
| امام عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۲ |
| امام ابن الطلیسان رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں | ۱۸۳ |
| امام ابوالقاسم بن الطلیسان کی بہجۃ الاسرار | ۱۸۳ |
| امام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ایک حدیث | ۱۸۴ |

## بہجۃ الأسرار فی أخبار الصوفیۃ کے مصنف علی بن عبداللہ بن جہضم کا تعارف

| | |
|---|---|
| محدث ابوشامہ فرماتے ہیں | ۱۸۵ |
| ایک حکایت اور اس پر امام الذہبی کی تعلیق | ۱۸۶ |
| امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۶ |
| علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں | ۱۸۷ |



www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| امام التقی الفاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۸ |
| محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۸۹ |
| امام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں | ۱۸۹ |
| العبر میں فرماتے ہیں | ۱۸۹ |
| تاریخ الاسلام میں فرماتے ہیں | ۱۸۹ |
| تذکرۃ الحفاظ میں ہے | ۱۹۰ |
| ضعیف ہیں اور ثقہ نہیں | ۱۹۰ |
| امام یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۹۰ |
| حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں | ۱۹۰ |
| امام عبد الحی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۹۱ |
| امام علی بن ہبۃ اللہ فرماتے ہیں | ۱۹۱ |
| امام ابن عساکر کے نزدیک ابن جہضم متکلم فیہ ہیں | ۱۹۱ |
| امام برہان الدین الحلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۹۱ |
| امام ابن الغزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۹۲ |
| الامام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۱۹۲ |

### ❁ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محیی الدین ابی محمد عبد القادر الجیلانی ❁ کے مصنف الامام الشیخ نور الدین ابو الحسن ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی المتوفی سنہ (۷۱۳ھ)

| | |
|---|---|
| الامام علی بن یوسف بن جریر الشطنوفی کا تعارف | ۱۹۲ |
| تصنیف کی وجہ حاجی خلیفہ کی زبانی | ۱۹۳ |
| بہجۃ الاسرار لابن جہضم اور بہجۃ الاسرار للشطنوفی کو ایک کہنے والوں کا رد | ۱۹۴ |
| کیا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو خدا تعالیٰ سے ملا دیا ہے؟ | ۱۹۴ |
| اس اعتراض کا جواب دیوبندی حکیم الامت سے | ۱۹۶ |
| صاحب زبدۃ الآثار کی توثیق | ۱۹۶ |
| امام محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توثیق | ۱۹۷ |
| حضرت سیدنا امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توثیق | ۱۹۷ |
| امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توثیق | ۱۹۸ |



www.waseemziyai.com

علامہ عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ کن قول ۱۹۸
ابن الوردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام لکھتے ہیں ۱۹۸
الامام المبارک بن احمد الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۱۹۹
حاصل کلام ۱۹۹

بہجۃ الاسرار کی تائید و توثیق از

امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

امام الذہبی کا امام شطنوفی کی مجلس میں آنا ۲۰۰
امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان ۲۰۰
عرفاء کا قول ۲۰۱
امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول ۲۰۲
امام عمر بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان ۲۰۲
امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۰۳
امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۰۳
شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں ۲۰۴
نیز اپنے رسالہ صلاۃ الاسرار میں فرماتے ہیں ۲۰۴
شیخ عبدالوہاب المتقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۰۴
یہ کمینہ بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے ۲۱۳

اہل مکہ مکرمہ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی جو مدح کی اس کا بیان

تذئیل ۲۱۴
ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۱۴
الشیخ حماد کی پیشین گوئی ۲۱۵
حضور قطب الاقطاب ہیں ۲۱۵
مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو ۲۱۵
مشائخ کا ادب واحترام ۲۱۶
حضور الشیخ الامام رضی اللہ عنہ شیخ الکل ۲۱۷
لاثانی سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ ۲۱۸
حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں ۲۱۸


www.waseemziyai.com

اعلان پر سر جھکانے والے ۲۱۹
اعلان کرنے کا حکم ہوا ۲۱۹
ابن السقا کا حال ۲۲۰
ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک یہ قول متواتر ہے ۲۲۰
منکر ہمیشہ ہلاک ہوتا ہے ۲۲۱

## حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی حفظہ اللہ تعالیٰ کا بہجۃ الاسرار کی صحت وتوثیق پر تفصیلی فتویٰ

علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ۲۲۳
شیخ کمال الدین جعفر ۲۲۳
ابن الوردی کہتے ہیں ۲۲۳
حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ ۲۲۴
نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں ۲۲۴
شیخ عبدالرحمٰن واسطی ۲۲۴
ڈاکٹر لون لکھتا ہے ۲۲۴
علامہ زین الدین ابن رجب لکھتے ہیں ۲۲۴
علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا ۲۲۵
لسان المیزان کی اصل عبارت یہ ہے ۲۲۵
نیز سیر اعلام النبلاء میں الامام الذہبی کہتے ہیں ۲۲۶
شیخ کمال الدین جعفر ۲۲۶
اب حاشیہ ملاحظہ فرمائیں ۲۲۷
الامام الحلبی کا قول ۲۳۱

## کیا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کہنا حرام وشرک ہے؟

حضور فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ۲۳۴
حمود بن عبداللہ نجدی لکھتا ہے ۲۳۵
کیا الشیخ الجیلانی کو ہم نے معبود بنالیا ہے؟ ۲۳۵
لفظ غوث کے ماننے پر ائمہ اعلام کو مشرک قرار دے دیا ۲۳۶
ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کہتا ہے ۲۳۶

www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| کیا حضرت مجدد الف ثانی بھی مسلمان نہیں؟ | ۲۳۷ |
| حضرت مجدد الف ثانی کے کلام کو ''خرافات'' سے تعبیر کرنا | ۲۳۷ |
| الشیخ احمد التیجانی کے متعلق ڈاکٹر غالب کہتا ہے | ۲۳۸ |
| جو کسی کو غوث کہے وہ مشرک ہے؟ | ۲۳۸ |
| امام ابن الحاج التوفی سنہ (۷۳۷ھ) کو مشرک قرار دیا | ۲۳۹ |
| جو ''غوث اعظم'' کہے وہ دنیا کا بڑا مشرک ہے | ۲۴۰ |


## لفظ غوث کی تحقیق


| | |
|---|---|
| علامہ السید الشریف الجرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں | ۲۴۰ |
| غوث کون؟ | ۲۴۱ |
| قطبیت کبری کیا ہے؟ | ۲۴۱ |
| قطب کو قطب کیوں کہا جاتا ہے؟ | ۲۴۲ |
| شیخ عبد الرزاق القاشانی کے نزدیک قطب کی تعریف | ۲۴۲ |
| دو نسبتیں یہ ہیں | ۲۴۲ |
| امام الشعرانی کا سوال اور سیدی خواص کا جواب | ۲۴۳ |
| قطب اور غوث کیسے بنتا ہے؟ | ۲۴۳ |
| غوث ہر دور میں ہوتا ہے | ۲۴۴ |
| غوث ایک ہی ہوتا ہے | ۲۴۴ |


## غوث اعظم کا جاہ جلال


| | |
|---|---|
| حضرت محمد بن ابو القاسم الشریف فرماتے ہیں | ۲۴۴ |
| حضرت سیدی عبد العزیز دباغ فرماتے ہیں کہ | ۲۴۵ |
| امام ابن حجر عسقلانی اور دیگر اولیاء کرام فرماتے ہیں | ۲۴۵ |
| حضرت حاتمی نے اپنا تجربہ اور مشاہدہ یوں بیان کیا ہے | ۲۴۵ |
| رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے | ۲۴۵ |


## غوث رہتا کہاں ہے؟


| | |
|---|---|
| خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں | ۲۴۷ |
| کیا غوث ہمیشہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہے؟ | ۲۴۷ |
| سیدی علی خواص سے سوال اور آپ کا جواب | ۲۴۸ |


www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| امام عبدالروف المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۴۸ |
| منکرین کو امام السیوطی کا جواب | ۲۴۸ |
| حضرت امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۴۹ |
| منکرین کو حضرت شاہ عبدالعزیز کا جواب | ۲۴۹ |
| الشیخ زکریا رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۵۰ |
| امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان | ۲۵۰ |
| ابدال کی برکت سے کرم نوازی | ۲۵۱ |
| حضرت سیدنا امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کلام | ۲۵۳ |
| الامام العجلونی کا کلام | ۲۵۴ |
| امام محمد بن محمد الخلیلی المتوفی سنہ (۱۱۴۷ھ) کا کلام | ۲۵۵ |
| امام محمد بن یوسف الصالحی المتوفی سنہ (۹۴۲ھ) کا کلام | ۲۵۶ |
| حضرت سیدنا ابوبکر المطوعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کلام | ۲۵۷ |
| سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان کا نظریہ | ۲۵۸ |
| غوث کا کشف | ۲۵۸ |
| غوث کا جانشین | ۲۵۸ |
| ایک سوال اور اس کا جواب | ۲۵۹ |
| الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کے بعد قطبیت کس کو ملی؟ | ۲۶۱ |
| بہجہ مبارکہ میں ہے | ۲۶۱ |
| غوث اعظم کی شان | ۲۶۱ |
| امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۶۱ |
| امام ابن الحاج المالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۶۲ |
| غوث کے اثبات پر الامام اسماعیل حقی المتوفی (۱۱۲۷ھ) کا قول | ۲۶۲ |
| لفظ غوث کا استعمال الشیخ الامام الجیلانی کے کلام میں | ۲۶۳ |
| حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۶۴ |
| امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں | ۲۶۶ |
| حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا فرمان | ۲۶۶ |
| امام برہان الدین الحلبی المتوفی سنہ (۱۰۴۴ھ) کا کلام | ۲۶۷ |
| قطب الاقطاب کے لئے زمین و آسمان کا درجہ | ۲۶۸ |




www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۲۶۸ |
| محدث مکہ مکرمہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ | ۲۶۸ |
| حضرت مجدد الف ثانی بھی غوث الثقلین کہتے ہیں | ۲۶۸ |
| الامام قاضی ثناء اللہ پانی کا نظریہ | ۲۶۹ |
| غوث الثقلین نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اعلان کیا | ۲۷۰ |
| ایک شبہ وارد کر کے اس کا جواب دیتے ہیں | ۲۷۰ |
| اس شبہ کا جواب | ۲۷۰ |
| غوث الثقلین عرض کرتے ہیں | ۲۷۲ |


## ائمہ کرام کی عبارات میں دوسرے مشائخ کرام کیلئے غوث کے لفظ کا استعمال


| | |
|---|---|
| امام فصیح الدین نے شیخ خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث لکھا ہے | ۲۷۲ |
| امام محمد بن محمد البدیری کا شیخ الاسلام کو غوث لکھنا | ۲۷۲ |
| امام محمد بن محمد البدیری کا سیدی محمد کبیر کو غوث لکھنا | ۲۷۲ |
| امام کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سیدی دباغ کو غوث لکھنا | ۲۷۳ |
| امام الفاسی کا سیدی ابومدین المغربی کو غوث لکھنا | ۲۷۳ |
| امام الدمیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شیخ الحداد کو غوث لکھنا | ۲۷۳ |
| امام محمد بن احمد المالکی المتوفی سنہ (۱۲۹۹ھ) کا سیدی دباغ کو غوث لکھنا | ۲۷۳ |
| سیدی دباغ کو غوث اکبر لکھنا | ۲۷۳ |
| الامام ابن دقیق العید فرماتے ہیں | ۲۷۴ |
| الشیخ ابوالعباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۲۷۴ |
| الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث کہا جاتا ہے | ۲۷۴ |
| الشیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غوث ہیں | ۲۷۵ |
| حضرت سیدی القشاش غوث تھے | ۲۷۵ |
| الشیخ ناصر الدین غوث وقطب ہیں | ۲۷۵ |
| الشیخ المجذوب جو کہ غوث اور قطب تھے | ۲۷۵ |
| حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۲۷۵ |
| الشیخ الامام احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث کہا جاتا تھا | ۲۷۶ |
| امام مسجد اقصیٰ کی غوث وقت سے ملاقات | ۲۷۶ |
| الشیخ الامام ابن بلوشہ غوث وقت تھے | ۲۷۷ |


www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| سیدی بن علی غوث وقت تھے | ۲۷۷ |
| سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ غوث وقت تھے | ۲۷۷ |
| الشیخ السید عز الدین احمد الصیاد غوث وقت تھے | ۲۷۸ |
| الغوث الاعظم | ۲۷۸ |
| سیدی احمد بن عروس رضی اللہ عنہ غوث وقت تھے | ۲۷۸ |
| الشیخ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالی علیہ غوث وقت تھے | ۲۷۸ |

## اکابرین امت کا حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم کہنا اور لکھنا

| | |
|---|---|
| امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۲۷۹ |
| امام یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۲۷۹ |
| الامام الجیلانی کا قطب ہونا متفق علیہ ہے | ۲۸۰ |
| حضرت سیدی شاہ عبد الحق محدث دہلوی کا نظریہ | ۲۸۰ |
| حضرت سیدنا شاہ ولی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۲۸۰ |
| حضرت ملا علی قاری محدث مکہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ | ۲۸۰ |
| حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری عرض کرتے ہیں | ۲۸۰ |
| حضرت سیدنا خواجہ بختیار کاکی عرض کرتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانی کہتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت خواجہ گیسو دراز عرض کرتے ہیں | ۲۸۱ |
| استاد حاتم بن احمد الاہدل علیہ الرحمہ کہتے ہیں | ۲۸۱ |
| علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں | ۲۸۱ |
| حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں | ۲۸۲ |
| حضرت سیدی عبد الرزاق بن حسن البیطار | ۲۸۲ |

## مخالفین کے گھر کی گواہی

| | |
|---|---|
| مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے | ۲۸۳ |
| منکرین کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کا بیان | ۲۸۴ |

www.waseemziyai.com

شاہ اسماعیل دہلوی نے یہ بھی لکھا ہے ۲۸۴
غوث پاک کی فاتحہ اور دہلوی ۲۸۴
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ۲۸۵
دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا نظریہ ۲۸۵
دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ۲۸۵
اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں ۲۸۵
التکشف میں لکھتے ہیں ۲۸۵
الافاضات یومیہ میں ہے ۲۸۵
ایک اور جگہ کہتے ہیں ۲۸۶
مولوی خلیل احمد اور رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے ۲۸۶
مولوی حسین علی وان بھچروی نے لکھا ہے ۲۸۶
مولوی احمد علی لاہوری نے لکھا ہے ۲۸۶
دیوبندی مذہب کے شیخ طریقت کا بیان ۲۸۷
اور مقام پر لکھتے ہیں ۲۸۷
اخبار دعوت لاہور کا بیان ۲۸۷
مولوی احتشام الحق دیوبندی کی کتاب ۲۸۷
مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کا نظریہ ۲۸۷

## منکرین کا اپنے علماء و مشائخ کو غوث کہنا

مولوی رشید احمد گنگوہی بھی غوث اعظم ہے ۲۸۸
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی غوث الکاملین ہیں ۲۸۸
رشید احمد گنگوہی نے حاجی صاحب کو غوث لکھا ۲۸۸
دیوبندی شجرہ طریقت میں جا بجا غوث اعظم کا استعمال ۲۸۸
مولوی رشید احمد گنگوہی کو غوث زمان کہنا ۲۸۹
مولوی محمود الحسن دیوبندی کا بیان ۲۸۹

## مافوق الاسباب استمداد

اِعتراض کا علمی محاکمہ ۲۸۹
صحیح اِسلامی عقیدہ ۲۹۱

www.waseemziyai.com

حقیقت ومجاز کی تقسیم لابدی ہے ۲۹۱
مافوق الاسباب اُمور میں مجاز کا جواز ۲۹۲
جبرئیل علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ ۲۹۲
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ ۲۹۳
حقیقی کارساز اللہ رب العزت ہی ہے ۲۹۴
کیا یہ معجزہ نہیں؟ ۲۹۴
اللہ تعالیٰ پر شرک کا فتویٰ ۲۹۵
رُوح پھونکنا درحقیقت فعلِ الٰہی ہے ۲۹۶

## درود شریف کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں کہ ۲۹۸
یہ بھی مسنون درود شریف ہے ۲۹۸
یہ بھی مسنون درود شریف ہے ۲۹۹
یہ بھی مسنون درود شریف ہے ۲۹۹
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درود شریف ۳۰۰
سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ درود ۳۰۰
سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک درود شریف ۳۰۰

## ائمہ کرام اور محدثین سے منقول درود شریف

امام ابومحمد عبداللہ بن مسلم التونی:۲۷۶ھ) کا درود شریف ۳۰۱
امام قرطبی التوفی سنہ:۶۶۳ھ) کا درود شریف ۳۰۱
امام قرطبی کا دوسرا درود شریف ۳۰۱
امام ابن بطال شارح بخاری التوفی:۴۴۹) کا درود شریف ۳۰۲
امام الباجی الاندلسی التوفی:۴۷۴ھ) کا درود شریف ۳۰۲
امام تقی الدین السبکی التوفی:۷۵۶ھ) کا درود شریف ۳۰۲
امام نیشاپوری ابن السراج التوفی:۳۱۳) کا درود شریف ۳۰۲
امام بیہقی التوفی سنہ:۴۵۸ھ) کا درود شریف ۳۰۲
امام الضیاء المقدسی التوفی سنہ:۶۴۳ھ) کا درود شریف ۳۰۲



www.waseemziyai.com

امام ابوالحسن السجستانی المتوفی سنہ ۳۶۳ھ) کا درود شریف ۳۰۲
امام ابن بطہ المتوفی سنہ: ۳۸۷ھ) کا درود شریف ۳۰۲
محدث ابوطاہر السلفی المتوفی سنہ: ۵۷۶ھ) کا درود شریف ۳۰۳
امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی سنہ: ۷۴۸ھ) کا درود شریف ۳۰۳
حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی سنہ: ۷۷۴ھ) کا درود شریف ۳۰۳
حافظ ابن قیم الجوزیہ المتوفی سنہ: ۷۵۱ھ) کا درود شریف ۳۰۳
امام ابواللیث فقیہ سمرقندی المتوفی سنہ: ۳۷۳ھ) نقل فرماتے ہیں ۳۰۳
امام عبدالرحمٰن ابن الجوزی المتوفی سنہ: ۵۹۷ھ) کا درود شریف ۳۰۳
امام محمد بن یوسف الصالحی المتوفی سنہ: ۹۴۲ھ) کا درود شریف ۳۰۴
محدث مکہ ملا علی قاری المتوفی سنہ: ۱۰۱۴ھ) کا درود شریف ۳۰۴
قاضی شوکانی غیر مقلد المتوفی سنہ: ۱۲۵۰ھ) کا درود شریف ۳۰۴
مولوی ارشاد الحق اثری غیر مقلد کا درود شریف ۳۰۴

سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے منقول درود شریف کے صیغے

پہلا درود شریف ۳۰۴
دوسرا درود شریف ۳۰۴
تیسرا درود شریف ۳۰۵
چوتھا اور پانچواں درود شریف ۳۰۵
چھٹا درود شریف ۳۰۵
ساتواں درود شریف ۳۰۵
آٹھواں درود شریف ۳۰۵
نوواں درود شریف ۳۰۶
دسواں درود شریف ۳۰۶
گیارہواں درود شریف ۳۰۶
حل مشکلات کے لئے درود شریف ۳۰۶
بارہواں درود شریف ۳۰۶
تیرہواں درود شریف ۳۰۶




www.waseemziyai.com

چودھواں درود شریف ۳۰۶
الصلاۃ الکبری للشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ۳۰۷
صَلَوٰاتُ الْکِبْرِیتِ الأحْمَرِ للإمام الجیلانی ۳۱۴
صلاۃ بشائر الخیرات للشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ۳۱۶

## حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعائیں

الحزب المبارک ۳۱۹
یا اللہ ہمیں مذہب اہل سنت پر موت عطا فرما ۳۲۵
حل مشکلات کے لئے وظیفہ ۳۲۵
ختم قرآن کریم میں کونسی دعا پڑھا کرتے تھے؟ ۳۲۶

## حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ یہ وظائف روزانہ پڑھا کرتے تھے

یہ دعا الابتہال ہے اور اسے صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے ۳۳۰
یہ ورد الاشراق ہے اور اسے اشراق کے وقت پڑھا کرتے تھے ۳۳۶
یہ حزب السریانی ہے اور اسے بعد نماز ظہر پڑھا کرتے تھے ۳۳۷
اس ورد کا نام فتح البصائر ہے اور اسے عصر کے وقت پڑھا کرتے تھے ۳۳۹
یہ حزب الفتحیہ ہے اور اسے بعد نماز مغرب پڑھا کرتے تھے ۳۴۲
، یہ ورد بعد نماز عشاء پڑھا کرتے تھے ۳۴۴

## ہفتہ وار وظائف

جمعۃ المبارک کا وظیفہ ۳۴۷
ہفتے کے دن کا وظیفہ ۳۴۸
اتوار کے دن کا وظیفہ ۳۴۹
پیر شریف کا وظیفہ ۳۴۹
منگل کا وظیفہ ۳۵۰
بدھ کے دن کا وظیفہ ۳۵۰
جمعرات کا وظیفہ ۳۵۱
الحزب الصغیر للإمام الجیلانی ۳۵۱
دعاء الفاتحۃ للإمام الجیلانی ۳۵۱
دعاء اسم اللہ الأعظم ۳۵۲

www.waseemziyai.com

| | |
|---|---|
| دعوۃ اسم اللہ الودود للامام الجیلانی | ۳۵۳ |
| المناجاۃ السحریۃ للشیخ عبد القادر الجیلانی | ۳۵۴ |
| الفتح الربانی میں موجود ادعیہ | ۳۵۴ |

## حصہ منقبت

| | |
|---|---|
| کلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۶۳ |
| حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ | ۳۷۱ |
| حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ | ۳۷۲ |
| مولانا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۲ |
| حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۲ |
| شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۲ |
| حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۲ |
| حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۳ |
| حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۷۴ |
| بانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت الشیخ بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ | ۳۷۷ |
| حضرت شیخ عبد الرحمٰن خالص طالبانی قادری ترکی | ۳۷۸ |
| ترجمہ انگلش | ۳۷۸ |
| منقبت شہ جیلانی | ۳۷۹ |
| حضرت الشیخ علامہ سید محمد اکرام الدین بخاری | ۳۸۲ |
| من گنہگارم | ۳۸۲ |
| شیخ محمد امین قادری | ۳۸۳ |
| خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری | ۳۸۸ |
| التماس مسلم | ۳۸۸ |
| امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۸۸ |
| برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۸۹ |
| مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۸۹ |
| مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ | ۳۹۰ |
| امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری رضوی ضیائی حفظہ اللہ تعالیٰ | ۳۹۱ |
| ماخذ و مراجع | ۳۹۲ |

www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

# معجزہ، کرامت اور مخالفین

بد مذہب لوگ ہر بات کا انکار کرتے نظر آتے ہیں جب بھی کسی ولی اللہ کی کرامت بیان کی جائے تو فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے،۔ہم نے اس باب میں کوشش کی ہے کہ اس مسئلہ کو واضح کریں، وہ یوں کہ پہلے ہم رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سے ثابت کرتے ہیں پھر اس معجزہ سے ملتی جلتی کرامت بیان کرتے ہیں اور اس کے بعد ہم منکرین کے اکابر کی کتب سے نقل کرتے ہیں تا کہ ان کا شک دور ہو جائے ،اگر ہم جھوٹ کہہ رہے ہیں تو پھر رسول اللہ ﷺ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ اور تم اپنے بزرگوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟

# پہلا مسئلہ

# باطن پر تصرف

## رسول اللہ ﷺ کا باطن پر تصرف

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيعًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: إِنَّ هَذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَآ، فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ، وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا، فَقَالَ لِي: يَا أُبَيُّ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلَى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلَى أُمَّتِي، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ، حَتَّى إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

## ترجمہ

ہمیں محمد بن عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث بیان کی، ہمیں ابی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں اسماعیل بن ابو خالد نے عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابولیلی سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں مسجد شریف میں تھا کہ ایک شخص آکر نماز ادا کرنے لگا اس نے نماز میں اس طرح قرآن پڑھا جو میرے لئے نیا تھا، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے پہلے سے بھی مختلف طریقہ پر قرآن کریم پڑھا، جب ہم نے نماز ادا کرلی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے میں نے عرض کی: اس شخص نے اس دوسرے شخص سے مختلف طریقہ پر قرآن کریم کی تلاوت کی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو حکم دیا اور ان دونوں نے قرآن کی تلاوت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں نے کی تحسین فرمائی، اس وقت میرے دل میں زمانہ جاہلیت سے بھی زیادہ رسول اللہ ﷺ کی تکذیب واقع ہوئی جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل کی حالت کو دیکھا تو آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جس سے میں پسینہ پسینہ ہوگیا، یوں لگتا تھا جیسے میں اللہ تعالی کے سامنے خوف زدہ کھڑا ہوں پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! پہلے قرآن کریم صاف ایک لغت پر نازل ہوا، میں نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ میری امت پر آسانی فرما، پھر مجھے دولغتوں پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی اجازت عطا ہوئی، پھر میں نے تیسری بار دعا مانگی تو اللہ تعالی



www.waseemziyai.com

نے مجھے سات لغات پر قرآن کریم کی تلاوت کی اجازت عطا فرمائی۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری (۵۶۱:۱) دار احیاء التراث العربی بیروت

اس حدیث شریف میں صاف تصریح ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی دلی حالت پر مطلع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا، جس کے اثر سے ان کے دل سے تکذیب یا اس کا وسوسہ زائل ہو گیا، جب انہوں نے حضرت حق کا مشاہدہ کیا تو سابقہ وسوسہ پر پانی پانی ہو گئے، رسول اللہ ﷺ کے دلوں پر تصرف کرنے کی یہ واضح دلیل ہے۔

## حضرت الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دل پر تصرف

وسمعت شيخنا ابن تَيْمِيَة يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّيْخ عزّ الدّين أحمد الفاروثيّ سَمِعْتُ شيخنا شهاب الدّين السُّهْرَوَرْدِيّ يَقُول: عَزَمْتُ عَلَى الاشتغال بالكلام وأُصول الدّين، فقلت في نفسي: أستشير الشَّيْخ عَبْد القادر فأتيتُه فقال قبل أن أنطِق: يا عُمَر، ما هُوَ من عُدَّة القبر، يا عُمَر ما هُوَ من عُدَّة القبر. قَالَ: فتركته.

ترجمہ

حضرت امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ ابن تیمیہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے الشیخ عزالدین احمد الفاروثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے شیخ شہاب الدین السہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے علم الکلام پڑھنے کا ارادہ کر لیا تھا، میں نے دل میں کہا کہ میں جا کر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق مشورہ کروں گا تو جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس سے پہلے کہ میں کلام کرتا حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے مجھے پہلے ہی فرمایا: اے عمر! قبر کا زادراہ کیا ہے؟ اے عمر قبر کا زادراہ کیا ہے؟ اے عمر! قبر کا زادہ راہ کیا ہے؟ پس میں نے علم الکلام پڑھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاهیر والأعلام: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایْماز الذہبی (۹۰۱:۳۹)

اس سے اندازہ لگائیں دل پر تصرف جو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس کی نظیر بطور معجزہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف میں موجود ہے۔

دوسری نظیر

قرأت بخطّ السّيف ابن المجد الحافظ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْد اللَّه مُحَمَّد بْن محمود المَرَاتِبيّ يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّيْخ أَبَا بَكْر العماد رحمه اللَّه قَال: كنت قد قرأت فِي أُصول الدّين، فأوقع عندي شكّا، فقلت حتّى أمضي إلى مجلس الشَّيْخ عَبْد القادر، فقد ذكر أنَّهُ يتكلّم عَلَى الخواطر فمضيت إلى مجلسه وهو يتكلّم فقال: اعتقادنا اعتقاد السَّلَف الصّالح والصّحابة فقلت فِي نفسي، هذا قاله اتّفاقا: فتكلّم ثمّ التفت إلى النّاحية الّتي أَنَا فيها، فأعاد القول، فقلت: الواعظ يلتفت مرّة هكذا، ومرّة هكذا: فالتفت إليَّ وقال: يا أَبَا بَكْر، وأعاد القول، قُمْ فقد جاء أَبُوك، وكان غائبا: فقمت مبادرا إلى بيتنا، وإذا أَبِي فقد جاء.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے الشیخ سیف بن المجد الحافظ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر میں پڑھا ہے کہ



www.waseemziyai.com

وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن محمود المراتبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں کہ میں نے الشیخ ابوبکر العماد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے تھے کہ میں اصول دین پڑھ رہا تھا کہ میرے دل میں دین کے متعلق شک واقع ہوگیا، میں نے کہا: میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں جاتا ہوں، ادھر میں نے الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بھی سن رکھا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ دل میں آنے والے خطرات پر کلام فرماتے ہیں، جب میں آپ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: ہمارا عقیدہ وہی ہے جو سلف وصالح اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ تھا، میں نے دل میں کہا: ہوسکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہ اتفاقا فرمایا ہو، آپ نے پھر یہی بات کی اور میری طرف توجہ بھی فرمائی، میں نے دل میں کہا کہ واعظ دوران کلام ادھر ادھر دیکھتے ہیں ہوسکتا ہے یہ بھی کلام ان کا اتفاقا ہو، پھر میری طرف توجہ فرما کر فرمایا: اے ابوبکر! جا تیرا والد جو غائب تھا وہ گھر آ گیا ہے، بس میں فوراً وہاں سے روانہ ہوا اور میں نے کیا دیکھا کہ میرے والد ماجد گھر آ چکے تھے۔

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳۹: ۹۰۱)

اب اندازہ لگائیں کتنی بڑی دلیل ہے کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے دلوں پر تصرف فرمانے کی اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کو نقل کرنے والے بھی امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں۔

## باطن میں تصرف فرمایا

حضرت سید عمر بزار قدس سرہ، نے فرمایا

وانا ایضا کنت جالسا بین یدیه فی خلوته فضرب بیده فی صدری فاشرق فی قبله نورعلی قدر دائرة الشمس ووجدت الحق من وقتی وانا الی الأن فی زیادة من ذلک النور .

ترجمہ

یعنی یونہی میں بھی ایک روز حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے خلوت میں حاضر تھا حضور نے اپنے دست مبارک کو میرے سینے پر مارا، فوراً ایک نور قرص آفتاب کے برابر میرے دل میں چمک اٹھا، اور اس وقت سے میں نے حق کو پایا، اور آج تک وہ نور ترقی کررہا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیء الخ مصطفی البابی مصر

## دل کی کیفیت ہی بدل ڈالی

حدثنا الشیخ ابوالفتوح محمد ابن الشیخ ابی المحاسن یوسف بن اسمٰعیل التیمی البکری البغدادی قال اخبرنا الشیخ الشریف ابوجعفر محمد بن ابی القاسم العلوی قال الخبرنا الشیخ العارف ابوالخیر بشربن محفوظ ببغداد بمنزله الحدیث.

یعنی ہم سے شیخ ابوالفتوح محمد صدیق بغدادی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو سید ابوجعفر محمد علوی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ عارف باللہ ابوالخیر بشر بن محفوظ بغدادی نے اپنے دولت خانے پر بیان فرمایا کہ ایک روز میں اور بارہ صاحب اور) جن کے نام حدیث میں مفصل مذکور ہیں) خدمت اقدس حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ میں حاضر تھے کہ حضور نے فرمایا:

لِیَطْلُبْ کُلٌّ مِنکُمْ حَاجَۃً اُعْطِیْهَا لَه.



www.waseemziyai.com

تم میں سے ہر ایک ایک مراد مانگے کہ ہم عطا فرمائیں (اس پر دس صاحبوں نے دینی حاجتیں متعلق علم و معرفت اور تین شخصوں نے دنیوی عہدہ و منصب کی مرادیں مانگیں جو بتفصیل مذکور ہیں۔

حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

**کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظورا .**

ہم ان اہل دین اور اہل دنیا سب کی مدد کرتے ہیں تیرے رب کی عطا سے، اور تیرے رب کی عطا پر روک نہیں۔

خدا کی قسم! جس نے جو مانگا تھا پایا، میں نے یہ مراد چاہی تھی کہ ایسی معرفت مل جائے کہ واردات قلبی میں مجھے تمیز ہو جائے کہ یہ وارد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ نہیں (اوروں کو ان کی مرادیں ملنے کی تفصیل بیان کر کے فرماتے ہیں)

**واما انا فان الشیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وضع یدہ علی صدری وانا جالس بین یدیہ فی مجلسہ ذٰلک فوجدت فی الوقت العاجل نورا فی صدری وانا الی الأن افرق بہ بین مواردا الحق والباطل وامیز بہ بین احوال الھدیٰ والضلال وکنت قبل ذٰلک شدید القلق لالتباسھا علق .**

ترجمہ

اور میری یہ کیفیت ہوئی کہ میں حضور کے سامنے حاضر تھا، حضور نے اسی مجلس میں اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا کہ فوراً ایک نور میرے سینے میں چمکا کہ آج تک میں اسی نور سے تمیز کر لیتا ہوں کہ یہ وارد حق ہے اور یہ باطل، یہ حال ہدایت ہے اور یہ گمراہی اور اس سے پہلے مجھے تمیز نہ ہو سکنے کے باعث سخت قلق رہا کرتا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فضول من کلامہ مرصعا بشی ءالخ مصطفیٰ البابی مصر

## دل سے تمام حفظ شدہ کتب نکال دیں

**اخبرنا ابو محمدن الحسن ابن ابی عمران القرشی وابومحمد سالم بن علیا الدمیاطی قال اخبرنا الشیخ العالم ا الدین عمر السھروردی الحدیثلربانی شھاب .**

یعنی ہمیں ابو محمد قرشی وابو محمد میاطی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہمیں شیخ الشیوخ شہاب الحق والدین عمر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سردار سلسلہ سہروردیہ نے خبر دی کہ مجھ علم کلام کا بہت شوق تھا، میں نے اس کی کتابیں از بر حفظ کر لی تھیں اور اس میں خوب ماہر ہو گیا تھا میرے عم مکرم پیر معظم حضرت سیدی نجیب الدین عبد القاہر سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ کو منع فرماتے تھے اور میں باز نہ آتا تھا ایک روز مجھے ساتھ لے کر بارگاہ غوثیت پناہ میں حاضر ہوئے، راہ میں مجھ سے فرمایا: اے عمر! ہم اس وقت اس کے حضور حاضر ہونے کو ہیں جس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دیتا ہے دیکھو ان کے سامنے احتیاط حاضر ہونا کہ ان کے دیدار سے برکت پاؤ۔

جب ہم حاضر بارگاہ ہوئے میرے پیر نے حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: اے میرے آقا! یہ میرا بھتیجا علم کلام میں آلودہ ہے میں منع کرتا ہوں، نہیں مانتا، حضور نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! تم نے علم کلام میں کون سی کتاب حفظ کی ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں فلاں کتابیں۔

**فامر یدہ علی صدری فواللہ مانزعھا وانا احفظ من تلک الکتب لفظۃ وانسائی اللہ جمیع مسائلھا ولکن وفر اللہ فی صدری العلم اللدنی فی الوقت العاجل فقمت من بین یدیہ و انا انطق بالحکمۃ وقال لی یاعمر**



www.waseemziyai.com

انت اخر المشهورين بالعراق، قال و كان الشيخ عبدالقادر رضی اللہ تعالٰی عنه سلطان الطريق والتصرف في الوجود على التحقيق.

ترجمہ

حضور نے دست مبارک میرے سینے پر پھیرا، خدا تعالیٰ کی قسم! ہاتھ ہٹانے نہ پائے تھے کہ مجھے ان کتابوں سے ایک لفظ بھی یاد نہ رہا، اوران کے تمام مطالب اللہ تعالیٰ نے مجھے بھلا دیے، ہاں! اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں فوراً علم لدنی بھر دیا، تو میں حضور کے پاس سے علم الٰہی کا گویا ہو کر اٹھا، اور حضور نے مجھ سے فرمایا ملک عراق میں سب سے پہلے نامور تم ہو گے یعنی تمھارے بعد عراق بھر میں کوئی اس درجہ شہرت کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد امام شیخ الشیوخ سہروردی فرماتے ہیں حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ طریق ہیں اور تمام عالم میں یقیناً تصرف فرمانے والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر امام مذکور بسند خود حضرت شیخ نجم الدین تفلیسی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں میرے شیخ حضرت شیخ الشیوخ نے مجھے بغداد مقدس میں چلے میں بٹھایا تھا، چالیسویں روز میں واقعہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت شیخ الشیوخ ایک بلند پہاڑ پر تشریف فرما ہیں اوران کے پاس بکثرت جواہر ہیں اور پہاڑ کے نیچے انبوہ کثیر جمع ہے حضرت شیخ پیمانے بھر بھر کر وہ جواہر خلق پر پھینکتے ہیں اور لوگ ٹوٹ رہے ہیں جب جواہر کمی پر آتے ہیں خود بخود بڑھ جاتے ہیں گویا چشمے سے ابل رہے ہیں، دن ختم کر کے میں خلوت سے باہر نکلا اور حضرت شیخ الشیوخ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ جو دیکھا تھا عرض کروں۔ میں کہنے نہ پایا تھا کہ حضرت شیخ نے فرمایا: جو تم نے دیکھا وہ حق ہے۔ اوراس جیسے کتنے ہی، یعنی صرف اپنے ہی جواہر نہیں جو تم نے دیکھے، بلکہ اتنے اتنے اور بہت سے ہیں، یہ وہ جواہر ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علم کلام کے بدلے میرے سینے میں بھر دئے ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشی ءالخ مصطفیٰ البابی مصر

## سو علماء کرام کے دل علم سے خالی ہو گئے

حدثنا الشيخ الصالح ابوعبداللہ محمد بن كامل بن ابوالمعالى الحسينى قال سمعت الشيخ العارف ابا محمد مفرج بن بنهان بن ركاف الشيبانى

ترجمہ

یعنی ہم سے شیخ صالح ابوعبداللہ محمد حسینی نے حدیث بیان کی کہ میں نے شیخ عارف ابومحمد مفرج کو فرماتے سنا کہ جب حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شہرہ ہوا فقہائے بغداد سے سو فقیہ کہ فقاہت میں سب سے اعلیٰ اور ذہین تھے، اس بات پر متفق ہوئے کہ انواع علوم سے سو مختلف مسئلے حضور سے پوچھیں، ہر فقیہ اپنا جدا مسئلہ پیش کرے تا کہ انھیں جواب سے بند کر دیں، یہ مشوہ گانٹھ کر سو مسئلے الگ الگ چھانٹ کر حضور اقدس کی مجلس وعظ میں آئے، حضرت شیخ مفرج فرماتے ہیں میں اس وقت مجلس وعظ میں حاضر تھا جب وہ فقہاء آ کر بیٹھ لئے حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر مبارک جھکایا اور سینہ انور کی ایک بجلی چمکی جو کسی کو نظر نہ آئی مگر جسے خدا نے چاہا اس بجلی نے ان سب فقیہوں کے سینوں پر دورہ کیا۔ جس جس کے سینے پر گزرتی ہے وہ حیرت زدہ ہو کر تڑپنے لگتا ہے۔ پھر وہ سب فقہاء ایک ساتھ سب چلانے لگے اور اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور سر ننگے ہو کر منبر اقدس پر گئے اور اپنے سر حضور پرنور کے قدموں پر رکھے، تمام مجلس سے ایک شور اٹھا جس سے میں نے سمجھا کہ بغداد پھر ہل گیا، حضور پرنور ان فقیہوں کو ایک ایک کر کے اپنے سینہ مبارک سے



www.waseemziyai.com

لگاتے اور فرماتے تیرا سوال یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، یونہی ان سب کے مسائل اور ان کے جواب ارشاد فرما دئے۔
جب مجلس مبارک ختم ہوئی تو میں ان فقیہوں کے پاس گیا اور ان سے کہا: یہ تمھارا حال کیا ہوا تھا؟ بولے:

لما جلسنا فقدنا جميع مانعرفه من العلم حتى كانه نسخ منا فلم يمربنا قط فلما ضمنا الى صدره رجع الى كل منا مانزع عنه من العلم ولقد ذكرنا مسائللناالتى هيأنا حاله وذكر فيها اجوبته .

ترجمہ

جب ہم وہاں بیٹھے جتنا آتا تھا دفعتہ سب ہم سے گم ہوگیا ایسا مٹ گیا کہ کبھی ہمارے پاس ہوکر نہ گزرا تھا، جب حضور نے ہمیں اپنے سینہ مبارک سے لگایا ہر ایک کے پاس اس کا چھینا ہوا علم پلٹ آیا، ہمیں وہ اپنے مسئلے بھی یاد نہ رہے تھے جو حضور کیلئے تیار کر کے لے گئے تھے۔حضور نے وہ مسائل بھی ہمیں یاد دلائے اور ان کے وہ جواب ارشاد فرمائے جو ہمارے خیال میں بھی نہ تھے

(بہجۃ الاسرار ذکر وعظہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصطفٰی البابی مصر

## الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو دلوں پر تصرف بخشا گیا ہے

اخبرنا الشيخ ابو الحسن على بن عبدالله الابهرى وابو محمد سالم الدمياطى اصوفى قالا سمعنا الشيخ شهاب الدين السهروردى الحديث.

ترجمہ

یعنی ہمیں ابوالحسن ابہری و ابو محمد اسالم الدمیاطی الصوفی نے خبر دی، دونوں نے فرمایا کہ ہم نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی کو فرماتے سنا کہ میں سنہ (۵۶۰ھ) میں اپنے شیخ معظم وعم مکرم سیدی نجیب الدین عبدالقادر سہروردی کے ہمراہ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر ہوا، میرے شیخ نے حضور کے ساتھ عظیم ادب برتا، اور حضور کے ساتھ ہمہ تن گوش بے زبان ہوکر بیٹھے جب ہم مدرسہ نظامیہ کو واپس آئے میں نے اس ادب کا حال پوچھا۔فرمایا:

كيف لا اتادب مع من صرفه مالكى فى قلبى وحالى وقلوب الاولياء واحوالهم ان شاء امسكها وان شاء ارسلها .

ترجمہ

میں کیونکر ان کا ادب نہ کروں جن کو میرے مالک نے دل اور میرے حال اور تمام اولیاء کے قلوب واحوال پر تصرف بخشا ہے۔ چاہیں روک لیں چاہیں چھوڑ دیں۔ کہئے قلوب پر کیسا عظیم قبضہ ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ ابوالنجیب عبدالقاہر السہر وردی مصطفٰی البابی مصر

## لوگوں کے دل آپ رضی اللہ عنہ کی مٹھی میں

حدثنا الشيخ ابومحمد القاسم بن احمد الهاشمى الحرمى، الحنبلى قال اخبرنا الشيخ ابوالحسن على الخباز قال اخبرنا الشيخ ابوالقاسم عمر بن مسعود البزار، الحديث.

ترجمہ

یعنی شیخ ابو محمد ہاشمی ساکن حرم محترم نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انھیں عارف حضرت ابوالحسن علی خباز نے خبر دی کہ انھیں امام اجل



www.waseemziyai.com

عارف اکمل سیدی عمر بزار نے خبر دی کہ میں جمادی الآخرہ (۵۵۶) ھ روزہ جمعہ کو حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو جاتا تھا، راہ میں کسی شخص نے حضور کو سلام نہ کیا، میں نے اپنے جی میں کہا سخت تعجب ہے، ہر جمعہ کو تو خلائق کا حضور پر وہ اژدحام ہوتا تھا کہ ہم مسجد تک بمشکل پہنچ پائے تھے آج کیا واقعہ ہے کہ کوئی سلام تک نہیں کرتا، یہ بات ابھی میرے دل میں پوری آنے بھی نہ پائی تھی کہ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تبسم فرماتے ہوئے میری طرف دیکھا اور معا لوگ تسلیم و مجرا کے لئے چاروں طرف سے دوڑ پڑے، یہاں تک کہ میرے اور حضور کے بیچ میں حائل ہو گئے، میں اس ہجوم میں حضور سے دور رہ گیا، میں نے اپنے جی میں کہا کہ اس حالت میں تو وہی پہلا حال اچھا تھا یعنی دولت قرب تو نصیب تھی، یہ خطرہ میرے دل میں آتے ہی معا حضور نے میرے طرف پھر کر دیکھا اور تبسم فرمایا: اور ارشاد کیا: اے عمر! تم ہی نے اس کی خواہش کی تھی،

**اوما علمت ان قلوب الناس بیدی ان شئت صرفتها عنی وان شئت اقبلت بها الی ،**

یعنی کیا تمھیں معلوم نہیں کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں چاہوں تو اپنی طرف سے پھیر دوں اور چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں،

**رضی اللہ تعالیٰ عنه ورحمنا به وجعلنا له وبه الیه ولم یقطعنا بجاهه لدیه اٰمین.**

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مصطفیٰ البابی مصر

## علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

عارب باللہ سیدی نور الملۃ والدین جامی قدس سرہ السامی نفحات الانس شریف میں اس حدیث کو لا کر ارشاد اقدس کا ترجمہ یوں تحریر فرماتے ہیں

**نادانستی کہ دلهائے مردماں بدست من است اگر خواهم دلهائے ایشاں راز خود بگردانم واگر خواهم روئے درخود کنم .**

ترجمہ

تو نہیں جانتا کہ لوگوں کے دل میرے ہاتھ میں ہے اگر چاہوں تو ان لوگوں کے قلوب از خود پھیر دوں اور اگر چاہوں تو اپنی طرف متوجہ کرلوں۔

(نفحات الانس من حضرات القدس ترجمہ شیخ ابو عمر ویلفینی از انتشارات کتاب فروشی محمودی

## مخالفین کے گھر سے گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ منصور علی نانوتوی صاحب کے شاگرد تھے، منصور علی ایک لڑکے کے عشق میں گرفتار ہو کر بالکل بے کار ہو گئے، جب اس کی محبت کے اثر ان کو بالکل عاجز کر دیا تو وہ نانوتوی صاحب کی خدمت میں آئے وہ خود کہتے ہیں کہ میں ایک دن تنگ آ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ محبت میری رگ وپے میں سرایت کر گئی، مجھے تمام امور نے بے کار کر دیا، کیا کروں اور کہاں جاؤں؟ آخر عاجز آ کر دوڑتا ہوا حضرت نانوتوی کی خدمت میں پہنچا اور مودب عرض کیا: کہ حضرت میری اعانت فرمائیے: عاجز ہو چکا ہوں، ایسی دعا فرما دیجئے کہ اس لڑکے کا خیال تک میرے قلب سے محو ہو جائے، تو ہنس کر فرمایا: بس مولوی صاحب! تھک



www.waseemziyai.com

گئے ، بس جوش ختم ہوگیا، میں نے عرض کیا: کہ حضرت! میں سارے کاموں سے بے کار ہوگیا ہوں، نکما ہوگیا ہوں، اب مجھ سے یہ برداشت نہیں ہوسکتا، خدا کے لئے میری امداد فرمائیے، فرمایا! بہت اچھا، بعد نماز مغرب جب میں نماز فارغ ہوں تو آپ موجود رہیں، میں نماز ادا کر کے چھتہ کی مسجد میں بیٹھا رہا، جب حضرت صلوۃ الاوبین سے فارغ ہوئے تو آواز دی مولوی صاحب! میں نے عرض کیا: حضرت! حاضر ہوں، میں سامنے حاضر ہوا اور بیٹھ گیا، فرمایا کہ ہاتھ پھیلاؤ، میں نے ہاتھ بڑھایا، میرا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر میری ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے اس طرح رگڑا جیسے بان بانٹتے ہیں، خدا کی قسم! میں نے عیاناً دیکھا کہ میں عرش کے نیچے ہوں اور ہر چار طرف سے نور اور روشنی نے میرا احاطہ کرلیا ہے گویا میں دربار الٰہی میں حاضر ہوں، میں اس وقت لرزاں وترساں تھا کہ ساری عمر مجھ پر کپکپی اور یہ خوف طاری نہیں ہوا تھا، میں پسینہ پسینہ ہوگیا بالکل خودی سے گزر گیا، اور حضرت برابر میری ہتھیلی کو پھیر رہے ہیں، جب ہتھیلی پھیرنا بند فرمایا تو یہ حالت بھی فرو ہوگئی، فرمایا جاؤ تو میں اٹھ کر چلا آیا، دو ایک دن کے بعد حضرت نے پوچھا کہ مولوی صاحب! کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: حضرت اس لڑکے کا تصور اور عشق تو کجا دل میں اس لڑکے کی گنجائش تک باقی نہیں ہے، فرمایا: اللہ تعالی کا شکر کرو۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۹۳، ۲۹۴)

اب اس حکایت میں غور کریں کہ منصور علی نے تو دعا کی درخواست کی تھی مگر قاسم نانوتوی صاحب نے اپنے ہاتھ کا تصرف دکھایا اور اس کو آناً فاناً عرش کے نیچے پہنچا دیا اور اس کے دل سے لڑکے کی محبت نکال دی، اب بتائیں یہ دل پر تصرف نہیں تو اور کیا ہے؟ اب اگر یہی بات ہم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہیں تو مشرک اور یہ اپنے مولوی کے بارے میں کہیں تو بالکل جائز ہے۔

## اس کلام پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ

قولہ: عیاناً دیکھا کہ عرش کے نیچے ہوں الخ یہ ایک اثر تھا کہ مشابہ اس اثر کے جو حدیث مسلم میں وارد ہے۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۹۳، ۲۹۴)

اب اس کلام پر غور فرمائیں اگر بات اپنے مولوی نانوتوی صاحب کی آئی تو فوراً ان کو حدیث مسلم بھی نظر آگئی، اگر یہی بات ہم کہہ دیں تو فوراً سے پہلے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو شرک ہے۔

## دل پر رسول اللہ ﷺ کا تصرف

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، يَعْنِي النَّجْمَ، وَالْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ.

ترجمہ

ہمیں ہارون بن عبداللہ البزاز نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں عبدالصمد بن عبدالوارث نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے یہ حدیث شریف ایوب سے، انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی: وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ نجم کا سجدہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں

www.waseemziyai.com

اور مشرکین اور جن وانس سب نے سجدہ کیا۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَوْرۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (۱:۱۳۷) دار الغرب الاسلامی بیروت

## قلم ودوات نے بھی سجدہ کیا

وَعَن أبی هُرَيْرَة رَضِی الله عَنهُ أَن النَّبِی صلی الله عَلَيْهِ وَسلم كتبت عِنْده سُورَة النَّجم فَلَمَّا بلغ السَّجْدَة سجد وسجدنا مَعَه وسجدت الدواة والقلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَاد جيد.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سورۃ النجم لکھی جارہی تھی تو جب آیت سجدہ پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جو قلم و دوات پڑی تھی اس نے بھی ہمارے ساتھ سجدہ کیا۔

(الترغیب والترہیب من الحدیث الشریف: عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ، أبو محمد، زکی الدین المنذری (۲:۲۳۳)

## اس حدیث شریف پر تھانوی صاحب کا کلام

وروی الترمذی فی ماجاء فی السجدة فی النجم عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا، يَعْنِي النَّجْمَ، وَالمُسْلِمُونَ وَالمُشْرِكُونَ وَالجِنُّ وَالإِنْسُ. الحديث وكثيراً مايقع السوال عن سبب سجدة المشركين واقرب الاجوبة عندی کونهابتصرف النبی ﷺ وفيه اثبات الصرف ولوقليلا من الكاملين لاسيماالنبی ﷺ.

ترجمہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے باب ماجاء فی سجدۃ النجم میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ نجم پڑھ کر سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ تمام مسلمانوں اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا، مشرکین کے سجدہ کے بارے میں اکثر سوال کیا جاتا ہے، اور میرے نزدیک اس کا بہترین جواب یہ ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے تصرف کے سبب ہوا تھا، اور اس حدیث شریف میں کاملین یعنی اولیاء اللہ کے تصرف کی دلیل ہے۔ خصوصاً رسول اللہ ﷺ کے لئے خواہ یہ تصرف کم مقدار میں ہی ہو۔

(بوادر النوادر از مولوی اشرف علی تھانوی: ۱۹۱)

اب دیکھیں اس کلام کو یہ تھانوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ جو کفار و مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا یہ رسول اللہ ﷺ کا تصرف تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دلوں پر قبضہ کرکے ان کو سجدہ کرنے پر مجبور کر دیا اور یہ بھی کہا اس حدیث شریف سے اولیاء اللہ کے لئے بھی تصرف ثابت ہوگیا۔ اب اگر کوئی حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا تصرف بیان کرے تو یہی لوگ فوراً سے پہلے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے حالانکہ انہیں کے مولوی صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس حدیث شریف سے اولیاء اللہ کا تصرف کرنا ثابت ہوگیا۔



www.waseemziyai.com

# دوسرا مسئلہ

# خشک لکڑی پر تصرف

## خشک لکڑی پر رسول اللہ ﷺ کا تصرف

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ المَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ المِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ العِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ..

### ترجمہ

ہمیں اسماعیل نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے میرے بھائی نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے یحیی بن سعید سے بیان کی، انہوں نے کہا: مجھے حفص بن عبید الہ بن انس بن مالک نے خبر دی، انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں کی تھی اور اس میں ستون بھی کھجور کے تنے کے تھے، جب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو ان میں سے ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر قیام فرمایا کرتے تھے، جب رسول اللہ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو پھر آپ ﷺ اس پر جلوہ فرما ہوئے تو اس تنے سے اونٹنی کے رونے جیسی آواز جو اپنے بچے کے لئے روتی ہے آنے لگی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے اتر کر اس کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اس پر اپنا مبارک ہاتھ رکھا تو اسے سکون حاصل ہوگیا۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي (۴:۱۹۵)

## امام عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُول: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ، فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، اضْطَرَبَتِ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ، حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَالْتَزَمَهَا، فَسَكَنَتْ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرَوْحٌ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ، وَقَالَ رَوْحٌ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَنَتْ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فَسَكَتَتْ.

### ترجمہ

ہمیں محمد بن بکر نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن جریج نے خبر دی، مجھے ابوالزبیر نے خبر دی، انہوں نے حضرت سیدنا جابر بن



www.waseemziyai.com

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے تو ایک مسجد نبوی شریف کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے، جب منبر بن گیا اور رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے، تو وہ لکڑی کا ستون پریشان ہو گیا اور اونٹنی کی طرح رونے لگا یہاں تک کہ اہل مسجد نے اس کے رونے کی آواز کو سنا، پھر رسول اللہ ﷺ منبر مبارک سے نیچے اترے اور اس کو اپنے ساتھ چمٹا لیا تو اس کو سکون ہو گیا، اور امام عبدالرزاق اور روح کہتے ہیں کہ وہ ستون مضطرب ہو گیا اور روح کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے سینے مبارک سے لگا لیا تو اس کو سکون آ گیا، اور عبدالرزاق رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو سینے سے لگایا تو وہ رونے سے خاموش ہو گیا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۲۲: ۳۵۸)

## امام شافعی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وَأخرج الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق أبي حَاتِم الرَّازِيّ قَالَ عَمْرو بن سَواد قَالَ لي الشَّافِعِي رَضِي الله عَنهُ مَا أُعْطى الله تَعَالَى نَبيا مَا أُعْطى مُحَمَّدًا قلت أعطى عِيسَى إحْيَاء الْمَوْتَى فَقَالَ أعطى مُحَمَّدًا حنين الْجذع فَهَذَا أكبر من ذَاك.

### ترجمہ

امام بیہقی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ عمرو بن سواد کہتے ہیں کہ مجھے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کیا چیز ہے جو اللہ تعالی نے دوسرے انبیاء کرام علیہ السلام کو تو دی ہو مگر ہمارے آقا کریم ﷺ کو نہ دی ہو؟ میں نے کہا: اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ السلام کو یہ طاقت دی تھی کہ وہ مردے زندہ کر لیتے تھے، تو امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالی نے جو ہمارے رسول اللہ ﷺ کو طاقت دی ہے وہ اس سے بڑی ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے لکڑی کا خشک تنا رونے لگا اور یہ حضرت عیسی علیہ السلام کے تصرف سے بھی بڑا تصرف ہے۔

(الخصائص الکبری: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲: ۱۲۸)

## الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا خشک لکڑی پر تصرف

عبداللہ الذیال بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں کھڑا تھا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھ میں عصا تھا،

فخطرلی ان لواراني في هذه العكازة كرامة .

تو میرے دل میں خیال آیا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس مبارک عصا سے کوئی کرامت دکھائیں تو آپ رضی اللہ عنہ فوراً میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔

وركزهافي الارض فاذاهي نوريتلالاء متصاعداً نوره الى نحوالسماء واشرق به الجوو بقيت كذالك ساعة زمانية ثم اخذهافعادت كماكانت .

تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا عصا مبارک زمین میں گاڑ دیا تو وہ چمکنے لگا اور گھنٹہ بھر تو یونہی روشن رہا اور اس کی روشنی آسمان کی طرف چڑھتی



www.waseemziyai.com

رہی، یہاں تک کہ اس روشنی سے وہ جگہ بقعہ نور بن گئی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھنٹہ کے بعد اس عصا کو نکال لیا تو وہ پھر اپنی اصلی حالت پر آ گیا۔

اس کے بعد فرمایا:

یاذیال ! انت اردت هذا؟

اے ذیال تم یہی چاہتے تھے کہ اسی عصا سے کچھ دیکھو۔؟

(بہجۃ الاسرار لا مام ابوالحسن الشطنوفی: ۷۷)

## مخالفین کے گھر کی گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ الشیخ محمد الشربینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے الشیخ احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہمارے والد ماجد کو کوئی کام ہوتا تو وہ اپنے عصا کو فرماتے کہ ایک بہادر انسان کی صورت بن جاؤ تو وہ فوراً بہادر جوان کی صورت ہو جاتا، اور اس کو اپنے کاموں کو بھیجتے تو کام کرنے چلا جاتا جب کام کر کے واپس آتا تو ویسے کا ویسے ہو جاتا۔

(جمال الاولیاء: مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۱۸) مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور پاکستان

# تیسرا مسئلہ

# مافی الارحام کا علم

## مافی الارحام کا علم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَغَيْرُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ نَحَلَهَا جُدَادَ (عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالٍ بِالْغَابَةِفَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ: وَاللَّهِ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ غِنًى بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزَّ عَلَيَّ فَقْرًا بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ مِنْ مَالِي جُدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا، فَإِنْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَاحْتَزْتِيهِ كَانَ لَكِ ذَلِكِ وَإِنَّمَا هُوَ مَالُ الْوَارِثِ وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ، فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَتْ: يَا أَبَتِ وَاللَّهِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ، إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ذُو بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوزکریا بن ابواسحاق المزکی نے خبر دی، ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں محمد بن عبداللہ بن

www.waseemziyai.com

عبدالحکیم نے بیان کی، ہمیں ابن وھب نے بیان کی، ہمیں مالک بن انس اور یونس بن یزید کے علاوہ اہل علم نے بیان کی کہ ابن شہاب نے تم کو خبر دی کہ تم کو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ:

ترجمہ متن حدیث:

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ''غابہ'' کے مقام پر ایک باغ ان کو ہبہ کیا، جس کی پیداوار بیس وسق کھجوریں تھیں، جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال شریف کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میری بیٹی! اللہ تعالی کی قسم! مجھے اپنے بعد لوگوں میں سب سے زیادہ تمہارا خوشحال رہنا پسند ہے، اور تمہارا غریب ہونا سب سے زیادہ ناپسند ہے، میں نے تمہیں ایک باغ ہبہ کیا تھا اس کی پیداوار بیس وسق تھی، اگر تم نے اسے قبضہ میں لے لیا ہوتا اور اسے کاٹ لیا ہوتا تو وہ تمہارا ہو جاتا لیکن اب وہ ورثاء کا مال ہے، جس میں تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں، تم اللہ تعالی کی کتاب کے حکم کے مطابق اس کو تقسیم کر لینا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: ابا جان! اگر وہ اتنا زیادہ مال بھی ہوتا تو میں اسے اپنے پاس نہ رکھتی، لیکن میری بہن تو صرف اسماء ہے، دوسری بہن کون ہے؟ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری زوجہ بنت خارجہ کے بطن میں جو بچہ ہے وہ میرا خیال ہے کہ لڑکی ہوگی۔

(الموطأ: مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی (۴:۱۰۸۹)

حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کو مافی الارحام کا علم

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْبَغْدَادِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، ثَنَا أَبُو عُلَاثَةَ، ثَنَا أَبِي، ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، وَهُوَ يَتَوَجَّهُ إِلَى بَدْرٍ لَقِيَهُ بِالرَّوْحَاءِ، فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ خَبَرِ النَّاسِ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُ خَبَرًا، فَقَالُوا لَهُ: سَلِّمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَوَ فِيكُمْ رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: الْأَعْرَابِيُّ: فَإِنْ كُنْتَ رَسُولَ اللَّهِ، فَأَخْبِرْنِي مَا فِي بَطْنِ نَاقَتِي هَذِهِ؟ فَقَالَ لَهُ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ بْنِ وَقْشٍ، وَكَانَ غُلَامًا حَدَثًا: لَا تَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَا أُخْبِرُكَ نَزَوْتَ عَلَيْهَا فَفِي بَطْنِهَا سَخْلَةٌ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُشْتَ عَلَى الرَّجُلِ يَا سَلَمَةُ، ثُمَّ أَعْرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ، فَلَمْ يُكَلِّمْهُ كَلِمَةً حَتَّى قَفَلُوا، وَاسْتَقْبَلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ بِالرَّوْحَاءِ يُهَنِّئُونَهُمْ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ سَلَامَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الَّذِي يُهَنِّئُونَكَ؟ وَاللَّهِ إِنْ رَأَيْنَا عَجَائِزَ صُلْعًا كَالْبُدْنِ الْمُعَلَّقَةِ فَنَحَرْنَاهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ فِرَاسَةً، وَإِنَّمَا يَعْرِفُهَا الْأَشْرَافُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَفِيهِ مَنْقَبَةٌ شَرِيفَةٌ لِسَلَمَةَ بْنِ سَلَامَةَ.

التعليق من تلخيص الذهبي) صحيح مرسل.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوالعباس محمد بن یعقوب نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں احمد بن عبدالجبار نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں یونس بن بکیر

www.waseemziyai.com

نے ابن اسحاق سے بیان کی، مجھے یزید بن رومان اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے بیان کی، اور ہمیں ابوجعفر البغدادی نے خبر دی اور ہمیں ابوعلاثہ نے بیان کی، ہمیں ابی نے بیان کی، ہمیں ابن ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے بیان کی انہوں نے عروہ سے بیان کی،

## ترجمہ متن حدیث

انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ بدر تشریف لے جارہے تھے تو راستے میں روحاء کے مقام پر ایک دیہاتی آ کر رسول اللہ ﷺ کو ملا، قوم نے اس سے لوگوں کے متعلق دریافت کیا تو اس کے پاس کوئی خبر نہ تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس کو فرمایا کہ تم رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرو پھر اس نے کہا: کیا تم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں موجود ہیں۔ تو اس نے کہا: اگر آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں تو پھر یہ بتائیں کہ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ اتنے میں حضرت سلمہ بن سلامہ بن وقش رضی اللہ عنہ جو کہ نوجوان تھے نے فرمایا: تو یہ بات رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ بلکہ میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ تم نے ہی اس کے ساتھ زیادتی کی ہے اور تیرا ہی نطفہ اس کے پیٹ میں موجود ہے۔

تو رسول اللہ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے سلمہ! تم نے سب کے سامنے اس کے عیب کو کھول دیا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے اعراض فرمایا، اور اس سے کوئی کلام نہ کیا، یہاں تک کہ ایک قافلہ آ کر ملا اور مسلمانوں نے روحاء کے مقام پر ان کا استقبال کیا اور وہ ان کو مبارکبادیں دینے لگے، حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ یہ لوگ کس چیز کی مبارکباد دے رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر ہمارے پاس بوڑھی اونٹنیاں بھی ہوتی تو ہم ان کو ہی نحر کر دیتے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک ہر قوم میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو صاحب فراست ہوتے ہیں اور اس کی معرفت اہل شرف کو ہوتی ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف صحیح الاسناد ہے اگرچہ مرسل ہے اور اس میں حضرت سیدنا سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے۔

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث شریف صحیح مرسل ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین: أبوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم (۳:۴۷۲)

## مافی الارحام کا علم اور الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت خضر الحسینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ: تم موصل جاؤ گے اور تمھارے ہاں اولاد ہوگی، پہلی دفعہ لڑکا ہوگا جس کا نام محمد ہے، جب وہ سات سال کا ہوگا تو بغداد کا ایک علی نامی نابینا شخص اس کو چھ ماہ میں قرآن کریم حفظ کرا دے گا، اور تم چورانوے سال چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں اربل شہر میں انتقال کرو گے، اور تمھاری سماعت، بصارت، اور اعضا کی قوت اس وقت بالکل صحیح وتندرست ہوگی، چنانچہ خضر الحسینی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ابوعبداللہ محمد نے بیان کیا ہے کہ میرے والد ماجد حضرت خضر الحسینی موصل شہر میں آ کر قیام پذیر ہوئے، اور وہیں ماہ صفر المظفر سنہ (۵۶۱ ھ) میں میری ولادت ہوئی، جب میں سات سال کا ہوا تو میرے والد ماجد نے میری تعلیم کے لئے ایک جید حافظ قرآن کی تقرری فرمائی، والد ماجد نے جب ان کا نام اور وطن پوچھا تو انہوں نے اپنا نام علی اور اپنا وطن بغداد معلی بتایا، اس کے بعد میرے والد ماجد نے فرمایا کہ ان واقعات سے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے پہلے ہی آگاہ فرما دیا تھا، پھر ۹ صفر المظفر



www.waseemziyai.com

سنہ (۶۲۵ھ) کو اربل شہر میں میرے والد ماجد کا ۹۴ سال اور چھ ماہ اور سات دن کی عمر میں انتقال ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام حواس واعضاء بالکل صحیح تھے۔

(بہجۃ الاسرار:۷۹)

## شیخ جاگیر اور علم مافی الارحام

اخبرنا ابوالحسن علی بن الحسن السامری قال اخبرنا ابی قال سمعت والدی رحمه اللّٰہ تعالٰی یقول کانت نفقة شیخننا الشیخ جاگیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنه من الغیب وکان نافذالتصریف خارق الفعل متواتر الکشف ینذرله کثیرا وکنت عنده یوما فمرت به بقرات مع راعیها فاشارالٰی احدٰهن وقال هذه حامل بعجل احمر اغر صفته کذاوکذاویولد وقت کذا یوم کذاوهو نذرلی وتذبحه الفقراء یوم کذاویاکله فلان وفلان ثم اشارالی اخری وقال هذه حامل بانثی ومن وصفها کذاوکذاتولد وقت کذاوهی نذرلی یذبحها فلان رجل من الفقراء یوم کذاویاکلها فلان وفلان ولکلب احمر فیها نصیب قال فواللّٰہلقد جرت الحال علی ماوصف الشیخ.

ترجمہ

ہمیں خبردی ابوالحسن بن حسن سامری نے کہ ہمیں ہمارے والد نے خبردی، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، فرماتے تھے ہمارے شیخ حضرت جاگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خرچ غیب سے چلتا تھا اور ان کا تصرف نافذ تھا ان کے کام کرامات سے ہوتے تھے علی الاتصال انہیں کشف ہوتا تھا مسلمان کثرت سے ان کی نذر کرتے، ایک دن میں ان کے پاس حاضر تھا کچھ گائیں اپنے گوالے کے ساتھ گزریں، حضرت نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اس گائے کے پیٹ میں سرخ بچھڑا ہے جس کے ماتھے پر سپیدی ہے۔ اور اس کا سب حلیہ بیان فرمایا، فلاں دن فلاں وقت پیدا ہوگا اور وہ ہماری نذر ہوگا فقراء اسے فلاں دن ذبح کرینگے اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے۔ پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ اشارہ کیا اور فرمایا: اس کے پیٹ میں بچھیا ہے۔ اور اس کا حلیہ بیان فرمایا فلاں وقت پیدا ہوگی اور وہ میری نذر ہوگی، فلاں فقیر اسے فلاں دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے اور ایک سرخ کتے کا بھی اس کے گوشت میں حصہ ہے۔ ہمارے والد نے فرمایا خدا کی قسم جیسا شیخ نے ارشاد کیا تھا سب اسی طرح واقع ہوا۔

(بہجۃ الاسرار شیخ جاگیر رضی اللہ عنہ مصطفٰی البابی مصر

## مخالفین کے گھر کی گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی والدہ کے پیٹ میں تھے، تو ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب ایک دن حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے اور مراقب ہوئے اور ادراک بہت تیز تھا، حضرت خواجہ صاحب نے فرمایا (یعنی قبر مبارک سے فرمایا) کہ تمھاری زوجہ حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں قطب الاقطاب ہے، اس کا نام قطب الدین احمد رکھنا ہے، اقرار وتسلیم فرمایا اور آکر بھول گئے، ایک دن شاہ صاحب کی زوجہ نماز میں مصروف تھیں تو جب انہوں نے دعا مانگی تو ان کے ہاتھ میں دو چھوٹے چھوٹے ہاتھ نمودار ہوگئے، وہ ڈر گئیں اور گھبرا کر شاہ صاحب سے فرمایا: یہ کیا بات ہے؟ فرمایا: ڈرو نہیں تمھارے پیٹ میں ولی اللہ ہے، پس اس لئے اصل نام تو قطب الدین احمد



www.waseemziyai.com

رکھا گیا اور اکثر تحریرات میں اس نام کو حضرت شاہ صاحب لکھتے بھی تھے اور مشہور ولی اللہ ہوا۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی:۱۲)

اب بتائیں جو مافی الارحام کا علم اللہ تعالی نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا وہی علم حضرت سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ کو عطا ہوا، اور اسی طرح اللہ تعالی نے یہی علم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا، اور بقول مولوی اشرف علی تھانوی اللہ تعالی نے یہی علم حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو عطا فرمایا جب وہ اپنے مزار شریف میں موجود تھے۔

# چوتھا مسئلہ

# قوت سماعت وبصارت

## رسول اللہ ﷺ کی سماعت وبصارت

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ، ثنا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هَذِهِ.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں سلیمان بن احمد نے یہ حدیث بیان کی، ہمیں بکر بن سہل نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں نعیم بن حماد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں بقیہ نے سعید بن سنان سے بیان کی، ہمیں ابوالزاہریہ نے کثیر بن مرہ سے، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے دنیا کو میرے سامنے اٹھا دیا ہے، پس میں اسے اور اس میں قیامت تک ہونے والے جو واقعات ہیں ان کو یوں دیکھتا ہوں، جیسے میں اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۱۳:۳۱۸)

## دوسری حدیث شریف

وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَى لِي الْأَرْضَ، حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ.

www.waseemziyai.com

## ترجمہ سند حدیث

مجھے زہیر بن حرب اور اسحاق بن ابراہیم اور محمد بن المثنی اور ابن بشار نے یہ حدیث شریف بیان کی، اسحاق نے کہا: ہمیں خبر دی، اور دوسروں نے بھی کہا: ہمیں معاذ بن ہشام نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے ابی نے حضرت قتادہ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابواسماء الرحبی سے، انہوں نے حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ:

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالی نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے، پس میں نے اس کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے مجھے سرخ وسفید دونوں خزانے عطا کئے ہیں۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری (۴: ۲۲۱۵)

## نگاہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کا کمال

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أنا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ الدَّيْرَعَاقُولِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ثنا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، بَعَثَ جَيْشًا: وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةَ قَالَ: فَبَيْنَا عُمَرُ يَخْطُبُ قَالَ: فَجَعَلَ يَصِيحُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ، يَا سَارِيَةُ الْجَبَلَ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ الْجَيْشِ: فَسَأَلَهُ: فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَقِينَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا وَإِنَّ الصَّائِحَ لَيَصِيحُ، يَا سَارِيَةُ: الْجَبَلَ، يَا سَارِيَةُ: الْجَبَلَ، فَشَدَدْنَا ظُهُورَنَا بِالْجَبَلِ: فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ، فَقِيلَ لِعُمَرَ: إِنَّكَ كُنْتَ تَصِيحُ بِذَلِكَ.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوعبداللہ الحافظ نے خبر دی، ہمیں حمزہ بن العباس العقبی نے خبر دی، ہمیں عبدالکریم بن الہیثم الدیرعاقولی نے خبر دی، میں احمد بن صالح نے حدیث شریف بیان کی، ہمیں وہب نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے یحیی بن ایوب نے محمد بن عجلان سے، انہوں نے نافع سے، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

## ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر جہاد کے لئے بھیجا اور اس لشکر کا امیر حضرت سیدنا ساریہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک دن خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ آپ نے زور زور سے کہنا شروع کیا: اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو، اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس لشکر کا قاصد خبر لے کر آیا، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے سوال کیا کہ کیا بنا؟ تو اس نے عرض کی: جب ہماری دشمن کے ساتھ مڈبھیڑ ہوئی تو اچانک ایک پکارنے والے کی آواز ہم تک پہنچی کہ اے ساریہ پہاڑ کو دیکھو، تو ہم نے فوراً پہاڑ کی جانب سے اپنی پشت کو مضبوط کیا، اللہ تعالی نے فوراً ہمیں فتح عطا فرمادی، پھر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کی گئی: حضور! وہ آواز لگانے والے تو آپ تھے۔

(الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد على مذهب السلف وأصحاب الحديث: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي: ۲۱۴)

www.waseemziyai.com

## اس حدیث شریف پر امام بیہقی رحمہ اللہ کا کلام

قَالَ ابْنُ عَجْلَانَ: وَحَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بِذَلِكَ: وَقَدْ رُوِّينَا مِنْ أَوْجُهٍ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: مَا كُنَّا نُنْكِرُ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ قَطُّ إِلَّا وَكَأَنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ الْقَوْلَ فَنَنْتَظِرُ مَتَى يَقَعُ قَالَ الشَّيْئُ: وَكَيْفَ لَا يَكُونُ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ: فَإِنْ يَكُنْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فَهُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهَذَا الْحَدِيثُ أَصْلٌ فِي جَوَازِ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ، وَفِي قِرَاءَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ)، وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَلِكَ فِي بَعْضِ الرِّوَايَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قِيلَ: كَيْفَ يُحَدَّثُ؟ قَالَ: تَتَكَلَّمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لِسَانِهِ، وَذَلِكَ يُوَافِقُ مَا رُوِّينَا عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

### ترجمہ

ابن عجلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایاس بن معاویہ بن قرہ نے یہی بات بیان کی، اور ہمیں کئی اوروجوہ سے بھی یہ بیان کیا گیا ہے، حضرت سیدنا امیر المومنین مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے تھے اور ہم بہت زیادہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مبارک زبان پر سکینہ بولتا تھا، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جب بھی حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان کی مبارک آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ آپ رضی اللہ عنہ کی مدد کرتا رہتا ہے، اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب بھی حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کوئی بات کہتے تو ہم انتظار میں رہتے کہ کب واقع ہوگی، ایسا کیسے نہ ہوتا حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے خود فرمایا تھا کہ پچھلی امتوں میں بھی ایسے لوگ ہوتے تھے جن پر اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا تھا اور میری امت میں بھی عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو صاحب الہام ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کی کرامات کے جواز میں یہی اصل ہے اور حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی جو ایک قرات ہے (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ) ہم نے آپ ﷺ سے پہلے جو بھی نبی ورسول اور صاحب الہام بھیجا۔ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی بعض روایات میں جو رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں بیان کیا ہے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! الہام کیسے ہوتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر کی زبان پر فرشتہ کلام کرتا ہے۔

(الاعتقاد والهداية إلى سبيل الرشاد: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي: ٢١٤)

## حضرت حارث رضی اللہ عنہ کی قوت مشاہدہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا



www.waseemziyai.com

حَقًّافَقَالَ: انظُرْ مَا تَقُولُ؟ فَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ حَقِيقَةً، فَمَا حَقِيقَةُ إِيمَانِكَ؟ فَقَالَ: قَدْ عَزَفَتْ نَفسِي عَنِ الدُّنيَا، وَأَسْهَرْتُ لِذَلِكَ لَيْلِي، وَاطْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُونَ فِيهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغَوْنَ فِيهَافَقَالَ: يَا حَارِثُ عَرَفْتَ فَالْزَمْ ثَلاثًا.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں محمد بن عبداللہ الحضرمی نے بیان کی، ہمیں ابوکریب نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں زید بن الحباب نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابن لہیعہ نے خالد بن یزید سے، انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے، انہوں نے محمد بن ابوالجہم سے، انہوں نے حضرت سیدنا حارث بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

## ترجمہ متن حدیث

ایک دن وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تم نے صبح کیسے کی؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں نے ایک سچے مومن ہونے کی حالت میں صبح کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حارث! دیکھو تم کیا کہہ رہے ہو؟ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے تمھارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے نفس نے دنیا کی حقیقت کو پہچان لیا ہے اور میں نے اپنی رات کو جاگ کے بتایا ہے اور میرا دل مطمئن ہوگیا ہے، اور گویا کہ میں اپنے رب تعالی کے عرش کو بھی اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں اور میں اہل جنت کو جنت میں خوشیاں مناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اور دوزخیوں کو دوزخ میں چلاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تم نے معرفت تامہ حاصل کرلی ہے اب اسی پر قائم رہنا۔

یہ بات رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمائی۔

(المعجم الکبیر: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی (۳:۲۶۶)

## حضرت ملک الموت کا قوت مشاہدہ

قولہ توفتہ رسلنا ملک الموت وحدہ وإنما ذکر بلفظ الجمع تعظیما لہ. وقال مجاھد: جعلت الأرض لملک الموت مثل الطشت یتناول من حیث شاء وجعلت لہ أعوان ینزعون الأنفس ثم یقبضھا منھم.

## ترجمہ

آیت مبارکہ میں رسل سے مراد صرف ملک الموت علیہ السلام ہیں، جمع کا لفظ صرف تعظیم کے لئے استعمال کیا گیا ہے، حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ زمین حضرت سیدنا عزرائیل علیہ السلام کے لئے طشت یعنی تھال کی مثل کردی گئی ہے، وہ جہاں سے چاہتے ہیں روح کو اٹھالیتے ہیں۔

(لباب التأویل فی معانی التنزیل: علاء الدین علی بن محمد بن إبراهیم بن عمر الشیحی أبوالحسن، المعروف بالخازن (۲:۱۲۰)

## الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالی شان

لولا لجام الشریعة علی لسانی لاخبرتکم بماتاکلون وماتدخرون فی بیوتکم، انتم بین یدی



www.waseemziyai.com

کالقواریریری مافی بواطنکم وظواھرکم .

ترجمہ

اگر میری زبان پر حکم شریعت کی لگام نہ ہوتی تو میں تمھیں بتادیتا جو تم کھاتے اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو، میں تمھارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں شیشے کی مانند ہو۔

(بہجۃ الاسرار لامام ابوالحسن الشطنوفی:۲۴)

## تمام کائنات ایک رائی کے دانے کے برابر نظر آتی ہے

نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلة علی حکم التصال

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کے تمام شہر ہمیشہ نظر میں اس طرح متصل و مجتمع ہیں جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ ہو۔

(قصیدہ غوثیہ از الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ:٦) مطبوعہ مصر

## کیسی قوت مشاہدہ ہے؟

اور سنئے، مولانا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری کتاب مستطاب نُزھۃُ الخَاطِرُ الفَاتِرُ فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتے ہیں

روی الشیخ الجلیل ابوصالح المغربی رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال قال لی سیدی الشیخ ابو مدین قدس سرہ، یا ابا صالح سافر الی بغداد وأت الشیخ محی الدین عبدالقادر لیعلمک الفقر، فسافرت الی بغداد فلما رأیتہ رأیت رجلا مارأیت اکثرھیبة منہ (فساق الحدیث الی اٰخرہ الی ان قال) قلت یا سیدی ارید ان تمدنی ملک بھذا الوصف فنظر نظرة فتفرقت عن قلبی جواذب الارادات کما یتفرق الظلام بھجوم النھار وانا الآن انفق من تلک النظرة .

ترجمہ

یعنی شیخ جلیل ابوصالح مغربی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روایت کی، مجھ کو میرے شیخ حضرت ابوشعیب مدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ابوصالح! سفر کر کے حضرت شیخ محی الدین عبدالقادری کے حضور حاضر ہو تا کہ وہ تجھ کو فقر تعلیم فرمائیں، میں بغداد گیا جب حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا میں نے اس ہیبت وجلال کا کوئی بندہ خدا نہ دیکھا تھا حضور نے مجھ کو ایک سو بیس دن یعنی تین چلے خلوت میں بٹھایا پھر میرے پاس تشریف لائے اور قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے ابوصالح! ادھر کو دیکھو تجھ کو کیا نظر آتا ہے؟ میں نے عرض کی۔ کعبہ معظمہ، پھر مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ادھر دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کی: میرے پیر ابومدین۔ فرمایا: کدھر جانا چاہتا ہے کعبہ کو یا اپنے پیر کے پاس؟ اپنے پیر کے پاس۔ فرمایا: ایک قدم میں جانا چاہتا ہے یا جس طرح آیا تھا؟ میں نے عرض کی: بلکہ جس طرح آیا تھا یہ افضل ہے۔ پھر فرمایا: اے ابوصالح! اگر تو فقر چاہتا ہے تو ہرگز بے زینہ اس تک نہ پہنچے گا اور اس کا زینہ توحید ہے اور توحید کا مدار یہ ہے کہ عین السر کے ساتھ دل سے ہر خطرہ مٹادے لوح دل بالکل پاک وصاف کرلے، میں نے عرض



www.waseemziyai.com

کی: اے میرے آقا! میں چاہتا ہوں کہ حضور اپنی مدد سے یہ صفت مجھ کو عطا فرمائیں، یہ سن کر حضور نے ایک نگاہ کرم مجھ پر فرمائی کہ ارادوں کی تمام کششیں میرے دل سے ایسی کافور ہوگئیں جیسے دن کے آنے سے رات کی اندھیری، اور میں آج تک حضور کی اسی ایک نگاہ سے کام چلا رہا ہوں۔

(نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ عبد القادر از سیدی ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۳۴) بحوالہ فتاوی رضویہ شریف)

## مخالفین کے گھر کی گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شیخ علاء الدین عطار کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بخارا میں تھے، اور آپ کے ایک مرید کے عزیز مولانا عارف خوارزم میں تھے، حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صفت بصر پر کلام فرمارہے تھے کہ اثنائے کلام میں فرمایا: کہ مولانا عارف اس وقت خوارزم سے سرائے کے راستے میں چل رہے ہیں، اور سرائے کے راستے میں فلاں جگہ پر پہنچ گئے ہیں، پھر کچھ دیر بعد فرمایا کہ مولانا عارف کے دل میں یہ خیال آرہا ہے کہ وہ سرائے نہ جائیں، اور وہ خوارزم کی طرف لوٹ گئے، حاضرین نے اس واقعہ کو تاریخ کے ساتھ نقل کرلیا، پھر ایک مدت کے بعد مولانا عارف رحمۃ اللہ تعالی علیہ خوارزم سے بخارا آئے تو جو کچھ شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا تھا ان کو بتایا تو انہوں نے کہا: کہ بعینہ یہی بات مجھے پیش آئی تھی، سب کو اس بات سے بہت زیادہ تعجب ہوا۔

(جمال الاولیاء از مولوی اشرف علی تھانوی: ۱۵۰)

## مخالفین کے گھر کی دوسری گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ مولانا محمد یعقوب صاحب نے چھتہ کی مسجد میں فرمایا: کہ جب لوگوں کا مجمع تھا، کہ بھائی ایک ہم تو صبح کی نماز میں مرجاتے، پس کچھ ہی کسر رہ گئی تھی، عرض کی گئی: کیا حادثہ پیش آیا؟ فرمایا کہ آج صبح کی نماز میں سورۃ مزمل پڑھ رہا تھا کہ اچانک علوم کا اتنا عظیم الشان دریا میرے قلب کے اوپر سے گزرا میں تحمل نہ کرسکا، کہ میری روح پرواز کرجائے، مگر وہ دریا جیسا کہ ایک دم آیا ویسا ہی نکل گیا، اس لئے میں بچ گیا، نماز کے بعد جب میں نے غور کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا تو منکشف ہوا کہ حضرت مولانا نانوتوی اس وقت میرٹھ سے میری طرف متوجہ ہوئے تھے، یہ ان کی توجہ کا اثر تھا، پھر فرمایا کہ اللہ اکبر! جس شخص کی توجہ کا یہ اثر ہے کہ علوم کے دریا دوسروں کے قلب میں موجیں مارنے لگیں اور تحمل دشوار ہوجائے تو خود اس شخص کے قلب اور وسعت قوت کا کیا حال ہوگا جس میں وہ خود ہی علوم سمائے ہوئے ہوں اور وہ کس طرح ان علوم کا تحمل کیے ہوئے ہوگا؟۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۵۴)



www.waseemziyai.com

# پانچواں مسئلہ

# بعد وفات قبر سے باہر آکر جہان میں تصرف کرنا

بعد وفات قبر سے باہر آکر جہان میں تصرف کرنا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي، فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ: لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ، قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ، إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ، وَهَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ اليَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الجَنَّةِ، وَالأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ: فَفَتَحَ: قَالَ أَنَسٌ: فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، قَالَ أَنَسٌ ـ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ، ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالأَخِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى، ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَبَّةَ الأَنْصَارِيَّ، كَانَا يَقُولاَنِ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الأَقْلاَمِ، قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلاَةً، فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ، حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْت: فَرَضَ خَمْسِينَ صَلاَةً، قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تُطِيقُ ذَلِكَ، فَرَاجَعْتُ، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، قُلْتُ: وَضَعَ شَطْرَهَا، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ

www.waseemziyai.com

أُمَّتَکَ لاَ تُطِیقُ، فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا، فَرَجَعْتُ إِلَیْهِ، فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّکَ، فَإِنَّ أُمَّتَکَ لاَ تُطِیقُ ذَلِکَ، فَرَاجَعْتُهُ، فَقَالَ: هِیَ خَمْسٌ، وَهِیَ خَمْسُونَ، لاَ یُبَدَّلُ القَوْلُ لَدَیَّ، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّکَ، فَقُلْتُ: اسْتَحْیَیْتُ مِنْ رَبِّی، ثُمَّ انْطَلَقَ بِی، حَتَّى انْتَهَى بِی إِلَى سِدْرَةِ المُنْتَهَى، وَغَشِیَهَا أَلْوَانٌ لاَ أَدْرِی مَا هِیَ؟ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا فِیهَا حَبَایِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا المِسْکُ .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یحیی بن بکیر نے حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں لیث نے حدیث شریف بیان کی، انہوں نے یونس سے، انہوں نے بن شہاب سے، انہوں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت میں شگاف کیا گیا اور میں اس وقت مکہ مکرمہ میں تھا، پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے، پس میرے سینہ اقدس کو شق کیا، اور انہوں نے اس کو زمزم کے پانی سے دھویا، پھر وہ سونے کا طشت لے کر آئے جو حکمت وایمان سے بھرا ہوا تھا، پس اس کو میرے سینہ میں انڈیل دیا، پھر اس کو بند کر دیا، پھر مجھے آسمان دنیا کی طرف چڑھایا، جب میں آسمان دنیا کی طرف آیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے محافظ سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے کہا: کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: جبریل ہے۔ اس نے کہا: کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔ میرے ساتھ حضرت سیدنا محمد ﷺ ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ پس جب اس نے آسمان کو کھولا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر گئے، وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا، اس کی دائیں جانب بھی کچھ لوگ تھے، اور بائیں جانب بھی کچھ لوگ تھے، جب وہ دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب وہ بائیں جانب دیکھتے تو روتے تھے، پس انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو، میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے کہا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام ہیں۔ اور یہ لوگ جو ان کی دائیں جانب ہیں اور بائیں جانب ہیں یہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، سو ان میں سے جو دائیں جانب ہیں وہ اہل جنت ہیں، اور جو بائیں جانب ہیں وہ اہل دوزخ ہیں، پس جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو روتے ہیں، حتی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا، پھر اس کے محافظ سے کہا: آسمان کا دروازہ کھولو۔ اس کے محافظ نے ان سے اسی طرح کلام کیا، جس طرح پہلے آسمان کے محافظ نے کلام کیا تھا۔ پھر اس نے آسمان کا دروازہ کھول دیا۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام، حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کی اور یہ نہیں بیان کیا کہ وہ کن آسمانوں میں تھے، البتہ انہوں نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے آسمانِ دنیا میں حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے ملاقات کی اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے چھٹے آسمان میں ملاقات کی۔



www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید ہو۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میں حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید ہو۔ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسی علیہ السلام ہیں۔ پھر حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید ہو۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت عیسی علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید ہو، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن حزم نے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوحبہ انصاری دونوں یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اوراوپر چڑھایا گیا حتی کہ میں مقام استواء پر چڑھا جہاں میں نے قلموں کے چلنے کی آواز سنی۔

ابن حزم کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پس اللہ تعالی نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں، میں ان نمازوں کو لے کر لوٹا جب حضرت موسی علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کے لئے آپ کی امت پر اللہ تعالی نے کیا فرض کیا ہے؟ تو میں نے کہا: پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھتی، انہوں نے مجھے واپس کر دیا، پس اللہ تعالی نے آدھی نمازیں کم کر دیں، حضرت موسی علیہ السلام کی طرف گیا اور میں نے کہا: اللہ تعالی نے آدھی نمازیں کم کر دی ہیں، انہوں نے کہا: آپ ﷺ اپنے رب تعالی کے پاس جائیں کیونکہ آپ ﷺ کی امت ان کی طاقت نہیں رکھتی، میں پھر اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ تعالی نے فرمایا: یہ فرض پانچ نمازیں ہیں، اور اجر میں پچاس ہیں، میرا قول میرے نزدیک تبدیل نہیں کیا جاتا، پھر حضرت موسی علیہ السلام کی طرف لوٹا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ اپنے رب تعالی کے پاس دوبارہ جائیں، میں نے کہا: اب مجھے اپنے رب تعالی سے حیا آتی ہے، پھر حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے گئے حتی کہ سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور اس کو مختلف رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا، میں از خود نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے، پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا، اچانک میں نے جنت میں موتی کی لڑیاں دیکھیں اور جنت کی مٹی مشک تھی۔

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبوعبداللہ البخاری الجعفی (۱:۷۸))

## حضرت موسی وحضرت یونس علیہما السلام کا بعد الوصال حج کرنا

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعَرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ: وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ،



www.waseemziyai.com

فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟ قَالُوا: هَرْشَى: أَوْ لِفْتٌ فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا.

ترجمہ بسند حدیث

مجھے محمد المثنی نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں ابن ابوعدی نے داؤد سے ، انہوں نے ابوالعالیہ سے ، انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی ، انہوں نے کہا:

ترجمہ متن حدیث

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ و مدینہ منورہ کے درمیان ایک وادی میں چل رہے تھے ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسی وادی ہے ؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ وادی ارزق ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی ، جو راوی کو یاد نہیں رہی ۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دی ہوئی ہیں ، اور وہ اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں ۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے پھر چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ہم ایک اور وادی میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کونسی وادی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ہرشی یا لفت ہے ۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گویا کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں ، جس کی نکیل کھجور کی چھال کی ہے ، اور انہوں نے ایک اونی جبہ پہنا ہوا ہے اور وہ اللھم لبیک کہتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں ۔

( صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۱:۱۵۲)

## کیا انبیاء کرام علیہم السلام بعد الوصال حج کرسکتے ہیں؟

حضرت سیدنا امام النووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

فَإِنْ قِيلَ كَيْفَ يَحُجُّونَ وَيُلَبُّونَ وَهُمْ أَمْوَاتٌ وَهُمْ فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ وَلَيْسَتْ دَارَ عَمَلٍ فَاعْلَمْ أَنَّ لِلْمَشَايِخِ وَفِيمَا ظَهَرَ لَنَا عَنْ هَذَا أَجْوِبَةً أَحَدُهَا أَنَّهُمْ كَالشُّهَدَاءِ بَلْ هُمْ أَفْضَلُ مِنْهُمْ وَالشُّهَدَاءُ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَحُجُّوا وَيُصَلُّوا كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الْآخَرِ.

ترجمہ

اگر یہ کہا جائے کہ انبیاء کرام علیہ السلام کیسے حج کرتے ہیں اور تلبیہ پڑھتے ہیں حالانکہ وہ تو دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اور وہ ہیں بھی دار آخرت میں اور دار العمل نہیں ہے؟

تو جان کہ مشائخ کرام نے اس کے بہت سے جوابات دیے ہیں البتہ جو ہمارے لئے ظاہر ہوا ہے وہ یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات شہداء کرام کی طرح ہے بلکہ ان سے سے بھی افضل واعلی ہے ، اور شہداء کرام اللہ تعالی کے ہاں زندہ ہیں ، اور یہ بات کوئی



www.waseemziyai.com

بعید نہیں ہے کہ وہ حج کریں اور نمازیں ادا کریں۔ جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (۲۲۹:۲)

## امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا قول

اَلْأَوَّلُ هُوَ عَلَى الْحَقِيقَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ أُحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَلا مَانِعُ أَنْ يَحُجُّوا فِي هَذَا الْحَالِ كَمَا ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَنَسٍ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى مُوسَى قَائِمًا فِي قَبْرِهِ يُصَلِّي .

ترجمہ

اس کے جوابات دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سب سے پہلا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ کلام مبنی برحقیقت ہے کیونکہ انبیاء کرام علیہم السلام حیات ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، کوئی مانع نہیں ہے کہ وہ حج کریں جیسا کہ صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے موسی علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز ادا کررہے تھے۔

(فتح الباری شرح صحیح البخاری: أحمد بن علی بن حجر أبوالفضل العسقلانی الشافعی (۴۱۴:۳)

## الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تصرف

امام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

ایک شہر میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا محب رہتا تھا، اس نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل ہونے کا ارادہ بھی کررکھا تھا، ایک روز وہ دور دراز کا سفر کرکے وہ بغداد معلیٰ پہنچا، تو اس کو معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا وصال ہوگیا ہے، آخر اس نے آپ رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی زیارت کرنے کا ارادہ کیا، مزار مبارک پر حاضر ہوکر آداب زیارت بجالایا،

فظهر الغوث الاعظم من مرقده ،اخذبيده واعطاه عنابة واكتسب بسلسته .

ترجمہ

تو حضرت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ اپنے مزار شریف نکلے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو توجہ دی اور اپنے سلسلہ عالیہ قادریہ میں داخل فرمایا۔

(تفریح الخاطر از امام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۲۴) مطبوعہ مصر

## مخالفین کے گھر کی گواہی

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ حضرت والد صاحب نے فرمایا: کہ دیوان محمد یسین جو کہ حضرت نانوتوی کے خدام میں سے تھے

ان کا ذکر جہر مشہور تھا یہ ناممکن تھا کہ کوئی ان کا ذکر سن کر بغیر روئے وہاں سے گزر جائے، نہایت دردناک آواز میں ذکر کرتے تھے اور روتے تھے، ہر وارد وصادر (ہر آنے والے) شخص پر اس ذکر کا اثر پڑتا تھا اور وہ بھی رویا کرتا تھا، خود فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ



www.waseemziyai.com

چھتہ کی مسجد کے شمالی گنبد کے نیچے ذکر جہر میں مصروف تھا کہ حضرت نانوتوی بھی اسی شمالی جانب مراقب ومتوجہ تھے، اور توجہ کا رخ میرے ہی قلب کی طرف تھا، اسی اثنا میں مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی اور میں نے بحالت ذکر دیکھا کہ مسجد کی چار دیوار تو موجود ہے، مگر چھت اور گنبد کچھ بھی نہیں ہے، بلکہ ایک عظیم الشان روشنی اور نور ہے جو آسمان تک پھیلا ہوا ہے، یکا یک میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے، اور اس پر جناب رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، اور خلفاء اربعہ چاروں کونوں پر موجود ہیں، وہ تخت اترتے اترتے میرے قریب آ کر مسجد میں ٹھہر گیا، اور رسول اللہ ﷺ نے خلفاء اربعہ میں سے ایک سے فرمایا: کہ بھائی ذرا مولانا محمد قاسم کو بلا لو، وہ تشریف لے گئے اور مولانا کو لے کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مولانا! مدرسہ کا حساب لائیے، انہوں نے عرض کیا: حضرت! حاضر ہے۔ یہ کہہ کر حساب بتلانا شروع کیا، اور ایک ایک پائی کا حساب دیا، رسول اللہ ﷺ کی خوشی اور مسرت کی کوئی انتہاء نہ تھی، بہت خوش ہوئے اور فرمایا اچھا مولانا اب اجازت۔ حضرت نے عرض کیا: جو مرضی مبارک ہو۔ اس کے بعد وہ تخت آسمان کی جانب عروج کرتا ہوا نظروں سے غائب ہو گیا۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۳۸۲)

## مولوی قاسم نانوتوی کا مرنے کے بعد تصرف

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم نے فرمایا: کہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی اور مولوی فخر الحسن صاحب گنگوہی میں باہم معاصرانہ لڑائی تھی، اور اس نے بعض حالات کی بناء پر ایک مخاصمہ وتنازع کی صورت اختیار کر لی، اور مولانا محمود حسن گو کہ اصل جھگڑے میں شریک نہ تھے، اور نہ ہی انہیں اس قسم کے امور سے دلچسپی تھی، مگر صورت حال ایسی پیش آئی مولانا بھی بجائے غیر جانبدار رہنے کے کسی ایک جانب جھک گئے، اور یہ واقعہ کچھ طول پکڑ گیا، اسی دوران ایک دن علی الصبح بعد نماز فجر مولانا رفیع الدین صاحب نے مولانا محمود حسن صاحب کو اپنے حجرے میں بلایا، مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرے کے دروازے کھول کر اندر داخل ہوئے، موسم سخت سردی کا تھا، مولانا رفیع الدین صاحب نے فرمایا کہ پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو، مولانا نے دیکھا کہ وہ تر تھا اور خوب بھیگا ہوا تھا، فرمایا کہ میرا واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے، جس سے میں ایک دن پسینہ پسینہ ہو گیا، اور میرا لبادہ تربتر ہو گیا، اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے، پس میں نے یہ کہنے کے لئے بلایا ہے، مولانا محمود حسن صاحب نے عرض کیا: حضرت! میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں اس کے بعد میں اس قصہ میں کچھ نہ بولوں گا۔

## اس واقعہ پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ

یہ واقعہ روح کا تمثل تھا، اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، ایک یہ کہ جسد مثالی تھا، مگر مشابہ جسد عنصری کے، دوسری صورت یہ ہے کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کر لیا ہو مگر وقت گزرنے پر اس مرکب کو تحلیل کر دیا جاتا ہے۔

(ارواح ثلاثہ از مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۴۴)

## صاحب مزار اور تھانوی کا تصرف

ایک صاحب تھانہ بھون کے رہنے والے دہلی میں کسی مجذوب کے پاس دعا کے لئے حاضر ہوئے تو اس نے کہا: کہ تھانہ بھون ابھی تک غرق نہیں ہوا؟ اس نے عرض کیا: حضرت! میں تو دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ بددعا فرما رہے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ تھانہ



www.waseemziyai.com

بھون اب تک ضرور غرق ہوجاتا مگر وہاں دو شخص ہیں ایک مردہ اور ایک زندہ، ایک تو شاہ ولایت صاحب جو وہاں لیٹے ہوئے ہیں ان بزرگ کا تھانہ بھون میں مزار ہے، اور ایک مولوی اشرف علی تھانوی صاحب۔ ان دونوں کی برکت سے تھما ہوا ہے ورنہ ضرور غرق ہوجاتا۔

(ارواح ثلاثہ از اشرف علی تھانوی: ۳۶۴) مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور پاکستان

اب ذرا غور فرمائیں: کہ صاحب مزار کی برکت سے تھانہ بھون بچا ہوا ہے وگرنہ غرق ہوجاتا اور دوسرا مولوی اشرف علی تھانوی نے سیلاب روکا ہوا ہے۔ اب بتائیں اگر ہم یہی بات کسی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے کے متعلق کہیں تو یہی لوگ شرک کہہ دیتے ہیں اور اگر یہ لوگ اپنوں کے بارے میں کہیں تو پھر جائز ہے۔

# چھٹا مسئلہ

# عالم ارواح میں کلام کرنا

## حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت آدم علیہ السلام کا مباحثہ

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى، قَالَ مُوسَى: أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ، وَأَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ، ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ، فَقَالَ آدَمُ: أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ، قَالَ مُوسَى: بِأَرْبَعِينَ عَامًا، قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَتَلُومُنِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں اسحاق بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن یزید الانصاری نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں انس بن عیاض نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے الحارث بن ابوذباب نے یزید سے وہ ابن ہرمز ہیں اور عبدالرحمٰن الاعرج سے بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہم نے سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

www.waseemziyai.com

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسی علیہ السلام نے اپنے رب تعالی کے سامنے مباحثہ کیا، سوحضرت سیدنا آدم علیہ السلام حضرت سیدنا موسی علیہ السلام پر غالب آگئے، حضرت موسی علیہ السلام نے کہا: آپ وہ آدم ہو کہ جن کو اللہ تعالی نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اور تم میں اپنی پسندیدہ روح پھونکی اور فرشتوں سے تم کو سجدہ کروایا، اور تم کو اپنی جنت میں رکھا اور پھر تم نے اپنی بھول کے سبب جنت سے زمین کی طرف نکالا؟ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم وہ موسی ہو جن کو اللہ تعالی نے اپنی رسالت اور اپنے کلام سے فضیلت دی، اور تم کو تورات کی وہ تختیاں دیں جن میں ہر چیز کا بیان ہے، اور تم کو سرگوشی کے لئے اپنا مقرب بنایا، بتاؤ تمھاری معلومات کے مطابق اللہ تعالی نے میرے پیدا کیے جانے سے کتنا عرصہ پہلے تورات کو لکھ دیا تھا؟ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے کہا: چالیس سال پہلے۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے رب تعالی کی ظاہراً معصیت کی اور صورتاً راہ سے ہٹ گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم میرے اس عمل پر ملامت کررہے ہو؟ جس کو اللہ تعالی مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے لکھ دیا کہ میں یہ عمل کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت سیدنا آدم علیہ السلام حضرت سیدنا موسی علیہ السلام پر غالب آگئے۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبوالحسن القشیری النیسابوری (۴:۲۰۴۲)

## یہ ملاقات کہاں ہوئی؟

حضرت امام النووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَابِسِيُّ الْتَقَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ فَوَقَعَ الْحِجَاجُ بَيْنَهُمَا قَالَ الْقَاضِي عِيَاضٌ وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ عَلَى ظَاهِرِهِ وَأَنَّهُمَا اجْتَمَعَا بِأَشْخَاصِهِمَا وَقَدْ ثَبَتَ فِي حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَمَعَ بِالْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَصَلَّى بِهِمْ قَالَ فَلَا يَبْعُدُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَحْيَاهُمْ كَمَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ قَالَ وَيُحْتَمَلُ أَنَّ ذَلِكَ جَرَى فِي حَيَاةِ مُوسَى سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُرِيَهُ آدَمَ فَحَاجَّهُ .

### ترجمہ

حضرت سیدنا امام ابوالحسن القابسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مکالمہ عالم ارواح میں ہوا، اور حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام اور حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کی ملاقات جسد شخصی کے ساتھ ہوئی اور ایک دوسرے سے ملے تو ان کا مباحثہ ہوا، جس طرح معراج کی رات انبیاء کرام علیہم السلام کی ملاقاتیں ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ سب انبیاء کرام کے ساتھ جمع ہوئے اور آسمان میں بھی ملے اور بیت المقدس میں بھی رسول اللہ ﷺ سے ملے، اور یہ بھی بات بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو زندگی تو دی ہوئی جس طرح شہداء کو دی ہوئی ہے، اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی ہو تو اللہ تعالی نے ان کی ملاقات کروادی ہو اور اس طرح ان کا مباحثہ ہوا ہو۔

(المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج: أبوزکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی (۱۶:۲۰۰)

دار إحیاء التراث العربی بیروت

www.waseemziyai.com

## الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کی امام اعظم سے ملاقات

الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل کرتے ہیں کہ

ذکروا ان اباحنیفة رضی اللہ عنه التقی بالروحانیة مع الغوث فقال : یاسلطان یاسیدعبدالقادر! ماالسبب انک اخترت فی الشریعة مذهب الامام احمد بن حنبل ؟ ومااخترت مذهبی وانامن استغاض من جدک الامام جعفرالصادق رضی اللہ عنه ؟ .

ترجمہ

منقول ہے کہ عالم ارواح میں سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو امام اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سلطان! اے سید عبدالقادر الجیلانی! کیا وجہ ہے کہ آپ نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی تقلید قبول کی؟ اور میری تقلید اختیار نہ فرمائی؟ حالانکہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے دادا حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فیض یافتہ ہوں۔ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے میرے نانا جان ﷺ کا حکم یہی تھا۔

(تفریح الخاطر از امام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۲۴)

## مخالفین کے گھر کی گواہی

آنه قال إمداد الله: (لما عرج برسول الله صلی الله علیه وسلم والتقی بموسی علیه السلام؛ استفسره موسی علیه السلام، وقال: إنک قلت: علماء أمتی کأنبیاء بنی إسرائیل :، کیف یصح هذا؟افحضر حجة الإسلام الغزالی، وسلّم بإضافةوبرکاته.ومغفرته .فقال له موسی علیه السلام: ما هذا الطول أمام الأکابر؟افقال له الغزالی: إن الله تعالی قال لک: (وَمَا تِلْکَ بِیَمِینِکَ یَامُوسَی)، فلمَ طولت فی الجواب، وقلت: (هِیَ عَصَایَ أَتَوَکَّأُ عَلَیْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَی غَنَمِی وَلِیَ فِیهَا مَآرِبُ أُخْرَی؛ فقال النبی صلی الله علیه وسلم للغزالی: أدب یا غزالی !

وقد علق علی هذه الأسطورة حکیم أمة الدیوبندیة فقال: قوله: أدب یا غزالی: یمکن أنه کشف لأحد الأکابر، وأن هذه المکالمة بین الغزالی وبین موسی فی المعراج أیضا کشفت له لأن هناک اجتماع الأرواح ولیس المراد المعراج الجسدی.

ترجمہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جوفرمایا ہے کہ

﴿علماء أمتی کأنبیاء بنی إسرائیل﴾

ترجمہ: میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روح اسی وقت حاضر ہوئی اور حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو سلام کیا اور وبرکاتہ ومغفرتہ کا اضافہ کیا۔ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے فرمایا: بڑوں کے سامنے اتنا لمبا کلام کرتے ہو؟ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عرض



www.waseemziyai.com

کی: جب اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام سے یہ پوچھا تھا

﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى﴾

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسٰی۔تو آپ نے بھی تو لمبا کلام کیا تھا،اور آپ نے یہ کہا تھا:

﴿قَالَ هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرٰى﴾

ترجمہ کنزالایمان: عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور کام ہیں۔تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے غزالی! ادب کرو۔

(جهود علماء الحنفية: أبوعبدالله شمس الدين بن محمد بن أشرف بن قيصر الأفغاني (۲:۷۹۶)

اس پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں:

:قولہ: أدب یا غزالی: یہ ممکن ہے کہ اکابر میں سے کسی کو کشف کے ذریعے معلوم ہوا ہو، اور یہ مکالمہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مابین معراج کی رات ہوا، اور یہ ملاقات روحانی تھی نا کہ جسدی۔

(جهود علماء الحنفية: أبوعبدالله شمس الدين بن محمد بن أشرف بن قيصر الأفغاني (۲:۷۹۶)

# ساتواں مسئلہ

# کیا ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا ممکن ہے؟

جنتی کا متعدد مقامات پر موجود ہونا

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُحِبُّهُ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيهِ: أَمَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: بَلْ لِكُلِّكُمْ.

قال الامام الحاكم في المستدرك: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں وکیع نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں سیدنا شعبہ نے معاویہ بن قرۃ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد سے روایت کی:

ترجمہ متن حدیث

وہ فرماتے ہیں کہ قرۃ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اس کے ساتھ اس



www.waseemziyai.com

کا بیٹا بھی ہوتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تم اس کے ساتھ محبت کرتے ہو؟ تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالی بھی آپ کے ساتھ اتنی محبت کرے جتنی میں اس کے ساتھ کرتا ہوں، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کو نہیں دیکھا، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کہ فلاں شخص کے بیٹے کو کیا ہوا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! وہ فوت ہو گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے باپ سے فرمایا: کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے سے داخل ہو تمھارا بیٹا تم سے بھی پہلے اس دروازے پر موجود ہو اور تمھارا انتظار کر رہا ہو؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ بشارت صرف اسی شخص کے لئے خاص ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم سب کے لئے ہے۔

امام حاکم نے مستدرک میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث شریف صحیح الاسناد ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۳۶۱:۲۴)

(المستدرک علی الصحیحین: أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نُعیم النیسابوری المعروف بابن البیع (۲۲۲:۱)

## حضرت سیدنا ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وَفِیہِ إِشَارَۃٌ إِلَی خَرْقِ الْعَادَۃِ مِنْ تَعَدُّدِ الْأَجْسَادِ الْمُکْتَسَبَۃِ، حَیْثُ إِنَّ الْوَلَدَ مَوْجُودٌ فِی کُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّۃِ.

ترجمہ

اس حدیث شریف میں یہ اشارہ ہے کہ بطور خرق عادت اجساد مثالیہ متعدد ہوتے ہیں، کیونکہ وہ بچہ بیک وقت جنت کے ہر دروازے پر موجود ہوگا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۱۲۵۳:۳)

### دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں

وَلَا تَبَاعُدَ مِنَ الْأَوْلِیَاءِ حَیْثُ طُوِیَتْ لَہُمُ الْأَرْضُ، وَحَصَلَ لَہُمْ أَبْدَانٌ مُکْتَسَبَۃٌ مُتَعَدِّدَۃٌ، وَجَدُوہَا فِی أَمَاکِنَ مُخْتَلِفَۃٍ فِی آنٍ وَاحِدٍ، وَاللَّہُ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ.

ترجمہ

اور جب اولیاء اللہ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی ہے تو ان کے لئے ایسے اجساد مثالیہ کا تعدد بعید نہیں ہے، جو آن واحد میں مختلف مقامات پر موجود ہوتے ہیں، اور اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۱۱۸۳:۳)

## سیدنا الشیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

بعض محققین در تسمیہ ابدال گفتہ اند کہ یکے از ایشان بامکانے رود و درمکانے اول شبہے ومثالے در بدل خود بگذار وسعادت صوفیاء قدس سرہم عالم متوسط درعالم اجساد وارواح ثابت کردہ اند کہ آن را عالم مثال گویند الطف از عالم اجساد واکشف از عالم ارواح وظہور ارواح وصورت مختلفہ، مبنی بر آن ساختہ وظہور جبریل علیہ السلام بصورۃ دحیہ کلبی وتمثل اومرمریم رابصورت



www.waseemziyai.com

بشر سوی الخلق ازان عالم میدارند ونباء علیه جائز بود که موسی علیه السلام باوجود استقرار در آسمان ششم وپیکر مثالے درقبرمتمثل باشد وانحضرت اورادرپرد ومکان مشاهده نمود .

ترجمہ

بعض محققین ابدال کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں جب کسی جگہ جانا مقصود ہوتا ہے وہ پہلی جگہ اپنے بدلے میں اپنی مثال کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور سادات صوفیہ کے نزدیک عالم اجسام اور عالم ارواح کے درمیان ایک عالم مثال بھی ثابت ہے، وہ عالم اجساد سے لطیف اور عالم ارواح سے کثیف ہوتا ہے اور روحوں کا مختلف صورتوں میں متمثل ہونا اسی عالم مثال پر مبنی ہے، حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام کا حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں اور حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے پاس بشر سوی کی صورت میں متمثل ہونا اسی عالم مثال کے قبیل سے ہے، اور اسی وجہ سے یہ جائز ہے کہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام چھٹے آسمان پر بھی موجود ہوں اور اسی وقت اپنی قبر میں بھی جسم مثالی کے ساتھ موجود ہوں، اور حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو دونوں جگہوں پر دیکھا ہے۔

(جذب القلوب از سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۱۵۳) مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ لاہور پاکستان

## حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

رہا یہ شبہ کہ آپ کو کیسے علم ہوا یا کئی جگہ کیسے ایک ہی وقت میں تشریف فرما ہوئے یہ ضعیف شبہ ہے، آپ کے علم وروحانیت کی نسبت جو دلائل عقلیہ وکشفیہ سے ثابت ہے اس کے آگے یہ ادنی سی بات ہے، علاوہ اس کے کہ اللہ تعالی کی قدرت تو محل کلام نہیں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ مدنی کتب خانہ لاہور پاکستان

## الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا ستر مقامات پر موجود ہونا

الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل کرتے ہیں

ایک دن رمضان المبارک میں ستر آدمیوں نے آپ کو فردا فردا اپنے گھر میں روزہ افطار کرنے کی دعوت دی، آپ رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کی دعوت قبول فرمائی، ہر دعوت دینے والے کسی دوسرے کے دعوت دینے کا قطعا علم نہ تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ہی وقت ان کے گھر میں ان کے ہمراہ روزہ افطار کیا، نیز آپ رضی اللہ عنہ نے اس دن اپنے آستانے پر بھی روزہ افطار کیا، صبح ہر دعوت دینے والے نے اپنے گھر میں آپ رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری اور افطاری کی سعادت حاصل کرنے کا تذکرہ کیا، اور یہ خبر بغداد معلیٰ میں خوب پھیلی، آپ رضی اللہ عنہ کے خدام میں سے ایک خادم کے دل میں یہ خیال آیا کہ حضرت رضی اللہ عنہ تو اپنے گھر مبارک سے باہر ہی نہیں گئے، تو لوگ آپ رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری اور کھانا تناول فرمانے کا تذکرہ کیسے کرتے ہیں؟ اس نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا: تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هم صادقون فی قولهم وانی احببت دعوة کل واحد منهم وحضرت واکلت طعامهم فی بیوتهم فرداًفرداً.

ترجمہ

وہ لوگ اپنے قول میں سچے ہیں، ان میں سے ہر ایک دعوت میں نے قبول کی اور بیک وقت ہر آدمی کے گھر میں جا کر کھانا کھایا۔

(تفریح الخاطر از الامام عبدالقادر الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۳۸)

www.waseemziyai.com

# مخالفین کے گھر کی گواہیاں

## مولوی اشرف علی تھانوی کا نظریہ

لکھتے ہیں محمد بن الحضرمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھایا، اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب میں شب باش ہوتے تھے۔

(جمال الاولیاء از مولوی اشرف علی تھانوی: ۱۸۸)

## دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ محمد الشربنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی اولاد کچھ ملک مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی، اور کچھ اولاد بلاد عجم میں تھی، اور کچھ بلاد ہند میں تھی، اور کچھ بلاد تکرور میں تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس سے ہو آتے تھے اور ان کی ضرورتیں پوری فرما آتے تھے، اور ہر شہر والے یہی سمجھتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ انہیں کے پاس قیام رکھتے ہیں۔

(جمال الاولیاء از مولوی اشرف علی تھانوی: ۲۰۲)

## مولوی شبیر احمد عثمانی کا نظریہ

والانفس الناطقة الانسانية اذا كانت قدسية قدتنسلخ عن الابدان وتذهب متمثلة ظاهرة بصور ابدانها اوبصور اخرى، كمايتمثل جبريل عليه السلام ويظهر بصرة دحية رضى الله عنه اوبصورة بعض الاعراب كماجاء فى صحيح الاخبار حيث يشاء الله عزوجل مع بقاء تعلق لهابالابدانالاصلية يتاتى معه صدورالافعال منهاكمايحكى عن بعض الاولياء قدست اسرارهم انهم يرون فى وقت واحد فى عدة مواضع الى قوله) وانكاره مكابرة لاتصدر الامن جاهل اومعاند الى قوله) وادعى انه عليه السلام قديرى فى عدة مواضع فى وقت واحد مع كونه فى قبره الشريف يصلى وقدتكلم الكلام مستوفى فى ذلك وصح انه ﷺ راى موسى عليه السلام يصلى فى قبره عندالكثيب الاحمروراه فى السماء وجرى بينهماماجرى فى امرالصلوة المفروضة، وقدراى ﷺ ليلة اسرى به جماعة من الانبياء عليهم السلام غير موسى عليه السلام فى السموات مع ان قبورهم فى الارض ولم يقل احد انهم نقلوا منهاالیها.

### ترجمہ

انسانی روحیں جب پاکیزہ ہوں تو وہ ابدان سے الگ ہو جاتی ہیں، اور اپنے بدن کی صورتوں میں یا کسی اور صورت میں متمثل ہو کر چلی جاتی ہیں، جیسے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام حضرت سیدنا دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں یا کسی اعرابی کی صورت میں متمثل ہو کر جہاں اللہ تعالی چاہتا ہے چلے جاتے ہیں، اس کے باوجود ان کا اپنے ابدان اصلیہ سے تعلق برقرار رہتا ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہے، جس طرح بعض اولیاء اللہ تعالی سے منقول ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں متعدد جگہوں پر دکھائی دیتے ہیں، اور ان سے افعال صادر ہوتے ہیں، اور اس کا انکار کرنا ہٹ دھرم یا کسی جاہل یا کسی معاند کا کام ہو سکتا ہے، علامہ ابن قیم نے دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی



www.waseemziyai.com

ایک ہی وقت میں متعدد جگہ زیارت کی جاتی ہے حالانکہ اس وقت آپ ﷺ اپنے مزار مبارک میں نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں، اوراس پر تفصیلی بات ہو چکی ہے۔حدیث صحیح میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو سرخ ٹیلے کے پاس ان کے مزار میں نماز ادکرتے ہوئے دیکھا،اوران کو آسمان میں بھی دیکھا،آپ ﷺ اور حضرت موسی علیہ السلام کے درمیان فرض نمازوں کے معاملے میں مکالمہ بھی ہوا، شب معراج رسول اللہ ﷺ نے حضرت موسی علیہ السلام کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام کی جماعت کوبھی آسمانوں پر دیکھا حالانکہ ان کے مزارات زمین پر ہیں اور کسی نے بھی یہ قول نہیں کیا کہ وہ اپنے مزاروں سے نکل کر آسمانوں کی طرف منتقل ہوگئے۔

(فتح الملہم ازمولوی شبیر احمد عثمانی (۱: ۳۰۵،۳۰۶) مطبع الحجاز کراچی پاکستان

# آٹھواں مسئلہ

# بعدالوصال مدد کرنا

## بعدالوصال حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مدد

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، قَالَ: أَتَيْتُ أَخِي عُثْمَانَ، لِأُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ مَحْصُورٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا يَا أَخِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فِي هَذِهِ الْخَوْخَةِ قَالَ: وَخَوْخَةٌ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ حَصَرُوكَ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: عَطَّشُوكَ قُلْتُ: نَعَمْ. فَأَدْلَى دَلْوًا فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبْتُ حَتَّى رُوِيتُ حَتَّى إِنِّي لَأَجِدُ بَرْدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَبَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ نُصِرْتَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ عِنْدَنَا فَاخْتَرْتُ أَنْ أُفْطِرَ عِنْدَهُمْ فَقُتِلَ ذَاكَ الْيَوْمَ رَحِمَهُ اللَّهُ.

### ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ محصور تھے میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام کرنے حاضر ہواتو حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ مجھے فرمانے لگے: مرحبا اے بھائی! مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان لوگوں نے تیرا محاصرہ کررکھا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا انہوں نے تجھے پیاسہ رکھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے پانی کا ایک ڈول لٹکا دیا جس میں پانی تھا، میں نے پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگیا اور میں نے اس کی ٹھنڈک سینے اور کندھوں کے درمیان محسوس کی، پھر فرمایا: اگر تم



www.waseemziyai.com

چاہوتو تمھاری مدد کروں اور اگر چاہوتو افطار ہمارے پاس کرنا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس افطاری کرنا اختیار کرلیا۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۳۱۵)

(المنامات: أبوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس البغدادی الأموی القرشی المعروف بابن أبی الدنیا: ٦٦)

## بعد الوصال امتیوں کے جنازوں میں شرکت کرنا

حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

النَّظَرِ فِی أَعْمَالِ أُمَّتِهِ وَالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ مِنَ السَّيِّئَاتِ، وَالدُّعَاءِ بِكَشْفِ الْبَلَاءِ عَنْهُمْ، وَالتَّرَدُّدِ فِی أَقْطَارِ الْأَرْضِ لِحُلُولِ الْبَرَكَةِ فِيهَا، وَحُضُورِ جِنَازَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ صَالِحِ أُمَّتِهِ، فَإِنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ مِنْ جُمْلَةِ أَشْغَالِهِ فِی الْبَرْزَخِ كَمَا وَرَدَتْ بِذَلِكَ الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ.

ترجمہ

اپنی امت کے اعمال پر نظر رکھنا اور ان کے لئے گناہوں سے استغفار کرنا اور ان سے بلاؤں کے دور ہونے کے لئے دعا کرنا، اطراف زمین میں برکت دینے کے لئے آنا جانا، اور کوئی نیک امتی فوت ہوجائے تو اس کے جنازہ میں تشریف لانا، یہ تمام امور رسول اللہ ﷺ کے عالم برزخ میں اشغال ہیں۔ جیسا کہ اس کے متعلق احادیث وآثار وارد ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۳۱۵)

## امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

قال الامام الغزالی رحمه الله تعالی والرسول علیه السلام له الخیار فی طواف العوالم مع أرواح الصحابة رضی الله عنهم لقد رآه کثیر من الأولیاء .

ترجمہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ارواح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عالم میں سیر کرنے کا اختیار حاصل ہے، اور آپ ﷺ کو بہت سے اولیاء اللہ نے دیکھا ہے۔

(روح البیان: إسماعیل حقی بن مصطفیٰ الإستانبولی الحنفی الخلوتی (۱۰:۹۹) دار الفکر بیروت

## حضرت سیدنا امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وَلَا يَمْتَنِعُ رُؤْيَةُ ذَاتِهِ الشَّرِيفَةِ بِجَسَدِهِ وَرُوحِهِ، وَذَلِكَ لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَحْيَاءٌ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ أَرْوَاحُهُمْ بَعْدَ مَا قُبِضُوا وَأُذِنَ لَهُمْ بِالْخُرُوجِ مِنْ قُبُورِهِمْ وَالتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَكُوتِ الْعُلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ، وَقَدْ أَلَّفَ الْبَيْهَقِيُّ جُزْءًا فِی حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کی زیارت جسم وروح کے ساتھ ممتنع نہیں ہے، کیونکہ آپ ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں، ان کی ارواح قبض ہونے کے بعد ان کے اجسام میں لوٹا دی جاتی ہیں اور ان کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ قبروں سے نکلیں اور عالم علوی وسفلی میں تصرف



www.waseemziyai.com

کریں، اور تحقیق امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حیات انبیاء کرام کے بارے میں ایک جز تالیف کیا ہے۔

الحاوی للفتاوی: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۷ ۳۱)

امت کے جنازوں میں شریک ہونا بھی ان کی مدد ہے۔

## امت کے نیک اعمال پر خوش ہوتے ہیں

الامام ابو منصور البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

وَقَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُو مَنْصُورٍ عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ طَاهِرِ الْبَغْدَادِيُّ: قَالَ الْمُتَكَلِّمُونَ الْمُحَقِّقُونَ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَأَنَّهُ يُبَشَّرُ بِطَاعَاتِ أُمَّتِهِ وَيَحْزَنُ بِمَعَاصِي الْعُصَاةِ مِنْهُمْ، وَأَنَّهُ تَبْلُغُهُ صَلَاةُ مَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِهِ.

ترجمہ

الشیخ الامام الاستاذ ابو منصور عبد القاہر بن طاہر البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ متکلمین محققین کا نظریہ یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ اپنی وفات شریف کے بعد بھی حیات ہیں اور اپنی امت کے نیک اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے گناہوں پر غمناک ہوتے ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ کی امت میں سے جو بھی درود وسلام پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۷ ۳۱)

امت کے نیک اعمال پر خوش ہونا اور گناہوں پر غمناک ہونا اور ان کے لئے دعا کرنا بھی ان کی مدد کرنا ہے۔

## مخالفین کے گھر کی گواہی

مولوی خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی لکھتے ہیں

اس بات کو خوب یاد کر لینا ضروری ہے کہ یہ عقیدہ سب کا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور عالم غیب میں اور جنت میں جہاں چاہیں باذنہ تعالیٰ چلتے پھرتے ہیں اور اس عالم میں بھی حکم ہو تو آسکتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال امت آپ ﷺ پر پیش ہوتے ہیں اور جس وقت حق تعالیٰ چاہے دنیا کے احوال کشف ہو جاتے ہیں اس میں کوئی مخالف نہیں ہے۔

(براہین قاطعہ از مولوی خلیل احمد سہارنپوری: ۲۰۴،۲۰۳)

# محبوبان خدا کا مدد کرنا

## امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

عن عبد الله بن مسعودٍ رضي الله عنهُ، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: إِذَا انْفَلَتَتْ دابَّةُ أحَدِكُمْ بأرضِ فلاةٍ فلْيُنادِيا عِبادَ الله! احْبِسُوا، يا عِبادَ اللَّهِ احبسوا؛ فإن الله عَزَّ وَجَلَّ في الأرْضِ حاضِراً سَيَحْبِسُهُ.



www.waseemziyai.com

قلتُ: حکی لی بعض شیوخنا الکبار فی العلم أنه انفلتت له دابّة أظنُّها بغلة، وکان یَعرفُ هذا الحدیث، فقاله: فحبسَها الله علیهم فی الحال؛ وکنتُ أنا مرّةً مع جماعة فانفلتت منها بهیمةٌ، وعجزوا عنها، فقلته، فوقفت فی الحال بغیرِ سببٍ سوی هذا الکلام.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا جانور صحراء میں بھاگ جائے تو وہ یوں ندا کرے۔ اے اللہ کے بندو! اسے روکو، اے اللہ کے بندو! اسے روکو۔ بے شک زمین پر اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے حاضر رہتے ہیں جو اس جانور کو روک دیں گے۔

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں: میرے بعض عظیم علم والے مشائخ کرام نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ صحراء میں ان کا جانور بھاگ گیا میرا گمان ہے کہ وہ خچر تھا، وہ اس حدیث شریف کو جانتے تھے، انہوں نے یہی کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے سواری کو فوراً روک دیا۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک بار میں ایک جماعت کے ساتھ تھا کہ اس جماعت میں سے کسی کا جانور بھاگ گیا وہ لوگ اس کو روکنے سے عاجز رہے، میں نے یہی کلمات کہے وہ سواری ان کلمات کے علاوہ بغیر ظاہری سبب کے رک گئی۔

(الأذکار للنووی: أبو زکریا محیی الدین یحیی بن شرف النووی: ۳۷۸) الجفان والجابی دار ابن حزم للطباعۃ والنشر

## امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

فالتوجه والاستغاثة به ﷺ اوبغیره لیس لهما معنی فی قلوب المسلمین غیر ذلک ولا یقصد بهما احد منهم سواه ،فمن لم ینشرح صدره لذلک فالیبک علی نفسه نسئل الله العافیة والمستغاث به فی الحقیقة هو الله والنبی ﷺ واسطة بینه وبین المستغیث فهو سبحانه مستغاث به والغوث منه خلقا وایجاداً والنبی ﷺ مستغاث والغوث منه سبباً وکسباً.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام یا اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی طرف توجہ اور فریاد کے یہی معنی اہل اسلام کے دل میں ہیں، اگر کوئی اس کے علاوہ کچھ سمجھتا یا مراد لیتا ہے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں، حقیقتاً فریاد اللہ تعالیٰ کے حضور ہے اور رسول اللہ ﷺ اس فریادی اور اللہ تعالیٰ کے مابین وسیلہ و واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور فریاد ہے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور یوں ہے کہ حاجت روائی کا سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روائی ہو۔

(الجوہر المنظم لامام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ۶۲) المطبعۃ الخیریۃ مصر

## حضرت سیدنا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مدد کرنا

ہم سے ابو العفاف موسیٰ بن بقاعی نے (۶۶۳ھ) میں شہر قاہرہ میں حدیث بیان کی کہ ہمیں میرے والدِ ماجد عارف باللہ ابو المعانی عثمان نے (۶۱۴ھ) میں شہر دمشق میں خبر دی کہ ہمیں دو ولی کامل حضرت ابو عمرو عثمان صریفینی و حضرت ابو محمد عبد الحق حریمی نے



www.waseemziyai.com

(۵۵۹ھ) میں بغداد مقدس میں خبر دی کہ ہم صفر روز یک شنبہ سنہ (۵۵۵ھ) میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر تھے حضور نے وضو کر کے کھڑاویں پہنیں اور دو رکعتیں پڑھیں، بعد سلام ایک عظیم نعرہ فرمایا اور ایک کھڑاؤں ہوا میں پھینکی، پھر دوسرا نعرہ مارا اور دوسری کھڑاؤں پھینکی وہ دونوں ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئیں، پھر تشریف رکھی، ہیبت کے سبب کسی کو پوچھنے کی جرأت نہ ہوئی، دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ حاضر بارگاہ ہوا اور کہا

ان معنا للشیخ نذراً۔

ہمارے پاس حضور کی ایک نذر ہے فاستأذناہ فقال خذوہ منھم، ہم نے حضور سے اس نذر کے لینے میں اذن طلب کیا حضور نے فرمایا لے لو، انہوں نے ایک من ریشم اور خز کے تھان اور سونا اور حضور کی وہ کھڑاویں جو اس روز ہوا میں پھینکی تھیں پیش کیں، ہم نے ان سے کہا یہ کھڑاویں تمہارے پاس کہاں سے آئیں؟ کہا صفر روز یک شنبہ ہم سفر میں تھے کہ کچھ راہزن جن کے دو سردار تھے ہم پر آپڑے ہمارے مال لوٹے اور کچھ آدمی قتل کئے اور ایک نالے میں تقسیم کو اترے، نالے کے کنارے ہم تھے

فقلنا لو ذکرنا الشیخ عبدالقادر فی ھذاالوقت ونذر ناله شیئا من اموالنا ان سلمنا

ترجمہ

، ہم نے کہا بہتر ہو کہ اس وقت ہم حضور غوث اعظم کو یاد کریں اور نجات پانے پر حضور کے لئے کچھ مال نذر مانیں، ہم نے حضور کو یاد کیا ہی تھا کہ دو عظیم نعرے سنے جن سے جنگل گونج اٹھا اور ہم نے راہزنوں کو دیکھا کہ ان پر خوف چھا گیا ہم سمجھے ان پر کوئی اور ڈاکو آپڑے یہ آکر ہم سے بولے، آؤ اپنا مال لے لو اور دیکھو ہم پر کیا مصیبت پڑی، ہمیں اپنے دونوں سرداروں کے پاس لے گئے ہم نے دیکھا وہ مرے پڑے ہیں اور ان کے پاس کھڑاویں پانی سے بھیگی پڑی تھی ڈاکوؤں نے ہمارے سب مال پھیر دیئے اور کہا اس واقعہ کی کوئی عظیم الشان خبر ہے۔

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۶۲:۱۳))

## حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

من استغاث فی کربة کشف عنه و من نادانی باسمی فی شدة فرجت عنه ومن توسل بی الی اللہ فی حاجة قضیت له ومن صلی رکعتین یقراء فی کل رکعة بعد الفاتحة سورة الاخلاص احدی عشرة مرة ثم یصلی ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بعد السلام ویذکرنی ثم یخطو الی جهة العراق احدی عشرة خطوة ویذکر اسمی ویذکر حاجته فانها تقضی باذن اللہ تعالیٰ .

ترجمہ

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی حاجت میں مجھ سے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو، اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے اور مجھے یاد کرے، پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو۔

(بہجۃ الاسرار لامام ابوالحسن الشطنوفی (۱۹۲))



www.waseemziyai.com

اور فرماتے ہیں

إذا سألتم الله فاسئلوا بى

ترجمہ

جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو میرے وسیلے سے مانگو، تمہاری مراد پوری ہوگی۔

(بہجۃ الاسرار لا مام ابوالحسن الشطنوفی (۵۲)

حضرت سیدنا شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

حضرت ابوالمعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفت فرجت تقضیت بصیغہ متکلم معلوم ہیں، وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔

عمر بزاز قدس سره میگوید من شنیده ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنه که هر که در کربتے بمن استغاثه کند کشفت عنه دور گردانم آن کر بت را از و، وهر که در شدتے بنام من ندا کند فرجت عنه خلاص بخشم اور ازاں شدت وهر که درحاجتے توسل بمن کند در حضرت جل وعلا قضیت له حاجت او را برآرم.

ترجمہ

عمر بزاز فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جو شخص مصیبت میں مجھ سے استغاثہ کرے گا میں مدد کروں گا، اس سے اس کی تکلیف دور کروں گا اور جو سختی میں مجھے ندا کرے گا اس کی سختی کو دور کردوں گا اور خلاصی دلاؤں گا، اور جو اپنی حاجت میں مجھ سے توسل کرے گا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس کی حاجت پوری کروں گا۔

(تحفہ قادریہ باب دہم فی التوسل الیہ الخ قلمی بحوالہ فتاوی رضویہ)

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں

قَدْ جُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَارا فصَحَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ .

ترجمہ

بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا، اللہ تعالیٰ کی رضا شیخ پر ہو۔

(نزہۃ الخاطر والفاتر از ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۱۴)

اب ذرا غور کریں کہ اتنے بڑے محدثین پریشانی کی حالت میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے استغاثہ کررہے ہیں، اگر یہ استغاثہ شرک ہوتا ہے تو ائمہ کرام ایسا کبھی بھی نہ کرتے۔

قبور میں سے تصرف فرمانے والے مشائخ کرام

وَقَالَ الشَّیخ عَلیّ الفرنتی :رَأیت أَرْبَعَة من الْمَشَایِخ یتصرفون فِی قُبُورهم کتصرف الْأَحْیَاء الشَّیخ عبد الْقَادِر وَالشَّیخ مَعْرُوف الْکَرْخِی وَالشَّیخ عقیل المنبجی وَالشَّیخ حَیَاة بن قیس رَضِیَ الله عَنْهُم.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ علی الفرنتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مشائخ کرام میں سے چار ایسے مشائخ دیکھے ہیں جو اپنی قبور میں بھی ایسا تصرف کرتے ہیں جس طرح زندہ تصرف کرتے ہیں، ان میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، الشیخ الامام عقیل المنجی اور حضرت سیدنا الشیخ حیاۃ بن قیس الحرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں۔

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبي الفوارس، أبو حفص، زين الدين ابن الوردی المعری الکندی (۲:۷۰)

# نواں مسئلہ

# اولیاء اللہ کے نذر عرفی ماننے سے مسائل کا حل ہونا

## نذر عرفی اور الامام عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

امام اجل سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ میں فرماتے ہیں

**ومن هذا القبيل زيارة القبور والتبرك بضرائح الاولياء والصالحين والنذر لهم بتعليق ذلك على حصول شفاء او قدوم غائب فانه مجاز عن الصدقة على الخادمين بقبورهم كما قال الفقهاء فيمن دفع الزكاة لفقير وسماها قرضا صح لان العبرة بالمعنى لاباللفظ .**

ترجمہ

یعنی اسی قبیل سے ہے زیارتِ قبور اور مزارات اولیاء وصلحاء سے برکت لینا اور بیمار کی شفا یا مسافر کے آنے پر اولیائے کرام کیلئے منت ماننا کہ وہ ان کے خادمانِ قبور تصدق سے مجاز ہے جیسے فقہاء نے فرمایا ہے کہ فقیر کو زکوٰۃ دے اور قرض کا نام لے تو صحیح ہو جائے گی کہ اعتبار معنٰی کا ہے نہ کہ لفظ کا۔

(الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ الخلق الثامن والاربعون الخ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد بحوالہ فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

## نذر شرعی وعرفی کی تقسیم کے متعلق شاہ رفیع الدین کا نظریہ

شاہ رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رسالہ نذور میں لکھتے ہیں

**نذریکہ اینجا مستعمل میشود نہ برمعنی شرعی ست چہ عرف آنست کہ آنچہ پیش بزرگاں می برند نذر ونیاز می گویند.**

ترجمہ

یہاں نذر کا لفظ شرعی نذر کے معنی میں استعمال نہیں کیونکہ عرف میں بزرگوں کو جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کو نذر و نیاز کہتے ہیں۔



www.waseemziyai.com

مجموعہ رسائل تسعہ رسالہ نذور شاہ رفیع الدین مطبع احمدی دہلی بحوالہ فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

## سیدی ابوالمواہب محمد الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا فرمان

وکان رضی اللہ عنہ یقول: رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: إذا کان لک حاجۃ، وأردت قضاء ھا، فانذر لنفیسۃ الطاھرۃ، ولو فلساً فإن حاجتک تقضی.

ترجمہ

یعنی حضرت ممدوح رضی اللہ تعالی عنہ فرمایا کرتے میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا حضور نے فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت ہو اور اس کا پورا ہونا چاہو تو سیدہ طاہرہ حضرت نفیسہ کے لئے کچھ نذر مان لیا کرو اگر چہ ایک ہی پیسہ ہو تمہاری حاجت پوری ہوگی۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی ،نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ ، الشَّعرانی، أبومحمد (۶۶:۲)

## حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مولوی اسمٰعیل کے دادا اور دادا استاد اور پردادا پیر انفاس العارفین میں اپنے والد ماجد کے حال میں لکھتے ہیں

حضرت ایشاں در قصبہ ڈاسنہ بزیارت مخدوم الہ دیا رفتہ بودند شب ہنگام بود دراں محل فرمودند مخدوم ضیافت مامی کنند ومی گویند چیزے خوردہ روید توقف کردند تا آنکہ اثر مردم منقطع شد وملال بریاراں غالب آمد آنگاہ زنے بیامد طبق برنج و شیرینی برسر و گفت نذر کردہ بودم کہ اگر زوج من بیاید ہماں ساعت ایں طعام پختہ نشیندگان درگاہ مخدوم الہ دیا رسانم دریں وقت آمد ایفائے نذر کردم.

ترجمہ

حضرت ایشاں قصبہ ڈاسنہ میں حضرت مخدوم الہ دیا کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے، رات کا وقت تھا اس وقت فرمایا کہ حضرت مخدوم نے ہماری دعوت کی ہے اور فرمایا ہے کہ کھانا کھا کر جائیں۔ آپ نے دعوت کا انتظار فرمایا یہاں تک کہ رات گزر جانے کی وجہ سے لوگوں کی آمد و رفت بھی ختم ہو گئی، احباب ملول ہوئے، اچانک ایک عورت میٹھے طعام کا تھال لئے نمودار ہوئی اس نے کہا میں نے نذر مانی تھی کہ میرا خاوند جس وقت گھر واپس آئے گا میں اسی وقت طعام پکا کر مخدوم الہ دیا کی درگاہ میں قیام پذیر فقراء میں تقسیم کروں گی، میری خواہش تھی کہ خدا کرے اس وقت رات گئے درگاہ میں کوئی موجود ہو تا کہ طعام تناول کرے اور میری نذر پوری ہو۔

(انفاس العارفین (مترجم اردو) حضرت مخدوم الہ دیہ المعارف گنج بخش روڈ لاہور

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں

حضرت ایشاں میفرمودند کہ فرہادبیگ را مشکلے پیش افتاد نذر کردم کہ بارِ خدایا کہ اگر ایں مشکل بسر آید ایں قدر مبلغ بحضرت ایشاں ہدیہ دھم آں مشکل مندفع شد آں نذر از خاطر اوبرفت بعد چندے اسپ اوبیمار شد و نزدیک ھلال رسید برسبب ایں امر مشرف شدم بدست یکے



www.waseemziyai.com

از خادمان گفتہ فرستادم کہ ایں بیماری اسپ عدم وفائے نذرست اگر اسپ خود رامیخواہی نذرے راکہ در فلاں محل التزام نمودہ بفرست وے نادم شد وآں نذر فرستاد ہماں ساعت اسپ او شفا یافت.

ترجمہ

حضرت ایشاں نے فرمایا کہ فرہاد بیگ کو ایک مشکل درپیش ہے، اس نے نذر مانی ہے کہ اے باری تعالیٰ اگر یہ مشکل سر ہو جائے تو میں مبلغ اتنے حضرت ایشاں کی خدمت میں ہدیہ دوں گا، وہ مشکل ختم ہوگئی اور اس کے ذہن سے وہ نذر نکل گئی، اس کے بعد اس کے چند گھوڑے بیمار ہو کر قریب المرگ ہو گئے، مجھے جب معلوم ہوا تو میں نے اس کو ایک خادم کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ اگر گھوڑوں کی خیر چاہتے ہو تو فوراً نذر پوری کرو جو تم نے فلاں جگہ فلاں وقت مانی تھی نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے گھوڑے بیمار ہوئے ہیں، تو وہ بہت نادم ہوا، اور نذر خدمت میں ارسال کر دی تو گھوڑے فوراً تندرست ہو گئے۔

(انفاس العارفین (مترجم اردو) المعارف گنج بخش روڈ لاہور

## حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا نظریہ

حضرت امیر وذریۃ طاہرہ اور اتمام امت برمثال پیراں و مرشداں می پرستند وامور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند وفاتحہ و درود صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ باجمیع اولیاء اللہ ہمیں معاملہ است فاتحہ ودرود ونذر وعرس و مجلس.

ترجمہ

حضرت امیر (علی کرم اللہ وجہہ) اور ان کی اولاد پاک کو تمام امت پیروں اور مرشدوں کی طرح سمجھتی ہے اور تکوینی امور فاتحہ، درود، صدقات اور نذر و نیاز ان کے نام سے رائج ہیں اور معمول بنا ہوا ہے، چنانچہ تمام اولیاء کرام سے یہی معاملہ ہے کہ ان کے نام پر نذر و نیاز، فاتحہ، درود، عرس اور مجالس منعقد کی جاتی ہیں۔

(تحفہ اثنا عشریہ باب ہفتم در امامت سہیل اکیڈمی لاہور

## حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی کا نظریہ

حدثنا ابوالفتوح نصراللہ بن یوسف الازجی قال اخبرنا الشیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل قال اخبرنا الشیخ ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل قال کان شیخنا الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقبل النذور ویأکل منھا (ملخصاً

ترجمہ

ہم سے حدیث بیان کی ابوالفتوح نصراللہ بن یوسف ازجی نے، کہا ہمیں شیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابومحمد عبداللہ بن حسین بن ابی الفضل نے خبر دی کہ ہمارے شیخ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ نذریں قبول فرماتے اور ان میں سے بذات خود بھی تناول فرماتے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیء من شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ۵۴) مصطفیٰ البابی مصر



www.waseemziyai.com

## الشیخ الامام الجیلانی کی خدمت میں نذر پیش کی گئی

حدثنا الشريف ابوعبدالله بن الخضر الحسيني قال اخبرنا ابى قال كنت مع سيدى الشيخ محى الدين عبدالقادر رضى الله تعالىٰ عنه ورأى فقيرامكسور القلب فقال له ماشأنك قال مررت اليوم بالشط وسألت ملاحًا ان يحملني الى الجانب الأخرفابى وانكسر قلبى لفقرى فلم يتم كلام الفقير حتى دخل رجل معه صرة فيها ثلاثون دينارا نذراللشيخ فقال الشيخ لذٰلك الفقير خذهذه الصرة واذهب بها الى الملاح واعطها له وقل له لاترد فقيرا ابدا وخلع الشيخ قميصه واعطاه للفقير فاشترى منه بعشرين دينارا.

ترجمہ

ہمیں شریف ابوعبداللہ محمد بن الخضر الحسینی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے میرے والد نے فرمایا میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا حضور نے ایک فقیر شکستہ دل دیکھا، فرمایا تیرا کیا حال ہے؟ عرض کی آج میں کنارہ دجلہ پر گیا ملاح سے کہا مجھے اس پار لے جا، اس نے نہ مانا محتاجی کے سبب میرا دل ٹوٹ گیا، فقیر کی بات ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک صاحب ایک تھیلی میں تیس اشرفیاں حضور کی نذر لائے حضور نے فقیر سے فرمایا یہ لو اور جا کر ملاح کو دو اور اس سے کہنا کبھی کسی فقیر کو نہ پھیرے، اور حضور نے اپنا قمیص مبارک اتار کر اس فقیر کو عطا فرمایا وہ اس سے بیس اشرفیوں کا خرید ا گیا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیءمن شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ۵۴) مصطفیٰ البابی مصر

## تمام شہروں سے لوگ آپ کو نذرانہ پیش کیا کرتے تھے

الشيخ بقابن بطوكان الشيخ محى الدين عبدالقادر رضى الله تعالىٰ عنه يثنى عليه كثير و تجله المشائخ والعلماء وقصدبالزيارات والنذورمن كل مصر.

ترجمہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت شیخ بقابن بطو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہت تعریف فرمایا کرتے اور اولیاء وعلماء سب ان کی تعظیم کرتے، ہر شہر سے لوگ ان کی زیارت کو آتے اور ان کی نذر لاتے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر شیءمن شرائف اخلاقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ۷۷)

## الشیخ الامام منصور البطائحی نذرانے قبول کیا کرتے تھے

الشيخ منصور البطائحى رضى الله تعالىٰ عنه من اكابر مشائخ العراق اجمع المشائخ والعلماء على تبجيله وقصد بالزيارات والنذور من كل جهة .

ترجمہ

حضرت منصور البطائحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکابر اولیائے عراق سے ہیں، اولیاء وعلماء نے ان کی تعظیم پر اجماع کیا، اور ہر طرف سے مسلمان ان کی زیارت کو آتے اور ان کی نذر لاتے۔

(بہجۃ الاسرار شیخ منصور البطائحی موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

www.waseemziyai.com

## حضرت علی بن ہیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نذرانے

لم یکن لاحد من مشائخ العراق فی عصر الشیخ علی بن الھیتی فتوح اکثر من فتوحہ کان ینذرلہ من کل بلد.

ترجمہ

حضرت علی بن ہیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اولیائے عراق سے کسی کی فتوح ان کے مثل نہ تھی ہر شہر سے ان کی نذر آتی۔

(بہجۃ الاسرار شیخ علی بن ہیتی موسسۃ الشرف لاہور پاکستان

## شیخ جاگیر کی خدمت میں نذرانے پیش کئے جاتے تھے

اخبرنا ابوالحسن علی بن الحسن السامری قال اخبرنا ابی قال سمعت والدی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول کانت نفقۃ شیخنا الشیخ جاگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من الغیب وکان نافذالتصریف خارق الفعل متواتر الکشف ینذرلہ کثیرا وکنت عندہ یوما فمرت بہ بقرات مع راعیھا فاشارالی احداھن وقال ھذہ حامل بعجل احمر اغر صفتہ کذاوکذاویولد وقت کذا یوم کذاوھو نذرلی وتذبحہ الفقراء یوم کذاویاکلہ فلان وفلان ثم اشارالی اخری وقال ھذہ حامل بانثی ومن وصفھا کذاوکذاتولد وقت کذاوھی نذرلی یذبحھا فلان رجل من الفقراء یوم کذاویاکلھا فلان وفلان ولکلب احمر فیھا نصیب قال فواللہ لقد جرت الحال علی ماوصف الشیخ.

ترجمہ

ہمیں خبر دی ابوالحسن بن حسن سامری نے کہ ہمیں ہمارے والد نے خبر دی، کہا میں نے اپنے والد سے سنا، فرماتے تھے ہمارے شیخ حضرت جاگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خرچ غیب سے چلتا تھا اور ان کا تصرف نافذ تھا ان کے کام کرامات سے ہوتے تھے علی الاتصال انہیں کشف ہوتا تھا مسلمان کثرت سے ان کی نذر کرتے، ایک دن میں ان کے پاس حاضر تھا کچھ گائیں اپنے گوالے کے ساتھ گزریں، حضرت نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اس گائے کے پیٹ میں سرخ بچھڑا ہے جس کے ماتھے پر سپیدی ہے۔ اور اس کا سب حلیہ بیان فرمایا، فلاں دن فلاں وقت پیدا ہوگا اور وہ ہماری نذر ہوگا فقراء اسے فلاں دن ذبح کرینگے اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے۔ پھر دوسری گائے کی طرف اشارہ اشارہ کیا اور فرمایا: اس کے پیٹ میں بچھیا ہے۔ اور اس کا حلیہ بیان فرمایا فلاں وقت پیدا ہوگی اور وہ میری نذر ہوگی، فلاں فقیر اسے فلاں دن ذبح کرے گا اور فلاں فلاں اسے کھائیں گے اور ایک سرخ کتے کا بھی اس کے گوشت میں حصہ ہے۔ ہمارے والد نے فرمایا خدا کی قسم جیسا شیخ نے ارشاد کیا تھا سب اسی طرح واقع ہوا۔

(بہجۃ الاسرار شیخ جاگیر رضی اللہ عنہ مصطفی البابی مصر

## الشیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

اخبرنا الفقیہ الصالح محمد الحسن بن موسی الخالدی قال سمعت الشیخ الامام شہاب الدین السھروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول مالاحظ عمی شیخنا الشیخ ضیاء الدین عبدالقاھر رضی اللہ تعالیٰ



www.waseemziyai.com

عنہ مریدابعین الرعایۃ الانتج وبرع وکنت عندہ مرۃ فاتاہ سوادی بعجل وقال لہ یاسیدی ھذانذرناہ لک وانصرف الرجل فجاء العجل حتی وقف بین یدی الشیخ فقال الشیخ لنا ان ھذاالعجل یقول لی انی لست العجل الذی نذرلک بل نذرت للشیخ علی بن الھیتی وانما نذرلک اخی فلم یلبث ان جاء السوادی وبیدہ عجل یشبہ الاول فقال السودی یاسیدی انی نذرت لک ھذاالعجل ونذرت الشیخ علی بن الھیتی العجل الذی اتیتک بہ اولاوکانا اشتبھا واخذالاول وانصرف.

ترجمہ

ہمیں خبر دی فقیہ صالح ابو محمد حسن بن موسیٰ خالدی نے کہ میں نے شیخ امام شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہمارے شیخ حضرت عبدالقاہر ضیاء الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی مرید پر نظرِ عنایت فرماتے وہ پھولتا پھلتا اور بلند رتبہ کو پہنچتا، اور ایک دن میں حضور میں حاضر تھا کہ ایک دہقانی ایک بچھڑا لایا اور عرض کی یہ ہماری طرف سے حضرت کی نذر ہے، اور چلا گیا، بچھڑا آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا یہ بچھڑا مجھ سے کہتا ہے میں آپ کی نذر نہیں ہوں میں حضرت شیخ بن علی بن ہیتی کی نذر ہوں آپ کی نذر میرا بھائی ہے۔ کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ دہقانی ایک اور بچھڑا لایا جو صورت میں اس کے مشابہ تھا اور عرض کی: اے میرے سردار! میں نے حضور کی نذر یہ بچھڑا مانا تھا اور وہ بچھڑا جو پہلے میں حاضر لایا وہ میں نے حضرت شیخ علی بن ہیتی کی نذر مانا ہے مجھے دھوکا ہو گیا تھا۔ یہ کہہ کر پہلے بچھڑے کو لے لیا اور واپس چلا گیا۔

(بہجۃ الاسرار شیخ عبدالقاہر السہر وردی مصطفیٰ البابی مصر

## بیل بطور نذر پیش کیا گیا

ہمیں ابو زید عبدالرحمن بن سالم بن احمد قرشی نے خبر دی کہ میں نے حضرت عارف باللہ ابوالفتح بن ابی الغنائم سے اسکندریہ میں سنا کہ اہل بطائح سے ایک شخص دبلا بیل کھینچتا ہوا ہمارے شیخ حضرت سید احمد رفاعی رضی تعالیٰ عنہ کے حضور لایا اور عرض کی: اے میرے آقا! میرا اور میرے بال بچوں کی روزی اسی بیل کے ذریعہ سے ہے اب یہ ضعیف ہو گیا اس کے لئے قوت و برکت کی دعا فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا: شیخ عثمان بن مرزوق (بطائحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس جا اور انہیں میرا اسلام کہہ اور ان سے میرے لئے دعا چاہ۔ وہ بیل کو لے کر یہاں حاضر ہوا، دیکھا کہ حضرت سیدی عثمان تشریف فرما ہیں اور ان کے گرد شیر حلقہ باندھے ہیں، یہ پاس حاضر ہوتے ڈرا، فرمایا: آگے آ۔ قریب گیا، قبل اس کے کہ یہ حضرت رفاعی کا پیام پہنچائے سیدی عثمان نے خود فرمایا کہ میرے بھائی شیخ احمد پر سلام، اللہ میرا اور ان کا خاتمہ بالخیر فرمائے، پھر ایک شیر کو اشارہ فرمایا کہ اٹھ اس بیل کو پھاڑ۔ شیر اٹھا اور بیل کو مار کر اس میں سے کھایا، حضرت نے فرمایا: اب اٹھ آ۔ وہ اٹھ آیا، پھر دوسرے شیر سے فرمایا: اٹھ اس میں سے کھا۔ وہ اٹھا اور کھایا۔ پھر اسے بلایا۔ تیسرا شیر بھیجا، یونہی ایک ایک شیر بھیجتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے سارا بیل کھا لیا، اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ بطیحہ کی طرف سے ایک بہت فربہ بیل آیا اور حضرت کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت نے اس شخص سے فرمایا: اپنے بیل کے بدلے یہ بیل لے لو۔ اس نے اسے پکڑ تو لیا مگر دل میں کہتا تھا میرا بیل تو مارا گیا اور مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی اس بیل کو میرے پاس پہچان کر مجھے ستائے، ناگاہ ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور حضرت کے دست مبارک کو بوسہ



www.waseemziyai.com

دے کر عرض کی:

**یاسیدی نذرت لک ثوراواتیت به الی البطیحة فاستلب منی ولاادری این ذهب.**

ترجمہ

اے میرے مولیٰ! میں نے ایک بیل حضور کی نذر کا رکھا تھا اسے بطیحہ تک لایا وہاں سے میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا معلوم نہیں کہاں گیا، فرمایا:

**قد وصل الیناها هو تراه.**

وہ ہمیں پہنچ گیا یہ دیکھو یہ تمہارے سامنے ہے۔ وہ شخص قدموں پر گر پڑا اور حضرت کے پائے مبارک چوم کر کہا: اے میرے مولا! خدا کی قسم اللہ نے حضرت کو ہر چیز کی معرفت بخشی اور ہر چیز یہاں تک کہ جانوروں کو حضرت کی پہچان کرادی۔

حضرت نے فرمایا

**هذا ان الحبیب لایخفی عن حبیبه شیئا ومن عرف اللہ عز وجل عرفه کل شیء.**

ترجمہ

اے شخص! بیشک محبوب اپنے محبوبوں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھتا جسے اللہ کی معرفت ملتی ہے اللہ اسے ہر چیز کا علم عطا کرتا ہے۔ پھر بیل والے سے فرمایا؟: تو اپنے دل میں میرا شاکی تھا اور کہہ رہا تھا کہ میرا بیل تو مارا گیا اور خدا جانے یہ بیل کہاں کا ہے مبادا کوئی اسے میرے پاس پہچان کر مجھے ایذا دے۔ یہ سن کر بیل والا رونے لگا۔ فرمایا: کیا تو نے نہ جانا کہ میں تیرے دل کی جانتا ہوں جا اللہ اس بیل کو تجھ پر مبارک کرے۔ وہ بیل کو لے کر چند قدم چلا اب اسے یہ خطرہ گزرا کہ مبادا مجھے یا میرے بیل کو کوئی شیر آڑے آئے۔ فرمایا: شیر کا خوف ہے؟ عرض کی: ہاں۔ حضرت نے جو شیر سامنے حاضر تھے ان میں سے ایک کو حکم دیا کہ اسے اور اس کے بیل کو بحفاظت پہنچا دے۔ شیر اٹھا اور ساتھ ہولیا اس کے پاس سے شیر وغیرہ کو دور کرتا کبھی اس کے داہنے کبھی بائیں کبھی پیچھے چلتا یہاں تک کہ وہ امن کی جگہ پہنچ گیا اور اپنا قصہ حضرت احمد رفاعی سے عرض کیا، حضرت روئے اور فرمایا: ابن مرزوق کے بعد ان جیسا پیدا ہونا دشوار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بیل میں برکت رکھی کہ وہ شخص بڑا مالدار ہوگیا۔

(بہجۃ الاسرار شیخ ابوعمرو عثمان بن مرزوق البطائحی مصطفیٰ البابی مصر

یہ نذر شرعی اور عرفی سارا مسئلہ فتاوی رضویہ شریف سے لیا گیا ہے۔

www.waseemziyai.com

# دسواں مسئلہ

# شب معراج حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کرنا

اس پر بھی کئی نادان لوگ اعتراض کرتے ہیں تو ہم یہاں دس احادیث شریفہ نقل کریں گے اور اس کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے فتویٰ شریفہ کا خلاصہ نقل کریں گے۔

## شب معراج الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا حاضر ہونا

فاضل عبدالقادر قادری بن شیخ محی الدین اربلی، تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت وحقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب حرز العاشقین میں فرماتے ہیں

ان ليلة المعراج جاء جبرئيل عليه السلام ببراق الٰى رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر، ونعل رجله كالهلال الباهر، ومسماره كالانجم الظواهر، ولم يأخذ ه السكون والتمكين ليركب عليه النبي الامين، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم، لم لم تسكن يابراق حتى اركب علٰى ظهرك، فقال روحي فداءٌ لتراب نعلك يارسول الله اتمنى ان تعاهدني ان لاتركب يوم القيٰمة علٰى غير حين دخولك الجنة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم يكون لك ماتمنيت، فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة علٰى رقبتي ليكون علامة لي يوم القيٰمة، فضرب النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم يده علٰى رقبة البراق، ففرح البراق فرحا حتى لم يسع جسده روحه ونمٰى اربعين ذراعامن فرحه وتوقف في ركوبه لحظة لحكمة خفية ازلية، فظهرت روح الغوث الاعظم رضي الله تعالٰى عنه وقال يا سيدى ضع قدمك علٰى رقبتي واركب، فوضع النبي صلى الله تعالٰى عليه وسلم قدمه علٰى رقبته وركب، فقال قدمي علٰى رقبتك وقدمك علٰى رقبة كل اولياء الله تعالٰى انتهٰى.

ترجمہ

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب رو تھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا جوند ڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن

www.waseemziyai.com

تارے۔حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار وسکون نہ ہوا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاکِ نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمالیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔حضور معلّٰی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگادیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت وشادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہو گیا۔حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لحظہ سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المنقبۃ الاولیٰ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد

# تلک عشرة کاملة

جنت میں اور دوزخ میں ابھی تک کوئی گیا ہی نہیں تو یہ کیسے ہوا؟

حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

ترجمہ

ہمیں زہیر بن حرب نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں اسماعیل بن ابراہیم نے ایوب سے، انہوں نے ابو رجاء العطاردی سے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جب جنت کو دیکھا تو میں نے جنت میں زیادہ فقراء کو دیکھا اور جب میں نے دوزخ کو دیکھا تو دوزخ میں سب سے زیادہ عورتوں کو دیکھا۔

(صحیح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (۴:۱۹۰۸)

سود خوروں کو ساتویں آسمان میں ملاحظہ فرمایا

حَدَّثَنَا حَسَنٌ، وَعَفَّانُ الْمَعْنَى، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي، لَمَّا



www.waseemziyai.com

انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَنَظَرْتُ فَوْقَ: قَالَ عَفَّانُ: فَوْقِي: فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبَرْقٍ وَصَوَاعِقَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ، قُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں حسن اور عفان نے یہ حدیث شریف بیان کی، ان دونوں نے کہا: ہمیں حماد نے علی بن زید سے یہ حدیث شریف بیان کی، عفان نے کہا: ہمیں حماد نے یہ حدیث شریف بیان کی، علی بن زید نے ابوالصلت سے بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی:

ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں معراج کی رات جب ساتویں آسمان پر پہنچا تو میں نے اپنے اوپر دیکھا تو گرج چمک اور کڑک تھی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسی قوم کو ملاحظہ فرمایا جن کے پیٹ گھروں کی طرح بڑے بڑے تھے اور ان کے پیٹوں میں سانپ تھے، جو کہ باہر سے نظر آرہے تھے، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ سود خور ہیں۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۱۴:۲۸۵)

بدعمل خطباء کو عذاب میں گرفتار دیکھا

حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ، يَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ، وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُونَ.

ترجمہ

ہمیں حسن نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں حماد بن سلمہ نے علی بن زید بن جدعان سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے، میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہیں اور خود کو بھول جاتے ہیں اور یہ کتاب اللہ کی تلاوت بھی کرتے ہیں کیا ان کو عقل نہیں۔؟

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۲۱:۱۵۸)

قصر عمر میں ایک خادمہ کو دیکھا

قال رسول الله ﷺ: رَأَيْت لَيْلَةَ أسرِي بِي فِي الْجنَّة قصرا وبفنائه جَارِيَة، فَقلت: لمن هَذَا الْقصر؟ فَقيل لعمر، فَأَرَدْت أَن أنظر إِلَيْهَا فَذكرت غيرتك يَا عمر: فَبَكَى عمر وَقَالَ: أعليك أغار يَا رَسُول الله ﷺ!



www.waseemziyai.com

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے جنت میں ایک محل دیکھا اور اس کے صحن میں ایک خادمہ دیکھی، میں نے کہا: یہ کس کا ہے؟ تو عرض کی گئی کہ یہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے چاہا کہ اس کو دیکھوں مگر مجھے عمر کی غیرت کی یاد آئی، یہ سننے کے بعد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میں آپ ﷺ کے معاملے میں ایسا کروں۔

(المغني عن حمل الأسفار في الأسفار، في تخريج ما في الإحياء من الأخبار: أبو الفضل أبي بكر بن إبراهيم العراقي (۱:۴۸۵))

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے محل میں مائی صاحبہ کا پہنچ جانا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کا ملاحظہ فرمانا اگر ممکن ہے تو سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی یہ کرامت بھی ناممکنات سے نہیں ہے۔

## مشاطہ بنت فرعون کی خوشبو کو ملاحظہ فرمایا

حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ ثَابِتُ بْنُ نُعَيْمٍ الْهوجِيُّ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ الْأَزْدِيُّ، ثنا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، قَالُوا: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ ثَابِتُ بْنُ نُعَيْمٍ الْهُوجِيُّ، قَالَ: ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، قَالَ: ثنا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ، قَالَا: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْبَأَ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي أُسْرِيَ بِي فِيهَا وَجَدْتُ رَائِحَةً طَيِّبَةً، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ الرَّائِحَةُ الطَّيِّبَةُ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذِهِ رَائِحَةُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ وَأَوْلَادِهَا، قُلْتُ: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَ: بَيْنَا هِيَ تُمَشِّطُ ابْنَةَ فِرْعَوْنَ إِذْ سَقَطَ الْمُشْطُ مِنْ يَدِهَا، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللَّهِ، فَقَالَتْ ابْنَةُ فِرْعَوْنَ: أَبِي؟ فَقَالَتْ: لَا، وَلَكِنَّ رَبِّي وَرَبُّكِ وَرَبُّ أَبِيكِ: اللَّهُ، قَالَتْ: وَإِنَّ لَكِ رَبًّا غَيْرَ أَبِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَأُعْلِمُهُ ذَلِكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَعْلَمَتْهُ فَدَعَا بِهَا، فَقَالَ: يَا فُلَانَةُ، أَلَكِ رَبٌّ غَيْرِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، فَأَمَرَ بِنُقْرَةٍ مِنْ نُحَاسٍ فَأُحْمِيَتْ، ثُمَّ أَخَذَ أَوْلَادُهَا يُلْقَوْنَ فِيهَا وَاحِدًا وَاحِدًا، فَقَالَتْ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَتْ: أُحِبُّ أَنْ تَجْمَعَ عِظَامِي وَعِظَامَ وَلَدِي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَتَدْفِنَهَا جَمِيعًا، قَالَ: لَكِ ذَلِكَ عَلَيْنَا، فَلَمْ يَزَلْ أَوْلَادُهَا يُلْقَوْنَ فِي النُّقْرَةِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى ابْنٍ لَهَا رَضِيعٍ، فَكَأَنَّهَا تَقَاعَسَتْ مِنْ أَجْلِهِ، فَقَالَ لَهَا: يَا أُمَّهْ، اقْتَحِمِي؛ فَإِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَكَلَّمَ أَرْبَعَةٌ صِغَارٌ: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ، وَشَاهِدُ يُوسُفَ، وَابْنُ مَاشِطَةِ ابْنَةِ فِرْعَوْنَ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابو مسلم الکشی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابوعمر الضریر حفص بن عمر نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابو معن ثابت بن نعیم الہوجی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں آدم بن ابو ایاس نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں محمد بن النضر الازدی نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابو نصر التمار نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں

www.waseemziyai.com

عطاء بن سائب سے خبر دی، انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں سماوی سفر میں ایک لطیف خوشبو پر سے گزرا، میں نے دریافت کیا کہ یہ خوشبو کیسی ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ فرعون کی بیٹی کی مشاطہ کی خوشبو ہے۔

اور اس نیک خاتون کا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز یہ خاتون فرعون کی بیٹی کے بالوں میں کنگھا کر رہی تھی کہ اچانک اس کے ہاتھ سے کنگھا گر گیا تو اس خاتون نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اس کو اٹھایا، فرعون کی بیٹی نے پوچھا: کیا میرے باپ کا نام ''اللہ'' ہے؟ تو اس خاتون نے جواب دیا۔ میرا اللہ سارے جہان کا اور میرا اور تیرا نیز تیرے باپ کا بھی رب ہے۔ لڑکی نے حیرت سے پوچھا: کیا تمھارا رب میرے سوا کوئی اور ہے؟ تو مائی صاحبہ نے جواب دیا: ہاں میرے رب تعالی کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ یہ خبر اس لڑکی نے اپنے باپ فرعون کو دے دی، پس فرعون نے اس کو طلب کیا اور سوال کیا: اے خاتون! کیا تم میرے علاوہ کسی اور کو رب سمجھ بیٹھی ہو؟ اس مائی صاحبہ نے جواب دیا: میرا اور تیرا نیز ساری کائنات کا رب اللہ تعالی ہے جو وحدہ لاشریک ہے۔ جو زمینوں اور آسمانوں کا خالق ہے۔

اس مائی صاحبہ کے اس جواب کے بعد فرعون نے اس کھوکھلے مجسمے کو جو تانبے سے بنایا گیا تھا کو آگ پر تپانے اور سرخ کر دینے کا حکم دیا، جب وہ خوب گرم ہو کر شعلہ کی طرح ہو گیا تو اس نے حکم دیا کہ اس مجسمہ کے اندر اس خاتون اور اس کے بچوں کو ڈال دو۔ تو انہوں نے ایک ایک کر کے اس کی اولاد کو ڈالا حتی وہ دودھ پیتا بچے کو اس میں ڈالا تو اس نے کہا:

اے میری ماں! تم بھی اس میں آجاؤ پیچھے نہ ہٹنا کیونکہ تم حق پر ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار بچوں نے شیر خوارگی کی عمر میں کلام کیا، ایک تو یہی بچہ، دوسرا بچہ وہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی دی، تیسرا بچہ جس نے جریج کے حق میں گواہی دی، اور چوتھے شیر خوار حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام ہیں۔

(الأحادیث الطوال: سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبوالقاسم الطبرانی: ۹:۲۷)

وہ مائی صاحبہ کو دنیا سے رخصت ہوئے اتنا عرصہ بیت چکا تھا اس کی خوشبو کو ملاحظہ فرمانا اور وہ بھی آسمانوں میں اگر یہ ناممکن نہیں ہے تو حضرت سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنا ناممکن نہیں ہے۔

## رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات ساری امت کو دیکھا

وَأخرج ابْن مرْدَوَيْه من طَرِيق سعيد بن جُبَير عَن ابْن عَبَّاس قَالَ لما أسرِي بِالنَّبِيِّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم جعل يمر بِالنَّبِيِّ والنبيين مَعَهم الرَّهْط وَالنَّبِيّ والنبيين مَعَهم الْقَوْم وَالنَّبِيّ والنبيين لَيْسَ مَعَهم أحد حَتَّى مر سَواد عَظِيم فَقلت من هَذَا قيل مُوسَى وَقَومه وَلَكِن ارْفَعْ رَأسك فَانْظُر فَإِذا سَواد عَظِيم قد سد الْأُفق من ذَا الْجَانِب وَذَا الْجَانِب فَقيل لَهُ هَؤُلَاءِ امتك وَسوى هَؤُلَاءِ من امتك سَبْعُونَ ألفا يدْخلُونَ الْجنَّة بِغَيْر حِسَاب.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ معراج کی رات انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس سے گزرے



www.waseemziyai.com

ان میں سے ہر ایک کے ساتھ گروہ اور جماعتیں تھیں ۔ مگر چند انبیاء کرام علیہم السلام ایسے بھی تھے کہ جن کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کا ایک بہت بڑی جماعت کے پاس سے گزر ہوا تو پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو عرض کی گئی کہ یہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور ان کی امت ہیں۔

اے حبیب ﷺ! آپ اپنا سر مبارک اٹھائیں، میں نے جب سر اٹھایا تو بہت بڑی جماعت دیکھی جس نے افق کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک کو گھیر رکھا تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے، اور ان کے سوا آپ ﷺ کی امت میں ستر ہزار ایسے افراد بھی ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

(سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۳:۸۸) دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

اس حدیث شریف پر غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ساری امت جو ابھی تک آئی نہیں ہے اس کو بھی ملاحظہ فرمایا اور جو امتیں آکر چلی گئیں ہیں ان کو بھی ملاحظہ فرمایا، اگر اتنی ساری امتوں کو ملاحظہ فرمانا ناممکن نہیں ہے تو کیا ایک سیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا معراج کی رات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا ہی ناممکن ہے۔

## معراج کی رات مقام اعلیٰ میں حضرت بلال کی اذان سنی

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْهُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِنَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَسَمِعَ مِنْ جَانِبِهَا وَجْسًا، قَالَ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ الْمُؤَذِّنُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ إِلَى النَّاسِ: قَدْ أَفْلَحَ بِلَالٌ، رَأَيْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا.

ترجمہ

ہمیں عثمان بن محمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، اور میں نے بھی ان سے سنی، ہمیں جریر نے قابوس سے انہوں نے اپنے والد ماجد سے، روایت کی اور انہوں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو جب معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک گوشے سے دھیمی سے آواز سنی، دریافت فرمایا: کہ اے جبریل علیہ السلام یہ کیسی آواز ہے؟ تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ کے موذن حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی آواز ہے۔

جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً بلال رضی اللہ عنہ کامیاب ہو گئے۔ میں نے مقام اعلیٰ میں بلال کی اذان سنی ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی (۴:۱۶۷)

جب رسول اللہ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو اس وقت نماز ہی فرض نہ ہوئی تھی اور نہ ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھا کرتے تھے تو کریم آقا ﷺ نے اس کو سماعت فرما لیا جو اذان آپ رضی اللہ عنہ نے ابھی بعد میں پڑھنی تھی۔ تو اسی طرح ابھی اگر الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ظاہری طور پر دنیا میں نہیں آئے اگر ان کو معراج کی رات ملاحظہ فرمائیں تو کونسا استبعاد

www.waseemziyai.com

ہے۔

غیبت کرنے والوں کو ملاحظہ فرمایا

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ، يَخْمُشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ: فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ.

ترجمہ سند حدیث

ہمیں ابوالمغیرہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں صفوان نے یہ حدیث شریف بیان کی، مجھے راشد بن سعد، عبدالرحمٰن بن جبیر نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے ناخنوں کے ساتھ اپنے چہرے اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے کہا: اے جبریل! یہ کون ہیں؟ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے (لوگوں کی غیبت کرتے تھے) اور لوگوں کی عزت خراب کرتے تھے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۲۱:۵۳)

عاقر الناقۃ کو ملاحظہ فرمایا

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْهُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِنَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَنَظَرَ فِي النَّارِ فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُونَ الْجِيَفَ، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ، وَرَأَى رَجُلاً أَحْمَرَ أَزْرَقَ جَعْدًا شَعِثًا، قَالَ: مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ هَذَا عَاقِرُ النَّاقَةِ.

ترجمہ

ہمیں عثمان بن محمد نے یہ حدیث شریف بیان کی، اور میں نے خود بھی ان سے سنا، ہمیں جریر نے قابوس سے بیان کی اور انہوں نے اپنے والد ماجد سے بیان کی، انہوں نے کہا حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ حرام گوشت کھا رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل امین! یہ کون ہیں؟ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے، اور رسول اللہ ﷺ نے ایک سرخ رنگ کا آدمی دیکھا جس کی آنکھیں وحشت ناک گہری نیلی تھیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ حضرت سیدنا صالح علیہ السلام کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا شخص ہے۔

(غاية المقصد في زوائد المسند: أبوالحسن نورالدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (۳:۱۵۹) دار الكتب العلمية، بيروت لبنان



www.waseemziyai.com

مجاہدین کو کھیتی کرتے اور کاٹتے ہوئے ملاحظہ فرمایا

حَدَّثَنا مُحَمَّد بن حسان :حَدَّثَنا أبو النضر :عن أبی جَعْفَرِ الرَّازِی:عَنِ الرَّبِیعِ بْنِ أَنَس:عَنْ أبی العالیة أو غیره : عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أتی بفرس فجعل کل خطوة منه أقصی بصره فسار وسار معه جبریل علیه السلام فأتی علی قوم یزرعون فی یوم ویحصدون فی یوم، کلما حصدوا عاد کما کان، فقال: یا جبریل: من هؤلاء ؟ قال: هؤلاء المجاهدون فی سبیل الله تضاعف لهم الحسنة بسبع مائة ضعف، وما أنفقوا من شیء فهو یخلفه.

ترجمہ

ہمیں محمد بن حسان نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں ابوالنضر نے ابوجعفر الرازی سے ، انہوں نے الربیع بن انس سے ، انہوں نے ابوالعالیہ سے بیان کی ،انہوں نے حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

معراج کی رات میرے پاس براق لایا گیا، وہ حدنگاہ تک قدم رکھتا تھا، جبریل امین علیہ السلام ساتھ ساتھ چل رہے تھے، پھر ہم ایک قوم کے پاس آئے تو ان کو ملاحظہ کیا کہ وہ لوگ ایک ہی دن کاشت کرتے ہیں اور اسی دن ہی کاٹ لیتے ہیں اور جیسے کاٹتے ہیں فوراً اسی طرح اور کھیتی اگ آتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبریل امین ! یہ کون ہیں؟ تو جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ! یہ وہ لوگ جو اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، ان کی نیکیاں سات سوگنا تک زائد ہوجاتی ہیں، یہ جتنا اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کو اللہ تعالی اس کی جگہ اور عطا فرمادیتا ہے۔

(مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار: أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق بن خلاد بن عبید اللہ العتکی المعروف بالبزار (۱۷:۵)

# خلاصہ فتوی شریفہ

اب یہاں پر سیدی اعلی حضرت امام احمد رضاخان رضی اللہ عنہ کے فتاوی رضویہ شریف سے ایک فتوی شریفہ کا خلاصہ نقل کیا جاتا ہے تاکہ مسئلہ کی صحیح طور پر وضاحت ہوجائے۔

ذکر کرنے والا عرش کی نیچے کیسے پہنچ گیا؟

وَعَن أبی الْمخَارِق رَضِی الله عَنهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صلی الله عَلَیْهِ وَسلم مَرَرْت لَیْلَة أسرِی بِی بِرَجُل مغیب فِی نور الْعَرْش .قلت من هَذَا أَهَذا ملک قیل لَا قلت نَبِی قیل لَا .قلت من هُوَ قَالَ هَذَا رجل کَانَ فِی الدُّنْیَا لِسَانه رطب من ذکر الله وَقَلبه مُعَلّق بالمساجد وَلم یستسب لوَالِدیهِ.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوالمخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا کہ نور عرش میں چھپا ہوا ہے، رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا یہ فرشتہ ہے؟ جواب ہوا۔نہیں۔ پوچھا کیا یہ نبی ہے؟ کہا



www.waseemziyai.com

نہیں بلکہ یہ ایک مرد ہے کہ دنیا میں اس کی زبان یادِ خدا میں تر رہتی اور دل مسجدوں میں لگا رہتا۔ کبھی کسی کے ماں باپ کو بُرا کہہ کر اپنے والدین کو بُرا نہ کہلوایا۔

(الترغيب والترهيب من الحديث الشريف: عبد العظيم بن عبد القوي بن عبد الله، أبو محمد، زكي الدين المنذري (٢: ٢٥٣)

## حضرت سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ جنت میں

حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ، ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي فَإِذَا بِلَالٌ.

ترجمہ

امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوجعفر بن الفرج نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں زید بن الحباب نے یہ حدیث شریف بیان کی ، مجھے عبد العزیز بن ابوسلمہ نے خبر دی ،ہمیں محمد بن المنکدر نے حضرت سید جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی: کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے جنت میں ابوطلحہ کی زوجہ کو دیکھا، پھر میں نے اپنے سامنے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاؤں کی آہٹ سنی۔

(صحيح مسلم: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (٤: ١٩٠٨)

## حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ جنت میں

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ فَقَالُوا: هَذَا بِلَالٌ، ثُمَّ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ مَا هَذِهِ؟ فَقَالُوا: هَذَا بِلَالٌ، ثُمَّ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ؟ قَالُوا: هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ: وَهِيَ أُمُّ سُلَيْمٍ أُمَّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

ترجمہ

مجھے سلیمان بن حرب نے یہ حدیث شریف بیان کی ،ہمیں حماد بن سلمہ نے حضرت سیدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کی ، انہوں نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب جنت میں داخل ہوا چلنے کی آواز سنی، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں، میں پھر جنت میں داخل ہوا تو میں نے پھر آواز سنی ، میں نے پھر کہا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ بلال (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ میں پھر جنت میں داخل ہوا تو میں نے پھر چلنے کی آواز سنی، میں نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو فرشتوں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! یہ غمیصاء بنت ملحان یعنی حضرت ام سلیم یعنی حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

(المنتخب من مسند عبد بن حميد: ٣٩٩) أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي: مكتبة السنة القاهرة



www.waseemziyai.com

## حضرت حارثہ بن نعمان کی قراءات جنت میں سماعت فرمائی

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَاكُمُ الْبِرُّ، كَذَاكُمُ الْبِرُّ، وَقَالَ مَرَّةً عَنْ عَائِشَةَ: إِنْ شَاءَ اللهُ.

ترجمہ

ہمیں سفیان نے الزہری سے، انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بہشت میں جلوہ فرما ہوا، وہاں قرآن کریم پڑھنے کی آواز آئی، پوچھا: یہ کون ہے؟ عرض کی گئی: حارثہ بن نعمان۔ نیکی ایسی ہوتی ہے نیکی ایسی ہوتی ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (۴۰:۹۶)

## صحابی رضی اللہ عنہ کے کھنکارنے کی آواز جنت میں

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَهْمٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: أَسْلَمَ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَعْدَ عَشَرَةٍ: وَكَانَ يَكْتُمُ إِسْلَامَهُ: وَإِنَّمَا سُمِّيَ النَّحَّامَ لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ: فَسَمِعْتُ نَحْمَةً مِنْ نُعَيْمٍ: فَسُمِّيَ النَّحَّامُ، وَلَمْ يَزَلْ بِمَكَّةَ يَحُوطُهُ قَوْمُهُ لِشَرَفِهِ فِيهِمْ: فَلَمَّا هَاجَرَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى الْمَدِينَةِ أَرَادَ الْهِجْرَةَ: فَتَعَلَّقَ بِهِ قَوْمُهُ: فَقَالُوا: دِنْ بِأَيِّ دِينٍ شِئْتَ وَأَقِمْ عِنْدَنَا، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ حَتَّى كَانَتْ سَنَةُ سِتٍّ: فَقَدِمَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ أَرْبَعُونَ مِنْ أَهْلِهِ: فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلّى الله عليه وسلم مُسْلِمًا فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

ترجمہ

ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ مجھے یعقوب بن عمر نے نافع العدوی سے بیان کیا، انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم العدوی سے بیان کیا، انہوں نے کہا: نعیم بن عبداللہ نے دس سال بعد اسلام قبول کرلیا تھا مگر اپنا اسلام چھپائے رکھا، اوران کو نحام کہا جاتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب جنت میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

میں جب جنت میں داخل ہوا تو میں نے نعیم کے کھنکارنے کی آواز سنی، تو ان کا نام نحام پڑ گیا، آپ رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں ہی رہے، جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو انہوں نے بھی ہجرت کا ارادہ کیا مگر ان کو ان کی قوم نے روک لیا، اور انہوں نے کہا: تم دین چاہے جو بھی اختیار کرو مگر رہو ہمارے ساتھ مکہ میں۔ تو حضرت نعیم رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں چھ سال اور رہے، اس کے بعد پھر انہوں نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی اور مدینہ منورہ جب آنے لگے تو ان کے ساتھ ان کے گھر کے چالیس افراد اور بھی تھے، جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اسلام کا اعلان کرنے کے لئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو سینے سے لگالیا اور ان کو بوسہ بھی دیا۔

(الطبقات الكبرى: أبو عبد الله محمد بن سعد المعروف بابن سعد (۴:۱۳۸) دار صادر بیروت

www.waseemziyai.com

## سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

سبحان اللہ! جب احادیث صحیحہ سے احیائے عالم شہادت کا حضور ثابت تو عالم ارواح سے بعض ارواح قدسیہ کا حضور کیا دور۔

ثم اقول وبالله التوفيق .

(پھر میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ت) کیوں راہ دور سے مقصد قرب نشان دیجئے، فیض قادریت جوش پر ہے،، بحر حدیث سے خاص گوہر مراد حاصل کیجئے۔ حدیث مرفوع مروی کتب مشہورہ ائمہ محدثین سے ثابت کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے تمام مریدین واصحاب وغلامان بارگاہ آسمان قباب کے شب اسرٰی اپنے مہربان باپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور اقدس کے ہمراہ بیت المعمور میں گئے حضور پر نور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، حضور ﷺ کے ساتھ باہر تشریف لائے۔

والحمدللہ رب العلمین (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

اب ناظر غیر وسیع النظر متعجبانہ پوچھے گا کہ یہ کیونکر؟ ہاں ہم سے سنئے۔ واللہ الموفق۔ ابن جریر وابن ابی حاتم وابویعلی وابن مردویہ وبیہقی وابن عساکر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل معراج میں راوی، حضور اقدس سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ثُمَّ صعدنا إِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَإِذا أَنا بإبراهيم وَإِذا هُوَ جَالس مُسْند ظَهره إِلَى الْبَيْت الْمَعْمُور وَمَعَهُ نفر من قومه فَسلمت عَلَيْهِ وَسلم عَليّ وَقَالَ: مرْحَبًا بالابن الصَّالح فَقيل لي: ذَا مَكَانك وَمَكَان أمتك ثمَّ تَلا (إِن أولى النَّاس بإبراهيم لَلَّذين اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِي وَالَّذين آمنُوا وَالله ولي الْمُؤمنِينَ) وَإِذا بأمتي شطرين: شطر عَلَيْهِم ثِيَاب بيض كَأَنَّهَا الْقَرَاطِيس وَشطر عَلَيْهِم ثِيَاب رمد ثمَّ دخلت الْبَيْت الْمَعْمُور وَدخل معي الَّذين عَلَيْهِم الثِّيَاب الْبيض وحجب الْآخرُونَ الَّذين عَلَيْهِم ثِيَاب رمد وهم على خير. فَصليت أَنا وَمن معي فِي الْبَيْت الْمَعْمُور ثمَّ خرجت أَنا وَمن معي قَالَ: وَالْبَيْت الْمَعْمُور يُصَلِّي فِيهِ كل يَوْم سَبْعُونَ ألف ملك لَا يعودون فِيهِ إِلَى يَوْم الْقِيَامَة.

ترجمہ

پھر میں ساتویں آسمان پر تشریف لے گیا، ناگاہ وہاں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ملے کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے تشریف فرما ہیں اور ناگاہ اپنی امت دو قسم پائی، ایک قسم کے سپید کپڑے ہیں کاغذ کی طرح، اور دوسری قسم کا خاکستری لباس۔ میں بیت المعمور کے اندر تشریف لے گیا اور میرے ساتھ سپید پوش بھی گئے، میلے کپڑوں والے روکے گئے مگر ہیں وہ بھی خیر وخوبی پر۔ پھر میں نے اور میرے ساتھ کے مسلمانوں نے بیت المعمور میں نماز پڑھی۔ پھر میں اور میرے ساتھ والے باہر آئے۔

(الدر المنثور: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۵: ۱۹۷) دار الفکر بیروت

ظاہر ہے کہ جب ساری امت مرحومہ بفضلہٖ عزوجل شریف باریاب سے مشرف ہوئی یہاں تک کہ میلے لباس والے بھی۔ تو حضور غوث الورٰی اور حضور کے منتسبان باصفا تو بلاشبہہ ان اجلی پوشاک والوں میں ہیں، جنہوں نے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ بیت المعمور میں جاکر نماز پڑھی، والحمدللہ رب العالمین (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔



www.waseemziyai.com

اب کہاں گئے وہ جاہلانہ استبعاد کہ آج کل کے کم علم مفتیوں کے سدراہ ہوئے، اور جب یہاں تک بحمد اللہ ثابت تو معاملہ قدم میں کیا وجہ انکار ہے کہ قولِ مشائخ کو خواہی نخواہی رد کیا جائے۔ ہاں سند محدثانہ نہیں ۔۔۔۔۔ پھر نہ ہو۔۔۔۔۔ اس جگہ اسی قدر بس ہے۔ سند معنعن کی حاجت نہیں، کما بیناہ فی رسالتنا ھدی الحیر ان فی نفی الفیئ عن سید الاکوان (جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ ہدی الحیر ان فی نفی الفیئ عن سید الاکوان میں اسے بیان کیا ہے۔

یہاں تک سیدی اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کے فتوی شریفہ کا خلاصہ ختم ہوا۔

## مخالفین کے گھر کی گواہی

أنه قال إمداد الله: (لما عرج برسول الله صلى الله عليه وسلم والتقى بموسى عليه السلام؛ استفسره موسى عليه السلام، وقال: إنك قلت: علماء أمتي كأنبياء بني إسرائيل :، كيف يصح هذا؟ افحضر حجة الإسلام الغزالي، وسلّم بإضافةوبركاته. ومغفرته. فقال له موسى عليه السلام: ما هذا الطول أمام الأكابر؟ افقال له الغزالي: إن الله تعالى قال لك: (وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَامُوسَى)، فلمَ طولت في الجواب، وقلت: (هِيَ عَصَايَ أَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلَى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ أُخْرَى؛ فقال النبي صلى الله عليه وسلم للغزالي: أدب يا غزالي!

وقد علق على هذه الأسطورة حكيم أمة الديوبندية فقال: قوله: أدب يا غزالي: يمكن أنه كشف لأحد الأكابر، وأن هذه المكالمة بين الغزالي وبين موسى في المعراج أيضا كشفت له لأن هناك اجتماع الأرواح وليس المراد المعراج الجسدي.

### ترجمہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ معراج پر تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ نے جو فرمایا ہے کہ

﴿علماء أمتي كأنبياء بني إسرائيل﴾

ترجمہ: میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی روح اسی وقت حاضر ہوئی اور حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو سلام کیا اور وبرکاتہ ومغفرتہ کا اضافہ کیا۔ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے فرمایا: بڑوں کے سامنے اتنا لمبا کلام کرتے ہو؟ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے عرض کی: جب اللہ تعالی نے آپ علیہ السلام سے یہ پوچھا تھا

﴿وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يٰمُوسٰى﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسٰی۔ تو آپ نے بھی تو لمبا کلام کیا تھا، اور آپ نے یہ کہا تھا:

﴿قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى﴾

ترجمہ کنز الایمان: عرض کی یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میرے اس میں اور



www.waseemziyai.com

کام ہیں۔ تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے غزالی! ادب کرو۔

## اس پر مولوی اشرف علی تھانوی کا حاشیہ ملاحظ فرمائیں:

:قولہ: أدب یا غزالی: یہ ممکن ہے کہ اکابر میں سے کسی کو کشف کے ذریعے معلوم ہوا ہو، اور یہ مکالمہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام اور حضرت سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مابین معراج کی رات ہوا، اور یہ ملاقات روحانی تھی نا کہ جسدی۔

(جھود علماء الحنفیۃ: أبو عبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی (۲:۷۹۶)

www.waseemziyai.com
مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

# صوفی کون؟

اس فصل میں ہم اجلہ علماء کرام جو کہ محدث و مفسر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے صوفی بھی تھے، ان کے عقائد و نظریات نقل کریں گے کیونکہ اہل ہواء اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے عقائد خود بنا لئے ہیں، تاکہ ان کو جواب ہو جائے کہ یہ نظریات ہم نے نہیں بنائے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ہر سچے غلام کا یہی عقیدہ تھا۔



www.waseemziyai.com

اس فصل میں ان لوگوں کو جواب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محدثین اور صوفیاء کے عقائد مختلف ہیں، ہم نے اس میں صرف محدثین کے سرکردہ مشائخ کرام کے عقائد جمع کئے ہیں، تاکہ ان کا وہم دور ہو جائے کہ محدثین اور صوفیاء کرام کے عقائد ونظریات ایک ہی ہیں، تم نئے نکلے ہو۔

# امام شمس الدین الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ

## امام شمس الدین الجزری بھی صوفی تھے

امام عبدالحی الحنبلی المتوفی سنہ (۱۰۸۹ھ) لکھتے ہیں

شمس الدّين محمد بن عبد الرحمن بن على الإمام العالم العلّامة، إمام الكاملية بين القصرين. لبس الخرقة من الشيخ الإمام العلّامة شمس الدّين بن الجزرى المقرء صاحب النشر.

ترجمہ

امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن علی الامام العلامہ امام الکاملیہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام العلامہ شمس الدین بن الجزری المقرء صاحب النشر سے خرقہ خلافت پہنا۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح (۱۰:۱۷)

## صوفیاء کے تبرکات کے متعلق امام ابن الجزری کا نظریہ

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں

قال شمس الدّين بن الْجَزَرِىّ: صلّيتُ العصر فِي مسجدٍ كان فِيهِ الشَّيْخ رسلان، داخل باب توما، فقال لى يُوسُف المؤدّب: يا سيّدى، هنا بئر حفره الشَّيْخ رسلان بيده، وأهل هذه النّاحية يشربون منه (للتداوى)، ومن (اشتكى) جوفه، أو حصل له ألَمّ، يشرب منه، فيُعافى بإذن اللّه، وقد جرّبه جماعة ثُمّ أشار بإصبعه وقال: هذا بيت الشَّيْخ رسلان، وإلى جانبه الطّريق.

ترجمہ

امام شمس الدین ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عصر کی نماز اس مسجد شریف میں ادا کی جس میں الشیخ رسلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ تشریف فرماتے تھے، جو کہ باب توما کے اندر تھی، مجھے الشیخ یوسف المودب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا: اے میرے سردار! یہاں ایک کنواں ہے جس کو الشیخ رسلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خود کھودا ہے، اور اہل علاقہ اس سے پانی شفاء کے حصول کے لئے لیتے ہیں، کیا کسی کو پیٹ کی کوئی بیماری ہو یا کسی بھی قسم کا درد ہو تو جو بھی اس میں سے پانی پی لیتا ہے اللہ تعالی کے حکم سے شفایاب ہو جاتا ہے اور اس پر ایک بہت بڑی جماعت کا تجربہ شاہد ہے۔ اور اس نے الشیخ رسلان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گھر کی طرف اشارہ بھی کیا۔



www.waseemziyai.com

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳۸:۳۴۶)

## امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور محفل میلاد

ثُمَّ رَأَیْتُ إِمَامَ الْقُرَّاءِ الْحَافِظَ شمس الدین ابن الجزری قَالَ فِی کِتَابِهِ الْمُسَمَّ: عَرْفُ التَّعْرِیفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِیف مَا نَصُّهُ قَدْ رُؤِیَ أبو لهب بَعْدَ مَوْتِهِ فِی النَّوْمِ، فَقِیلَ لَهُ: مَا حَالُکَ، فَقَالَ: فِی النَّارِ، إِلَّا أَنَّهُ یُخَفَّفُ عَنِّی کُلَّ لَیْلَةِ اثْنَیْنِ وَأَمُصُّ مِنْ بَیْنِ أُصْبُعَیَّ مَاءً بِقَدْرِ هَذَا: وَأَشَارَ لِرَأْسِ أُصْبُعِهِ: وَأَنَّ ذَلِکَ بِإِعْتَاقِی لثویبة عِنْدَمَا بَشَّرَتْنِی بِوِلَادَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِإِرْضَاعِهَا لَهُ: فَإِذَا کَانَ أبو لهب الْکَافِرُ الَّذِی نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهِ جُوزِیَ فِی النَّارِ بِفَرَحِهِ لَیْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهِ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ أُمَّةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَرُّ بِمَوْلِدِهِ وَیَبْذُلُ مَا تَصِلُ إِلَیْهِ قُدْرَتُهُ فِی مَحَبَّتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؛ لَعَمْرِی إِنَّمَا یَکُونُ جَزَاؤُهُ مِنَ اللَّهِ الْکَرِیمِ أَنْ یُدْخِلَهُ بِفَضْلِهِ جَنَّاتِ النَّعِیمِ.

ترجمہ

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے قراء کے امام الحافظ شمس الدین ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب جس کا نام انہوں نے "عرف التعریف بالمولد الشریف" رکھا ہے میں پڑھا ہے کہ ابولہب کو جب اس کے مرنے کے بعد دیکھا گیا تو اس کو کہا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ تو اس نے کہا: کہ میں دوزخ میں ہوں سوائے اس کے کہ پیر کی رات کو میری اس انگلی سے پانی جاری ہوتا ہے وہ میں پیتا ہوں تو سکون آجاتا ہے اور اس نے یہ کہا کہ یہ اس وجہ سے میں نے اپنی اس انگلی کے اشارے سے اپنی خادمہ ثوبیہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے محمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری سنائی تھی۔ امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ تو وہ کافر ہے جس کی مذمت میں رب تعالیٰ نے قرآن کریم نازل فرمایا اگر وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی مناتا ہے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے امتی اور توحید کے ماننے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے اور رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ محبت کرنے والے مسلمان کی کیا جزاء ہوگی۔ مجھے اپنی عمر کی قسم! اس مومن اور موحد کی جزا جو رسول اللہ ﷺ کا میلاد مناتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی ہے کہ وہ اس کو جنات نعیم میں داخل فرمادے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۱:۲۳۰)

اب بتائیں بدمذہب کیا ان کی کتب پڑھنا چھوڑیں گے کیونکہ ان کا توصوفی ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ یہ تو اولیاء کرام کے تبرکات کے بھی قائل ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کے بھی قائل و عامل ہیں۔

## توسل کے متعلق امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

ویتوسل الی اللہ بانبیاء ہ والصالحین .

ترجمہ

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کا وسیلہ پیش کرے۔

(حصن حصین: از امام محمد بن محمد بن علی بن یوسف جزری (۱:۵۵) دارالقلم بیروت لبنان



www.waseemziyai.com

# أبو عبد اللہ محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج المتوفی سنہ (۷۳۷ھ)

## امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

قَالَ عُلَمَاؤُنَا رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ رَأَى صُورَتَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، فَإِذَا هُوَ عَرُوسُ الْمَمْلَكَةِ فَمَنْ تَوَسَّلَ بِهِ، أَوْ اسْتَغَاثَ بِهِ، أَوْ طَلَبَ حَوَائِجَهُ مِنْهُ فَلَا يُرَدُّ وَلَا يَخِيبُ لِمَا شَهِدَتْ بِهِ الْمُعَايَنَةُ، وَالْآثَارُ وَيَحْتَاجُ إِلَى الْأَدَبِ الْكُلِّيِّ فِي زِيَارَتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَقَدْ قَالَ عُلَمَاؤُنَا رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِم: إِنَّ الزَّائِرَ يُشْعِرُ نَفْسَهُ بِأَنَّهُ وَاقِفٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا هُوَ فِي حَيَاتِهِ، إِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ أَعْنِي فِي مُشَاهَدَتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ، وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِيٌّ لَا خَفَاءَ فِيهِ.

## ترجمہ

ہمارے علماء کرام (اللہ تعالی کی ان پر رحمت ہو) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کی دیدار کیا ہے، پس کریم آقا ﷺ اللہ تعالی کے مملکت کے دولھا ہیں، جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کے توسل سے دعا کی ہے یا رسول اللہ ﷺ کے طفیل مانگا ہے یا رسول اللہ ﷺ سے اپنی حاجت طلب کی ہے تو کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا، اس پر مشاہدہ گواہ ہے اور آثار بہت سے موجود ہیں۔

صرف ادب کی ضرورت ہے جو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ کا ہونا چاہئے، اور تحقیق ہمارے علماء کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہونے والا یہ ذہن میں رکھے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہے جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں حاضر ہو، رسول اللہ ﷺ کی حیات وفات میں کوئی فرق نہیں ہے، میری مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے احوال اور ان کی نیت اور ان کے عزائم اور ان کے دلوں میں آنے والے خطرات سے اسی طرح واقف ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے لئے کسی طرح کی پوشیدگی نہیں ہے ہر چیز رسول اللہ ﷺ کے لئے عیاں ہے۔ اب بھی رسول اللہ ﷺ اپنی امت کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۹ ۲۵) دار التراث

## رسول اللہ ﷺ دلوں کے حال جاننے والے ہیں

فَإِنْ قَالَ الْقَائِلُ :هَذِهِ الصِّفَاتُ مُخْتَصَّةٌ بِالْمَوْلَى سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، فَالْجَوَابُ أَنَّ كُلَّ مَنْ انْتَقَلَ إِلَى الْآخِرَةِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَهُمْ يَعْلَمُونَ أَحْوَالَ الْأَحْيَاءِ غَالِبًا، وَقَدْ وَقَعَ ذَلِكَ فِي الْكَثْرَةِ بِحَيْثُ الْمُنْتَهَى مِنْ حِكَايَاتٍ وَقَعَتْ مِنْهُمْ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ عِلْمُهُمْ بِذَلِكَ حِينَ عَرْضِ أَعْمَالِ الْأَحْيَاءِ عَلَيْهِمْ وَيُحْتَمَلُ غَيْرُ ذَلِكَ، وَهَذِهِ أَشْيَاءُ مُغَيَّبَةٌ عَنَّا.

www.waseemziyai.com

وَقَدْ أَخْبَرَ الصَّادِقُ :عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِعَرْضِ الْأَعْمَالِ عَلَيْهِمْ فَلَا بُدَّ مِنْ وُقُوعِ ذَلِكَ، وَالْكَيْفِيَّةُ فِيهِ غَيْرُ مَعْلُومَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا وَكَفَى فِي هَذَا بَيَانًا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ انْتَهَى.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے یہ صفات تو اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہیں ( دلوں کے بھید جاننا، نیتوں سے واقف ہونا، اور مدد کرنا اور حاجات کو پورا کرنا وغیرہ ) تو ہم اس کو کہیں گے کہ جو بھی شخص مومن ہو اس دنیا سے منتقل ہو جاتا ہے پس زندوں کے حالات سے واقف ہوتا ہے، اس کے متعلق اتنا کچھ موجود ہے کہ بہت سی حکایات نقل کی گئیں ہیں، اور یہ احتمال ہے کہ ان پر زندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہوں، اور یہ چیزیں ہم سے غائب ہوں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ فوت شدگان پر ان کے زندوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں، پس اس کا وقوع پزیر ہونا ضروری ہے، اور اس کی کیفیت ہم کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالی ہی اس کو خوب جاننے والا ہے، اور ہمارے لئے یہ بیان کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن اللہ تعالی کے نور سے دیکھتا ہے۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۵۹)

## منکرین زیارت خدا اور رسول ﷺ کے دشمن ہیں

فَمَنْ جَاءَهُ وَوَقَفَ بِبَابِهِ وَتَوَسَّلَ بِهِ وَجَدَ اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا؛ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مُنَزَّهٌ عَنْ خُلْفِ الْمِيعَادِ، وَقَدْ وَعَدَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى بِالتَّوْبَةِ لِمَنْ جَاءَهُ وَوَقَفَ بِبَابِهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ، فَهَذَا لَا يَشُكُّ فِيهِ وَلَا يَرْتَابُ إِلَّا جَاحِدٌ لِلدِّينِ مُعَانِدٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ الْحِرْمَانِ.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک مدینہ منورہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے دروازہ مبارکہ پر کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے توسل سے دعا مانگے تو اللہ تعالی کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائے گا، کیونکہ اللہ تعالی پاک ہے اس سے کہ جو وعدہ کرے پھر اس کو پورا نہ کرے، اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر آ گیا اور اس نے اللہ تعالی سے سوال کیا اور اللہ تعالی سے بخشش مانگی تو اللہ تعالی ضرور اس کو معاف فرما دے گا۔

یہ یقینی بات ہے اور یہ اس میں کوئی شک نہیں ہے، اور اس میں شک بھی وہی کرے گا جو اللہ تعالی کے دین کا منکر ہے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے، ہم اللہ تعالی کی پناہ مانگتے ہیں اس محرومی سے۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۵۹)

اب ثابت ہو گیا کہ امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک جو رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے منع کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کے بھی دشمن ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بھی دشمن ہیں۔

www.waseemziyai.com

منکر زیارت کو مشرک کہا

وَذَكَرَ الْعَبْدَرِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِهِ لِرِسَالَةِ ابْنِ أَبِي زَيْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ مَا هَذَا لَفْظُهُ وَأَمَّا النَّذْرُ لِلْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَشْيِ إِلَى مَكَّةَ فَلَهُ أَصْلٌ فِي الشَّرْعِ وَهُوَ الْحَجُّ، وَالْعُمْرَةُ وَإِلَى الْمَدِينَةِ لِزِيَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالنَّبِيُّ أَفْضَلُ مِنَ الْكَعْبَةِ وَمِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، وَلَيْسَ عِنْدَهُ حَجٌّ وَلَا عُمْرَةٌ، وَهَذَا الَّذِي قَالَهُ مُسْلِمٌ صَحِيحٌ لَا يَرْتَابُ فِيهِ إِلَّا مُشْرِكٌ، أَوْ مُعَانِدٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام عبدری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب جو کہ ابن ابی زید کی کتاب کی شرح ہے میں لکھا ہے کہ مسجد حرام شریف کی طرف پیدل چلنے کی منت ماننا یا کعبہ مشرفہ کی طرف پیدل چلنے کی منت ماننا، کیونکہ وہاں حج وعمرہ ہوتا ہے اوراسی طرح مدینہ منورہ کی طرف پیدل چلنے کی منت ماننا تا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کعبہ اور بیت المقدس سے افضل ہیں اور وہاں نہ تو حج ہوتا ہے اور نہ ہی عمرہ۔

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ یہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ ایک صحیح مسلمان نے بات کی ہے اس مسئلہ میں شک صرف مشرک ہی کرے گا اور وہ اس مسئلہ کو غلط کہے گا جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہوگا۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۵۶)

اب غور کریں یہ ہیں ہمارے امام جو یہ فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی نیت سے پیدل چلنے کی منت ماننا جائز ہے اور اس کا منکر مشرک ہے اور اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے۔ امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فتوی کے مطابق ہم کو مشرک کہنے والے خود مشرک ٹھہرے۔

شرم عصیاں سے نہیں سامنے جایا جاتا

وَقَدْ جَاءَ بَعْضُهُمْ إِلَى زِيَارَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَدْخُلِ الْمَدِينَةَ عَلَى سَاكِنِهَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ، بَلْ زَارَ مِنْ خَارِجِهَا أَدَبًا مِنْهُ رَحِمَهُ اللَّهُ مَعَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: أَلَا تَدْخُلُ فَقَالَ: أَمِثْلِي يَدْخُلُ بَلَدَ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ لَا أَجِدُ نَفْسِي تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ بعض بزرگان دین جب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے آئے تو شہر مدینہ میں ہی داخل نہیں ہوسکے، بلکہ زیارت ہی مدینہ منورہ سے باہر سے ہی کی، رسول اللہ ﷺ کے ادب کی وجہ سے، جب ان کو کہا گیا کہ آپ مدینہ منورہ میں داخل کیوں نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے جیسے بندہ مدینہ منورہ میں داخل ہو مجھے میں یہ طاقت نہیں ہے۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۵۹)

حرم کی زمین اور قدم رکھ کے چلنا

وَقَدْ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ :لِرَسُولِ الْخَلِيفَةِ لَمَّا أَنْ أَتَى إِلَيْهِ بِالْبَغْلَةِ لِيَرْكَبَهَا حَتَّى يَأْتِيَ إِلَيْهِ لِعُذْرِهِ فِي كَوْنِهِ



www.waseemziyai.com

لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَشْيِ؛ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ انْخَلَعَتْ يَدَاهُ وَرُكْبَتَاهُ مِنَ الضَّرْبِ الَّذِي قَدْ وَقَعَ بِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحِكَايَةِ الْمَشْهُورَةِ عَنْهُ فَأَبَى أَنْ يَرْكَبَ، وَقَالَ: مَوْضِعٌ وَطِئَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَقْدَامِهِ الْكَرِيمَةِ مَا كَانَ لِي أَنْ أَطَأَهُ بِحَافِرِ بَغْلَةٍ وَمَشَى إِلَيْهِ مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ يَجُرُّ رِجْلَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِلَى الْخَلِيفَةِ فِي خَارِجِ الْمَدِينَةِ عَلَى سَاكِنِهَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَجَرَى لَهُ مَعَهُ مَا جَرَى.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے پاس جب خلیفہ نے اپنا قاصد روانہ کیا کہ وہ آپ کو لے آئے اور ساتھ خچر بھی بھیجا، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس وقت چلنے سے معذور تھے، خلیفہ کی طرف سے جو آپ کو سزا دی گئی تھی اس کی وجہ سے آپ کے ہاتھ اور پاؤں کام کرنا چھوڑ گئے تھے (یہ بڑی مشہور حکایت ہے) آپ نے فرمایا: یہ مدینہ منورہ وہ مقام ہے جہاں پر میرے لجپال آقا ﷺ کے مبارک قدم لگے ہوئے ہیں تو میں اس زمین پر خچر پر کیسے سوار ہو سکتا ہوں؟ اور یہ میرے لئے جائز نہیں ہے کہ میں اس زمین پر سواری پر سوار ہوں۔ دو آدمیوں نے آپ کو سہارا دیا اور آپ کے مبارک پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے اس طرح آپ خلیفہ کے ہاں پہنچے۔

(المدخل: أبو عبد الله محمد بن محمد بن محمد العبدري الفاسي المالكي الشهير بابن الحاج (۱:۲۵۹)

بخدا خدا کا یہی ہے در

وَقَدْ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: لِلْخَلِيفَةِ لَمَّا أَنْ سَأَلَهُ إِذَا دَخَلَ مَسْجِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَتَوَجَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ وَكَيْفَ تَصْرِفُ وَجْهَكَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِيلَتُكَ وَوَسِيلَةُ أَبِيكَ آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رضی اللہ عنہ سے جب خلیفہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت منہ قبلہ کی جانب کیا جائے یا رسول اللہ ﷺ کی طرف؟ تو امام مالک رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے کیسے منہ پھیر سکتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ تیرا اور تیرے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں۔

(المدخل: أبو عبد الله محمد بن محمد بن محمد العبدري الفاسي المالكي الشهير بابن الحاج (۱:۲۵۹)

روضہ مبارکہ پر حاضری کے آداب

وَأَمَّا أَكْلُ التَّمْرِ عِنْدَهُ فِي الرَّوْضَةِ الْمُشَرَّفَةِ فَمَمْنُوعٌ، إِذْ أَنَّ فِيهِ قِلَّةَ أَدَبٍ وَاحْتِرَامٍ مَعَهُ وَمَعَ مَسْجِدِهِ وَمَعَ رَوْضَتِهِ الَّتِي عَظَّمَهَا وَرَفَعَهَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هَذَا وَجْهٌ.

الْوَجْهُ الثَّانِي: أَنَّ عَامَّتَهُمْ يُلْقُونَ النَّوَى هُنَاكَ وَهُوَ أَذًى فَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الذُّبَابُ، وَفِي ذَلِكَ مِنَ الْأَذَى لِلْمَوْضِعِ الشَّرِيفِ مَا فِيهِ.

الثَّالِثُ: أَنَّهُ يُعَامِلُ الْمَوْضِعَ الَّذِي عَظَّمَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِالنَّقِيضِ؛ لِأَنَّهُ إِذَا أَكَلَ التَّمْرَ حَصَلَ لُعَابُهُ فِي



www.waseemziyai.com

النَّوَاةِ، ثُمَّ يَأْخُذُهَا وَيُلْقِيهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلُعَابُهُ عَلَيْهَا، وَهَذَا بُصَاقٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَفِيهِ مِنْ سُوءِ الْأَدَبِ وَقِلَّةِ الِاحْتِرَامِ مَا هُوَ مُشَاهَدٌ مَرْئِيٌّ أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى السَّلَامَةَ بِمَنِّهِ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھ کر کھجوریں کھانا ممنوع ہے، کیونکہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی ہے، اس میں مسجد شریف اور روضہ مشرفہ کی بے ادبی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ کھجوریں کھا کر گٹھلیاں رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ کے پاس پھینک دیتے ہیں، پھر اس پر کھیاں بیٹھتی ہیں اور یہ تکلیف دہ چیز ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی بے ادبی ہے۔

اور تیسری وجہ یہ ہے کہ لوگ جب گٹھلیاں نیچے گراتے ہیں تو ان کے ساتھ ان کا تھوک بھی لگا ہوتا ہے اور اس طرح مسجد شریف اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ شریفہ کی بے ادبی ہے، یہ وہ باتیں ہیں جو میں نے خود ملاحظہ کی ہیں میں اللہ تعالی سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالی اپنے احسان کے ساتھ ہم کو ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۶۴)

## لب واں ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں

فَإِذَا زَارَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ قَدَرَ أَنْ لَا يَجْلِسَ فَهُوَ بِهِ أَوْلَى، فَإِنْ عَجَزَ، فَلَهُ أَنْ يَجْلِسَ بِالْأَدَبِ، وَالِاحْتِرَامِ، وَالتَّعْظِيمِ، وَقَدْ لَا يَحْتَاجُ الزَّائِرُ فِي طَلَبِ حَوَائِجِهِ وَمَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ أَنْ يَذْكُرَهَا بِلِسَانِهِ، بَلْ يُحْضِرُ ذَلِكَ فِي قَلْبِهِ وَهُوَ حَاضِرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَعْلَمُ مِنْهُ بِحَوَائِجِهِ وَمَصَالِحِهِ وَأَرْحَمُ بِهِ مِنْهُ لِنَفْسِهِ، وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ مِنْ أَقَارِبِهِ.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کر لی جائے تو جتنا ہو سکے کہ کھڑا رہے بیٹھے نہ، کیونکہ یہی اولی ہے، اگر کھڑا ہونے سے عاجز آ جائے تو انتہائی ادب واحترام کے ساتھ بیٹھ جائے۔ اور زائر کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اپنی حاجات مانگے یا اپنے گناہوں سے معافی کی درخواست زبان سے کرے، بلکہ اپنی تمام ضروریات کو دل میں رکھے اور خود رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر رہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس کی حاجتوں کو اور اس کی مصلحتوں کو اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس پر اس کی اپنی ذات سے بھی زیادہ شفیق ہیں اور اس کے رشتہ داروں سے بھی زیادہ رحم فرمانے والے ہیں۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۶۴)

## دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں؟

فَأَمَّا الزَّائِرُ أَيَّامًا وَيَرْجِعُ فَالْأَوْلَى لَهُ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ مُشَاهَدَتِهِ وَجِوَارِهِ، وَالْمُقَامُ عِنْدَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّهُ عَرُوسُ الْمَمْلَكَةِ وَبَابُ قَضَاءِ الْحَوَائِجِ دِينًا وَدُنْيَا وَأُخْرَى فَيَذْهَبُ إِلَى أَيْنَ.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ زائر کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام دن رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں رہے اور آپ کا مشاہدہ کرتا رہے، اور آپ کے پڑوس میں رہے، کیونکہ عروس المملکت تو آپ ﷺ ہیں اور دینی و دنیاوی حاجات کے پورا ہونے کا قبلہ تو آپ ہیں تو پھر یہ حاجی کہاں جاتے ہیں؟

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۶۴)

اب لگائیں شرک کا فتوی وہ جاہل مولوی جو بات بات پے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تو کچھ بھی نہیں دے سکتے۔

فقیر کے چھوٹے بھائی قاری فیض احمد قادری رضوی جب مدینہ منورہ حاضر تھے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر شریف کو ہاتھ لگالیا تو وہاں موجود ایک پاکستانی غیر مقلد بے ادب نے زور زور سے منبر مبارک کو ہاتھ مارا اور یہ کہا: یہاں سے کیا ملتا ہے، کچھ بھی نہیں۔

اللہ تعالی رسول اللہ ﷺ کے شہر مبارک کو ان غلیظ لوگوں سے پاک فرمائے۔

## مزارات اولیاء کی طرف سفر

وَالِاعْتِبَارِ أَنَّ زِيَارَةَ قُبُورِ الصَّالِحِينَ مَحْبُوبَةٌ لِأَجْلِ التَّبَرُّكِ مَعَ الِاعْتِبَارِ، فَإِنَّ بَرَكَةَ الصَّالِحِينَ جَارِيَةٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ كَمَا كَانَتْ فِي حَيَاتِهِمْ. وَالدُّعَاءُ عِنْدَ قُبُورِ الصَّالِحِينَ، وَالتَّشَفُّعُ بِهِمْ مَعْمُولٌ بِهِ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَئِمَّةِ الدِّينِ انْتَهَى،.

ترجمہ

امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ معتبر یہ ہے کہ اللہ کے اولیاء کی قبور کی زیارت ان سے تبرک حاصل کرنے کے لئے کرنا ایک محبوب و پسندیدہ عمل ہے، بے شک اولیاء اللہ کی برکت ان کے فوت ہونے کے بعد بھی جاری و ساری ہے، جیسا کہ ان کی ظاہری حیات میں جاری تھی، اور ان کے مزرات عالیہ کے پاس دعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا ائمہ دین میں سے محققین علماء کا معمول ہے۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۱:۲۵۵)

اب بتائیں جو مزارات اولیا کی طرف سفر کو شرک کہتے ہیں، امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ تو فرماتے ہیں کہ محققین علماء کا یہ معمول ہے۔ اور جو لوگ مزارات اولیاء کے پاس دعا کرنے کو شرک کہتے ہیں ان کے لئے ایک علمی تمانچہ ہے کہ یہ عمل امت معتمد علماء کا ہے۔

## امام ابن الحاج میلاد شریف کے متعلق فرماتے ہیں

هَذَا الشَّهْرِ الْكَرِيمِ الَّذِي مَنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا فِيهِ بِسَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ،فَكَانَ يَجِبُ أَنْ يُزَادَ فِيهِ مِنَ الْعِبَادَاتِ وَالْخَيْرِ شُكْرًا لِلْمَوْلَى سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَلَى مَا أَوْلَانَا مِنْ هَذِهِ النِّعَمِ الْعَظِيمَةِ.

ترجمہ

یہ ماہ مکرم جس میں اللہ تعالی نے ہم پر احسان فرمایا کہ اس نے سید الاولین والآخرین ﷺ کی عظیم ذات ہمیں عطا فرمائی، پس ہم پر



www.waseemziyai.com

بھی واجب ہے کہ ہم اس ماہ مکرم میں عبادات وخیرات بہت زیادہ کریں تا کہ اللہ تعالی کا شکر ادا ہو کہ اس نے ہم پر اتنی عظیم نعمت فرمائی۔

(المدخل: أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۲:۱۵)

# امام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی سنہ (۵۰۵ھ) بھی صوفی ہیں

## بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور امام غزالی کا نظریہ

قال في الديباج أما أصل رؤيته صلى الله عليه وسلم في اليقظة فقد نص على امكانها ووقوعها جماعة من الائمة منهم حجة الاسلام الغزالي والقاضي أبو بكر بن العربي والشيخ عز الدين بن عبد السلام وابن أبي جمرة وابن الحاج واليافعي في آخرين.

ترجمہ

صاحب الدیباج نے کہا ہے کہ بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہونے پر اور اس کے وقوع اور امکان پر ائمہ کرام نے نص کی ہے، جن میں حجۃ الاسلام امام الغزالی، القاضی ابو بکر بن العربی، الشیخ الامام عز الدین بن عبد السلام، ابن ابو جمرہ، اور امام ابن الحاج اور امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہم شامل ہیں۔

(بہجۃ المحافل وبغیۃ الأماثل فی تلخیص المعجزات والسیر والشمائل: یحیی بن أبی بکر بن محمد بن یحیی العامری الحرضی (۲:۱۳۴)

## مزارات اولیاء کی طرف سفر کرنا کیسا؟

امام غزالی المتوفی سنہ (۵۰۵ھ) فرماتے ہیں

أَبُو حَامِدٍ الْغَزَالِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِ آدَابِ السَّفَرِ مِنْ كِتَابِ الْإِحْيَاءِ لَهُ مَا هَذَا نَصُّهُ الْقِسْمُ الثَّانِي: وَهُوَ أَنْ يُسَافِرَ لِأَجْلِ الْعِبَادَةِ إِمَّا لِجِهَادٍ، أَوْ حَجٍّ إِلَى أَنْ قَالَ: وَيَدْخُلُ فِي جُمْلَتِهِ زِيَارَةُ قُبُورِ الْأَنْبِيَاءِ وَقُبُورِ الصَّحَابَةِ، وَالتَّابِعِينَ وَسَائِرِ الْعُلَمَاءِ، وَالْأَوْلِيَاءِ.

ترجمہ

ابو حامد الغزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب احیاء علوم الدین میں کتاب آداب السفر میں لکھتے ہیں کہ کوئی شخص عبادت کے لئے، یا جہاد کے لئے یا حج کے لئے سفر کرے تو یہ جائز ہے اور یہاں تک کہ ان تمام اسفار میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، علماء کرام اور اولیاء کرام کے مزارات کی طرف سفر کرنا بھی اسی سفر میں داخل ہے۔

(إحیاء علوم الدین: أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (۲:۲۴۷)



www.waseemziyai.com

## بعد الوصال تبرک کے حصول کا جواز

وَكُلُّ مَنْ يُتَبَرَّكُ بِمُشَاهَدَتِهِ فِي حَيَاتِهِ يُتَبَرَّكُ بِزِيَارَتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَيَجُوزُ شَدُّ الرِّحَالِ لِهَذَا الْغَرَضِ.

ترجمہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس سے اس کی زندگی میں زیارت کر کے برکت حاصل کی جاتی ہو اور اس کے مشاہدہ سے تبرک حاصل کیا جاتا ہو اس کی وفات کے بعد بھی اس کے مزار کی زیارت سے برکت حاصل کی جائے گی، اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔

(إحیاء علوم الدین: أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (۲:۲۴۷) دار المعرفۃ بیروت

## مسئلہ حاضر وناظر کے متعلق امام غزالی کا نظریہ

وَأَحْضِرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم وشخصه الكريم وَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَلْيَصْدُقْ أَمَلُكَ فِي أَنَّهُ يَبْلُغُهُ وَيَرُدُّ عَلَيْكَ مَا هُوَ أَوْفَى مِنْهُ.

ترجمہ

اور تو رسول اللہ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی شخصیت مبارکہ کو اپنے دل میں موجود جان اور پھر کہہ

﴿سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ﴾

اور چاہیئے کہ تو پر امید رہ اس بارے میں کہ تیرا اسلام رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچتا ہے اور رسول اللہ ﷺ تجھے اس کا جواب عطا فرماتے ہیں یا اس سے بھی اچھے طریقہ سے عطا فرماتے ہیں۔

(إحیاء علوم الدین: أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (۱:۱۶۹)

## رسول اللہ ﷺ کا عالم کائنات کی سیر فرمانا

قال الامام الغزالی رحمه الله تعالى والرسول عليه السلام له الخيار فى طواف العوالم مع أرواح الصحابة رضى الله عنهم لقد رآه كثير من الأولياء .

ترجمہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ارواح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عالم میں سیر فرمانے کا اختیار حاصل ہے، اور رسول اللہ ﷺ کو بہت سے اولیاء کرام نے دیکھا ہے۔

(روح البیان: إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی المولی أبو الفداء (۱۰:۹۹) دار الفکر بیروت

## بدعت کی تقسیم کے متعلق امام غزالی کا نظریہ

این همه گرچه بدعت است واز صحابه وتابعین نقل نه کرده اند لیکن نهرچه بدعت بودنشاید که بسیاری بدعت نکوباشد ،پس بدعت مذموم آن بود که هر مخالفت وسنت بود .



www.waseemziyai.com

ترجمہ

یہ سب امور اگرچہ نئے پیدا ہوئے ہیں، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں ہیں، مگر ایسا بھی نہیں کہ نئی بات ناجائز و بدعت ہو، کیونکہ بہت سی نئی باتیں اچھی ہیں، چنانچہ مذموم بدعت وہ ہوگی جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مخالف ہو۔

(کیمیائے سعادت رکن دوم از امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۳۸۸) مطبوعہ گنجینہ ایران

## مونچھوں کے کنارے لمبے رکھنے کا حکم

قال الغزالی فی الإحیاء: لا بأس بترک سبالیه وهما طرفا الشارب فعل ذلک عمر رضی الله عنه وغیره، لأن ذلک لا یستر الفم ولا یبقیٰ فیه غمرة الطعام إذ لا یصل إلیه انتهی.

ترجمہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مونچھوں کے کنارے والے بالوں کو چھوڑنے میں حرج نہیں ہے، امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس طرح کیا ہے، اس لئے کہ یہ حصہ نہ تو منہ کو ڈھانپتا ہے اور نہ ہی اس میں کھانے کی چکناہٹ باقی رہتی ہے، کیونکہ وہ اس جگہ تک نہیں پہنچتی۔

(إحیاء علوم الدین: أبو حامد محمد بن محمد الغزالی الطوسی (۱:۱۴۰)

## اہل القلوب اور امام غزالی

الْغَزَالِیُّ فَقَالَ فِی کِتَابِهِ الْمُنْقِذِ مِنَ الضَّلَالِ وَهُمْ یَعْنِی أَرْبَابَ الْقُلُوبِ فِی یَقَظَتِهِمْ یُشَاهِدُونَ الْمَلَائِکَةَ وَأَرْوَاحَ الْأَنْبِیَاءِ، وَیَسْمَعُونَ مِنْهُمْ أَصْوَاتًا وَیَقْتَبِسُونَ مِنْهُمْ فَوَائِدَ انْتَهَی.

ترجمہ

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب المنقذ من الضلال میں فرماتے ہیں کہ اہل القلوب بیداری میں ہی فرشتوں کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کو دیکھتے ہیں اور ان کی مبارک آوازیں سنتے ہیں، اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

(جمع الوسائل فی شرح الشمائل: محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (۲:۲۳۷)

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ تو یہ ہے کہ اولیاء کرام انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں کو بیداری میں دیکھتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں، اب وہ لوگ بتائیں جو امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو اپنا بھی کہتے ہیں اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نظریہ کے بھی مخالف ہیں۔

لطیفہ

مسجد نبوی شریف میں بیٹھے ہوئے ایک مولوی صاحب جو غیر مقلد ہیں وہاں مقیم ہیں اور دورہ حدیث شریف پڑھ رہے ہیں سے دوران گفتگو میں نے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام لیا تو کہنے لگے کہ یہ کون ہے؟

میں نے کہا استغفر اللہ! مولوی صاحب تم نے دین سارا پڑھ لیا ہے اور تم کو امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسی شخصیت کے متعلق پتہ

www.waseemziyai.com

نہیں ہے کہ وہ کون ہیں، دنیا کو حجۃ الاسلام کہتی ہے اور ایک تم ہو کہ تم کو ان کا تعارف ہی نہیں ہے،
اس کی وجہ جو اس فقیر کے سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے طالب علموں کو صوفیاء کرام جو علماء و محدثین ہیں ان کے تعارف سے دور رکھتے ہیں کہ کہیں ان کو سمجھ نہ آ جائے۔

# شیخ الاسلام امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی سنہ (۸۵۲ھ) بھی صوفی ہیں

## استغاثہ کے متعلق امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

فالتوجہ والاستغاثة به ﷺ اوبغيره ليس لهما معنى فى قلوب المسلمين غير ذلك ولا يقصد بهما احد منهم سواه ،فمن لم ينشرح صدره لذلك فالبيك على نفسه نسئل الله العافية والمستغاث به فى الحقيقة هو الله والنبى ﷺ واسطة بينه وبين المستغيث فهو سبحانه مستغاث به والغوث منه خلقا وايجاداً والنبى ﷺ مستغاث والغوث منه سبباً وكسباً.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ﷺ کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام یا اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کی طرف توجہ اور فریاد کے یہی معنی اہل اسلام کے دل میں ہیں، اگر کوئی اس کے علاوہ کچھ سمجھتا یا مراد لیتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے حال پر روئے، ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں، حقیقتاً فریاد اللہ تعالیٰ کے حضور ہے اور رسول اللہ ﷺ اس فریادی اور اللہ تعالیٰ کے مابین وسیلہ و واسطہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد ہے اور اس کی فریادرسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور رسول اللہ ﷺ کے حضور فریاد ہے اور رسول اللہ ﷺ کے یوں ہے کہ حاجت روائی کا سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث اس کی حاجت روائی ہو۔

(الجوہر المنظم لا مام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:۶۲) المطبعۃ الخیریہ مصر

## رسول اللہ ﷺ کی بیداری میں زیارت کے متعلق امام کا نظریہ

(وَسُئِلَ)نفع الله بِعُلُومِهِ ورضى عَنهُ هَل يُمكن الْآن الِاجْتِمَاع بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فِي الْيَقَظَة والتلقى مِنهُ (فَأجَاب)بقوله نعم يُمكن ذَلِك فقد صرح بِأَن ذَلِك من كرامات الْأَوْلِيَاء الْغَزالِيّ والبارزى والتاج السُّبكِيّ والعفيف اليافعى من الشَّافِعِيَّة والقرطبى وَابْن أبى جَمْرَة من الْمَالِكِيَّة وَقد حكى عَن بعض الْأَوْلِيَاء أَنه حضر مجْلِس فَقِيه فروى ذَلِك الْفَقِيه حَدِيثافَقَالَ لَهُ الْوَلِيّ هَذَا الحَدِيث بَاطِل قَالَ وَمن أَيْن لَك هَذَا قَالَ هَذَا النَّبِي :صلى الله عليه وسلم وَاقِف على راسك يَقُول إِنِّي لم أقل هَذَا الحَدِيث وكشف للفقيه فَرَآهُ.



www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

ترجمہ

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا (اللہ تعالی ہم کو ان کے علوم سے نفع عطا فرمائے) کیا اب ممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت حالت بیداری میں ہو جائے اور آپ ﷺ سے علم حاصل کیا جا سکے؟

تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب دیا کہ جی ہاں ممکن ہے، اور یہ تصریح کی ہے اولیاء کرام کی کرامات میں سے ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بیداری میں دیکھا ہے جن میں امام غزالی، البارزی، امام تاج الدین السبکی، امام یافعی یمنی، شافعیہ میں سے اور امام قرطبی اور ابن ابی جمرہ مالکیہ میں سے ہیں، اور یہ حکایت بیان کی گئی ہے کہ ایک عالم دین ایک اللہ تعالی کے ولی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس عالم دین نے ایک حدیث شریف بیان کی تو اس ولی اللہ نے فوراً فرمایا: یہ حدیث باطل ہے یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف نہیں ہے۔ تو اس عالم دین نے کہا: آپ کو کیسے علم ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں کہ میں نے تو یہ نہیں فرمایا۔

پھر اس عالم دین کے لئے بھی پردہ ہٹ گیا تو اس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کر لی۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۱۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں

وَقد تقرر أَن مَا جَازَ للأنبياء معْجزَة جَازَ للأولياء كَرَامَة بِشَرْط عدم التحدي وَحكى ابْن الملقن فِي طَبَقَات الْأَوْلِيَاء أَن الشَّيْخ عبد الْقَادِر الجيلي قَالَ رَأَيْت النَّبِي صلى الله عليه وسلم قبل الظّهْر فَقَالَ لي يَا بني لم لَا تَتَكَلَّم قلت يَا أبتاه أنا رجل أعجمي كَيفَ أَتكَلّم على فصحاء بَغْدَاد فَقَالَ لي افْتَحْ فَاك ففتحته فتفل فِيهِ سبعا وَقَالَ تكلم على النَّاس وادع إِلَى سَبِيل رَبك بالحكمة وَالْمَوْعِظَة الْحَسَنَة فَصليت الظّهْر وَجَلَست وحضرني خلق كثير فارتج عَليّ فَرَأَيْت عليا قَائِما بإزائي فِي الْمجْلس فَقَالَ يَا بني لم لَا تَتَكَلَّم فَقلت يَا أبتاه قد ارتج عَليّ فَقَالَ افْتَحْ فَاك ففتحته فتفل فِيهِ سِتا قلت لم لَا تكملها سبعا قَالَ أدبا مَعَ رَسُول الله صلى الله عليه وسلم ثمَّ توارى عني فتكلمت.

وَقَالَ فِي تَرْجَمَة غَيره كَانَ كثير الرُّؤْيَة للنَّبِي صلى الله عليه وسلم يقظة وَمنا مَا وَذكر الْكَمَال الأدفوي عَمَّن أَخذ عَنهُ ابْن دَقِيق الْعِيد وَغَيره عَن غَيره وَقَالَ التَّاج ابْن عَطاء الله عَن شَيْخه الْكَامِل الْعَارِف أبي الْعَبَّاس المرسي صافحت بكفي هَذِه رَسُول الله صلى الله عليه وسلم. والحكايات فِي ذَلِك عَن أَوْلِيَاء الله كَثِيرَة جدا وَلَا يُنكر ذَلِك إِلَّا معاندا أَو محروم.

ترجمہ

امام حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو چیز انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بطور معجزہ جائز ہوتی ہے وہ اولیاء کرام کے لئے بطور کرامت جائز ہوتی ہے عدم تحدی کی شرط کے ساتھ۔

امام ابن ملقن رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب طبقات الاولیاء میں نقل کیا ہے الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ میں نے ایک دن ظہر سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حالت بیداری میں کی تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے تم کلام کیوں نہیں کرتے ہو؟ تو میں نے عرض کیا: اے ابا جان! میں ایک عجمی شخص ہوں اور یہ بغداد کے فصحاء ہیں ان کے سامنے کیسے کلام کروں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بیٹے! اپنا منہ کھولو۔ میں نے اپنا منہ کھولا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن میں میرے منہ سات بار عطا فرمایا، اور فرمایا: لوگوں کے ساتھ کلام کرو اور ان کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔

پھر میں نے ظہر کی نماز ادا کی اور میں بیٹھ گیا اور مخلوق خدا کثرت کے ساتھ میرے پاس آگئی، میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے تشریف فرما ہیں، اور مجھے فرماتے ہیں کہ اے بیٹے! تم کلام کیوں نہیں کرتے ہو؟ میں نے عرض کی: اتنے لوگ آگئے ہیں تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو، میں نے اپنا منہ کھول دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا لعاب دہن چھے بار عطا فرمایا، میں نے عرض کیا: آپ سات کا عدد پورا کیوں نہیں کر دیتے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کے پیش نظر، پھر حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے۔

اور ان کے علاوہ بھی لوگوں کے متعلق بیان کیا گیا ہے، اور بہت سے لوگوں نے حالت بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ الشیخ تاج ابن عطاء اللہ اپنے شیخ کامل العارف ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے اپنی اسی ہتھیلی کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا ہے۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اتنے اولیاء کرام سے حکایات منقول ہیں کہ ان کا انکار صرف دین کا دشمن کرے یا بد بخت ہی کرے گا۔

(الفتاوى الحديثية: أحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري، شهاب الدين شيخ الإسلام، أبو العباس: ۲۱۳)

## صوفیاء کرام کے وجد کے متعلق امام کا نظریہ

(وَسُئِلَ) نفع الله بِهِ عَن رقص الصُّوفِيَّة عِنْد تواجدهم هَل لَهُ أصل (فَأجَاب) بقوله نعم لَهُ أصل فقد روى فِي الحَدِيث أَن جَعْفَر بن أبي طَالب رَضِي الله عَنهُ رقص بَين يَدي النَّبِي صلى الله عليه وسلم لما قَالَ لَهُ أشبهت خَلقي وخُلقي وَذَلِكَ من لَذَّة هَذَا الْخطاب وَلم يُنكر عَلَيْهِ صلى الله عليه وسلم وَقد صَحَّ الْقيام والرقص فِي مجَالِس الذّكر وَالسَّمَاع عَن جمَاعَة من كبار الْأَئِمَّة مِنْهُم عز الدّين شيخ الْإِسْلَام ابْن عبد السَّلَام.

### ترجمہ

امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال کیا گیا (اللہ تعالی ہم کو ان کے علوم سے نفع عطا فرمائے) یہ جو صوفیہ رقص کرتے ہیں وجد کے وقت کیا اس کی بھی کوئی اصل ہے؟

تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب دیا: جی ہاں: اس کی بھی اصل ہے، حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رقص کیا تھا جب ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جعفر! تم میرے خلق وخُلق میں مشابہ ہو، تو اس خطاب کی لذت


www.waseemziyai.com

سے انہوں نے رقص کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے بھی اس عمل پر انکار نہیں کیا، بس قیام (جو رسول اللہ ﷺ کے میلاد کے وقت درود وسلام پڑھنے کے لئے کرتے ہیں) اور رقص مجالس ذکر وسماع میں یہ بڑے بڑے ائمہ کرام سے منقول ہے جن میں شیخ الاسلام عز الدین ابن عبد السلام بھی شامل ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۱۱)

## امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا میلاد شریف کے متعلق نظریہ

وَقَدْ سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ حَافِظُ الْعَصْرِ أبو الفضل ابن حجر عَنْ عَمَلِ الْمَوْلِدِ، فَأَجَابَ بِمَا نَصُّهُ: أَصْلُ عَمَلِ الْمَوْلِدِ بِدْعَةٌ لَمْ تُنْقَلْ عَنْ أَحَدٍ مِنَ السَّلَفِ الصَّالِحِ مِنَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ، وَلَكِنَّهَا مَعَ ذَلِكَ قَدِ اشْتَمَلَتْ عَلَى مَحَاسِنَ وَضِدِّهَا، فَمَنْ تَحَرَّى فِي عَمَلِهَا الْمَحَاسِنَ وَتَجَنَّبَ ضِدَّهَا كَانَ بِدْعَةً حَسَنَةً وَإِلَّا فَلَا، قَالَ: وَقَدْ ظَهَرَ لِي تَخْرِيجُهَا عَلَى أَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ مِنْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: هُوَ يَوْمٌ أَغْرَقَ اللَّهُ فِيهِ فرعون وَنَجَّى مُوسَى فَنَحْنُ نَصُومُهُ شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى، فَيُسْتَفَادُ مِنْهُ فِعْلُ الشُّكْرِ لِلَّهِ عَلَى مَا مَنَّ بِهِ فِي يَوْمٍ مُعَيَّنٍ مِنْ إِسْدَاءِ نِعْمَةٍ أَوْ دَفْعِ نِقْمَةٍ، وَيُعَادُ ذَلِكَ فِي نَظِيرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ، وَالشُّكْرُ لِلَّهِ يَحْصُلُ بِأَنْوَاعِ الْعِبَادَةِ كَالسُّجُودِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالتِّلَاوَةِ، وَأَيُّ نِعْمَةٍ أَعْظَمُ مِنَ النِّعْمَةِ بِبُرُوزِ هَذَا النَّبِيِّ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ؟.

### ترجمہ

شیخ الاسلام الحافظ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے میلاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہ جواب دیا: کہ میلاد کے عمل کی اصل بدعت ہے، جو کہ قرون ثلثہ کے سلف وصالحین میں سے کسی سے منقول نہیں ہے، لیکن بدعت ہونے کے ساتھ ساتھ یہ اچھے کاموں اور ان کی ضد پر مشتمل ہے، اور جو شخص اس کے محاسن پر نظر رکھتے ہوئے اور ان کی ضد سے اجتناب کرتے ہوئے یہ عمل کرے تو بدعت حسنہ ہے، ورنہ نہیں، اور فرمایا کہ میرے لئے اس عمل کی تخریج ایک اصل مقرر سے ظاہر ہوئی جو کہ صحیحین میں ثابت ہے، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو یوم عاشور کا روزہ رکھتے ہوئے پایا، پھر ان سے اس کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالی نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو نجات دی تو ہم اس کے شکرانے میں روزہ رکھتے ہیں، تو اس سے مستفاد ہوتا ہے جس دن اللہ تعالی کوئی نعمت عطا فرما کر یا کسی مصیبت کو دور کرکے احسان فرمائے تو اس معین دن میں اللہ تعالی کا شکر ادا کیا جائے اور ہر سال اسی دن کی مثل فعل شکر کا اعادہ کیا جائے اور اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا عبادت کی اقسام میں سے ہو کسی کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے سجدہ، روزہ، صدقہ، تلاوت اور اس روز یعنی بارہ ربیع الاول شریف کو نبی رحمت شفیع امت ﷺ کے ظہور سے بڑھ کر کونسی نعمت ہے۔؟

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۱:۲۲۹)

## حضرت خضر علیہ السلام کی حیات کے متعلق امام کا نظریہ

وَفِي حَيَاة الْخضر مَا يرد على ابْن الْجَوْزِيّ فِي إِنْكَار حَيَاته على أَنه نَاقض نَفسه فَإِنَّهُ روى بِإِسْنَادِهِ الْمُتَّصِل



www.waseemziyai.com

أربع رِوَايَات تدل على حَيَاته مِنهَا.

عَن عَليّ كرم الله وَجهه أَنه رَآهُ مُتَعَلقا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَة.

وَمِنهَا عَن ابْن عَبَّاس رَضِي الله عَنهُمَا قَالَ وَلَا أعلمهُ إِلَّا مَرْفُوعا عَن النَّبِي صلى الله عليه وسلم قَالَ يلتقي الْخضر وإلياس فِي كل عَام فِي الْمَوْسِم فيحلق كل وَاحِد مِنْهُمَا رَأس صَاحبه.

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی (۱۲: ۷۳))

وَمِنهَا عَن عَليّ كرم الله وَجهه أَنه يجْتَمع مَعَ إسْرَافيل وَجِبْرِيل وَمِيكَائِيل بِعَرَفَات والحجيج بهَا.

ترجمہ

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی حیات کے متعلق امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جو کہا ہے وہ حیات نہیں ہیں خود انہوں نے اپنی اس بات کو چار روایات ان کی حیات پر لاکر رد کر دیا ہے۔

حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ لپٹے ہوئے دیکھا ہے۔

اور ان روایات میں سے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بھی ہے جو انہوں نے مرفوعا روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں حج کے موسم میں ملتے ہیں اور ایک دوسرے کا حلق کرتے ہیں۔

اور یہ روایت بھی حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام اور حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام کے ساتھ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۱۸)

غیر مقلدین کا ایک انتہائی غلیظ زبان رکھنے والا مولوی ہے جس کو معراج ربانی کہتے ہیں اس نے اپنی ایک تقریر میں کہا ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام زندہ ہیں وہ بے غیرت ہیں۔ اور یہ عقیدہ بے غیرتوں والا ہے۔ استغفر اللہ العظیم

## غوث وقطب کے متعلق امام ابن حجر مکی شافعی کا فرمان

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ :ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالُوا :الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .قَالَ :لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا، يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمِ الْعَذَابُ .

وفي رواية

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :الْأَبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ



www.waseemziyai.com

كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا .
قَالَ اليافعي رَضِيَ الله عَنهُ قَالَ بعض العارفين وَالْوَاحد الْمَذْكُور فِي هَذَا الحَدِيث هُوَ القطب وَهُوَ الْغَوْث قَالَ بَعضهم لم يذكر رَسُول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر ہو رہا تھا جبکہ وہ عراق میں مقیم تھے، تو اہل عراق نے کہا: اے امیر المومنین! ان کو برا بھلا کہیں تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے، جب ان میں سے کوئی دنیا سے چلا جائے گا تو اللہ تعالی اس کی جگہ دوسرا آدمی لے آئے گا، اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے سے بادل برستے ہیں اور جن کے توسل سے دشمنوں پر فتح ونصرت طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے ذریعے عذاب کوٹالا جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس آدمی ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہوں گے، اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالی اہل زمین سے عذاب کو ہٹائے گا اور ان کو ابدال کہا جائے گا۔

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے ایک کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ اس ایک سے مراد قطب ہے اور ہی غوث ہے۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۳۰)

## اوراد صوفیہ کرام کے متعلق امام کا نظریہ

وأوراد الصُّوفِيَّة الَّتِي يقرؤونها بعد الصَّلَوَات على حسب عاداتهم فِي سلوكهم لَهَا أصل أصيل فقد روى الْبَيْهَقِيّ عَن أنس رَضِي الله عَنهُ أَن النَّبِي صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: (لأَن أذكر الله تَعَالَى مَعَ قوم بعد صَلَاة الْفجْر إِلَى طُلُوع الشَّمْس أحبُّ إِلَيّ من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلأَن أذكر الله تَعَالَى مَعَ قوم بعد صَلَاة الْعَصْر إِلَى أَن تغيب الشَّمْس أحبُّ إِلَيّ من الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)

وروى أَبُو دَاوُد عَنهُ أَنه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: (لأَنُ أقعد مَعَ قوم يذكرُونَ الله تَعَالَى من صَلَاة الْعَصْر إِلَى أَن تغرب الشَّمْس أحبُّ إِلَيّ من أَن أعتق أَرْبَعَة من ولد إِسْمَاعِيل، وَلأَن أقعد مَعَ قوم يذكرُونَ الله تَعَالَى من صَلَاة الْغَدَاة حَتَّى تطلع الشَّمْس أحبُّ إِلَيّ من أَن أعتق أَرْبَعَة)

وروى أَبُو نعيم إِنَّه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَال: (مجَالِس الذّكر تنْزل عَلَيْهِم السكينَة وتحفُّ بهم الْمَلَائِكَة وتغشاهم الرَّحْمَة وَيذكرهُمُ الله)

وروى أَحْمد وَمُسلم أَنه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم قَالَ: (لَا يقْعد قوم يذكرُونَ الله إِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَنزلت عَلَيْهِم السكينَة وَذكرهمُ الله فِيمَن عِنْده)

وَإِذا ثَبت أَنَّ لِمَا يعتاده الصُّوفِيَّة من اجْتِمَاعهم على الْأَذْكَار والأوراد بعد الصُّبْح وَغَيره، أصلا صَحِيحا



www.waseemziyai.com

من السّنة وَهُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ فَلَا اعْتِرَاض عَلَيْهِم فِي ذَلِك.

ترجمہ

صوفیاء کرام جو اوراد و وظائف پڑھتے ہیں نمازوں کے بعد اپنے سلوک کے تحت ان کی اصل اصیل موجود ہے، امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھ کر فجر کی نماز کے بعد سے سورج نکلنے تک اللہ تعالی کا ذکر کروں مجھے یہ دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے اور یہ کہ میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھ کر عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک اللہ تعالی کا ذکر کروں یہ میرے لئے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔

امام ابوداؤد رحمۃ اللہ تعالی علیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھ کر عصر سے مغرب تک اللہ تعالی کا ذکر کروں یہ میرے لئے اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور یہ کہ میں ایک قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالی کا ذکر کر رہے ہوں صبح کی نماز سے سورج طلوع ہونے تک یہ میرے لئے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام ابونعیم رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذکر کی مجالس پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور فرشتے رحمت کے پروں کے ساتھ ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالی کی رحمت ان پر سایہ کر لیتی ہے اور اللہ تعالی ان کا چرچا فرماتا ہے۔

امام احمد و مسلم رحمۃ اللہ تعالی علیہما نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں بھی کوئی قوم جمع ہو کر اللہ تعالی کا ذکر کرتی ہے اللہ تعالی کے فرشتے ان کو ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالی ان کا ذکر اپنے ہاں موجود جماعت میں کرتا ہے۔

اب ثابت ہو گیا کہ جو صوفیاء کرام جمع ہو کر ذکر کرتے ہیں اور صبح کی نماز کے بعد اوراد پڑھتے ہیں یہ سنت صحیحہ سے ثابت ہے تو اب اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۵۵)

## بدعت کے متعلق امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وَقَول السَّائِل نفع الله بِهِ: وَهل الِاجْتِمَاع للبدع الْمُبَاحَة جَائِز؟ جَوَابه نعم جَائِز قَالَ الْعِزّ بن عبد السَّلَام رَحمَه الله تَعَالَى: الْبِدْعَة فعل مَا لم يعْهَد فِي عهد النبيّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، وتنقسم إِلَى خَمْسَة أَحْكَام يَعْنِي الْوُجُوب وَالنَّدْب الخ، وَطَرِيق معرفَة ذَلِك أَن تعرض البدعة على قَوَاعِد الشَّرْع فَأَي حكم دخلت فِيهِ فَهِيَ مِنْهُ، فَمن الْبدع الْوَاجِبَة تعلم النَّحْو الَّذِي يفهم بِهِ الْقُرْآن وَالسّنة، وَمن الْبدع الْمُحرمَة مَذْهَب نَحْو الْقَدَرِيَّة، وَمن الْبدع المندوبة إِحْدَاث نَحْو الْمدَارِس والاجتماع لصَلَاة التَّرَاوِيح، وَمن الْبدع الْمُبَاحَة المصافحة بعد الصَّلَاة وَمن الْبدع الْمَكْرُوهَة زَخْرفة الْمَسَاجِد والمصاحف أَي بِغَيْر الذَّهَب وَإِلَّا فَهِيَ مُحرمَة، وَفِي الحَدِيث (كل بدْعَة ضَلَالَة وكل ضَلَالَة فِي النَّار) وَهُوَ مَحْمُول على الْمُحرمَة لَا غير.

ترجمہ

سائل کا قول: اللہ تعالی اس کو نفع عطا فرمائے کیا میلاد شریف کی محفل کے لئے لوگوں کا جمع ہونا بدعت ہے جائز ہے۔؟

www.waseemziyai.com

امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام عز الدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں کہ یہ جائز ہے۔

بدعت وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہ ہو۔

بدعت کی حکمی طور پر پانچ قسمیں ہیں، یعنی واجب وندب الی آخرہ۔اور ان کی معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ تو بدعت کو قواعد شریعت پر پیش کر پھر دیکھا جائے گا کہ یہ کس حکم کے تحت داخل ہوتی ہے، بس بدعت واجبہ یہ ہے کہ جیسے علم نحو سیکھنا جس کے ساتھ قرآن وحدیث کی سمجھ آئے، اور بدعت محرمہ یہ ہے کہ نئے مذہب کی بنیاد رکھ دینا جیسے قدریوں کا مذہب، اور بدعت مندوبہ جیسے علم نحو کے لئے مدارس کا قیام، اور نماز تراویح کے لئے لوگوں کا جمع ہونا،

اور بدعت مباحہ میں سے بعد نماز لوگوں کا مصافحہ کرنا، اور بدعت مکروہ: مساجد اور قرآن کریم کو سونے کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ مزین کرنا، ہاں اگر نے سونے کے ساتھ مزین کیا تو پھر یہ بھی حرام ہے، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان شریف (کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار) یہ حدیث شریف صرف اور صرف حرام کام پر محمول ہے اس کے علاوہ پر نہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علي بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاري، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۱۰۹)

## اذان کے بعد درود وسلام پڑھنے کے متعلق امام کا نظریہ

(وَ) يُسَنُّ (لِكُلٍّ) مِنَ الْمُؤَذِّنِ، وَالْمُقِيمِ وَسَامِعِهِمَا (أَنْ يُصَلِّيَ) وَيُسَلِّمَ (عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَرَاغِهِ) مِنَ الْأَذَانِ، أَوِ الْإِقَامَةِ لِلْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ عَقِبَ الْأَذَانِ فِي خَبَرِ مُسْلِمٍ.

### ترجمہ

اذان واقامت کہنے والوں اور سننے والوں کے لئے سنت ہے کہ آذان اور اقامت سے فارغ ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام پڑھیں، کیونکہ مسلم شریف میں حدیث شریف ہے۔اذان کے بعد درود پاک پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(تحفۃ المحتاج فی شرح المنہاج لامام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۵: ۱۴۳) المکتبۃ التجاری الکبری مصر

# حضرت سیدنا شیخ الحدیث امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی سنہ (۹۱۱ھ) بھی صوفی ہیں

### ہر امتی پر ہمہ وقت نظر

النَّظَرِ فِي أَعْمَالِ أُمَّتِهِ وَالِاسْتِغْفَارِ لَهُمْ مِنَ السَّيِّئَاتِ، وَالدُّعَاءِ بِكَشْفِ الْبَلَاءِ عَنْهُمْ، وَالتَّرَدُّدِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ لِحُلُولِ الْبَرَكَةِ فِيهَا، وَحُضُورِ جِنَازَةِ مَنْ مَاتَ مِنْ صَالِحِ أُمَّتِهِ، فَإِنَّ هَذِهِ الْأُمُورَ مِنْ جُمْلَةِ أَشْغَالِهِ فِي



www.waseemziyai.com

الْبَرْزَخِ كَمَا وَرَدَتْ بِذَلِكَ الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے اعمال پر نظر رکھنا اوران کے لئے گناہوں سے استغفار کرنا، ان سے بلاؤں کے دور ہونے کی دعا کرنا، اطراف زمین میں اپنے غلاموں کو برکت دینے کیلئے آنا جانا، اورکوئی نیک امتی فوت ہوجائے تو اس کے جنازے میں تشریف لانا یہ تمام امور رسول اللہ ﷺ کے عالم برزخ میں اشغال ہیں، جیسا کہ اس کے بارے میں احادیث شریفہ اورآثار وارد ہوئے ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲: ۳۱۵)

## یاغوث اعظم المدد کا نعرہ لگانا

فمن اراد فليستقبل القبلة وليقراء الفاتحة وآية الكرسي ،والم نشرح ى ويهدى ثوابهالسيدى الشيخ الامام عبدالقادرالجيلاني رضى الله عنه ويخطوويسيرالى جهة المشرق احدى عشرة خطوة ينادى : ياسيدعبدالقادرالجيلاني عشرمرات ثم تطلب حاجة .

ترجمہ

جوشخص یہ ارادہ کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ قبلہ کی جانب منہ کرے اور فاتحہ شریف، سورۃ الم نشرح، اورآیۃ الکرسی پڑھے اوراس کا ثواب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کرے اور بغداد معلّٰی کی جانب گیارہ قدم چلے اوردس بار یہ کہے۔

﴿یاسیدی عبدالقادرالجیلانی﴾

پھراپنی حاجت طلب کرے۔

(الرحمۃ فی الطب والحکمۃ لامام جلال الدین السیوطی: ۲۶۴) مکتبہ نورالقرآن کانسی روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان

شرک فروخت مولوی کیا کہیں گے کہ اب حضرت سیدنا امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی المدد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نعرہ لگادیا ہے۔

## قطب ابدال اوتاد کے متعلق امام السیوطی کا نظریہ

فَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ مَنْ لا عِلْمَ عِنْدَهُ إِنْكَارُ مَا اشْتُهِرَ عَنِ السَّادَةِ الْأَوْلِيَاءِ مِنْ أَنَّ مِنْهُمْ أَبْدَالًا وَنُقَبَاءَ وَنُجَبَاءَ وَأَوْتَادًا وَأَقْطَابًا، وَقَدْ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ بِإِثْبَاتِ ذَلِكَ فَجَمَعْتُهَا فِي هَذَا الْجُزْءِ لِتُسْتَفَادَ وَلَا يُعَوَّلُ عَلَى إِنْكَارِ أَهْلِ الْعِنَادِ وَسَمَّيْتُهُ" الْخَبَرُ الدَّالُّ عَلَى وُجُودِ الْقُطْبِ وَالْأَوْتَادِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَبْدَالِ" وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ.

ترجمہ

اولیاء کبار سے یہ جو مشہور ہے کہ ان میں سے کچھ ابدال کچھ نجباء ونقباء اوراوتاد واقطاب ہیں، مجھے بعض بے علم یعنی جاہل لوگوں کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ احادیث وآثار اس کے اثبات پر وارد ہیں، پس میں نے وہ احادیث



www.waseemziyai.com

وآثار اس رسالے میں جمع کئے ہیں تاکہ ان سے استفادہ کیا جائے اور اہل عناد کے انکار کی پرواہ نہ کی جائے اور میں نے اس رسالے کا نام " اَلْخَبَرُ الدَّالُّ عَلَى وُجُودِ الْقُطْبِ وَالْأَوْتَادِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَبْدَالِ" رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲۹۱:۲) دار الفکر للطباعة والنشر ، بیروت لبنان

اس سے ثابت ہوا کہ جولوگ ان اصلاحات کا انکار کرتے ہیں اوران بزرگان کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کو امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جاہل اور اہل عناد کہتے ہیں ۔لھذا آج جو دین کے دشمن اللہ تعالیٰ کے اولیاء کا انکار کرتے ہیں ان کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔

## حضرت امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

فَأَقُولُ :وَرَدَ فِي ذَلِكَ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وأنس، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وأم سلمة رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَمِنْ مُرْسَلِ الحسن، وعطاء ، وبكر بن خنيس، وَمِنَ الْآثَارِ عَنِ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مَا لا يُحْصَى.

### ترجمہ

میں کہتا ہوں کہ اس بارے میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوداؤد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع وموقوف احادیث اور امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت عطاء، حضرت بکر، ابن خنیس سے مرسل احادیث اور تابعین اوران کے بعد کے علماء کرام سے بے آثار وارد ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲۹۱:۲)

## حیات النبی ﷺ اور امام جلال الدین السیوطی

فَأَقُولُ :حَيَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرِهِ هُوَ وَسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ مَعْلُومَةٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِيًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْأَدِلَّةِ فِي ذَلِكَ وَتَوَاتَرَتْ (بِهِ) الْأَخْبَارُ، وَقَدْ أَلَّفَ الْبَيْهَقِيُّ جُزْءًا فِي حَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ فِي قُبُورِهِمْ.

### ترجمہ

میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبرانور میں حیات اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات ہمارے نزدیک قطعی علم کے ساتھ معلوم ہے کہ اس پر ہمارے نزدیک دلائل قائم ہیں اوراس بارے میں روایات متواتر ہیں۔



www.waseemziyai.com

الحاوی للفتاوی:عبدالرحمٰن بن أبی بکر،جلال الدین السیوطی (۲:۲۷۸)

## احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں

فَهٰذِهِ الْأَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلَى حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ.

ترجمہ

یہ اخبار دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

(الحاوی للفتاوی:عبدالرحمٰن بن أبی بکر،جلال الدین السیوطی (۲:۱۷۹)

نوٹ:

یادرہے حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ کے متعلق ایک مکمل رسالہ تحریر فرمایا ہے جس کا نام آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے

﴿أَنْبَاءُ الْأَذْكِيَاءِ بِحَيَاةِ الْأَنْبِيَاءِ﴾

رکھا ہے،اس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے کہ امام جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ تعالی کا نظریہ کیا ہے۔

## حالت بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى، وَبَعْدُفَقَدْ كَثُرَ السُّؤَالُ عَنْ رُؤْيَةِ أَرْبَابِ الْأَحْوَالِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقَظَةِ، وَإِنَّ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِ الْعَصْرِ مِمَّنْ لَا قَدَمَ لَهُمْ فِي الْعِلْمِ بَالَغُوا فِي إِنْكَارِ ذٰلِكَ وَالتَّعَجُّبِ مِنْهُ وَادَّعَوْا أَنَّهُ مُسْتَحِيلٌ، فَأَلَّفْتُ هٰذِهِ الْكُرَّاسَةَ فِي ذٰلِكَ وَسَمَّيْتُهَا تَنْوِيرُ الْحَلَكِ فِي إِمْكَانِ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ وَالْمَلَكِ، وَنَبْدَأُ بِالْحَدِيثِ الصَّحِيحِ الْوَارِدِ فِي ذٰلِكَ:أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وأبو داود مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ:صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي )وَأَخْرَجَ الطَّبَرَانِيُّ مِثْلَهُ مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَثْعَمِيِّ، وَمِنْ حَدِيثِ أبي بكرة، وَأَخْرَجَ الدَّارِمِيُّ مِثْلَهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي قَتَادَةَ (الْأَنْصَارِيِّ)قَالَ الْعُلَمَاءُ:اخْتَلَفُوا فِي مَعْنَى قَوْلِهِ (فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ)فَقِيلَ:مَعْنَاهُ فَسَيَرَانِي فِي الْقِيَامَةِ، وَتُعُقِّبَ بِأَنَّهُ بِلَا فَائِدَةٍ فِي هٰذَا التَّخْصِيصِ لِأَنَّ كُلَّ أُمَّتِهِ يَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ رَآهُ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يَرَهُ، وَقِيلَ:الْمُرَادُ مَنْ آمَنَ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَمْ يَرَهُ لِكَوْنِهِ حِينَئِذٍ غَائِبًا عَنْهُ فَيَكُونُ مُبَشِّرًا لَهُ أَنَّهُ لَا بُدَّ أَنْ يَرَاهُ فِي الْيَقَظَةِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ عَلَى ظَاهِرِهِ فَمَنْ رَآهُ فِي النَّوْمِ فَلَا بُدَّ أَنْ يَرَاهُ فِي الْيَقَظَةِ يَعْنِي بِعَيْنَيْ رَأْسِهِ وَقِيلَ بِعَيْنٍ فِي قَلْبِهِ.

ترجمہ

تمام تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں اور سلام ہو اللہ تعالی کے بندوں میں سے چنی ہوئی ذات یعنی محمد ﷺ پر

اما بعد: یہ سوال بہت زیادہ ہونے لگا تھا کہ اولیاء اللہ کا رسول اللہ ﷺ کو حالت بیداری میں دیکھنے کے متعلق۔

تو اس کے بارے میں ہمارے زمانے کے کچھ لوگوں نے جن کے پاس علم ہی نہیں ہے وہ اس بات کا انکار کررہے

www.waseemziyai.com

ہیں اور انکار کرنے میں بھی مبالغہ کر رہے ہیں، اور وہ یہ دعوی کر رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت حالت بیداری میں محال ہے۔

تو میں نے یہ رسالہ ان کے جواب میں تحریر کیا ہے اور اس کا نام

﴿تَنْوِيرُ الْحَلَكِ فِي إِمْكَانِ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ وَالْمَلَكِ﴾

کھا ہے اور ہم اس میں حدیث صحیح سے ابتداء کریں گے جو اس بارے میں وارد ہے، جس کو امام البخاری و مسلم اور امام ابوداوٗد نے نقل کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی نے اس کی مثل حضرت سیدنا مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور ابوبکرہ کی حدیث شریف بھی اس بارے میں وارد ہے، امام دارمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی حضرت سیدنا ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

علماء کرام فرماتے ہیں: اس معنی

(فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ

میں اختلاف ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب جاگتے ہوئے بھی دیکھے گا۔

## اس کے متعلق کئی اقوال ملتے ہیں

## قول اول

یہ بھی کہا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن دیکھے گا۔

امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس تخصیص کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے کہ کیونکہ قیامت کے دن تو رسول اللہ ﷺ کا ہر ایک امتی رسول اللہ ﷺ کا دیدار کرے گا، جس نے دنیا میں دیکھا ہے یا نہیں دیکھا تو اس پھر اس حدیث شریف کا مطلب کیا ہوا۔

## قول ثانی

دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا مگر رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں نہ دیکھ سکا وہ رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں دیکھے گا۔

یعنی جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا مگر رسول اللہ ﷺ کو دیکھ نہ سکا یہ اس کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں وصال شریف سے پہلے پہلے آکر دیکھ لے گا۔

## قول ثالث

ایک قوم اس فرمان شریف کے ظاہری معنی مراد لیتی ہے، جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بیداری میں دیکھے گا، یعنی سر کی آنکھ کے ساتھ اور یہ بھی کہا گیا ہے یہ وہ دل کی آنکھ کے ساتھ دیکھے گا۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۰۸)

جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی حالت بیداری میں زیارت کے منکر ہیں انکو امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ انکو جاہل کہہ رہے ہیں



www.waseemziyai.com

،اور یہی وبا آج بھی عام ہے جس کو کچھ بھی پتہ نہیں ہے وہ بھی انکار کر دیتا ہے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی زیارت جاگتے ہوئے ہوجائے حالانکہ آپ ﷺ تو دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالی ان لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی محبت میں حصہ عطا فرمائے اور یہ بھی اندھے نہ رہیں۔

## عوام الناس کو رسول اللہ ﷺ کا دیدار بیداری کب ہوتا ہے؟

وُقُوعُ الرُّؤْيَةِ الْمَوْعُودِ بِهَا فِي الْيَقَظَةِ عَلَى الرُّؤْيَةِ فِي الْمَنَامِ وَلَوْ مَرَّةً وَاحِدَةً تَحْقِيقًا لِوَعْدِهِ الشَّرِيفِ الَّذِي لَا يُخْلَفُ، وَأَكْثَرُ مَا يَقَعُ ذَلِكَ لِلْعَامَّةِ قُبَيْلَ الْمَوْتِ عِنْدَ الِاحْتِضَارِ، فَلَا يَخْرُجُ رُوحُهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى يَرَاهُ وَفَاءً بِوَعْدِهِ، وَأَمَّا غَيْرُهُمْ فَتَحْصُلُ لَهُمُ الرُّؤْيَةُ فِي طُولِ حَيَاتِهِمْ إِمَّا كَثِيرًا وَإِمَّا قَلِيلًا بِحَسَبِ اجْتِهَادِهِمْ وَمُحَافَظَتِهِمْ عَلَى السُّنَّةِ، وَالْإِخْلَالُ بِالسُّنَّةِ مَانِعٌ كَبِيرٌ.

### ترجمہ

حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ خواب میں دیدار کے بعد جس کے دیدار کا وعدہ کیا گیا ہے اس کا وقوع ضرور ہوتا ہے اگرچہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو رسول اللہ ﷺ کے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے تا کہ اس کے خلاف نہ ہو، اکثر عوام کو تو موت سے تھوڑا پہلے رسول اللہ ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوتی ہے، اس وقت تک روح نہیں نکلتی جب تک کہ یہ رسول اللہ ﷺ کو بیداری میں دیکھ نہ لے اور وہ وعدہ پورا نہ ہو جائے، اور بہر حال ان کے علاوہ جو لوگ ہیں ان کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوتی رہتی زیادہ بار یا تھوڑی بار یہ ان کی کوششوں اور سنت کی پیروی پر منحصر ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی سنت شریفہ کا ترک رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ ہونے کا بہت بڑا سبب ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۰۹)

## ایمان والدین مصطفی ﷺ ورضی اللہ عنہما

مَسْأَلَةٌ: الْحُكْمُ فِي أَبَوَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا نَاجِيَانِ وَلَيْسَا فِي النَّارِ، صَرَّحَ بِذَلِكَ جَمْعٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ، وَلَهُمْ فِي تَقْرِيرِ ذَلِكَ مَسَالِكُ:

**الْمَسْلَكُ الْأَوَّلُ**: أَنَّهُمَا مَاتَا قَبْلَ الْبَعْثَةِ، وَلَا تَعْذِيبَ قَبْلَهَا؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا) (الإسراء: ۱۵) وَقَدْ أَطْبَقَتْ أَئِمَّتُنَا الْأَشَاعِرَةُ مِنْ أَهْلِ الْكَلَامِ وَالْأُصُولِ وَالشَّافِعِيَّةُ مِنَ الْفُقَهَاءِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ تَبْلُغْهُ الدَّعْوَةُ يَمُوتُ نَاجِيًا، وَأَنَّهُ لَا يُقَاتَلُ حَتَّى يُدْعَى إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنَّهُ إِذَا قُتِلَ يُضْمَنُ بِالدِّيَةِ وَالْكَفَّارَةِ، نَصَّ عَلَيْهِ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَائِرُ الْأَصْحَابِ، بَلْ زَادَ بَعْضُ الْأَصْحَابِ وَقَالَ: إِنَّهُ يَجِبُ فِي قَتْلِهِ الْقِصَاصُ، وَلَكِنَّ الصَّحِيحَ خِلَافُهُ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ حَقِيقِيٍّ، وَشَرْطُ الْقِصَاصِ الْمُكَافَأَةُ، وَقَدْ عَلَّلَ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ كَوْنَهُ إِذَا مَاتَ لَا يُعَذَّبُ بِأَنَّهُ عَلَى أَصْلِ الْفِطْرَةِ، وَلَمْ يَقَعْ مِنْهُ عِنَادٌ، وَلَا جَاءَهُ رَسُولٌ فَكَذَّبَهُ، وَهَذَا الْمَسْلَكُ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ کے والدین شریفین کے متعلق حکم یہ ہے کہ وہ دونوں نجات پانے والے ہیں اور دونوں دوزخ میں نہیں ہیں اس کی تمام علماء کرام نے تصریح کی ہے، علماء کرام کے مسالک مختلف ہیں ہم ان کو بیان کرتے ہیں۔

## مسلک اول

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہما کا وصال شریف رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی ہوگیا تھا، اور بعثت سے پہلے جو دنیا سے جا چکے ہیں ان پر کوئی عذاب نہیں ہے اور اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے (وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا) کہ ہماری یہ شان نہیں ہے کہ ہم کسی کو عذاب دیں جب تک کہ رسول نہ بھیج دیں۔

ہمارے ائمہ اشاعرہ اہل کلام میں سے اور اصولیوں سے اور شوافع فقہاء کرام اسی بات پر متفق ہیں کہ جو شخص فوت ہوگیا اور اس تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچا تو وہ نجات پانے والا ہے، اور اس کے ساتھ اس وقت تک قتال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کو اسلام کی دعوت نہ دے دی جائے، اگر اس کو اسلام کی دعوت دینے سے پہلے کسی نے قتل کر دیا تو اس کی دیت و کفارہ دینا لازم ہوگا، یہی امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ان کے سارے اصحاب نے کہا ہے۔

بلکہ بعض اصحاب نے تو یہ کہا ہے کہ اس کو قصاصا قتل کیا جائے گا مگر بات وہی پہلی صحیح ہے۔

بعض فقہاء کرام نے اس کی علت بیان کی ہے کہ جب وہ اسلام کے آنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ فطرت پر فوت ہوا ہے، اور اس سے اسلام کی دشمنی واقع نہیں ہوئی، اور نہ ہی اس نے رسول کی تکذیب کی ہے، یہ ہے پہلا مسلک جو میں نے سنا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۲۴)

## امام مناوی کا جلال

وَهَذَا الْمَسْلَكُ أَوَّلَ مَا سَمِعْتُهُ فِي هَذَا الْمَقَامِ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ مِنْ شَيْخِنَا شَيْخِ الْإِسْلَامِ شرف الدين المناوي، فَإِنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَالِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ فِي النَّارِ؟ فَزَأَرَ فِي السَّائِلِ زَأْرَةً شَدِيدَةً، فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: هَلْ ثَبَتَ إِسْلَامُهُ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ مَاتَ فِي الْفَتْرَةِ، وَلَا تَعْذِيبَ قَبْلَ الْبَعْثَةِ.

ترجمہ

یہ ہے وہ پہلا مسلک جس میں ہم نے اپنے شیخ شیخ الاسلام شرف الدین المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سنا کہ جب ان سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے والد ماجد حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا کہ کیا وہ دوزخ میں ہیں؟ تو بس آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فورا! شیر کی طرح گرجے اور سخت غصہ فرمایا تو اس نے کہا: کیا ان کا اسلام ثابت ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: ان کا وصال شریف زمانہ فطرت میں ہوا ہے اور جو زمانہ فطرت میں فوت ہو جائے اس پر کوئی عذاب نہیں ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۲۴)

یہاں امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ائمہ کرام نے بہت سے اقوال نقل کیے ہیں مگر ہم بخوف طولت اتنے پر ہی اکتفا کرتے

www.waseemziyai.com

ہیں۔

## اَلْمَسْلَکُ الثَّانِی

:أَنَّهُمَا لَمْ يَثْبُتْ عَنْهُمَا شِرْكٌ بَلْ كَانَا عَلَى الْحَنِيفِيَّةِ دِينِ جَدِّهِمَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَمَا كَانَ عَلَى ذَلِكَ طَائِفَةٌ مِنَ الْعَرَبِ، كزيد بن عمرو بن نفيل، وورقة بن نوفل، وَغَيْرِهِمَا، وَهَذَا الْمَسْلَكُ ذَهَبَتْ إِلَيْهِ طَائِفَةٌ، مِنْهُمُ الْإِمَامُ فخر الدين الرازی: فَقَالَ فِي كِتَابِه"أَسْرَارِ التَّنْزِيلِ "مَا نَصُّهُ: قِيلَ: إِنْ آزر لَمْ يَكُنْ وَالِدَ إِبْرَاهِيمَ، بَلْ كَانَ عَمَّهُ، وَاحْتَجُّوا عَلَيْهِ بِوُجُوهٍ: مِنْهَا أَنَّ آبَاءَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا كُفَّارًا، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ وُجُوهٌ: مِنْهَا قَوْلُهُ تَعَالَى: (الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ: وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ)(الشعراء ۲۱۸، ۲۱۹)قِيلَ: مَعْنَاهُ أَنَّهُ كَانَ يَنْقُلُ نُورَهُ مِنْ سَاجِدٍ إِلَى سَاجِدٍ، وَبِهَذَا التَّقْدِيرِ فَالْآيَةُ دَالَّةٌ عَلَى أَنَّ جَمِيعَ آبَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مُسْلِمِينَ، وَحِينَئِذٍ يَجِبُ الْقَطْعُ بِأَنَّ وَالِدَ إِبْرَاهِيمَ مَا كَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، إِنَّمَا ذَاكَ عَمُّهُ، أَقْصَى مَا فِي الْبَابِ أَنْ يُحْمَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ)(الشعراء ۲۱۹)عَلَى وُجُوهٍ أُخْرَى وَإِذَا وَرَدَتِ الرِّوَايَاتُ بِالْكُلِّ وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَهَا وَجَبَ حَمْلُ الْآيَةِ عَلَى الْكُلِّ، وَمَتَى صَحَّ ذَلِكَ ثَبَتَ أَنَّ وَالِدَ إِبْرَاهِيمَ مَا كَانَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، ثُمَّ قَالَ: وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ آبَاءَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا مُشْرِكِينَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَمْ أَزَلْ أُنْقَلُ مِنْ أَصْلَابِ الطَّاهِرِينَ إِلَى أَرْحَامِ الطَّاهِرَاتِ. وَقَالَ تَعَالَى: (إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ)(التوبة: ۲۸)فَوَجَبَ أَنْ لَا يَكُونَ أَحَدٌ مِنْ أَجْدَادِهِ مُشْرِكًا هَذَا كَلَامُ الْإِمَامِ فخر الدين بِحُرُوفِهِ، وَنَاهِيكَ بِهِ إِمَامَةً وَجَلَالَةً، فَإِنَّهُ إِمَامُ أَهْلِ السُّنَّةِ فِي زَمَانِهِ، وَالْقَائِمُ بِالرَّدِّ عَلَى فِرَقِ الْمُبْتَدِعَةِ فِي وَقْتِهِ، وَالنَّاصِرُ لِمَذْهَبِ الْأَشَاعِرَةِ فِي عَصْرِهِ، وَهُوَ الْعَالِمُ الْمَبْعُوثُ عَلَى رَأْسِ الْمِائَةِ السَّادِسَةِ لِيُجَدِّدَ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ أَمْرَ دِينِهَا.

ترجمہ

## مسلک ثانی

حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرا مسلک یہ ہے کہ حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا سے شرک ثابت نہیں ہے، بلکہ وہ دونوں اپنے دادا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک پر تھے، جیسا عرب میں ایک گروہ اسی دین پر قائم رہا، جیسے زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل وغیرہ۔

اس مسلک کی طرف امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گئے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب ''اسرار التنزیل'' میں لکھا ہے کہ آزر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا والد نہیں بلکہ چچا تھا، اور انہوں نے اس پر کئی وجوہ سے دلیل پکڑی ہے، پہلی توجہ یہ ہے کہ نبی کا والد کافر نہیں ہوتا اور اس پر بھی بہت سی وجود سے دلالت ہوتی ہے،

(الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ: وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ)(الشعراء ۲۱۸، ۲۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو۔ اور نمازیوں میں تمہارے دورے کو۔ کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ



www.waseemziyai.com

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا نور مبارک اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے والوں سے سجدہ کرنے والوں کی طرف ہی منتقل ہوتا رہا ہے، اس تقدیر پر یہ آیت مبارکہ دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سارے اباء مسلمان تھے۔

اور اس وقت یہ بات قطعیت کے ساتھ واجب ہوگی کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے والد ماجد کافر نہ تھے بلکہ مومن تھے، اور جو کافر اور بت پرست تھا وہ آپ کا چچا تھا، اگر آزر کو باپ کہا جائے تو بات درست نہیں بنتی ہے، پھر امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اباء کرام مشرک نہ تھے، جس پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان شریف بھی دلالت کرتا ہے کہ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں، اور اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مشرکین تو نجس یعنی پلید ہیں، پس واجب ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے اباؤ اجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ ہو۔

امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ ہے کلام امام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جن کی امامت وعظمت سب کے نزدیک مسلم ہے، اور بے شک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت کے امام اور اپنے وقت میں اہل بدعت کے رد کرنے والوں میں سب سے بڑے تھے، اور مذہب اشاعرہ کے مددگار تھے، اور یہ وہ عالم تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ چھٹی صدی کا مجدد بنا کر بھیجا تا کہ اس کے دین کے امر کو نیا کر دیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۴:۲۵۴))

## اَلْمَسْلَکُ الثَّالِثُ

:أَنَّ اللَّـهَ أَحْيَا لَـهُ أَبَوَيْهِ حَتَّى آمَنَا بِهِ: وَهٰذَا الْمَسْلَكُ مَالَ إِلَيْهِ طَائِفَةٌ كَثِيرَةٌ مِنْ حُفَّاظِ الْمُحَدِّثِينَ وَغَيْرِهِمْ، مِنْهُمْ ابن شاهين وَالْحَافِظُ أَبُو بَكْرٍ الْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ، والسهيلي، والقرطبي، والمحب الطبري، وَالْعَلَّامَةُ ناصر الدين بن المنير، وَغَيْرُهُمْ، وَاسْتَدَلُّوا لِذَلِكَ بِمَا أَخْرَجَهُ ابن شاهين فِي النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ، وَالْخَطِيبُ الْبَغْدَادِيُّ فِي السَّابِقِ وَاللَّاحِقِ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ، كِلَاهُمَا فِي غَرَائِبِ مالك بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ عَنْ عائشة قَالَتْ: حَجَّ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَمَرَّ بِي عَلَى عَقَبَةِ بِالْحَجُونِ وَهُوَ بَاكٍ حَزِينٌ مُغْتَمٌّ، فَنَزَلَ فَمَكَثَ عَنِّي طَوِيلًا ثُمَّ عَادَ إِلَيَّ وَهُوَ فَرِحٌ مُبْتَسِمٌ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: ذَهَبْتُ لِقَبْرِ أُمِّي فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُحْيِيَهَا فَأَحْيَاهَا فَآمَنَتْ بِي وَرَدَّهَا اللَّهُ.

ترجمہ

مسلک ثالث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے والدین ماجدین حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا زندہ کیا اور دونوں آپ ﷺ پر ایمان لے آئے، اس مسلک کی طرف تو بہت ائمہ حدیث اور فقہاء کرام گئے ہیں، جن میں امام ابن شاہین، الحافظ ابو بکر الخطیب البغدادی، امام سہیلی، امام قرطبی، المحب الطبری، العلامہ ناصر الدین بن المنیر اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگ ہیں، اور انہوں نے استدلال کیا ہے کہ اس روایت سے جو ابن شاہین نے اپنی کتاب ''الناسخ والمنسوخ'' میں نقل کی ہے، اور الخطیب البغدادی نے اپنی کتاب ''السابق واللاحق'' میں نقل کی ہے اور امام دارقطنی اور امام ابن عساکر دونوں نے غرائب مالک میں



www.waseemziyai.com

سند ضعیف کے ساتھ نقل کی ہے۔

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ہم حجۃ الوداع کے موقع پر حج کروایا تو الحجون کے مقام سے جب گزرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نہایت غمگین و پریشان تھے یہاں تک بہت دیر تک روتے رہے، پھر کافی دیر کے بعد واپس تشریف لائے اور خوش تھے اور مسکرا رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا معاملہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر گیا اور میں نے اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کی: کہ وہ ان کو زندہ کر دے، تو اللہ تعالی نے ان کو زندہ کر دیا وہ مجھ پر ایمان لے آئیں اور اللہ تعالی نے ان کو پھر واپس بھیج دیا۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۷۸)

## رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ کا گستاخ قتل کیا جائے گا

فَائِدَةٌ: قَالَ الْإِمَامُ مُوَفَّقُ الدِّينِ بْنُ قُدَامَةَ الْحَنْبَلِيُّ فِي الْمُقْنِعِ: وَمَنْ قَذَفَ أُمَّ النَّبِيِّ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُتِلَ، مُسْلِمًا كَانَ أَوْ كَافِرًا.

### ترجمہ

امام موفق الدین ابن قدامہ الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب ''المقنع'' میں فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نازیبا بات کہے تو اس کو قتل کر دیا جائے چاہیے وہ خود کو مسلمان کہتا ہو یا کافر۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۷۸)

## بدعت کے متعلق امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

لِأَنَّ الْبِدْعَةَ لَمْ تَنْحَصِرْ فِي الْحَرَامِ وَالْمَكْرُوهِ، بَلْ قَدْ تَكُونُ أَيْضًا مُبَاحَةً وَمَنْدُوبَةً وَوَاجِبَةً، قَالَ النووی فِي تَهْذِيبِ الْأَسْمَاءِ وَاللُّغَاتِ: الْبِدْعَةُ فِي الشَّرْعِ هِيَ إِحْدَاثُ مَا لَمْ يَكُنْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُنْقَسِمَةٌ إِلَى حَسَنَةٍ وَقَبِيحَةٍ، وَقَالَ الشَّيْخُ عز الدين بن عبد السلام فِي الْقَوَاعِدِ: الْبِدْعَةُ مُنْقَسِمَةٌ إِلَى وَاجِبَةٍ وَمُحَرَّمَةٍ وَمَنْدُوبَةٍ وَمَكْرُوهَةٍ وَمُبَاحَةٍ، قَالَ: وَالطَّرِيقُ فِي ذَلِكَ أَنْ نَعْرِضَ الْبِدْعَةَ عَلَى قَوَاعِدِ الشَّرِيعَةِ، فَإِذَا دَخَلَتْ فِي قَوَاعِدِ الْإِيجَابِ فَهِيَ وَاجِبَةٌ، أَوْ فِي قَوَاعِدِ التَّحْرِيمِ فَهِيَ مُحَرَّمَةٌ، أَوِ النَّدْبِ فَمَنْدُوبَةٌ، أَوِ الْمَكْرُوهِ فَمَكْرُوهَةٌ، أَوِ الْمُبَاحِ فَمُبَاحَةٌ، وَذَكَرَ لِكُلِّ قِسْمٍ مِنْ هَذِهِ الْخَمْسَةِ أَمْثِلَةً إِلَى أَنْ قَالَ: وَلِلْبِدَعِ الْمَنْدُوبَةِ أَمْثِلَةٌ: مِنْهَا إِحْدَاثُ الرُّبَطِ وَالْمَدَارِسِ وَكُلُّ إِحْسَانٍ لَمْ يُعْهَدْ فِي الْعَصْرِ الْأَوَّلِ، وَمِنْهَا التَّرَاوِيحُ وَالْكَلَامُ فِي دَقَائِقِ التَّصَوُّفِ وَفِي الْجَدَلِ، وَمِنْهَا جَمْعُ الْمَحَافِلِ لِلِاسْتِدْلَالِ فِي الْمَسَائِلِ إِنْ قُصِدَ بِذَلِكَ وَجْهُ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادِهِ فِي مَنَاقِبِ الشَّافِعِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ قَالَ: الْمُحْدَثَاتُ مِنَ الْأُمُورِ ضَرْبَانِ، أَحَدُهُمَا: مَا أُحْدِثَ مِمَّا يُخَالِفُ كِتَابًا أَوْ سُنَّةً أَوْ أَثَرًا أَوْ إِجْمَاعًا، فَهَذِهِ الْبِدْعَةُ الضَّلَالَةُ، وَالثَّانِي: مَا أُحْدِثَ مِنَ الْخَيْرِ لَا خِلَافَ فِيهِ لِوَاحِدٍ مِنْ هَذَا، وَهَذِهِ مُحْدَثَةٌ غَيْرُ مَذْمُومَةٍ، وَقَدْ قَالَ عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ. نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هَذِهِ.



www.waseemziyai.com

## ترجمہ

بدعت صرف حرام اور مکروہ میں ہی منحصر نہیں ہے، کیونکہ کبھی مستحب اور کبھی مباح اور کبھی واجب ہوتی ہے، امام نووی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء واللغات میں فرمایا ہے شریعت میں بدعت سے مراد وہ نیا کام ہے جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نہ ہو، اس کی دو قسمیں ہیں: بدعت حسنہ اور بدعت قبیحہ۔ شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالی علیہ القواعد میں فرماتے ہیں کہ بدعت کی درج ذیل قسمیں ہیں۔ واجبہ، محرمہ، مندوبہ، مکروہ اور مباح۔ ان کی پہچان کی طریقہ یہ ہے کہ جو بھی نیا کام ہو اس کو قواعد شرعیہ پر پیش کیا جائے گا، اگر وہ وجوب کے قواعد کے تحت آتی ہو تو وہ بدعت واجبہ ہے، اگر وہ حرمت کے قواعد کے تحت آتی ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے۔ اور اگر وہ استحباب کے قواعد کے تحت آتی ہو تو وہ بدعت مندوبہ ہے۔ اگر وہ کراہت کے قواعد کے تحت آتی ہو تو وہ بدعت مکروہ ہے، اگر وہ اباحت کے قواعد کے تحت آتی ہو تو وہ بدعت مباحہ ہے۔

پھر انہوں نے ان پانچ بدعات کی مثالیں بیان کی ہیں۔ یہاں تک کہ فرمایا کہ بدعت مستحبہ کی کئی اقسام ہیں، ان میں سرائے اور مدارس کو بنانا اور ہر وہ اچھا کام جو قرن اولی میں نہیں تھا ان میں سے تراویح پڑھنا اور تصوف کی باریکیوں میں کلام کرنا اور مناظرے کرنا اور ان میں سے اللہ تعالی کی رضا کے لئے مسائل میں استدلال کے لئے مجالس کا انعقاد کرنا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ مناقب الشافعی میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے روایت کیا ہے۔ نئے کاموں کی دو قسمیں ہیں، وہ نئے امور جو قرآن وسنت اور آثار واجماع امت کے مخالف ہوں یہ گمراہی والی بدعت ہے، اور وہ نئے کام جو خیر کے لئے شروع کئے گئے ہوں اور اوپر مذکو چیزوں میں سے کسی کے مخالف نہ ہوں تو یہ بدعت بری نہیں ہے، اور تحقیق حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک کے مہینے میں قیام کے متعلق فرمایا کہ یہ "اچھی بدعت ہے"۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۱: ۲۲۵)



www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

# حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ونظریہ کیا ہے؟

بعض لوگوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل سنت نہ تھے بلکہ ان کا نظریہ غیر مقلدین والا تھا، اور سعودی علماء کا یہ کہنا ہے کہ آپ صوفی نہ تھے نجدیوں کے ہم عقیدہ تھے، ہم نے نہایت انصاف کے ساتھ ان کے دلائل کا جواب دیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا تعلق صرف اور صرف مسلک اہل سنت و جماعت کے ساتھ تھا بلکہ آپ عقائدِ اہل سنت کے مبلغ تھے۔

## عرض فقیر

حضرت فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ کسی نے مجھ سے سوال کیا اور میں نے بھی خود اپنے پڑوسی خطیب (وہابی) سے بارہا سنا کہ تمھارے پیر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو ہمارے ہم مذہب ہیں یعنی وہابی اور غیر مقلد تھے، میں نے اپنی جماعت اور سائل کو تسلی دی کہ ان کی طفل تسلی ہے، بلکہ یہود و نصاریٰ کی وراثت کہ وہ بھی حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے کہتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ یہودی و نصرانی تھے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَاكَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾سورہ آل عمران : ۶۷)

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی بلکہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

حضرت سیدنا صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ تحت فرماتے ہیں۔

تو نہ کسی یہودی یا نصرانی کا اپنے آپ کو دین میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا صحیح ہوسکتا ہے نہ کسی مشرک کا بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس میں یہود و نصاریٰ پر تعریض ہے کہ وہ مشرک ہیں۔

ایسے ہی ہم کہیں گے کہ غوث اعظم حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ میں وہابیت کا نام تک نہ تھا، اور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پیران پیر تھے، لیکن چونکہ یہ لوگ عوام کو بہکانے کے استاد ہیں، جو بات منوانا چاہیں اس بات کو منوانے کی سعی کرتے ہیں، کچھ اس مسئلہ میں انہوں نے یہی طریقہ اختیار کیا ہے، لیکن ہر زمانے میں چور ہوتے ہیں تو ساتھ ان کی سرکوبی کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں، لکل فرعون موسیٰ، عربی کا یہ مشہور مقولہ ہے جس کا ترجمہ ہے کہ ہر فرعون کے لئے موسیٰ ہوتا ہے، اگرچہ شروع شروع میں اس غلط نسبت کو خوب اچھالا گیا، لیکن ہمارے علماء کرام اور مشائخ عظام کو اللہ تعالیٰ خوش رکھے، ہر جگہ ان کی ناکہ بندی کردی، دلائل سے عوام کو مطمئن کیا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فقہ میں حضرت سیدنا امام اہل سنت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے مقلد تھے، اسی لئے ان کی فقہ کے مطابق رفع الیدین کا ذکر ان کی کتاب غنیۃ الطالبین میں موجود ہے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ جو بھی رفع الیدین کرے اور آمین بالجہر کہے وہ وہابی ہے، اگر ان کا یہ قاعدہ مان لیا جائے تو کل شیعہ مالکی فقہ پر عمل کرنے والوں پر دعویٰ کردیں گے کہ یہ بھی شیعہ ہیں، اس لئے کہ یہ ہاتھ چھوڑ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

(کیا غوث اعظم وہابی تھے؟:۴) از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) مطبوعہ اویسی کتب خانہ بہاولپور پاکستان

## فریب دہی کا نیا طریقہ

کچھ عرصہ پہلے ایک مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا تو اس میں ایک اشتہار دیکھا، جس کی بڑی سرخی یہ تھی۔

''پیران پیر کی نماز''

اس کے نیچے غنیۃ الطالبین کے حوالے لکھا تھا کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ رفع یدین کرتے تھے، لھذا آپ رضی اللہ عنہ وہابی اور غیر مقلد تھے۔



www.waseemziyai.com

# پہلی فصل

## بدعقیدگی کے پھیلاؤ کے اسباب اور اس کا سدباب کے طریقے

آج فتنہ کا دور دورہ ہے، ہر طرف سے آزمائش ہی آزمائشیں سر اٹھا رہی ہیں، بدمذہبی اور بدعقیدگی کا سیلاب ہے جو تھمنے کا نام نہیں لیتا، نت نئے فرقے جنم لے رہے ہیں، ہر سادہ لوح شخص پریشان ہے۔ ہر انسان ششدر ہے کہ کدھر جائیں، کیسے ایمان کو بچائیں، اسی دور کا حال بیان کرنے والی حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

### ایمان ضائع ہونا عام ہو جائے گا

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ، قَال :حَدَّثَنِي شَيْخٌ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :إِنَّ بَعْدَكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا.

### ترجمہ سند حدیث

ہمیں جریر بن عبدالحمید نے عاصم الاحول سے بیان کیا، انہوں نے کہا: مجھے شیخ نے ابوموسی الاشعری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث شریف بیان کی۔

### ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تمھارے بعد ایسے فتنے برپا ہوں گے جیسے رات کی تاریکی چھا جاتی ہے، صبح کو انسان مومن ہوگا تو وہی شخص شام کو کافر ہو جائے گا، اور جو شخص شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔

(کتاب الفتن: ابوعبداللہ نعیم بن حماد بن معاویہ بن الحارث الخزاعی المروزی (۱:۳۰) مکتبۃ التوحید القاہرۃ

### ایمان فروش زیادہ ہو جائیں گے

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا.

### ترجمہ سند حدیث

ہمیں قتیبہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں عبدالعزیز بن محمد نے العلاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد ماجد سے روایت کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

### ترجمہ متن حدیث

www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو، فتنے ایسے برپا ہوں گے جیسے رات کی سیاہی چھا جاتی ہے، صبح کو انسان مومن ہوگا تو وہی شخص شام کو کافر ہو جائے گا، اور جو شخص شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہو جائے گا۔ انسان دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض اپنا دین بیچ دے گا۔

(سنن الترمذی: محمد بن عیسی بن سَوْرۃ بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (۴:۵۷) دار الغرب الاسلامی بیروت

آج کتنے لوگ ہیں جو دنیا کے تھوڑے سے سامان کے عوض اپنا دین فروخت کر رہے ہیں۔ سنہ ۲۰۱۷ء کی بات ہے کہ صرف پاکستان سے (۱۰۰۰۰) دس ہزار نوجوان جو اپنے آپ کو قادیانی کہہ کر برطانیہ چلے گئے ہیں، تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ لوگ صرف برطانیہ کا ویزہ لینے کے لئے قادیانی ہو کر اپنا ایمان خراب کر چکے ہیں۔

اہل اسلام کے اتنے علماء فقہاء کام کر رہے ہیں، اتنے فورم ہیں جہاں پر قادیانیت کی تردید میں کام ہو رہا ہے وہ اتنے لوگوں کو مسلمان نہیں کر رہے، جتنے مسلمان قادیانی ہو رہے ہیں، وجہ اس کی وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ قیامت کے قریب لوگ اپنا ایمان دنیا کی تھوڑی سے چیز کے بدلے میں بیچ دیں گے، وہی ہو رہا ہے۔

## فتنوں کی آندھیاں

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، حَدَّثَنِي جُنْدُبُ بْنُ سُفْيَانَ رَجُلٌ مِنْ بَجِيلَةَ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ تَصْدِمُ كَصَدْمِ الْحَيَّاتِ.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے سیاہ رات ہوتی ہے اور لوگوں کے ایمان کو ایسے ڈسیں گے جیسا سانپ ڈس لیتا ہے۔

(مسند أبی یعلی: أبو یعلی أحمد بن علی بن المثنی بن یحیی بن عیسی بن ہلال التمیمی، الموصلی (۴:۹۲)

یہ سوال بہت سے ذہنوں میں پیدا ہوتا ہے کہ اہل اسلام بھی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ راہ راست کی طرف آئیں مگر اس طرف لوگ بہت کم آتے ہیں اور آتے بھی ہیں تو بہت کوشش کے بعد، لیکن ایسا کیوں ہوتا ہے بدمذہب کی تھوڑی سے محنت سے وہی شخص آنا فانا بدمذہب ہو جاتا ہے، اس کو آپ یوں سمجھیں کہ جب کوئی انسان زہر کھالے تو زہر کا اثر بہت جلد ہو جاتا ہے مگر جب دوائیاں کھانے لگے کہ اس کا اثر زائل ہو جائے تو پھر بہت دیر لگتی ہے، یہی حال کچھ ہمارا بھی ہے کہ اہل حق کے پاس جو دوائیاں ہیں وہ شفاء کی ہیں ان سے صحت یابی دیر سے میسر آتی ہے جب کہ دین کے دشمنوں کے پاس زہر کے ٹیکے ہیں جو لگاتے ہیں فوراً انسان پر اثر پذیر ہو جاتے ہیں۔

اس جواب حدیث میں ملاحظہ فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدمذہب کی بدعقیدگی کو باؤلے کتے کے زہر کے ساتھ مشابہت دی ہے۔

## بدعقیدگی کا زہر باؤلے کتے کے زہر کی مثل ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ



www.waseemziyai.com

عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، نَحْوَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ: أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ، كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ. وَقَالَ عَمْرٌو: الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ.

## ترجمہ

حضرت سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: خبردار ہو جاؤ، تم سے پہلے اہل کتاب بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے، اور عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، بہتر فرقے جو دوزخ میں جائیں گے، اور ایک فرقہ جنت میں جائے گا، اور وہ سب سے بڑی جماعت ہے، ایک روایت میں یہ ہے کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے گمراہی ان میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے باولے کتے کے کاٹے ہوئے آدمی کے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے، ایک روایت میں یوں ہے کہ جیسے کتے کے کاٹے ہوئے جسم میں زہر داخل ہو جاتا ہے کوئی رگ اور کوئی جوڑ اس سے نہیں بچتا۔

(سنن أبي داود: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (۴:۱۹۸)

## بدبخت ترین خطیب کون ہے؟

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ جُنَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ ضِرَارِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْعَدُ النَّاسِ فِي الْفِتَنِ كُلُّ خَفِيٍّ نَقِيٍّ، إِنْ ظَهَرَ لَمْ يُعْرَفْ، وَإِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ، وَأَشْقَى النَّاسِ فِيهَا كُلُّ خَطِيبٍ مِسْقَعٍ، أَوْ رَاكِبٍ مُوضِعٍ، لَا يَخْلُصُ مِنْ شَرِّهَا إِلَّا مَنْ أَخْلَصَ الدُّعَاءَ كَدُعَاءِ الْغَرَقِ فِي الْبَحْرِ.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں عثمان بن کثیر نے محمد بن مہاجر سے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے جنید بن میمون سے انہوں نے ضرار بن عمرو سے بیان کی، انہوں نے حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

## ترجمہ متن حدیث

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فتنوں کے ظہور کے وقت نیک بخت وہی ہوگا جو متقی ہوگا، اگر وہ لوگوں میں آئے تو اسے کوئی بھی نہ پہچانے، اور گم ہو جائے تو اس کو کوئی پوچھے نہ، اور لوگوں میں بدبخت وہ ہے جو بلند بانگ سینہ زور اور بولتے چلے جانے والا خطیب، اور ہر تیز رفتار سوار، اس شر سے وہی نجات پائے گا جو سمندر میں ڈوبنے والے کی طرح دعا مانگے۔

(كتاب الفتن: أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية بن الحارث الخزاعي المروزي (۱:۲۵۵) مكتبة التوحيد القاهرة

www.waseemziyai.com

اس سے معلوم ہو گیا کہ اس طرح کے خطیب ہی قوم کا بیڑہ غرق کرتے ہیں، اور ان کے ایمان کے لئے باعث نقصان ثابت ہوتے ہیں۔

اور ان کے خرمن ایمان پر بجلیاں گراتے ہیں اور ان کے مال و دولت پر اپنے ہاتھ صاف کرتے ہیں، اور اپنے غلط عقائد و نظریات کا زہر ان کے دلوں میں گھول دیتے ہیں۔

## خطباء کی کثرت گمراہی پھیلنے کا سبب

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ أَضَرَّ بِالدُّنْيَا، وَمَنْ أَرَادَ الدُّنْيَا أَضَرَّ بِالْآخِرَةِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضُرُّوا بِالْفَانِي لِلْبَاقِي، وَقَالَ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ كَثِيرٌ عُلَمَاؤُهُ قَلِيلٌ خُطَبَاؤُهُ، وَكَثِيرٌ مُعْطُوهُ قَلِيلٌ سُؤَّالُهُ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا، وَإِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ زَمَانًا كَثِيرٌ خُطَبَاؤُهُ قَلِيلٌ عُلَمَاؤُهُ، كَثِيرٌ سُؤَّالُهُ قَلِيلٌ مُعْطُوهُ.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں علی بن عبدالعزیز نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں ابو نعیم نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں سفیان نے ابو قیس الاودی سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے بیان کی، انہوں نے کہا: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

## ترجمہ متن حدیث

جو شخص آخرت کا طلبگار ہو گا اسکی دنیا کا نقصان ہو گا، اور جو شخص دنیا کا طلبگار ہو گا اس کی آخرت کا نقصان ہو گا، اور رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ اپنی دنیا کا نقصان کر لینا مگر اپنی باقی رہنے والی (آخرت) کا نقصان نہ ہونے دینا۔

اور یہ بھی فرمایا: بے شک تم ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کرام بہت زیادہ ہیں اور خطیب بہت کم ہیں، اور دینے والے زیادہ ہیں اور سوال کرنے والے کم ہیں، پس تم اپنی نمازوں کو لمبا کر کے پڑھا کرو، اور خطبے مختصر پڑھا کرو، کیونکہ یہ بیان بھی ایک طرح کا جادو ہے، اور یقیناً تمھارے بعد ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں خطیب بہت زیادہ ہوں گے اور علماء بہت کم ہوں گے اور مانگنے والے زیادہ اور دینے والے بہت کم ہوں گے۔

(المعجم الکبیر سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی (۹:۱۰۸)

اس فرمان شریف پر غور کریں کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علماء کرام کا کم ہونا اور خطیبوں کا زیادہ ہونا باعث فتنہ قرار دیا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ علماء کرام بالخصوص امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے بارہا اپنی کتب میں یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ غیر عالم کو وعظ کہنا حرام ہے کیونکہ اس کا وعظ جہالت اور گمراہی پھیلنے کا سبب ہو گا۔ آج ہمارے دور میں یہ مرض بہت عام ہے کہ لوگ علماء کرام کو کم ہی مدعو کرتے ہیں، زیادہ سے زیادہ جاہلوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔

یہاں پر ایک واقعہ لکھنا نہایت ضروری ہے وہ یہ کہ ایک بار ہمارے علاقہ کے ہی خطیب مصقع ہیں بیٹھے مشورہ کر رہے تھے کہ سالانہ جلسہ کروانا ہے تو کس کو بلایا جائے، میں نے رائے دی حضرت قبلہ حضور فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دعوت دی جائے

www.waseemziyai.com

، اس خطیب صاحب نے فوراً فرمایا: جناب ان کو کون سنے گا؟ میں خاموش ہو گیا، تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ فلاں خطیب صاحب کو بلایا جائے چونکہ ان کا ترنم بہت اچھا ہے۔ ان کا مبلغ علمی یہ ہے کہ وہ ایف ایس سی کے امتحان سے فیل ہوئے تو خطیب بن گئے اور وہ ایک دن بھی کسی مدرسہ میں کسی استاد کے سامنے بیٹھ کر نہیں پڑھے، اب آپ غور فرمائیں کہ ایسے شخص نے قوم کی کیا دینی رہنمائی کرنی ہے جو خود جاہل ہو اور گمراہ بھی ہو، اسے خود معلوم نہیں ہے وہ کسی کو کیا راہ دیکھائے گا۔

# دوسری فصل

## عقیدہ مبارکہ

### اہل سنت کا نظریہ وعقیدہ

قال الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ :فیکون علی عقیدۃ السلف الصالح اهل السنة .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اپنے عقیدہ کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں

پس وہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو سلف وصالح کا تھا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق:۶:۸۳)

اس سے معلوم ہوا کہ عقیدہ درست وہی ہے جو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے اور وہی عقیدہ ہی اہل سنت و جماعت کا ہے، اور وہ لوگ ذرا غور کریں جو کہتے ہیں کہ حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ہمارے والا نظریہ ہے تو وہ ابن عبدالوہاب نجدی اور ابن تیمیہ کے نظریات سے تائب ہو جائیں، اور اہل سنت کے عقائد پر عامل اور اس کے قائل ہو جائیں۔

### نجات پانے والی جماعت اہل سنت ہے

فجمیع ذلک ثلاث وسبعون فرقة علی ما أخبر به النبی صلی اللہ علیه وسلم .أما الفرقة الناجیة فهی أهل السنة والجماعة.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، جن میں صرف ایک ہی جنت جائے گا۔

حضرت الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نجات پانے والی جماعت اہل سنت و جماعت ہے۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق (۱:۵:۱۷)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ نجات والی جماعت اہل سنت و جماعت ہے، اس سے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ بھی



www.waseemziyai.com

معلوم ہو گیا، کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا: نجات پانے والے اہل حدیث (وہابی ہوں گے)

## ولی اللہ کا لوگوں کے عیوب پر مطلع ہونا

قال رضی اللہ تعالی عنہ و أرضاہ: قد یُطلع اللہ تعالی ولیہ علی عیوب غیرہ و کذبہ ودعوتہ و شرکہ فی أفعالہ و أقوالہ و إضمارہ و نیتہ، فیغار ولی اللہ لربہ و لرسولہ و دینہ فیشتدغضب باطنہ ثم ظاہرہ حاضراً و غائباً، کیف یدعی السلامۃ مع العلل و الأوجاع الباطنۃ والظاہرۃ و کیف یدعی التوحید مع الشرک، و الشرک کفر و بعد عن قرب اللہ و ہو صفۃ العدو الشیطان اللعین، و المنافقین المقطوع لہم بالدرک الأسفل من النار و الخلود فیہا فیجری علی لسان الولی ذکر عیوبہ و أفعال الخبیثۃ.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کبھی اپنے اولیاء کرام کو دوسروں کے عیوب پر مطلع کر دیتا ہے اور اسی طرح ان کی کذب بیانی اور ان کے اقوال وافعال اور ان کی نیت میں موجود شرک سے آگاہی دے دیتا ہے، پھر وہ اللہ تعالی کا ولی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور اپنے دین کی خاطر سخت جلال میں آجاتا ہے کہ یہ شخص ظاہری و باطنی روحانی بیماریوں کے باجود صحت مندی کا دعوے دار ہے، اور یہ شخص شرک کرنے کے باوجود توحید کا دعوی کرتا ہے، حالانکہ شرک تو خالص کفر ہے اور کفر اللہ تعالی سے دوری کا سبب ہے، اور یہ شیطان ملعون اور منافقین کی صفت ہے جن کا دوزخ کے نچلے درجے میں جانا یقینی ہے۔ پس ولی اللہ کی زبان پر ان کے عیوب اور ان کے افعال خبیثہ کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی: ۱۰۳)

## ولی اللہ کی نگاہ کا کمال

المرائی: ثوبہ نظیف، وقلبہ نجس، یزھد فی المباحات ویکسل عن الاکتساب، ویأکل بدینہ، یخفی أمرہ علی العوام ولا یخفی علی الخواص، کل زھدہ وطاعتہ علی ظاہرہ، ظاہرعامر وباطنہ خراب.

ترجمہ

ریاکار کے کپڑے تو صاف ستھرے ہیں جبکہ اس کا دل نجس ہے، وہ مباحات میں زہد اختیار کئے ہوئے ہے اور کمانے سے سستی کرتا ہے اور اپنے دین کو بیچ کر روٹی کھاتا ہے اور اس کا معاملہ عوام سے تو پوشیدہ ہے لیکن خواص سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے، اس کا سارا زہد اور ساری کی ساری طاعت صرف ظاہر میں ہے۔ اس کا ظاہر تو بہت خوبصورت ہے اور اس کا باطن خراب ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی: ۱۲۷)

## صلحاء کا ادب کرو

إذا تواضعت للصالحین فقد تواضعت للہ عزّ وجلّ، تواضع فإن من تواضع رفعہ اللہ عزّوجلّ، أحسن الأدب بین یدی من ھو أکبر منک.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

جب تو نیک لوگوں کے سامنے عاجزی کرے گا تو حقیقت میں تو اللہ تعالی کے سامنے عاجزی کرنے والا ہوگا، بس جو شخص عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بلندیاں عطا فرماتا ہے، اور بہترین ادب یہ ہے کہ تو اپنے سے بڑی عمر والے کے سامنے ادب کرے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۱۳۱)

## اے حق تعالی سے منہ موڑنے والے!

یا معرضاً عن الحق عزّ وجلّ وعن الصديقين من عباده مقبلاً على الخلق مشركاً بهم. إلى متى إقبالك عليهم، إيش ينفعونك ليس بأيديهم ضرر ولا نفع، ولا عطاء ولا منع، لافرق بينهم وبين سائر الجمادات فيما يرجع إلى الضرر والنفع، المعطي والمانع واحد، الخالق والرازق هو الله عزّ وجلّ، هو خالق السموات والأرض وما فيهن وما بينهما.

ترجمہ

اے حق تعالی سے منہ موڑنے والے! تو کب تک اللہ تعالی اور اس کے نیک بندوں سے منہ موڑے رہے گا؟ اور تو خلق کی طرف متوجہ رہے گا اور ان کو شریک کرتا رہے گا۔ اور کب تک انکی جانب متوجہ رہے گا۔

تجھے کیا نفع دیتے ہیں؟ ان کے ہاتھ میں نہ تو کوئی ضرر ہے اور نہ ہی کسی کو نفع دے سکتے ہیں، اور نہ ہی عطا کرتے ہیں اور نہ ہی کسی سے کوئی چیز روک سکتے ہیں، ان میں اور سارے جمادات میں کوئی فرق نہیں ہے، نفع ونقصان دینے اور نہ دینے میں سب برابر ہیں۔ دینے والا اور روکنے والا اللہ تعالی ہے، خالق و مالک ورازق اللہ تعالی ہے، وہی خالق ہے آسمانوں کا اور زمینوں کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک اللہ تعالی کے نیک بندوں کے پاس جانا بھی اللہ تعالی کی بارگاہ میں آنا ہے، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا کہ تو کب تک اللہ تعالی اور اس کے نیک بندوں سے منہ موڑے رہے گا؟

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الجیلانی:۱۳۷)

## بدمذہبوں کی دوستی تم کو اولیاء اللہ کا دشمن بنادے گی

يا غلام إصحبتك للؤشرار توقعك في سوء الظن بالأخيار. امش تحت ظل كتاب الله عزّوجلّ وسنة رسوله وقد أفلحت.

ترجمہ

اے لڑکے! تیرا بدمذہبوں کی صحبت میں بیٹھنا تجھے اللہ تعالی کے نیک بندوں سے بدگمان کردے گا، تو اللہ تعالی کے قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ کے سایہ میں زندگی گزار تو کامیاب ہوجائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ آج جو لوگ اولیاء اللہ سے بدگمان ہیں اس کی وجہ ہی یہی ہے کہ وہ بدمذہبوں اور بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو بدمذہبوں کی صحبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

www.waseemziyai.com

## اے منافق ! اللہ تعالی کرے تو مرجائے

یا منافق إطهر الله عزّ وجلّ الأرض منک ، ما یکفیک نفاقک حتی تغتاب العلماء والأولیاء والصالحین بأکل لحومهم، أنت وإخوانک المنافقون مثلک ، عن قریب تأکل الدیدان ألسنتکم ولحومکم وتقطعکم وتمزقکم ، والأرض تضمکم فتسحقکم وتقلبکم . لا فلاح لمن لا یحسن ظنه بالله عزّ وجلّ وبعباده الصالحین ویتواضع لهم .

ترجمہ

اے منافق ! اللہ تعالی تجھ کو موت دے کر زمین کو پاک فرمائے ) کیا تجھے تیرا نفاق کافی نہیں تھا کہ تو نے علماء کرام اور اولیاء عظام اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کی غیبت کر کے ان کا گوشت کھانا شروع کر دیا ہے ، تو اور تیرے بھائی جو منافق ہیں عنقریب تمھاری زبانوں ، اور تمھارے گوشت اور تمھارے ذروں ذروں کو قبر کے کیڑے کھائیں گے ، اور زمین تم کو اپنے اندر نگل لے گی ، وہ شخص کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا جو اللہ تعالی اور اس کے نیک بندوں کے بارے میں حسن ظن نہ رکھے اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کے سامنے عاجزی نہ کرے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی : ۱۴۰)

## اللہ تعالی کا ولی بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے

الذاکر لله عزّ وجلّ أبداً حی ، ینتقل من حیاة إلی حیاة ، إذا تمکن الذکر فی القلب دام ذکر العبد لله عزّ وجلّ وإن لم یذکره بلسانه . کلما دام العبد فی ذکر الله عزّ وجلّ دامت موافقته له ورضاه بأفعاله .

ترجمہ

اللہ تعالی کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ ہوتا ہے ، وہ ایک زندگی سے دوسری زندگی کی طرف منتقل ہوتا ہے ، جب اس کے دل میں اللہ تعالی کا ذکر راسخ ہو جائے تو وہ اللہ تعالی کے ذکر میں رہتا ہے اگرچہ وہ زبان سے ذکر نہ بھی کرے۔

جب تک اللہ تعالی کے ذکر میں مصروف رہے گا تب تک وہ اللہ تعالی کے تمام افعال میں موافقت بھی کرے اور ان سے راضی بھی رہے گا۔ اب اس عبارت پر غور کریں کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا نظریہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر کرنے والا بعد الموت بھی زندہ ہوتا ہے جبکہ آج ہمارے دور میں کچھ جاہل اور احمق لوگوں کا نظریہ ہے کہ قبر کی زندگی کا کوئی وجود نہیں ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی : ۱۴۷)

## تجھے اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں

یا غلام إأراک قلیل المعرفة بالله عزّ وجلّ وبرسوله ، أنت قفص بلا طائر ، بیت فارغ خراب ، شجرة قد یبست وتناثر ورقها . عمارة قلب العبد بالإسلام .

ترجمہ

اے لڑکے ! میں تجھے دیکھتا ہوں کہ تجھے اللہ تعالی کی معرفت اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت حاصل نہیں ہے ، گویا کہ تو ایک پنجرہ ہے



www.waseemziyai.com

جس میں کوئی پرندہ نہیں ہے، اور تو ایک خراب اور اجڑا ہوا ویران گھر ہے، اور گویا کہ تو ایک درخت ہے کہ جس کے پتے تک جھڑ گئے ہیں۔ یاد رکھ بندے کے دل کی آبادی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی: ۱۴۸)

## علم فقہ ہی رب تعالی کی معرفت کا سبب ہے

الفقه في الدين سبب لمعرفة النفس ، من عرف ربه عزّ وجلّ عرف الأشياء كلها به ، تصح له العبودية والعتق من عبودية غيره ، لا فلاح لا نجاة لک حتى تؤثره على غيره ؛ تؤثر دينک على شهواتک ، وآخرتک على دنياک ، هلاکک في تقديم شهوتک على دينک ودنيا على آخرتک.

### ترجمہ

دین میں فقہ حاصل کرنا معرفت کی پہچان کا سبب ہے، جس نے اللہ تعالی کی معرفت حاصل کر لی اس نے تمام اشیاء کو پہچان لیا، تجھے اس وقت تک کوئی کامیابی اور نجات حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ تو اللہ تعالی کی محبت کو دوسروں کی محبت پر ترجیح نہ دے، اور جب تک تو اپنے دین کو اپنی خواہشات پر ترجیح نہ دے، اور جب تک تو اپنی آخرت کو اپنی دنیا پر ترجیح نہ دے تو تب تک کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبد القادر الکیلانی: ۱۹۶)

## بیعت شیخ لازم ہے

إن أردت الفلاح فاصحب شيخاً عالماً بحكم الله عزّ وجلّ يعلمک ويؤدبک ويعرفک الطريق إلى الله عزّ وجلّ المريد لا بد له من قائد ودليل ، لأنه في برّية فيها عقارب وحيات وآفات وعطش وسباع مهلكة ، فيحذره من هذه الآفات ويدله على موضع الماء والأشجار المثمرة ، فإذا كان وحده من غير دليل وقع في أرض مسبعة وعرة كثيرة السباع والعقارب والحيات والآفات ..يا مسافراً في طريق الدنيا لا تفارق القافلة والدليل والرفقاء ، وإلا ذهب منک مالک وروحک ، وأنت يا مسافراً في طريق الآخرة ..كن أبداً مع الدليل إلى أن يوصلک إلى المنز ل.

### ترجمہ

اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو کسی عالم شیخ کی خدمت میں بیٹھ، اللہ تعالی کے حکم کے ساتھ۔ وہ تجھ کو علم سکھائے گا، اور وہ تجھے ادب سکھائے گا، اور تجھے حق تعالی کا راستہ دکھائے گا، مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ قائد و رہنماء تلاش کرے، اس لئے کہ وہ ایسی جگہ پر ہے جہاں بچھو، سانپ، اور آفات اور پیاس ہے اور درندے ہیں جو اس کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ شیخ کامل اس کو ان آفات سے بچائے گا اور اس کو ایسی جگہ لے جائے گا جہاں پانی بھی ہوگا اور سایہ دار درخت اور پھل دار درخت بھی ہوں گے۔

اگر یہ اکیلا چلے گا تو ایسی جگہ جا گرے گا جہاں درندے ہیں اور بچھو اور سانپ ہیں اور آفات ہی آفات ہیں، اے دنیا کے راستے کے مسافر! تو قافلہ سے الگ نہ ہو اور رہنماء اور رفقاء کو نہ چھوڑ، وگرنہ تیرا مال اور تیری روح ضائع ہو جائے گی، اے آخرت کے راستے کے



www.waseemziyai.com

مسافر! تو ہمیشہ اپنے رہنما کے ساتھ چل، جو تجھے تیری منزل تک پہنچادے۔

فائدہ:

اس عبارت سے واضح ہوا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک پیر کی بیعت ہونا ضروری ہے وگرنہ انسان گمراہ ہوجاتا ہے اور راہ راست سے ہٹ جاتا ہے۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی: ۲۰۷)

مراقبہ کیا کرو

إذا علمت ورأيت أن قلبك لا يدنو من الحق عزّ وجلّ، ولا تجد حلاوة العبادة والأنس،فاعلم أنك لست بعامل، وانك محجوب لأجل الخلل الذى فى عملك .ماذا الخلل؟ الرياء والنفاق والعجب،يا عامل عليك بالإخلاص وإلا فلا تتعب، عليك بالمراقبة للحق عزّ وجلّ فى الخلوة والجلوة .

ترجمہ

جب تو جان لے اور دیکھ بھی لے کہ تیرا دل اللہ تعالی کی بارگاہ کے قریب نہیں ہورہا اور تجھے عبادت میں لذت حاصل نہیں ہورہی اور اللہ تعالی کی بارگاہ سے تجھے انس حاصل نہیں ہورہا، تو یقین کرلے کہ تو عامل نہیں ہے، اور تیرے عمل میں کسی خلل کی وجہ سے بارگاہ الہی سے دور کردیا گیا ہے، وہ خلل کیا ہے؟ وہ خلل ریاکاری، نفاق اور خود بینی ہے۔ اے عامل! تجھ پر لازم ہے کہ تو اخلاص کو اختیار کر، وگرنہ تو تھکاوٹ ہی اٹھاتا رہے گا، تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنی خلوت وجلوت میں حق تعالی کے لئے مراقبہ کیا کر۔

(ھکذا تکلم الشیخ عبدالقادر الکیلانی: ۲۱۲)

توسل اور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ بِجَاہِ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی، طَھِّرْ قُلُوْبَنَا مِنْ کُلِّ وَصْفٍ یُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاھَدَتِکَ وَمَحَبَّتِکَ، وَاَمِتْنَا عَلَی السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ وَالشَّوْقِ اِلٰی لِقَائِکَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.

ترجمہ

اے اللہ! اے میرے رب! تجھے تیرے پسندیدہ نبی اور چنے ہوئے رسول ﷺ کا واسطہ ہمارے دلوں کو ہر ایسے وصف سے پاک فرما جو تیرے مشاہدہ سے دور رکھیں اور تیری محبت سے غافل کردیں، اور ہمیں مذہب مہذب اہل سنت وجماعت پر موت عطا فرما، اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمایا، اے عزت وجلال والے۔

(الاورادالقادریہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی: ۳۴)



www.waseemziyai.com

# تیسری فصل

## ایک سعودی شیخ کا رد

## کیا حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ صوفی نہ تھے؟

### سعودی مولوی شیخ صالح فوزان کا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق قول

الشیخ عبدالقادر رحمة الله تعالى عليه ليس صوفياً وانما هوامام جليل من قدماء الحنابلة ، والطريقة القادرية المنسوبة اليه مكذوبة عليه وليست طريقة له .

ترجمہ

صالح فوزان نے کہا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ صوفی نہیں تھے بلکہ وہ بزرگ امام اور قدماء حنابلہ میں سے تھے، اور سلسلہ قادریہ جوان کی طرف منسوب ہے یہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا طریقہ نہیں ہے بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف جھوٹ منسوب کیا گیا ہے۔

(نقض کتاب تحقیق المقال للفریح:۱۳۶(حاشیہ۲)

اب ہم شیخ فوزان کے اس قول کا رد ائمہ ومحدثین کے اقوال سے کرتے ہیں کہ تاکہ بات واضح ہو جائے کہ حقیقت کیا ہے۔

### امام ابن رجب الحنبلی اور امام إبراہیم بن محمد برہان الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہما فرماتے ہیں

شيخ العصر، وقدوة العارفين، وسلطان المشايخ، وسيد أهل الطريقة في وقته، محيي الدين أبُو محمد، صاحب المقامات والكرامات، والعُلوم والمعارف، والأحوال المشهورة.

ترجمہ

اپنے زمانے کے شیخ ،قدوۃ العارفین، مشائخ کرام کے بادشاہ، اپنے وقت کے اہل طریقت کے سردار، دین کو زندہ کرنے والے، ابو محمد، بلند مقامات و کرامات والے، صاحب علوم و معارف اور صاحب احوال مشہورہ ہیں۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ : زین الدین عبدالرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۱۸۸:۲)

(المقصد الأرشد فی ذکر أصحاب الإمام أحمد : إبراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد ابن مفلح، أبو إسحاق، برہان الدین (۱۴۸:۲) :

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل طریقت کے سردار ہیں مگر آج شیخ صالح فوزان کو کشف ہوا ہے کہ الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ "صوفی" نہ تھے۔اوران کا یہ کہنا کہ الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ صاحب الطریقة نہ تھے، امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے "صاحب الطریقۃ" فرما کر ان کا ناطقہ ہی بند کر دیا۔

کاش کہ شیخ صالح فوزان نے یہ دو کتابیں جو سعودیہ سے ذیل طبقات الحنابلہ الریاض سے اور الشیخ ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی



www.waseemziyai.com

کتاب المقصد الارشد بھی الریاض سے ہی چھپی ہے ان کو پڑھا ہوتا تو اس طرح کی بات نہ ہوتی۔

## امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الامام الذهبي رحمة الله تعالى عليه :شيخ العصر وقدوة العارفين صاحب المقامات والكرامات ومدرس الحنابلة محيي الدين. والكلام على الخواطر.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ''اپنے زمانے کے شیخ، قدوۃ العارفین، صاحب المقامات والکرامات، اور حنابلہ کے مدرس، دین کو زندہ کرنے والے، اور دلوں میں پیدا ہونے والے خطرات پر کلام فرمانے والے۔

(العبر فی خبر من غبر : شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳:۳۶)

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ تو عارفین کے امام ہیں مگر صالح فوزان کے نزدیک الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ صوفی بھی نہیں ہیں۔ اور امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک تو الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے سامنے جو لوگ بیٹھے ہوتے اور جو ان کے دلوں میں خطرات آتے تھے آپ رضی اللہ عنہ انہیں پر کلام فرماتے تھے، ان کے نزدیک کسی کا کسی کے دل کے خطرات پر مطلع ہونا ہی ناممکن ہے۔ اب بتائیں شیخ صالح فوزان کہاں جائیں گے، کیونکہ امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو سب کے نزدیک مسلمہ ہیں وہ تسلیم کرتے ہیں کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ صوفی ہیں۔

## امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

القادري :طائفة منسوبون إلى طريقة الشيخ عبد القادر الجيلي رضي الله عنه .

ترجمہ

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قادری طریقہ حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

(تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ :ابن حجر العسقلانی (۲۴۵)

http://www.alwarraq.com

اب بتائیں فوزان صاحب امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ طریقت کے امام ہیں اور طریقہ قادریہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

## ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل طریقت میں سے ہیں

وهذا المقام مما حققه الجُنيد رضي الله عنه وأمثاله من أئمة أهل الطريق الذين يُقتدى بهم الذين يلاحظون الأمرَ والنهي كالشيخ عبد القادر ونحوه من المتأخرين.

ترجمہ

یہ وہ مقام ہے جس کی تحقیق حضرت سیدنا جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے اور ان جیسے اہل طریقت کے ائمہ نے کی ہے جن کی



www.waseemziyai.com

اقتدا کی جاتی ہے جو امر و نہی کو ملاحظہ کرتے ہیں جیسے متاخرین میں سے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

الرد علی الشاذلی فی حزبیہ، وما صنفہ فی آداب الطریق : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی:(۱۰۴) : دار عالم الفوائد - مکۃ

ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ اہل طریقت میں سے ہیں اور انتہائی حیرت ہوتی ہے کہ شیخ صالح فوزان کو یہ کتاب نظر نہیں آئی، کاش کہ ان کو پڑھتے اور تصوف دشمنی کی عینک اتارتے تو ان کو نظر آجاتا کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ صوفی ہیں۔

اب ہم بغیر ترجمہ اور بغیر تبصرہ کے وہ عبارات پیش کرتے ہیں کہ جہاں جہاں ابن تیمیہ نے الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کی عبارات سے استدلال کیا ہے

## العبودیہ میں لکھتے ہیں

**وَإِلَى هَذَا أَشَارَ الشَّيْخ عبد الْقَادِر رَحمَه الله فِيمَا ذكر عَنهُ فبيّن أَن كثيرا من الرِّجَال (إِذا وصلوا إِلَى الْقَضَاء وَالْقدر أَمْسكُوا إِلَّا أَنا فَإِنِّي انفتحت لي فِيهِ روزنة فنازعت أقدار الْحق بِالْحَقِّ للحق وَالرجل من يكون منازعا للقدر لَا من يكون مُوَافقا للقدر).**

العبودیۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۱:۵۴)

الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۵:۱۶۱)

## الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ عارف باللہ ہیں

**وقال الشيخ الإمام العارف، أبو محمد عبد القادر بن أبي صالح الجيلي.**

بیان تلبیس الجہمیۃ فی تأسیس بدعہم الکلامیۃ: تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۱:۲۱۴) مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف الشریف

## الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ائمہ صوفیہ میں سے ہیں

**وَأَمَّا أَئِمَّةُ الصُّوفِيَّةِ وَالْمَشَايِخُ الْمَشْهُورُونَ مِنْ الْقُدَمَاءِ :مِثْلُ الْجُنَيْد بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَتْبَاعِهِ وَمِثْلُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ.**

## ترجمہ

اور بہرحال ائمہ صوفیہ اور مشہور مشائخ جو قدماء میں سے ہیں جیسے جنید بغدادی اور ان کے پیروکار، اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ۔

(مجموع الفتاوی : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۲:۴۷۴)

اب بتائیں ابن تیمیہ نے تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو صوفیہ کا امام لکھ دیا ہے، مگر صالح فوزان کو یہ نظر نہ آیا اور آنکھیں بند کر کے لکھ دیا کہ آپ صوفی نہ تھے۔

www.waseemziyai.com

ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الجیلانی ائمہ ھدی میں سے ہیں

أَنَّهُمْ مَشَايِخُ الْإِسْلَامِ وَأَئِمَّةُ الْهُدَى الَّذِينَ جَعَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْأُمَّةِ مِثْلُ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِي وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَدْهَمَ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ والْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ وَمَعْرُوفِ الْكَرْخِي وَالشَّافِعِيِّ وَأَبِي سُلَيْمَانَ وَأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَبِشْرٍ الْحَافِي وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَشَقِيقِ البلخي وَمَنْ لَا يُحْصَى كَثْرَةً .إلَى مِثْلِ الْمُتَأَخِّرِينَ :مِثْلُ الْجُنَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ القواريري وَسَهْلِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التستري وَعُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ الْمَكِّيِّ وَمَنْ بَعْدَهُمْ -إلَى أَبِي طَالِبٍ الْمَكِّيِّ إلَى مِثْلِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ الكيلاني وَالشَّيْخِ عَدِيٍّ وَالشَّيْخِ أَبِي الْبَيَانِ وَالشَّيْخِ أَبِي مَدْيَنَ وَالشَّيْخِ عَقِيلٍ وَالشَّيْخِ أَبِي الْوَفَاءِ وَالشَّيْخِ رَسْلَانَ وَالشَّيْخِ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَالشَّيْخِ عَبْدِ اللَّهِ اليونيني وَالشَّيْخِ الْقُرَشِيِّ وَأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ الْمَشَايِخِ الَّذِينَ كَانُوا بِالْحِجَازِ وَالشَّامِ وَالْعِرَاقِ وَمِصْرَ وَالْمَغْرِبِ وَخُرَاسَانَ مِنْ الْأَوَّلِينَ والآخرين.

ترجمہ

بے شک وہ مشائخ الاسلام اور ائمہ ھدی جن کا اللہ تعالی نے امت میں اچھا ذکر جاری فرما دیا جیسے سیدنا سعید بن میسب، امام حسن بصری، سیدنا عمر بن عبدالعزیز، امام مالک بن انس، امام اوزاعی، ابراہیم بن ادھم، امام سفیان الثوری، سیدنا فضیل بن عیاض، سیدنا معروف کرخی، امام شافعی، ابوسلیمان دارانی، امام احمد بن حنبل، سیدنا بشر حافی، عبداللہ بن مبارک، شقیق بلخی، اور اتنے مشائخ ہیں جن کا شمار نہ ممکن ہے اور اسی طرح متاخرین میں سے جنید بغدادی، سہل بن عبداللہ تستری، عمر بن عثمان المکی، اور ان کے بعد ابو طالب المکی، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی، شیخ عدی بن مسافر، شیخ ابوالبیان، شیخ ابومدین المغربی، شیخ ابوالوفاء عقیل، شیخ ابوالوفاء، شیخ رسلان، شیخ عبدالرحیم، شیخ عبداللہ الیونینی، الشیخ القرشی، اور ان جیسے مشائخ جو حجاز و شام، عراق، مصر، مغرب اور خراسان میں اولین و آخرین میں سے ہوئے ہیں۔

(مجموع الفتاوی : تقی الدین أبوالعباس أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۲:۴۷۴)

اتنے صوفیاء کرام علیہم الرحمہ کو ابن تیمیہ نے مشائخ الاسلام کہا ہے اور آج کتنے ہی غیروں کے مقلد ہیں جو ان میں سے بعض کو مسلمان ہی نہیں مانتے۔

سیدھی راہ پر چلنے والے شیخ

وَصِيَّةُ الشَّيْخِ عبد الْقَادِرِ وَلِهَذَا كَانَ الشَّيْخُ عبد الْقَادِرِ وَنَحْوه من المشائخ المستقيمين .

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی یہ وصیت ہے، یہی وجہ ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور ان جیسے مشائخ کرام ان لوگوں میں سے ہیں جو راہ راست پر چلنے والے تھے۔

(الزہد والورع والعبادۃ : تقی الدین أبوالعباس أحمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی:۱۰۱)

الشیخ عبدالقادر الجیلانی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا

الشَّيْخ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ -رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.



www.waseemziyai.com

الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۲:۲۰۲)

اب وہ لوگ غور کریں جو یہ کہتے ہیں کہ تم الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" کیوں لکھتے ہو؟

## الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ شیطان کے شر کو جاننے والے تھے

فَمِنْهُمْ مَنْ عَصَمَهُ اللَّهُ وَعَرَفَ أَنَّهُ الشَّيْطَانُ كَالشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ فِي حِكَايَتِهِ الْمَشْهُورَةِ حَيْثُ قَالَ :كُنْت مَرَّةً فِي الْعِبَادَةِ فَرَأَيْت عَرْشًا عَظِيمًا وَعَلَيْهِ نُورٌ فَقَالَ لِي :يَا عَبْدَ الْقَادِرِ أَنَا رَبُّك وَقَدْ حَلَّلْت لَك مَا حَرَّمْت عَلَى غَيْرِك .قَالَ :فَقُلْت لَهُ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إلَهَ إلَّا هُوَ اخْسَأْ يَا عَدُوَّ اللَّهِ .قَالَ :فَتَمَزَّقَ ذَلِك النُّورُ وَصَارَ ظُلْمَةً وَقَالَ يَا عَبْدَ الْقَادِرِ نَجَوْت مِنِّي بِفِقْهِك فِي دِينِك وَعِلْمِك وَبِمُنَازَلَاتِك فِي أَحْوَالِك .لَقَدْ فَتَنْت بِهَذِهِ الْقِصَّةِ سَبْعِينَ رَجُلًا .فَقِيلَ لَهُ :كَيْفَ عَلِمْت أَنَّهُ الشَّيْطَانُ؟ قَالَ بِقَوْلِهِ لِي " حَلَّلْت لَك مَا حَرَّمْت عَلَى غَيْرِك "وَقَدْ عَلِمْت أَنَّ شَرِيعَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْسَخُ وَلَا تُبَدَّلُ وَلِأَنَّهُ قَالَ أَنَا رَبُّك وَلَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَقُولَ أَنَا اللَّهُ الَّذِي لَا إلَهَ إلَّا أَنَا.

ترجمہ

ابن تیمیہ نے شیطان کے مکروفریب کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کئی وہ بزرگ بھی ہوئے ہیں جنہوں نے شیطان کے مکروفریب کو پہچانا اور اللہ تعالی نے ان کو اس کے شر سے محفوظ رکھا، جیسے الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق حکایت مشہور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبادت میں مصروف تھا کہ اچانک مجھے ایک بہت بڑا عرش نظر آیا اس پر نور ہی نور تھا، اس نے مجھے کہا: اے عبد القادر! میں تیرا رب ہوں جو کچھ دوسروں پر حرام ہے میں وہ تیرے اوپر حلال کر دیا ہے، میں نے اس کو کہا: اے اللہ تعالی کے دشمن! دفع ہو جا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ وہ نور ختم ہو گیا اور اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا، پھر اس نے مجھے کہا: آج تجھے تیرے علم وفقہ نے مجھ سے بچالیا ہے میں نے اسی بات سے ستر لوگوں کو پھسلایا ہے۔ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے جب سوال کیا گیا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ وہ شیطان ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے کہا: کہ میں نے تم پر حرام چیزیں بھی حلال کر دیں ہیں، تو میں نے جان لیا کہ یہ شیطان ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت مبارکہ نہ تو منسوخ ہو سکتی ہے اور نہ ہی بدل سکتی ہے اور دوسرا اس نے یہ کہا تھا کہ میں انا ربک اور اس کو یہ کہنے کی طاقت نہ ہوئی انا اللہ لا الہ الا انا۔

(مجموع الفتاوی : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۱:۱۷۲)

حاشیۃ النبوات : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۲:۳۶۹)

قاعدۃ جلیلۃ فی التوسل والوسیلۃ : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی: ۴۴)

## ابن تیمیہ کا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک خواب بیان کرنا

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحْيِي الدِّينِ بْنِ النَّحَّاسِ؛ وأظنى سَمِعْتهَا مِنْهُ أَنَّهُ رَأَى الشَّيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ فِي مَنَامِهِ وَهُوَ



www.waseemziyai.com

يَقُولُ :إِخبَارًا عَنِ الْحَقِّ تَعَالَى :مَنْ جَاءَ نَا تَلَقَّيْنَاهُ مِنَ الْبَعِيدِ وَمَنْ تَصَرَّفَ بِحَوْلِنَا أَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ وَمَنْ اتَّبَعَ مُرَادَنَا أَرَدْنَا مَا يُرِيدُ وَمَنْ تَرَكَ مِنْ أَجْلِنَا أَعْطَيْنَاهُ فَوْقَ الْمَزِيد.

ترجمہ

ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ مجھے میرے والد ماجد نے الشیخ محی الدین بن النحاس سے بیان کیا اور میرا خیال ہے کہ میں نے بھی ان سے سنا ہے کہ انہوں نے خواب میں الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو ہماری طرف آئے ہم بھی اس کے قریب ہو جاتے ہیں، جو ہمارا قرب چاہے ہم اس کے لئے لوہا نرم کر دیتے ہیں، جو ہماری مراد کی پیروی کرے ہم بھی وہی چاہتے ہیں جو وہ چاہتا ہے اور جو شخص ہماری وجہ سے کوئی چیز ترک کر دے تو ہم اس کو مزید عطا فرماتے ہیں۔

(مجموع الفتاوی : تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی (۱۰:۵۴۹)

## ابن تیمیہ کے نزدیک صوفیہ کرام درست عقیدہ رکھنے والے تھے

و أما أئمة الصو فية و المشايخ المشهورون من القدماء مثل الجنيد بن محمد و أتباعه و مثل الشيخ عبد القادر و أمثاله فهؤلاء من أعظم الناس لزو ما للأمر و النهي و توصية بإتباع ذلك و الشيخ عبد القادر كلامه كله يدو ر على إتباع المأمور و ترك المحظو ر و الصبر على المقدور ولا يثبت طريقا تخالف ذلك أصلا كما أصاب أو لئك الصوفية.

ترجمہ

اور بہر حال ائمہ صوفیہ اور مشائخ کرام جو کہ قدماء میں سے مشہور ہیں جیسے حضرت جنید بن محمد اور ان کے متبعین ہیں اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں یا ان جیسے دوسرے مشائخ اوامر ونواہی کو تمام لوگوں سے زیادہ لازم پکڑنے والے تھے اور شریعت مبارکہ کی پیروی کرنے کا درس دینے والے تھے، الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا سارا کلام اسی بات کے گرد گھومتا ہے کہ جس چیز کا اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اس پر عمل کیا جائے اور جس چیز سے منع فرمایا ہے اس سے رکا جائے اور جو کچھ اس کے مقدر میں لکھا گیا ہے اس پر صبر کیا جائے اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا مبارک طریقہ یہی شریعت والا طریقہ تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے بھی درست بات کہی ہے جس طرح دوسرے صوفیہ کرام نے درست بات کہی ہے۔

(مجموع الفتاوی : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۸:۳۶۹)

اس سے معلوم ہوا کہ صوفیہ کرام علیہم الرحمہ درست طریقہ پر چلنے والے تھے آج یہ جاہل لوگ پیدا ہو کر صوفیہ کرام کو بدنام کرنے آگئے ہیں۔

## الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ پیر طریقت تھے

والبدعة أحب إلى إبليس من المعصية كما قال السلف، ومع ذلك فهم لم تحصل لهم التقوى الواجبة، لأن التقوى هي فعل المأمور وترك المحظور والصبر على المقدور .كما قال شيخ الطريقة وناصر



www.waseemziyai.com

السنة عبد القادر الكيلاني رحمه الله.

ترجمہ

اور بدعت شیطان کے نزدیک گناہ سے زیادہ پسندیدہ ہے جیسا کے سلف نے فرمایا ہے، کیونکہ شیطان یہی چاہتا ہے کہ ان کو تقوی واجب حاصل نہ ہو اس لئے کہ تقوی تو ہے ہی مامور کو بجالانا اور محظور کو ترک کرنا اور مقدور پر صبر کرنا جیسا کہ پیر طریقت سنتِ مصطفی ﷺ کے مددگار جناب الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

(منہج شیخ الإسلام فی العبادۃ والتزکیۃ : عبداللہ بن محمد الحیالی:۷)

## الشیخ الجیلانی بھی صوفی اور ان کے پیروکار بھی صوفی تھے

و كذلك قال المشايخ المعتمدون مثل الشيخ عبد القادر و غيره و الإقرار بالشهادتين يتضمن المعرفة لكن ذهب طائفة من أهل الكلام و ممن اتبعهم من الفقهاء والصوفية إلى أنه يجب على العبد المعرفة أولا قبل وجوب الشهادتين.

ترجمہ

اور ایسا ہی فرمایا ہے ان مشائخ کرام نے جن پر اعتماد کیا ہے جیسے الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ اور ان کے علاوہ مشائخ نے کہ اقرارِ شہادتین معرفت کو متضمن ہے، لیکن انہیں کے متبعین فقہاء کرام اور صوفیاء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ بندے پر وجوب شہادتین سے بھی پہلے معرفت واجب ہے۔

(الاستقامۃ : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱:۱۴۲)

لیکن فوزان کے نزدیک نہ شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ صوفی اور نہ ہی ان طریقہ صوفیہ والا۔

## الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو قطب العارفین لکھا

قطب العارفين أبا محمد عبد القادر بن عبد الله الجيلى رضى الله عنه

ترجمہ

قطب العارفین ابو محمد عبد القادر بن عبد اللہ الجیلی رضی اللہ عنہ۔

(الاستقامۃ : أحمد بن عبد الحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبو العباس (۱:۸۵) جامعۃ الإمام محمد بن سعود - المدینۃ المنورۃ

## ابن تیمیہ کے نزدیک الشیخ الجیلانی دل کا حال جان لیتے تھے

وكذلك نقل الشيخ شهاب الدين أبو حفص عمر بن محمد السهروردى وحدثنيه عنه الشيخ عز الدين عبد الله بن أحمد بن عمر الفاروقى أنه سمع هذه الحكاية منه ووجدتها معلقة بخط الشيخ موفق الدين أبى محمد بن قدامة المقدسى قال السهروردى كنت عزمت على أن أقرأ شيئا من علم الكلام وأنا متردد هل أقرأ الإرشاد لإمام الحرمين أو نهاية الإقدام للشهرستانى أو كتاب شيخه فذهبت مع خالى أبى النجيب وكان يصلى بجنب الشيخ عبد القادر قال فالتفت الشيخ عبد القادر وقال لى يا عمر ما هو من



www.waseemziyai.com

زاد القبر ما هو من زاد القبر فرجعت عن ذلک فأخبر أن الشیخ کاشفه بما کان فی قلبه ونهاه عن الکلام الذی کان ینسب إلیه القشیری ونحوه .

ترجمہ

اور ایسا ہی الشیخ شہاب الدین ابوحفص عمر بن محمد السہر وردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نقل کیا ہے، اور مجھے الشیخ عزالدین عبداللہ بن احمد بن عمر الفاروقی نے بیان کیا ہے، انہوں نے یہ حکایت ان سے سنی تھی اور میں نے بھی الشیخ موفق الدین ابومحمد بن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تحریر میں پڑھا ہے کہ الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عزم کرلیا تھا کہ علم الکلام پڑھوں بس میں متردد تھا اس حوالے سے کہ امام الحرمین کی الارشاد پڑھوں یا امام شہرستانی کی نہایۃ الاقدام پڑھوں یا پھر ان کے شیخ کی کتاب پڑھوں۔ایک دن میں الشیخ ابوالنجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا تو الشیخ ابوالنجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی، نماز کے بعد مجھے الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! قبر کا توشہ کیا ہے؟ قبر کا توشہ کیا ہے؟ بس میں نے وہ علم پڑھنے سے توبہ کرلی، پھر انہوں نے خبر دی کہ الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کو اس بات پر اطلاع ہوگئی تھی جو دل میں تھی اور اس سے منع فرمادیا۔

(الاستقامة : أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیة الحرانی أبوالعباس (۱:۸۵))

## حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

فان محبة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مثمرة لمحبة اللّٰه تعالی وقربه وولایته وموجبة لکمال الایمان ومن هاهنا أقول، ان الاولی ان یقال فی تأویل الآیة لا اسئلکم اجرا الا ان تودوا اقربائی واهل بیتی وعترتی وذلک لأنه صلی اللّٰه علیه وسلم کان خاتم النبیین لا نبی بعده وانما انتصب للدعوة إلی اللّٰه بعده صلی اللّٰه علیه وسلم علماء أمته من أهل الظاهر والباطن ولذلک امر اللّٰه تعالی نبیه صلی اللّٰه علیه وسلم ان یأمر أمته بمودة أهل بیته لأن علیّا رضی اللّٰه عنه والائمة من أولاده کانوا اقطابا لکمالات الولایة ومن أجل ذلک قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم انا مدینة العلم وعلی بابها -رواه البزار والطبرانی عن جابر وله شواهد من حدیث ابن عمر وابن عباس وعلیّ وأخیه وصححه الحاکم

ومن أجل ذلک تری کثیرا من سلاسل المشائخ تنتهی إلی ائمة أهل البیت ومضی کثیر من الأولیاء فی السادات العظام منهم غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلی الحسنی الحسینی وبهاء الدین النقشبندی والسید السند مودود الچشتی وسید معین الدین الچشتی وأبو الحسن الشاذلی وغیرهم.

ترجمہ

رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے کا محبت کرنے والے کو فائدہ ملتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب، مقرب اور دوست بن جاتا ہے، اور اس محبت سے اس کو کمال ایمان کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اسی لئے میرے نزدیک آیت مذکورہ

﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَ مَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَه فِيْهَا حُسْنًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ



www.waseemziyai.com

شَکُوْرٌ﴾

"تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے﴾ میں مودت فی القربی کی یہی تفسیر زیادہ صحیح ہے، میں تم سے بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے اقرباء، میری اہل بیت اور میری اولاد سے محبت کرو۔ رسول اللہ ﷺ تو آخری نبی تھے، آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہ تھا، رسول اللہ ﷺ کے بعد فرض تبلیغ کو ادا کرنے والے علماء امت ہی ہیں، علماء ظاہر ہوں یا علماء باطن (یعنی فقہاء ومحدثین ہوں یا ائمہ تصوف) اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو اسی لئے حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ اپنی امت کو اپنے اہل بیت سے محبت رکھنے کی تبلیغ فرمائیں، کیونکہ امام المسلمین حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت آپ کی اولاد پاک سے ہوئے کمالات وولایت کے قطب تھے، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ ہیں (اس روایت کو امام البزار و طبرانی نے حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا) اس روایت کے تائیدی شواہد وہ احادیث بھی ہیں جن کے راوی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں، امام حاکم نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر مشائخ کے سلسلے ائمہ اہل بیت تک پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں، سادات عظام میں بہت کثرت کے ساتھ اولیاء کرام ہوئے ہیں جیسے غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ، شیخ بہاء الدین نقشبند، اور سید مودود چشتی اور حضرت سید معین الدین چشتی، اور سیدی ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہم وغیرہ۔

(التفسیر المظہری موافقا للمطبوع : محمد ثناء اللہ العثمانی المظہری (۱:۹:۳۴۷)

اب اس سے اندازہ لگائیں کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کے سلسلہ کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تسلیم کر رہے ہیں مگر فوزان صاحب انکاری ہیں۔

## علامہ رشید رضا مصری بھی آپ کو شیخ طریقت جانتے ہیں

**وَبَيَّنَهُ أَحَدُ أَرْكَانِ التَّحْقِيقِ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ كَالسَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلِيِّ .فَقَدْ رُوِيَ أَنَّ بَعْضَ مُرِيدِيهِ شَكَوْا إِلَيْهِ إِقْبَالَ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ :أَخْرِجُوهَا مِنْ قُلُوبِكُمْ إِلَى أَيْدِيكُمْ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّكُمْ.**

ترجمہ

اس مسئلہ کو محققین علم نے بیان کیا ہے، ان میں سے جیسے سید عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔ روایت کیا گیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے ایک مرید نے شکایت کی کہ میرے پاس دنیا بہت زیادہ آتی ہے تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دنیا کو دل سے نکال کر اپنے ہاتھوں کی طرف لے آؤ پھر یہ تم کو نقصان نہیں دے سکے گی۔ (یعنی اللہ تعالی کی راہ میں تقسیم کرو)

(تفسیر المنار : محمد رشید بن علی رضا بن محمد شمس الدین القلمونی الحسینی (۸:۹:۳۴۹) الہیئۃ المصریۃ العامۃ للکتاب

اس سے معلوم ہوا کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ شیخ الطریقہ تھے، کیونکہ آپ کے مرید تھے، اگر آپ رضی اللہ عنہ شیخ الطریقہ نہ ہوتے تو آپ کے مرید کیسے ہوتے؟



www.waseemziyai.com

## امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

عبد القادر بن موسی بن عبد الله بن جنكی دوست الحسنی، أبو محمد، محيي الدين الجيلانی، أو الكيلانی، أو الجيلی ،مؤسس الطريقة القادريةمن كبار الزهاد والمتصوفين ولد فی جيلان.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ جنکی دوست الحسنی ابومحمد محی الدین الجیلانی یا الکیلانی ،الجیلی رضی اللہ عنہ۔آپ سلسلہ عالیہ قادریہ کے موسس ہیں اور کبار زہادو متصوفین میں سے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت جیلان میں ہوئی۔

(الأعلام: خیرالدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس ،الزرکلی الدمشقی (۴:۴۷) دارالعلم للملایین

## امام ابن تغری بردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں

كان شيخ العراق صاحب حال ومقال، عالما عاملا قطب الوجود، إمام أهل الطريقة، قدوة المشايخ فی زمانه .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ شیخ العراق اور صاحب حال ومقال تھے، عالم باعمل ،قطب الوجوداور اہل طریقت کے امام تھے،اور اپنے زمانے میں قدوۃ المشائخ تھے۔

(النجوم الزاہرۃ فی ملوک مصروالقاہرۃ: یوسف بن تغری بردی بن عبداللہ الظاہری الحنفی ،أبوالمحاسن، جمال الدین (۵:۳۷۱)

## نجدی شیخ شمس الدین افغانی نے فوزان کو جھوٹا قرار دے دیا

الشيخ عبد القادر الجيلانی رحمة الله تعالى عليه المتوفى سنه( ۵۶۱)۔ مؤسس الطريقة القادرية.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ المتوفی سنہ (۵۶۱ھ) جوکہ طریقۃ قادریہ کے بانی ہیں۔

(جہو دعلماء الحنفیۃ فی إبطال عقائد القبوریۃ: أبوعبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی (۲:۷۴۷)

## امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكى دوست الحسنی، أبو محمد، محيي الدين الجيلانی، أو الكيلانی، أو الجيلی المتوفى سنه ( ۵۶۱)مؤسس الطريقة القادريةمن كبار الزهاد والمتصوفين ولد فی جيلان .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی بن موسی بن عبداللہ بن جنگی دوست ابومحمد محی الدین الجیلانی یا الکیلانی یا الجیلی المتوفی سنہ (۵۶۱ھ) آپ رضی اللہ عنہ کبار زاہدین اور اکابر صوفیاء میں سے تھے اور آپ کی ولادت باسعادت جیلان میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ طریقہ قادریہ کے موسس تھے۔

(الأعلام: خیرالدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس ،الزرکلی الدمشقی (۴:۴۷) دارالعلم للملایین



www.waseemziyai.com

## الشیخ محمد احمد درنیقہ فرماتے ہیں

**الشيخ عبد القادر الجيلانی مؤسس الطريقة القادرية.**

### ترجمہ

الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ طریقہ قادریہ کے بانی ہیں۔

(معجم أعلام شعراء المدح النبوی: محمد أحمد درنیقۃ :۴۴۱) دار ومکتبۃ الہلال

## صاحب معجم الشعرا العرب فرماتے ہیں

**عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكى دوست الحسنى أبو محمد يحيى الدين الجيلانى ،مؤسس الطريقة القادرية، من كبار الزهاد والمتصوفين، ولد فى جيلان.**

### ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی بن موسیٰ بن عبداللہ بن جنگی دوست ابومحمد محی الدین الجیلانی یا الکیلانی یا الجیلی التوفی سنہ (۵۶۱ھ) آپ رضی اللہ عنہ کبار زاہدین اور اکابر صوفیاء میں سے تھے اور آپ کی ولادت باسعادت جیلان میں ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہ طریقہ قادریہ کے موسس تھے۔

(معجم الشعراء العرب: تم جمعہ من موقع الموسوعۃ الشعریۃ ۱۶۱۱)

## صاحب المنجد فی الاعلام کا نظریہ

**عبد القادر الكيلانى هو عبد القادر الجيلانى من أئمة التصوف، أمام زاهد من كبار المتصوفة، مؤسس الطريقة القادرية، عاش ببغداد، من آثاره الفتح الربانى والغنية لطالبى طريق الحق، فتوح الغيب توفى سنه( ۱۱۶۶ ۵۵)**

### ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ آپ تصوف کے ائمہ میں سے تھے، امام زاہد اکابر صوفیہ میں سے تھے اور طریقہ قادریہ کے بانی تھے، آپ نے بغداد معلیٰ میں زندگی گزاری، اور آپ کی کتب میں سے الفتح الربانی، الغنیۃ لطالبی طریق الحق اور فتوح الغیب یادگار ہیں اور آپ کا وصال شریف سنہ (۵۶۱ھ) کو ہوا۔

(المنجد فی الأعلام: ۳۶۷)

(مسالک الأبصار فی ممالک الأمصار: أحمد بن یحیی بن فضل اللہ القرشی العدوی العمری، شہاب الدین (۲: ۲۵۳)

www.waseemziyai.com

# غنیۃ الطالبین کس کی تصنیف ہے

زمانہ قدیم سے یہ چیز زیر بحث رہی ہے کہ غنیۃ الطالبین کا مصنف کون ہے؟ بعض حضرات اسے سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف قرار دیتے ہیں اور کئی دوسرے بزرگ اس کو آپ رضی اللہ عنہ کی تصنیف تسلیم نہیں کرتے، یا کم از کم اس کو محرف اور غیر معتبر مانتے ہیں، جس کی وجہ سے کتاب کی اہمیت وثقاہت برقرار نہیں رہتی، ذیل میں دونوں موقف پیش خدمت ہیں۔

## پہلی فصل

### موقف اول

پہلا موقف یہ ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے درج ذیل حضرات کا یہی موقف ہے، ان کی عبارات ملاحظہ ہوں۔

وجہ تصنیف الغنیۃ لطالبی طریق الحق

أما بعد: فقد ألح علی بعض أصحابی، وشدد فی الخطاب فی تصنیف هذا الکتاب لحسن ظنه فی الإصابة والصواب، والله تعالی هو العاصم فی الأقوال والأفعال والمطلع علی الضمائر والنیات، والمنعم المتفضل بتسهیل ما أراد، وإلیه عز وجل الالتجاء لتطهیر القلوب من الریاء والنفاق، وإبدال السیئات بالحسنات، إنه غافر الذنوب والخطیئات، وقابل التوب من العباد.



www.waseemziyai.com

فلما رأيت صدق رغبته فى معرفة الآداب الشرعية من الفرائض والأركان والسنن والهيئات، ومعرفة الصانع عز وجل بالآيات والعلامات، ثم الاتعاظ بمواعظ القرآن والألفاظ النبوية فى مجالس نذكرها، ومعرفة أخلاق الصالحين نشير لها فى أثناء الكتاب، ليكون عونا له على سلوك طريق الله عز وجل، وامتثال أوامره، وانتهاء نواهيه، ووجدتُ له نية صادقة صدرت من فتوح الغيب فى إجابته إلى ذلك، فسارعتُ مشمرا مبتغيا محتسبا للثواب، راجيا للنجاة فى يوم الحساب، إلى جمع هذا الكتاب بتوفيق رب الأرباب الملهم للصواب، وقد سميته

(الغنية لطالبى طريق الحق عز وجل)

ترجمہ

میرے بعض احباب نے جن کو میری صدق بیانی کے بارے میں حسن ظن تھا مجھ سے کتاب کی تصنیف کی پرزور درخواست کی، اللہ تعالی ہی ہم کو قول وفعل کی لغزشوں سے بچانے والا ہے اور وہی نیک ارادوں سے واقف ہے، اور وہی میرے بعض احباب کی اس خواہش کی تکمیل میں سہولت عطا فرمانے والا ہے، اتفاق سے دلوں کو ایک کرنے اور برائیوں کو نیکیوں سے بدل دینے کی اس سے امید ہے اور وہی گناہ وقصور معاف کرنے اور وہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے، جب مجھ پر اس بات کی صداقت بذریعہ کشف ظاہر ہوگئی کہ ایک ایسی کتاب کی واقعی ضرورت ہے جو فرض وسنت اور اسلامی آداب کے سلسلے میں عوام کی رہنمائی کرے اور لوگ دلائل وبراہین سے خالق کی معرفت حاصل کریں اور قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی حدیث شریف سے ہدایت یاب ہوکر راہ حق اختیار کریں اور اس اصرار سے اس دوست کی غرض صرف یہ ہے کہ راہ حق پر چلنے والے کو اوامر کی تکمیل اور نواہی سے گریز میں تعاون حاصل ہو، پس میں نے اس کی درخواست قبول کر لی اور اخروی نجات کی آرزو اور ثواب آخرت کی طلب کے ساتھ میں کتاب کی تالیف کے لئے بڑی مستعدی کے ساتھ تیار ہوگیا اور یہ سب کچھ اللہ تعالی کی توفیق سے ہوا، جو دلوں میں حق بات کا القاء فرماتا ہے، میں نے راہِ حقؔ کے طلبگاروں کو تمام دوسری کتابوں سے بے نیاز بنانے کیلئے اس کتاب کو "الغنیۃ لطالبی طریق الحق" کے نام سے موسوم کیا۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبو محمد، محیی الدین الجیلانی، أو الکیلانی، أو الجیلی (۱:۹۹)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

الغنیۃ کا سماع

فخر الدين أبو العباس أحمد بن مطيع بن أحمد بن مطيع الباجسريّ المحدث كان من الفضلاء العلماء سمع كتاب الغنية على مصنفها الامام الربانى محيى الدين أبى محمد عبد القادر بن أبى صالح الجيلى رضى الله عنه.

ترجمہ

امام محدث فخر الدین ابو العباس احمد بن احمد بن مطیع الباجسرائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ آپ علماء وفضلاء میں سے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق کا سماع خود اس کے مصنف حضرت سیدنا الامام الربانی محیی الدین ابو محمد عبدالقادر بن



www.waseemziyai.com

ابی صالح الجیلانی رضی اللہ عنہ سے کیا ہے۔

(مجمع الآداب فی معجم الألقاب: کمال الدین أبوالفضل عبدالرزاق بن أحمد المعروف بابن الفوطی الشیبانی (۲:۵۵۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سبقا سبقا پڑھایا بھی کرتے تھے، اسی لئے تو امام الباجسرائی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے اس کا سماع کیا ہے۔

## مجدد الف ثانی رحمۃ للہ تعالی علیہ کا نظریہ

امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

**حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سره در کتاب غنیة که از مصفات ایشان است می فرماید.**

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں، یہ غنیۃ الطالبین آپ رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے ہے۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر دوم مکتوب ۶۷)

## حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

**الغنیة لطالبی طریق الحق )للشیخ عبد القادر الکیلانی الحسنی المتوفی :سنة (۵۶۱)، إحدی وستین وخمسمائة .**

ترجمہ

الغنیۃ لطالبی طریق الحق الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے اور آپ کا وصال شریف سنہ (۵۶۱ھ) میں ہوا۔
الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' یہ کتاب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی الحسنی المتوفی سنہ (۵۶۱ھ) رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔

(کشف الظنون لحاجی خلیفہ: ۲:۱۲۱۹) مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

## حافظ ابن تیمیہ کا نظریہ

**وقال الشیخ العارف أبو محمد عبدالقادر بن أبی صالح الکیلانی فی کتاب الغنیة له.**

ترجمہ

الشیخ العارف ابومحمد عبدالقادر ابن ابی صالح الکیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب الغنیۃ میں فرماتے ہیں۔

(مجموع الفتاوی: أحمد بن عبدالحلیم بن تیمیۃ الحرانی أبوالعباس (۳:۲۲۲)

## حافظ ابن کثیر کا نظریہ

**وَقَدْ صَنَّفَ كِتَابَ الْغُنْيَةِ وَفُتُوحِ الْغَيْبِ، وَفِيهِمَا أَشْيَاءُ حَسَنَةٌ.**

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے کتاب الغنیۃ اور فتوح الغیب تصنیف فرمائی اور ان دونوں میں بہت سی اچھی چیزیں ہیں۔



www.waseemziyai.com

(البدایة والنھایة: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲: ۳۱۳)

## علامہ محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وله كتاب الغنية لطالبی طريق الحق.

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب کا نام ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' ہے۔

(قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۷)

## الشیخ علوی بن عبد القادر السقاف کا نظریہ

له مصنفان هما الغنية لطالبی طريق الحق، وفتوح الغيب.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات میں سے الغنیۃ لطالبی طریق الحق اور فتوح الغیب قابل ذکر ہیں۔

(موسوعۃ الفرق المنتسبۃ للإسلام: مجموعۃ من الباحثین بإشراف الشیخ علوی بن عبد القادر السقاف (۸: ۳۲۷) موقع الدرر السنیۃ علی الإنترنت

## عمر رضا کحالہ کا نظریہ

من مصنفاته: جلاء الخاطر فی الباطن والظاهر، الفتح الربانی والفيض الرحمانی، الغنية الطالبی طريق الحق، سر الأسرار ومظهر الانوار فيما يحتاج إليه الابرار، وآداب السلوك والتوصل إلى منازل الملوك.

ترجمہ

الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات میں سے جلاء الخواطر فی الباطن والظاہر، الفتح الربانی، والفیض الرحمانی، الغنیۃ لطالبی طریق الحق، سر الاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار، آداب السلوک والتوصل الی منازل الملوک۔ وغیر شامل ہیں۔

(معجم المؤلفین: عمر بن رضا بن محمد راغب بن عبد الغنی کحالۃ الدمشق (۵: ۳۰۷) دار إحیاء التراث العربی بیروت

## فتاوی الشبکۃ الاسلامیہ میں ہے

فی كتاب ''الغنية لطالبی طريق الحق'': للعلامة الشيخ عبد القادر الجيلانی رحمه الله تعالى.

ترجمہ

الشیخ الامام العلامہ مولانا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' میں ہے۔

(فتاوی الشبکۃ الإسلامیۃ: لجنۃ الفتوی بالشبکۃ الإسلامیۃ (۱۱: ۴۳۲)

## الشیخ علی محمد محمد الصلابی کا نظریہ

الإعداد الدينی والثقافی: يتحدد هذا الإعداد بحسب عمر الطالب أو المريد وحاله، فإذا كان ممن يقصدون تصحيح العبادة كالكبار من الناس والعامه درسه الشيخ عقيدة أهل السنة وفقه العبادات اللذين



www.waseemziyai.com

تضمنهما كتابه "الغنية لطالبى طريق الحق " الذى صنّفه على طريقة كتاب "إحياء علوم الدين للغزالى "

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب "الغنیۃ لطالبی طریق الحق" امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی احیاء العلوم کے طرز پر تحریر فرمائی۔ملخصاً۔

(عصر الدولۃ الزنکیۃ :علی محمد محمد الصّلاّبی:۱۳۷)مؤسسۃ اقرأ للنشر والتوزیع والترجمۃ،القاہرۃ مصر

## امام ابن المبرد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

الغنية واسمه كَامِلا الغنية لطالبى طَرِيق الْحق وَهُوَ مَعْرُوف فِيهِ الْمُؤلف عقيدته ومذهبه تصنيف عبد الْقَادِر بن أبي صَالح بن جنكى دوست الجيلى ثمَّ الْبَغْدَادِيّ.

ترجمہ

الغنیۃ :اس کا مکمل نام "الغنیۃ لطالبی طریق الحق" اور بڑی معروف کتاب ہے،اس میں مولف نے اپنا عقیدہ اور اپنا مذہب بیان کیا ہے،اور یہ سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بن ابی صالح جنگی دوست الجیلی ثم البغدادی کی تصنیف ہے۔

(معجم الکتب:یوسف بن حسن بن احمد بن حسن ابن عبدالہادی الصالحی ابن المبرد الحنبلی (۱:۹۰)مکتبۃ ابن سینا للنشر والتوزیع مصر

## یوسف بن الیان بن موسی السرکیس کا نظریہ

بشائر الخيرات وهى صيغ صلوات على النبى صلى الله عليه وسلم والغنية لطالبى طريق الحق عزوجل تكلم فى هذا الكتاب على معرفة الآداب الشرعية ومعرفة الصانع عزوجل بالآيات والعلامات ومعرفة اخلاق الصالحين .

ترجمہ

حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتب میں بشائر الخیرات اس میں رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارک پر درود شریف کے صیغے بیان کیے گئے ہیں۔اور الغنیۃ لطالبی طریق الحق بھی آپ رضی اللہ عنہ کی کتاب ہے اس میں آپ رضی اللہ عنہ نے شریعت مبارک کے آداب اور اللہ تعالی کی معرفت آیات وعلامات کے ساتھ اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کے اخلاق کی معرفت بھی اس میں بیان کی گئی ہے۔

(معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ :یوسف بن إلیان بن موسی سرکیس (۲:۲۸۷)مطبعۃ سرکیس بمصر

## حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

حضرت سیدنا شاہ ولی اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

حضرت غوث اعظم قدس سره در كتاب غنية الطالبين وضع تعيين كرده اند .

ترجمہ

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وضع کی تعیین کی ہے۔



www.waseemziyai.com

(ہمعات از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی:۲۳) مطبوعہ حیدرآباد انڈیا

## امام محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

**وفی الغنية للقطب الربانی الشيخ عبد القادر الكيلانی قدس سره عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه قال إذا كان ليلة القدر يأمر الله تعالى جبريل عليه السلام الى آخره .**

ترجمہ

الغنیۃ لطالبی طریق الحق جو کہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے میں آپ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں الی آخرہ۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع الثانی: محمود الآلوسی أبو الفضل (۳۰:۱۹۵)

## امام الزرکلی الدمشقی کا نظریہ

**له كتب، منها الغنية لطالب طريق الحق والفتح الربانی وفتوح الغيب وبالفيوضات الربانية .**

ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتب میں الغنیۃ لطالبی طریق الحق اور الفتح الربانی اور فتوح الغیب، اور الفیوضات الربانیہ ہے۔

(الأعلام: خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی (۴:۴۷) دار العلم للملایین

## ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

**وله كتاب الغنية لطالبی طريق الحق وهو معروف، وله كتاب فتوح الغيب وجمع أصحابه من مجالسه فی الوعظ كثيرًا وكان متمسكًا فی مسائل الصفات، والقدر، ونحوهما بالسنة، بالغًا فی الرد على من خالفها.**

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقدر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتب میں ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' ہے اور یہ بہت ہی معروف کتاب ہے، اور ان کی ایک کتاب فتوح الغیب ہے، اس کو آپ کے مریدین نے جمع کیا اور اس میں آپ رضی اللہ عنہ کے مواعظ ہیں، اور آپ رضی اللہ عنہ مسائل صفات وقدر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت سے تمسک کرتے تھے اور اس کے مخالف کے رد میں بہت زیادہ مبالغہ کیا کرتے تھے۔

(ذیل طبقات الحنابلۃ: زین الدین عبدالرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامی، البغدادی، ثم الدمشقی، الحنبلی (۱:۱۲۱)

## نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد کا نظریہ

**وللشيخ عبد القادر رحمه الله تعالى كلامٌ حسن فی التوحيد والصفات والقدر، وفی علوم المعرفة موافقٌ للسنة، وله كتاب الغنية لطالبی طريق الحق عز وجل ، وهو معروف، وله كتاب فتوح الغيب، وجمع أصحابه من مجالسه فی الوعظ كثيرًا، وكان متمسكًا فی مسائل الصفات والقدر ونحوهما بالسنة،**

www.waseemziyai.com

مبالغًا في الرد على مَنْ خالفها.

ترجمہ

الشیخ الامام عبدالقدر الجیلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ توحید وصفات اور قدر میں بہت خوبصورت کلام فرمایا کرتے تھے، اور آپ رضی اللہ عنہ کے علوم معرفت کے موافق تھے رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارک کے، اور آپ رضی اللہ عنہ کی کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق بھی ہے اور یہ کتاب بہت ہی معروف ہے، اور آپ کی ایک کتاب فتوح الغیب ہے، اس میں آپ کے مواعظ ہیں جن کو آپ کے شاگردوں اور مریدوں نے جمع کیا ہے، اور آپ رضی اللہ عنہ مسائل صفات وقدر میں رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ تمسک کرتے تھے اور ان کے مخالفین کے رد میں مبالغہ کرتے تھے۔

(التاج المکلل من جواہر مآثر الطراز الآخر والأول: أبو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللہ الحسینی البخاری القنوجی (۱۵۸)

## امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

أحـمـد بـن مطيع بن أحمد بن مطيع أبو العبّاس، الباجسرائيّ صحب الشيخ عبد القادر، وقرأ عليه كتاب الغنية تصنيفه وحدّث وكان مقيماً بقرية باجسرا من نواحي بغداد، وبها مات في المحرّم.

ترجمہ

الشیخ احمد بن مطیع رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے ان کی کتاب ''الغنیۃ لطالبی طریق الحق'' کی قراءت کی۔الی آخرہ۔

(تاریخ الاسلام لامام الذہبی (۵۸:۹۹)

## علامہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وعـن الشيخ عبـد الـقادر الكيلاني رضى الله عنه فى الغنية رجح جماعة من العلماء تفضيل ليلة الجمعة على القدر لأنها تتكرر فثوابها أكثر .

ترجمہ

علامہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک بھی الغنیۃ لطالبی طریق الحق الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس از علامہ عبدالرحمٰن الصفوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۱۹۸)

## انکار کیسے کیا جاسکتا ہے؟

فَلِأن نسبتها اليه مَذْكُورَة فِي كتب ابْن حجر وَغَيره من الاكابر فانكار كَونهَا من تصانيفه غير مَقْبُول.

ترجمہ

پس اس لئے کہ اس کی نسبت حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف ہے اور یہی بات حضرت سیدنا امام



www.waseemziyai.com

ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے اکابرین امت کی کتب میں موجود ہے تو اس سے انکار کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: ۳۷۹)

## محدث مکہ مکرمہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

وَقَدْ ذَكَرَ سَيِّدُنَا وَسَنَدُنَا وَمَوْلَانَا الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ، وَالْغَوْثُ الصَّمَدَانِيُّ الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيِّ رَوَّحَ اللّٰهُ رُوحَهُ وَرَزَقَنَا فُتُوحَهُ فِي كِتَابِهِ الْغُنْيَةُ .

### ترجمہ

ہمارے سردار اور ہماری سند مولانا القطب الربانی اور الغوث الصمدانی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں فرمایا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: محمد، أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری (۴:۱۵۰۱) الناشر دار الفکر، بیروت لبنان

## محمد بن حسین الفقیہ کا نظریہ

وأمّا أقوال الصّوفيّة المحقّقين فمن أجلّهم من المتأخّرين سيدى عبد القادر الجيلانيّ الحنبليّ؛ قال فى كتابه الغُنية .

### ترجمہ

اور بہرحال محققین صوفیاء کرام کے اقوال اور ان میں جو بزرگ ترین ہیں متاخرین میں سے جیسے سیدی عبدالقادر الجیلانی الحنبلی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب الغنیۃ میں فرمایا ہے۔

(الکشف المُبدِی لتمویہ أبی الحسن السُّبکی تکملۃ الصّارم المنکی: محمد بن حسین بن سلیمان بن إبراہیم الفقیہ: ۲۹)

## عبدالرحمٰن بن یوسف الافریقی کا نظریہ

وذكر مثل هذه الأحاديث الشيخ عبد القادر الجيلانى البغدادى فى كتاب "غنية الطالبين" وكان أيوب السختيانى يقول: ما ازداد صاحب بدعة اجتهداً إلا ازداد بعداً من الله.

### ترجمہ

اور اس جیسی باتیں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں نقل کی ہیں۔ کہتے ہیں کہ حضرت سیدنا ایوب سختیانی کہا کرتے تھے کہ بدمذہب جتنا عبادت زیادہ کرتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دور ہوتا جاتا ہے۔

(الأنوار الرحمانیۃ لہدایۃ الفرقۃ التیجانیۃ: عبدالرحمٰن بن یوسف الأفریقی: ۱۴) الجامعۃ الإسلامیۃ، المدینۃ المنورۃ

# دوسرا موقف

دوسرا موقف "الغنیۃ لطالبی طریق الحق" کے متعلق یہ ہے کہ یہ کتاب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ



www.waseemziyai.com

کی نہیں ہے بلکہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے یا کم از کم تحریف شدہ ضرور ہے، یہ قول کرنے والے بھی ائمہ اجلہ ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

## حضرت سیدنا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

**هر گز نه ثابت شده که این تصنیف آنجناب است ،اگرچه نتساب بآنحضرت دارد.**

ترجمہ

ہرگز یہ بات ثابت نہیں کہ یہ کتاب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی ہے، اگر چہ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوگئی ہے۔

(الرفع والتکمیل: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی (۱:۹۷۳) مکتبۃ المطبوعات الإسلامیۃ - حلب

## حضرت مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نظریہ

سوال

غوث صمدانی قطب ربانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کو گمراہ فرقوں میں شمار کیا ہے، تو اس کا جواب کیا ہے تحریر فرمائیں؟

الجواب

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی طرح کے سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

اولاً: کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے۔ اور امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کر دیا ہے،

فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں

**وایّاک ان تغتربما وقع فی الغنیة لامام العارفین و قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی الله تعالیٰ عنه فانه دسه علیه فیها من سینتقم الله منه والا فهو برء من ذلک**

ترجمہ

یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیاء سردار اسلام و مسلمین حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غنیۃ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کر کے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے بَری ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب ان مافی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر مطبعۃ الجمالیہ مصر



www.waseemziyai.com

ثانیاً: اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہلسنت و جماعت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے کہ :( خلاف ماقالت الاشعرية من ان كلام الله معنى قائم بنفسه والله حسيب كل مبتدع ضال مضل) ۔بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسا معنی ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بدعتی، گمراہ و گمراہ گر کے لیے کافی ہے۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل فی اعتقاد ان القرآن حروف مفہومۃ دار احیاء التراث العربی بیروت

کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس کتاب میں تمام اہلسنت کو بدعتی، گمراہ گمراہ گر لکھا ہے اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا جائے شکایت ہے۔لہذا کوئی محلِ تشویش نہیں۔

ثالثاً: پھر یہ خود صریح غلط اور افترا بر افترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ

**هم بعض اصحاب ابی حنيفة .**

وہ بعض حنفی ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل واما الجہمیۃ الخ ادارہ نشر و اشاعت علوم اسلامیہ پشاور )

اس سے نہ حنفیہ پر الزام آ سکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر، آخر یہ تو قطعاً معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے، جیسے زمخشری صاحب کشاف وعبد الجبار ومطرزی صاحب مغرب وزاہدی صاحب قنیہ وحاوی ومجتبے، پھر اس سے حنفیت وحنفیہ پر کیا الزام آیا۔بعض شافعیہ زیدی رافضی ہیں اس سے شافعیہ وشافعیت پر کیا الزام آیا۔نجد کے وہابی سب حنبلی ہیں پھر اس سے حنبلیہ وحنبلیت پر کیا الزام آیا، جانے دو رافضی خارجی معتزلی وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ اس سے اسلام و مسلمین پر کیا الزام آیا۔

رابعاً: کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار میں بسندِ صحیح حضرت ابو التقی محمد بن ازہر صریفینی سے ہے مجھے رجال الغیب کے دیکھنے کی تمنا تھی مزارِ پاک امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور ایک مرد کو دیکھا دل میں آیا کہ مردانِ غیب سے ہیں وہ زیارت سے فارغ ہو کر چلے یہ پیچھے ہوئے ان کے لیے دریائے دجلہ کا پاٹ سمٹ کر ایک قدم بھر کا رہ گیا کہ وہ پاؤں رکھ کر اس پار ہو گئے انہوں نے قسم دے کر روکا اور ان کا مذہب پوچھا، فرمایا:

**حنفي مسلم وما انا من المشركين**

ہر باطل سے الگ مسلمان، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،

یہ سمجھے کہ حنفی ہیں، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں عرض کے لیے حاضر ہوئے حضور اندر ہیں دروازہ بند ہے ان کے پہنچتے ہی حضور نے اندر سے ارشاد فرمایا: اے محمد!

آج روئے زمین پر اس شان کا کوئی ولی حنفی المذہب نہیں۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مختصرا دار الکتب العلمیہ بیروت

کیا معاذ اللہ گمراہ بد مذہب لوگ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جن کی ولایت کی خود سرکار غوثیت نے شہادت دی، وہ وہابی رسالہ نظر سے نہ گزرا، یہاں چند امور واجب اللحاظ ہیں۔



www.waseemziyai.com

اولاً وہ کلمات جوان کتب سے مخالف نے نقل کیے اسمٰعیل دہلوی کے کلمات ملعونہ کے مثل ہوں ورنہ استشہاد مردود، یہاں یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ بعض متحمل لفظ جب کسی مقبول سے صادر ہوں بحکم قرآن انہیں معنی حسن پر حمل کریں گے، اور جب کسی مردود سے صادر ہوں جو صریح توہینیں کر چکا ہو تو اس کی خبیث عادت کی بنا پر معنی خبیث ہی مفہوم ہوں گے کہ

کل اناء یترشح بما فیہ صرح بہ الامام ابن حجر المکی رحمۃ اللہ تعالی۔ ہر برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے، امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

ثانیاً وہ کتاب محفوظ مصؤن ہونا ثابت ہو جس میں کسی دشمنِ دین کے الحاق کا احتمال نہ ہو جیسے ابھی غنیۃ الطالبین شریف میں الحاق ہونا بیان ہوا، یونہی امام حجۃ الاسلام غزالی کے کلام میں الحاق ہوئے اور حضرت شیخ اکبر کے کلام میں تو الحاقات کا شمار نہیں جن کا شافی بیان امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا اور فرمایا کہ خود میری زندگی میں میری کتاب میں حاسدوں نے الحاقات کیے، اسی طرح حضرت حکیم سنائی و حضرت خواجہ حافظ وغیرہما اکابر کے کلام میں الحاقات ہونا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثناء عشریہ میں بیان فرمایا، کسی الماری میں کوئی قلمی کتاب ملے اس میں کچھ عبارت ملنی دلیل شرعی نہیں کہ بے کم وبیش مصنف کی ہے پھر اس قلمی نسخہ سے چھاپا کریں تو مطبوعہ نسخوں کی کثرت کثرت نہ ہوگی اور ان کی اصل وہی مجہول قلمی ہے جیسے فتوحات مکیہ کے مطبوعہ نسخے۔

ثالثاً اگر بہ سند ہی ثابت ہو تو تواتر و تحقیق درکار امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر فرماتے ہیں

**لاتجوز نسبة مسلم الى كبيرة من غير تحقيق، نعم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم عليًا فان ذلك ثبت متواترا.**

ترجمہ

بلاتحقیق مسلمان کی طرف گناہِ کبیرہ کی نسبت کرنا جائز نہیں، ہاں یوں کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو قتل کیا، کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے۔

(احیاء العلوم کتاب آفات اللسان الافۃ الثامنۃ اللعن مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ

جب بے تحقیق تام عام مسلمان کلمہ گو کی طرف گناہ کی نسبت ناجائز ہے تو اولیاء کرام کی طرف معاذ اللہ کلمہ کفر کی نسبت بلاثبوت قطعی کیسے حلال ہوسکتی ہے۔

رابعاً سب فرض کرلیں تو اب وہابی کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی توہین بری نہیں کہ فلاں فلاں نے بھی کی ہے کیا یہ جواب کوئی مسلمان دے سکتا ہے، بفرض غلط توہین جس سے ثابت ہو وہ ہی مقبول نہ ہوگا نہ یہ کہ معاذ اللہ اس کے سبب توہین مقبول ہوجائے۔ **ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم والله تعالى اعلم۔**

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلند وعظمت والے اللہ کی توفیق سے، واللہ تعالی اعلم۔

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۹:۲۲۳) رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان

خلاصہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جب کہ کتابیں چھپتی نہیں تھیں بلکہ قلمی ہوا کرتی تھیں، ان میں الحاق کرنا آسان تھا، اسی طرح حجۃ



www.waseemziyai.com

الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام میں الحاقات ہوئے اور حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام میں بھی اس قدر الحاقات ہوئے کہ شمار نہیں کیے جاسکتے ،جن کو امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں بیان فرمایا ہے ، اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ خود میری زندگی میں میری کتاب میں بھی حاسدین نے الحاقات کردیئے ہیں ،اسی طرح حکیم ثنائی اور حضرت خواجہ حافظ شیرازی وغیرہما اکابرین کے کلام میں الحاقات ہونا حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تحفہ اثناعشریہ میں بیان کیا ہے ، اوراسی طرح غنیۃ الطالبین میں حنفیہ کا گمراہ فرقوں میں شمار الحاقات میں سے ہے ، اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایسا لکھا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اس لئے کہ حضرت نے بعض اصحاب حنفیہ کو گمراہ فرمایا ہے جو فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید کرتے تھے ، جیسا کہ آجکل دیوبندی اور مودودی وغیرہ فروعی مسائل میں حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فروعی مسائل میں اتباع کرنے کے سبب حنفی کہلاتے ہیں اور وہ گمراہ اور بدمذہب ہیں ۔

مفتی جلال الدین احمد امجدی

(فتاوی فیض الرسول از فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی رحمۃ اللہ تعالی علیہ(۳: ۵۷، ۵۸، ۵۹) مطبوعہ شبیر برادرز لاہور پاکستان

## امام عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

**ولا یغرنک وقوعہ فی غنیۃ الطالبین المنسوبۃ الی الغوث الاعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز فالنسبۃ غیر صحیحۃ .**

ترجمہ

تجھے یہ بات دھوکہ میں نہ ڈالے جو غنیۃ الطالبین میں واقع ہوا ہے ، یہ غنیۃ الطالبین وہی ہے جو الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے ، اس کی نسبت آپ رضی اللہ عنہ کی طرف صحیح نہیں ہے ۔

(النبراس از علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۲۹۵) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان

## امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

سوال:

غنیۃ الطالبین کو آپ جانتے ہیں یا نہیں ؟ اور یہ کتاب حضرت پیران پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے یا نہیں ؟

جواب

اس کی کتاب کی تصنیف حضور پرنور رضی اللہ عنہ سے ہونے میں شبہ ہے ، حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں یہ ہرگز ثابت نہیں ہے ۔

(اظہار الحق الجلی از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۶۰) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

## حضرت علامہ مولانا نظام الدین ملتانی فرماتے ہیں

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ غنیۃ الطالبین کے متعلق بڑے علماء کرام اور مورخین نے لکھا ہے کہ یہ کتاب حضرت



www.waseemziyai.com

سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی نہیں ہے، یہ کوئی اور عبدالقادر ہیں، چنانچہ مولوی عبدالعزیز ملتانی نے اپنی کتاب کوثر النبی اور مولوی غلام قادر بھیروی کے اختتام پر لکھا ہے کہ یہ کتاب جو غنیۃ الطالبین جو مشہور ہے پیر صاحب کی نہیں، بڑے بڑے بزرگان دین کی زبانی سنا گیا ہے کہ کتاب حضرت پیر محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی نہیں ہے، ان کی کتاب واقعی فتوح الغیب ہے، اور مولوی عبدالحکیم فاضل سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کے ترجمہ فارسی میں لکھتے ہیں کہ یہ عبارت کسی بد مذہب نے ملا دی ہے، اور میرا بھی یہی خیال ہے۔

(جامع الفتاوی المعروف انوار شریعت (۱:۲۳۵)

اس سے معلوم ہوا کہ مولانا قادر بھیروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور مولانا نظام الدین ملتانی اور مولانا عبدالعزیز ملتانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک یہ کتاب آپ رضی اللہ عنہ کی نہیں ہے یا پھر کم از محرف ضرور ہے۔

## امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وَإِيَّاكَ أَن تغتر أَيُضا بِمَا وَقع فِي (الغُنية) لِإِمَام العارفين وقطب الْإِسْلَام وَالْمُسلمين الْأُسْتَاذ عبد الْقَادِر الجيلاني، فَإِنَّهُ دسّه عَلَيْهِ فِيهَا مَنْ سينتقم اللَّهُ مِنْهُ وَإِلَّا فَهُوَ بريء من ذَلِك وَكَيف تُرَوَّج عَلَيْهِ هَذِه الْمَسْأَلَة الْوَاهِيَة مَعَ تضلُّعه من الْكتاب وَالسّنة وَفقه الشَّافِعِيَّة والحنابلة حَتَّى كَانَ يُفْتِي على الْمَذْهَبين، هَذَا مَعَ مَا انضم لذَلِك من أَن الله منّ عَلَيْهِ من المعارف والخوارق الظَّاهِرَة والباطنة وَمَا أنبأ عَنهُ مَا ظهر عَلَيْهِ وتواتر من أَحْوَاله.

ترجمہ

امام العارفین، قطب الاسلام والمسلمین، استاد عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف الغنیۃ میں جو کچھ مذکور ہے وہ تمھیں دھوکے میں نہ ڈالے، کیونکہ یہ بات کسی نے بطور سازش آپ رضی اللہ عنہ کی کتاب میں شامل کر دی ہے، اور اللہ تعالی اس سے انتقام لے گا، ورنہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں، یہ بے بنیاد مسئلہ ان کی طرف کیسے منسوب کیا جا سکتا ہے، جبکہ وہ کتاب وسنت اور فقہ شافعی اور حنبلی میں کامل دسترس رکھتے تھے، حتی کہ دونوں مذہبوں پر فتوی دیتے تھے، اس کے علاوہ اللہ تعالی نے ان کو ظاہری وباطنی معارف وخوارق سے نواز رکھا تھا اور ان کے احوال تواتر کے ساتھ منقول ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس (۱۴۵:)

## امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

والغُنية لطالبي طريق الحق المنسوبة للشيخ عبد القادر.

ترجمہ

الغنیۃ لطالبی طریق الحق حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

(الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الإسلام ابن حجر: شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبی بکر بن عثمان بن محمد السخاوی (۴۳۱)

اس عبارت سے بھی لگتا ہے کہ حضرت امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک بھی یہ کتاب حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی



www.waseemziyai.com

رضی اللہ عنہ کی نہیں ہے بلکہ آپ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہوگئی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی کا نظریہ

ان الغنية لَيست مـن تصانيف الشَّيُخ محيى الدّين وَحَاصِله انه لم يثبت ان الغنية من تصانيفه وان اشتهر انتسابها اليه.

ترجمہ

بے شک الغنیۃ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصانیف میں سے نہیں ہے، اوراس کا حاصل یہ ہے کہ یہ بات ثابت نہیں ہے کہ غنیۃ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے اگر چہ یہ مشہور ہوگیا ہے۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: ۳۷۹)

# دوسری فصل

## کیا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجیہ کہا ہے؟

امام اعظم ابوحنیفہ کے متعلق غیر مقلدوں کا نظریہ

مولوی سعد بناری غیر مقلد نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ کا ایک مزیدار حال اور سنئے امام صاحب علاوہ اس کے ضعیف تھے مرجیہ بھی تھے، اور مرجیہ کے بارے میں

﴿عَنِ ابُنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ: صِنُفَانِ مِنُ أُمَّتِي لَيُسَ لَهُمَا فِي الإِسُلامِ نَصِيبٌ الُمُرُجِئَةُ وَالقَدَرِيَّةُ﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرجیہ اور قدریہ اسلام سے خارج ہیں (مطلب یہ ہے کہ یہ مسلمان نہیں ہیں) اب سنئے اب قتیبہ دینوری کتاب المعارف میں فہرست اسماء مرجیہ کی یوں لکھی ہے، ابراہیم التیمی، عمرو بن مرہ، ابوذر ہمدانی، طلق بن حبیب، عبدالعزیز بن رواد، انبہ بن عبدالمجید، خارجہ بن مصعب، عمرو ابن قیس الماجر، ابومعاویہ الضریر، یحیی بن ذکریا، ابن ابی زائدہ، محمد ابن السائب، مسعر بن کدام، حماد بن ابی سلیمان، ابوحنیفہ الفقیہ، ابویوسف، صاحب الرائے، محمد بن حسن الشیبانی۔

اس میں حماد بن سلیمان امام صاحب کے استاد ہیں، امام صاحب بھی خود موجود ہیں، اور ابو یوسف اور محمد بن حسن امام صاحب کے شاگرد ہیں، چاروں کے چاروں مرجیہ ہیں اور مرجیہ کے بارے میں حدیث او پر سنائی گئی، یہ لطف پر لطف ہے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت



www.waseemziyai.com

پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی نے تمام حنفیہ کو مرجیہ لکھا ہے دیکھو غنیۃ الطالبین ص: ۲۲۷) اب تمام حنفیوں کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا
لیس لهم فی الاسلام نصیب کماورد فی الحدیث فافهموا ولاتعجلوا .
(الجرح علی ابی حنیفۃ از غیر مقلد مولوی سعد بنارسی: ۱۵، ۱۶)

## دعوت فکر

بنارسی کا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض ملاحظہ کریں کہ مرجیہ کے متعلق حدیث نقل کر کے پھر جن کو مرجیہ کا کہا گیا ان کی فہرست دے کر پھر امام صاحب اور آپ کے استاد اور آپ کے دو شاگردوں کا نام علیحدہ لکھ کر کہتا ہے کہ یہ مرجیہ ہیں اور ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے، اب ہم سوال کرتے ہیں کہ ان ائمہ کا نام جو فہرست میں لکھا گیا ہے کیا یہ سارے غیر مسلم ہیں؟ یا پھر امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بغض نے ان کو اندھا بنا دیا ہے، پھر افسوس یہ ہے کہ مولوی سعد بنارسی نے یہ بھی لکھ دیا کہ تمام حنفیہ کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔
اور یہ ظلم دیکھنے کے قابل ہے کہ الغنیۃ میں جو عبارت ہے اس ''بعض اصحاب ابی حنیفہ'' کے الفاظ ہیں مگر اس بغض کے توڑے مولوی نے تمام حنفیہ کو اور ساتھ ساتھ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجیہ لکھ دیا۔
امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق جو نظریہ ان غیر مقلدوں کا ہے بالکل وہی نظریہ رافضیوں کا بھی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

## امام اعظم رضی اللہ عنہ کے متعلق رافضیوں کا نظریہ

ابن قتیبه دینوری که ازاعاظم ثقات اهل سنت وعمده ترین معتبرین ایشان است ابویوسف رامع استاد اعظمش یعنی ابوحنیفه ،واستاد استادش یعنی حماد بارفقیش یعنی محمدبن الحسن مرجی قرار می دهد ،ومجموعه این اساتذة وتلامذه دریک رسن بسته بسوائے دارالبوار می فرستد ، چنانچه درکتاب معارف که باعنائت ایزدمتعال نسخه متعارف آن پیش این تشتت البال حاضراست می فرماید ،. اسماء مرجیه الفقیه عبدالعزیز بن رواه ،ابن عبدالمجید ، خارجه بن مصعب ، عمربن قیس ، ابومعاویه الضریر ،یحیی بن ذکریا، بن ابی زائده ، ابویوسف صاحب الرائے ،محمد بن الحسن ، محمد ابن السائب ، مسعر بن کدام .
واز همیں جااست که عارف ربانی وقطب سبحانی شیخ عبدالقادرجیلانی درکتاب غنیه ابوحنیفه رامرجی گفته حضرات حنفیه راهم مرجیه قرار داده بمقتضائے حدیث ﴿عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ﴾ امام اعظم واتباعش راازاسلام خارج فرموده .

## ترجمہ

ابن قتیبہ دینوری جو کہ اہل سنت کے معتبر ترین ہے انہوں نے لکھا ہے کہ ابو یوسف اور ان کے استاد امام اعظم ابو حنیفہ اور ان کے استاد حماد بن سلیمان اور ان کے شاگرد محمد بن سلیمان سب مرجی ہیں یعنی سب استاد و شاگرد مرجی ہیں۔قتیبہ دینوری کتاب المعارف میں فہرست اسماء مرجیہ کی یوں لکھی ہے۔عبدالعزیز بن رواد، انبہ بن عبدالمجید، خارجہ بن مصعب، عمرو ابن قیس الماجر، ابو معاویہ الضریر، یحیی بن



www.waseemziyai.com

ذکریا، ابن ابی زائدہ، محمد ابن السائب، مسعر بن کدام، حماد بن ابی سلیمان، ابوحنیفہ الفقیہ، ابو یوسف، صاحب الرائے، محمد بن حسن الشیبانی اور مسعر بن کدام۔

اور اسی جگہ یہ بھی ہے کہ امام ربانی قطب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی کتاب غنیۃ میں ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کو مرجیہ قرار دیا ہے بمقتضائے حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کی قسمیں ایک مرجی اور قدری کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، ابوحنیفہ اور ان کے ماننے والے اسلام سے خارج ہیں۔

(استقصاء الافحام واستیفاء الانتقام از سید حامد حسین: ۱۱۳)

اس سے اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ انکو کیا تکلیف ہے، جو تکلیف غیر مقلدین کو ہے وہی تکلیف روافض کو ہے۔

## جواب اول

یہ عبارت الحاقی ہے، کیونکہ ہمارے پاس (الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل) کے دو نسخے ہیں، ایک پاکستانی جو کہ قدیمی کتب خانہ کی ہے اس میں بھی اس عبارت کا نام ونشان نہیں ہے اور نہ ہی حنفیہ کا نام لکھا ہوا ہے، اور اسی طرح ہمارے پاس دوسرا نسخہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان کا ہے، اس میں بھی کوئی اس طرح کی عبارت نہیں ہے۔ یہ ملاحظہ فرمائیں:

## الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ سے مرجیہ فرقوں کی تفصیل

وأما المرجئة ففرقها اثنتا عشرة فرقة:

الجهمية، والصالحية، الشمرية، اليونسية، اليونانية، النجارية، الغيلانية، الشبيبية، الغسانية، المعاذية، المريسية، والكرامية.

## ترجمہ

اور فرقہ مرجیہ کی شاخیں ہیں: جن میں الجہمیہ، الصالحیہ، الشمریہ، الیونسیہ، الیونانیہ، النجاریہ، الغیلانیہ، الشبیبیۃ، الغسانیہ، المعاذیہ، المریسیہ اور الکرامیہ وغیرہ ہیں۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی، أوالکیلانی، أوالجیلی (۱:۱۸۵)

اس عبارت میں غور کریں اگر حنفیہ بھی بدمذہب اور مرجی ہوتے تو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ضرور لکھتے کہ حنفیہ بھی مرجیہ ہیں، جہاں پر انہوں نے بارہ فرقوں کے نام لئے ہیں اگر آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک احناف بھی مرجیہ ہوتے تو ضرور لکھتے۔ وگرنہ وہی جواب ہے اس کا کہ بعض حنفیہ مراد ہیں، جس طرح معتزلہ خود کو حنفیہ کہتے تھے۔

## دوسرا نسخہ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق عزوجل) کا

یہ نسخہ ہمیں الشیخ حضرت العلام مولانا محمد انوار حنفی رضوی صاحب کے کتب خانہ سے ملا جس میں یہ عبارت ہے اور یہ نسخہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی کا مطبوعہ ہے، اس میں وہ عبارت موجود ہے اور یہ ہے



www.waseemziyai.com

واما الحنفية :هم بعض اصحاب ابى حنيفة النعمان بن ثابت زعم أن الإيمان هو المعرفة والإقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة على ما ذكره البرهوتى فى كتاب الشجرة.

ترجمہ

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے بعض ان پیروکاروں اور ساتھیوں کو حنفیہ مرجیہ کہا جاتا ہے، جن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کو پہچاننا اور ان تمام چیزوں کا اقرار کرنا جو اللہ تعالی کی طرف سے آئی ہیں، ان کا ایمان ہے، برہوتی نے اپنی کتاب ''الشجر ۃ'' میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(غنیۃ الطالبین از محبوب سبحانی قطب ربانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ترجمہ مولانا راغب رحمانی:۲۱۵)

## جواب اول از علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

چونکہ (الغنیۃ لطالبی طریق الحق عز وجل) کا سب سے پہلے فارسی ترجمہ حضرت علامہ مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کیا ہے، اور بقول بعض اس کا نام مختصر بھی آپ نے ہی کیا ہے یعنی غنیۃ الطالبین آپ نے ہی لکھا تو یہی نام مشہور ہوگیا۔

مرجیہ کے بارہ فرقوں میں بعض اصحاب ابی حنیفہ کا جملہ موجود ہے جس کا رد کرتے ہوئے علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنے ترجمہ فارسی میں یہ نوٹ لکھا ہے۔

وَکَذَا قَالَ الْفَاضِل السیالکوتی فِی تَرْجَمَة الغنیة بدانکه ذکر حنیفَة در فرق مرجئة و کفتن که ایمان نزدشان معرفت است واقرار خلاف مَذْهَب اِیْنَ طَائِفَة است که در کتب مقررست وشایداین رابعض مبتدعان دَاخل کرده اند در کَلَام شیخ انْتهی.

ترجمہ

حنفیہ کا مرجیہ کے فرقوں میں ذکر کرنا اور یہ کہنا کہ ان کے نزدیک ایمان معرفت اور اقرار کا نام ہے، احناف کے مذہب کے خلاف ہے جو ان کی کتب میں ثابت ہے، ہوسکتا ہے کہ بعض اہل بدعت نے احناف کی دشمنی میں یہ عبارت حضرت الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ کے کلام میں داخل کردی ہو۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات (۱:۳۷۹)

(اردو دائرۃ المعارف:۱۲:۹۳۲) از عبدالنبی کوکب رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اب ذرا غور کریں کہ ایک نسخہ میں بعض حنفیہ کے الفاظ ہیں جبکہ دوسرے نسخہ میں غسانیہ کے الفاظ ہیں، اس سے واضح ہوا کہ غسانیہ ہی خود کو حنفی کہتے تھے، صرف کہنے سے تو نہ کوئی حنفی ہوسکتا ہے اور نہ ہی سنی، جیسا کہ آجکل بعض خوارج اپنے آپ کو حنفی کہتے ہیں اور بعض خوارج خود کو حنبلی کہتے ہیں، صرف کہنے سے تو نہ حنفی ہوسکتے ہیں اور نہ ہی حنبلی، اور اسی طرح جیسے قادیانی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، ان کے مسلمان کہنے سے تو مسلمان نہیں ہوسکتے۔

یونہی سمجھیں کہ مرجیہ گروہ حنفیہ اہل سنت وجماعت حنفی سے قطعی مختلف فرقہ ہے، یہ فرقہ صرف فروع میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا پیروکار ہے، اصول میں نہیں، فروع میں مقلد ہونا اور اصول میں مقلد نہ ہونا تقلید نہیں ہے، لھذا ان کو حنفیہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا، وہ تو حنفیہ



www.waseemziyai.com

سے کٹ کر الگ فرقہ ہو گیا، حنفی اہل سنت سے ان کے عقائد کا فروعی اتفاق ہے اور اصولی اختلاف ہے۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے مولانا محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتھم العالیہ کا یہ قول پڑھیں۔

## غسانیہ حنفی کہلاتے تھے

محقق اہل سنت مولانا محمد صدیق ہزاروی فرماتے ہیں

حضرت شیخ کے نزدیک حنفیہ سے مراد ایک فرقہ غسانیہ ہے، جس کا عقیدہ تھا کہ ایمان زیادہ ہوتا ہے لیکن کم نہیں ہوتا، وہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی نبوت کا بھی منکر تھا، اس کے نزدیک اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی معرفت اور ان چیزوں کو الگ جاننا ایمان ہے جو شارع علیہ السلام سے ہم تک پہنچیں، یہ شخص اپنے مذہب کو رواج دینے کے لئے لوگوں کو کہا کرتا تھا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے بھی یہی ہے، حالانکہ اس کی جانب سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر ایک قسم کا یہ افتراء تھا، اس جماعت کے لوگ اپنے آپ کو حنفیہ بھی کہتے ہیں اور اتباع امام کی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ اس نام سے مشہور ہوئے جس کی بناء پر حضرت الشیخ الجیلانی نے ان کے اصولی عقائد کے پیش نظر ان کو مرجیہ میں شمار کیا ہے۔

(غنیۃ الطالبین از الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ حاشیہ نگار مولانا محمد صدیق ہزاروی: حاشیہ نمبر ۲۹۱)

اب ذرا غور کریں کیا کوئی دنیا جہاں میں ایسا حنفی ہے جو حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی نبوت کا منکر ہو، اگر نہیں ہے تو پھر ان کو خدا کا خوف کرنا چاہئے اور حنفیہ کو خواہ مخواہ بدنام نہیں کرنا چاہئے۔

## جواب از امام ابن حجر الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

وَإِيَّاكَ أَن تغتر أَيْضا بِمَا وَقع فِي (الْغُنْيَة) لِإِمَام العارفين وقطب الْإِسْلَام وَالْمُسْلِمين الْأُسْتَاذ عبد الْقَادِر الجيلاني، فَإِنَّهُ دسَّه عَلَيْهِ فِيهَا مَنْ سينتقم اللَّهُ مِنْهُ وَإِلَّا فَهُوَ برىء من ذَلِك.

## ترجمہ

یعنی خبردار! دھوکہ نہ کھانا اس سے جو امام الاولیاء سردار اسلام و مسلمین الاستاذ الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی کتاب الغنیۃ میں واقع ہوا ہے کہ اس کتاب میں اسے افتراء کر کے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ تعالی اس سے بدلہ لے گا اور الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بری ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس (۱۴۵)

## جواب از امام اہل سنت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

مسؤلہ فیض محمد تاجر در بازار مستری ہادی مرحوم۔

حضور قطب الاقطاب سیدنا و مولانا محبوب سبحانی غوث الصمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنے رسالہ غنیۃ الطالبین میں مذہب حنفیہ کو گمراہ فرقہ میں مندرج فرمایا ہے اس کو اچھی طرح سے حضور واضح فرما کر تسکین و تشفی بخشیں کہ وسوسہ و خطرات نفسانی و شیطانی رفع ہو جائیں، عبد العظیم نامی ضلع غازیپور کے باشندے نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہے جس میں رسالہ تقویۃ الایمان عرف تفویۃ الایمان کے مضمون کو



www.waseemziyai.com

مکتوبات مخدوم الملک رحمۃ اللہ علیہ ومجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور بھی بزرگان دین کے مکتوبات سے دکھلایا ہے وثابت کیا ہے کہ ان بزرگوں نے اپنے مکتوبات میں تقویۃ الایمان سے بھی سخت سخت الفاظ نام بنام لکھا ہے کہ اللہ چاہے تو فلاں کو مردود کردے وفرعون و نمرود کو چاہے مقبول کرے، سینکڑوں کعبہ تیار کردے وغیرہ وغیرہ۔

اب خاکسار عرض کرتا ہے کہ یا تو کوئی رسالہ ان کے جواب میں شائع فرمایا ہو تو بذریعہ ریلوے ڈاک پارسل ارسال ہو یا واضح خلاصہ جواب ارقام ہو والسلام مع الاکرام۔

غنیۃ الطالبین کے مضامین سے زیادہ اس لیے انتشار ہے کہ دونوں حضرات سے تعلق ورشتہ وایمان وایقان کا سلسلہ ملحق ہے، حنفی اگر مذہب ہے تو قادری مشرب ہے، اب ذرا بھی ان دونوں پیشوا کی طرف سے ریب وشک دامنگیر ہوا کہ بہت بڑا حملہ ایمان پر ہونے کا خوف وڈر ہے، اللہ میرے حالِ زار پر رحم فرمائیں اس وقت میرے لیے بہت بڑا امتحان مدنظر ہے۔ زیادہ حدادب۔

## الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم

مکرم کرم فرما اکرمکم اللہ تعالٰی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اولاً: کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے۔ اور امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کردیا ہے۔

### فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں

وایاک ان تغتر بما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین و قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فانہ دسہ علیہ فیھا من سینتقم اللہ منہ والا فھو برء من ذلک۔

ترجمہ

یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیاء سردار اسلام ومسلمین حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غنیۃ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کر کے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالٰی عنہ اس سے بَری ہیں۔

الفتاوی الحدیثیۃ مطلب ان ما فی الغنیۃ للشیخ عبدالقادر مطبعۃ الجمالیہ مصر

ثانیاً: اسی کتاب میں تمام اشعریہ یعنی اہلسنت وجماعت کو بدعتی، گمراہ، گمراہ گر لکھا ہے کہ: (خلاف ماقالت الاشعریۃ من ان کلام اللہ معنی قائم بنفسہ واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل) ۔ بخلاف اس کے جو اشاعرہ نے کہا کہ اللہ تعالٰی کا کلام ایسا معنی ہے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اللہ تعالٰی ہر بدعتی، گمراہ وگمراہ گر کے لیے کافی ہے۔

الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل فی اعتقاد ان القرآن حروف مفہومۃ داراحیاء التراث العربی بیروت

کیا کوئی ذی انصاف کہہ سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ سرکار غوثیت کا ارشاد ہے جس کتاب میں تمام اہلسنت کو بدعتی، گمراہ گمراہ گر لکھا ہے

www.waseemziyai.com

اس میں حنفیہ کی نسبت کچھ ہو تو کیا جائے شکایت ہے۔لہذا کوئی محلِ تشویش نہیں۔

**ثالثاً:** پھر یہ خود صریح غلط اور افترا بر افترا ہے کہ تمام حنفیہ کو ایسا لکھا ہے غنیۃ الطالبین کے یہاں صریح لفظ یہ ہیں کہ

**هم بعض اصحاب ابی حنیفة .**

وہ بعض حنفی ہیں۔

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق فصل واما الجھمیۃ الخ ادارہ نشر واشاعت علوم اسلامیہ پشاور)

اس سے نہ حنفیہ پر الزام آ سکتا ہے نہ معاذ اللہ حنفیت پر، آخر یہ تو قطعاً معلوم ہے اور سب جانتے ہیں کہ حنفیہ میں بعض معتزلی تھے، جیسے زمخشری صاحبِ کشاف وعبد الجبار ومطرزی صاحبِ مغرب وزاہدی صاحبِ قنیہ وحاوی ومجتبٰے، پھر اس سے حنفیت وحنفیہ پر کیا الزام آیا۔بعض شافعیہ زیدی رافضی ہیں اس سے شافعیہ وشافعیت پر کیا الزام آیا۔نجد کے وہابی سب حنبلی ہیں پھر اس سے حنبلیہ وحنبلیت پر کیا الزام آیا، جانے دو رافضی خارجی معتزلی وہابی سب اسلام ہی میں نکلے اور اسلام کے مدعی ہوئے پھر معاذ اللہ اس سے اسلام ومسلمین پر کیا الزام آیا۔

**رابعاً:** کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار میں بسندِ صحیح حضرت ابوالتقی محمد بن از ہر صریفینی سے ہے مجھے رجال الغیب کے دیکھنے کی تمنا بھی مزارِ پاک امام احمد رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حضور ایک مرد کو دیکھا دل میں آیا کہ مردانِ غیب سے ہیں وہ زیارت سے فارغ ہو کر چلے یہ پیچھے ہوئے ان کے لیے دریائے دجلہ کا پاٹ سمٹ کر ایک قدم بھر کا رہ گیا کہ وہ پاؤں رکھ کر اس پار ہو گئے انہوں نے قسم دے کر روکا اور ان کا مذہب پوچھا، فرمایا:

**حنفی مسلم وما انا من المشرکین**

ہر باطل سے الگ مسلمان، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،

یہ سمجھے کہ حنفی ہیں، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں عرض کے لیے حاضر ہوئے حضور اندر ہیں دروازہ بند ہے ان کے پہنچتے ہی حضور نے اندر سے ارشاد فرمایا: اے محمد! آج روئے زمین پر اس شان کا کوئی ولی حنفی المذہب نہیں۔

بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مختصرا دار الکتب العلمیہ بیروت

کیا معاذ اللہ گمراہ بدمذہب لوگ اولیاء اللہ ہوتے ہیں جن کی ولایت کی خود سرکار غوثیت نے شہادت دی، وہ وہابی رسالہ نظر سے نہ گزرا، یہاں چند امور واجب اللحاظ ہیں۔

اولاً وہ کلمات جو ان کتب سے مخالف نے نقل کیے اسمعیل دہلوی کے کلمات ملعونہ کے مثل ہوں ورنہ استشہاد مردود، یہاں یہ نکتہ بھی یاد رہے کہ بعض متحمل لفظ جب کسی مقبول سے صادر ہوں بحکم قرآن انہیں معنی حسن پر حمل کریں گے، اور جب کسی مردود سے صادر ہوں جو صریح توہینیں کر چکا ہو تو اس کی خبیث عادت کی بنا پر معنی خبیث ہی مفہوم ہوں گے کہ

کل اناء یترشح بما فیہ صرح بہ الامام ابن حجر المکی رحمۃ اللہ تعالٰی ۔ ہر برتن سے وہی کچھ باہر آتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے، امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔



www.waseemziyai.com

ثانیاً وہ کتاب محفوظ مصؤن ہونا ثابت ہو جس میں کسی دشمنِ دین کے الحاق کا احتمال نہ ہو جیسے ابھی غنیۃ الطالبین شریف میں الحاق ہونا بیان ہوا، یونہی امام حجۃ الاسلام غزالی کے کلام میں الحاق ہوئے اور حضرت شیخ اکبر کے کلام میں تو الحاقات کا شمار نہیں جن کا شافی بیان امام عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت والجواہر میں فرمایا اور فرمایا کہ خود میری زندگی میں میری کتاب میں حاسدوں نے الحاقات کیے، اسی طرح حضرت حکیم سنائی وحضرت خواجہ حافظ وغیرہما اکابر کے کلام میں الحاقات ہونا شاہ عبدالعزیز صاحب نے تحفہ اثناء عشریہ میں بیان فرمایا، کسی الماری میں کوئی قلمی کتاب ملے اس میں کچھ عبارت ملنی دلیل شرعی نہیں کہ بے کم وبیش مصنف کی ہے پھر اس قلمی نسخہ سے چھاپا کریں تو مطبوعہ نسخوں کی کثرت کثرت نہ ہوگی اور ان کی اصل وہی مجہول قلمی ہے جیسے فتوحات مکیہ کے مطبوعہ نسخے۔

ثالثاً اگر بہ سند ہی ثابت ہو تو تواتر وتحقیق درکار امام حجۃ الاسلام غزالی وغیرہ اکابر فرماتے ہیں:

**لاتجوز نسبة مسلم الٰی کبيرة من غير تحقيق، نعم يجوز ان يقال قتل ابن ملجم عليًا فان ذٰلک ثبت متواترا.**

ترجمہ

بلاتحقیق مسلمان کی طرف گناہِ کبیرہ کی نسبت کرنا جائز نہیں، ہاں یوں کہنا جائز ہے کہ ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا، کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے۔

(احیاء العلوم کتاب آفات اللسان الآفۃ الثامنۃ اللعن مطبعۃ المشہد الحسینی القاہرہ

جب بے تحقیق تام عام مسلمان کلمہ گو کی طرف گناہ کی نسبت ناجائز ہے تو اولیاء کرام کی طرف معاذ اللہ کلمہ کفر کی نسبت بلاثبوت قطعی کیسے حلال ہوسکتی ہے۔

رابعاً سب فرض کرلیں تو اب وہابی کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی توہین بری نہیں کہ فلاں فلاں نے بھی کی ہے کیا یہ جواب کوئی مسلمان دے سکتا ہے، بفرض غلط توہین جس سے ثابت ہو وہ ہی مقبول نہ ہوگا نہ یہ کہ معاذ اللہ اس کے سبب توہین مقبول ہوجائے۔

**ولا حول ولاقوة الا بالله العلی العظيم والله تعالی اعلم.**

نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی قوت مگر بلند وعظمت والے اللہ کی توفیق سے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۹: ۲۲۳) رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان

## ثبوتِ تحریف از غیر مقلد عالم

مولوی فیض عالم صدیقی غیر مقلد نے لکھا ہے کہ غنیۃ الطالبین حنبلی مذہب کی ایک انسائیکلو پیڈیا ہے مگر اس کتاب میں بھی یارانِ طریقت نے تصوف کے باب کے عنوان سے ایسی پیوندکاری کی ہے جس کا جواب نہیں ہے، شیعوں کے چند ذہین ترافراد نے تقیہ کی آڑ میں پیر جیلانی کی مریدی کا بہروپ دھر کر آپ کی اس تصنیف میں تصوف کا باب بڑھا کر آپ کی تعلیم کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔

(اختلاف امت کا المیہ از مولوی فیض عالم صدیقی غیر مقلد: ۳۳۱)



www.waseemziyai.com

## الشیخ الجیلانی کا امام کو الامام الاعظم اور رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھنا

امام اعظم ابوحنیفہ النعمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

وکان عبد الله بن مسعود -رضی الله عنه -یکبر من صلاة الغداة یوم عرفة إلی صلاة العصر من یوم النحر، وهو مذهب الإمام الأعظم أبی حنیفة النعمان رحمه الله تعالی .

الغنیة لطالبی طریق الحق عز وجل: عبدالقادر بن موسی بن عبداللہ بن جنکی دوست الحسنی، أبومحمد، محیی الدین الجیلانی، أوالکیلانی، أوالجیلی (۲:۸۵)

اب بتائیں غیر مقلدین کہ اگر حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مرجی تھے تو الشیخ الامام الجیلانی رضی اللہ عنہ ان کو الامام الاعظم اور رحمۃ اللہ تعالی علیہ کیوں لکھ رہے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ معترض ہمیشہ اندھا ہوا کرتا ہے۔

## پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی فرماتے ہیں

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر مرجی ہونے کا الزام اتنا غلط ہے کہ دلیل کی بھی ضرورت نہیں ہے، خود امام رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی مشہور کتاب فقہ اکبر میں ارجاء کی تردید فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ کوفہ میں مرجیوں کی کثرت تھی جو حق کے خلاف تھے اور میں ان سے مناظرے کیا کرتا تھا تو میں جیت جاتا تھا۔

(انوار امام اعظم مرتب سید زین العابدین راشدی: ۹۱) مطبوعہ مکتبہ غوثیہ یونیورسٹی روڈ کراچی

## نواب صدیق حسن خان غیر مقلد کا بیان

نواب صدیق حسن خان غیر مقلد سے ایک سوال ہوا اور اس نے اس کا جواب دیا دونوں ملاحظہ فرمائیں:

درغنیه الطالبین مرجیه واصحاب ابی حنیفه نعمان ذکر کرده اند کذ اغیره فی غیره جرآن چیست ؟

## جواب

شاه ولی الله محدث دهلوی درتفهیمات نوشته اند ارجاء دوگونه است ،یکے ارجاء است که قائل رااز سنت بیرون می کند، دیگرآنست که از سنت بیرون نمی کند :

اول : اول آنست که معتقد آن باشد که هر که اقرار بلسان وتصدیق بجنان کرد هیچ معصیت اورامضر نیست اصلاً دیگر آنکه اعتقاد کند که عمل ا ز ایمان نیست ولیکن ثواب وعقاب برآن مترتب است ،وسبب فرق میان هردوآنست که صحابه رضی الله عنهم وتابعین رحمة الله تعالی علیهم اجمعین اجماع کرده اند برتخطیه مرجیه وگفته اند که برعمل ثواب وعذاب وترتب می شود پس مخالف ایشان ضال ومبتدع است ، ودرمسئله ثانیه اجماع سلف ظاهر نشده بلکه دلائل متعارض اند که بعض آیات وحدیث واثر دلالت می کند ،برآنکه ایمان غیر عمل است واین نزاع راجع میشود بسوئے لفظ بجهت اتفاق همه که برآنکه عاصی از ایمان خارج نمی شود ،اگرچه مستحق عذاب است ،وصرف دلائل وبرآنکه ایمان عبارت از مجموع این چیزهااست از ظواهر اش بادنی عنایت ممکن



www.waseemziyai.com

است انتهى وازين جامعلوم شد كه مراد حضرت الشيخ مرجيه بود اصحاب ابى حنيفه شق ثانى است ، ولاغبارعليه اگرچه ارجح از روئے نظر دردلائل همه مذهب اهل حديث است كه ايمان عبارت است از مجموع اقرار وتصديق وعمل وبه قال القاضى ثناء الله فى مالابد فاندفع الاشكال وصفى مطلع الهلال وبالله التوفيق .

ترجمہ

غنیۃ الطالبین میں اصحاب ابی حنیفہ کو مرجیہ لکھا ہے اور اسی طرح لوگوں نے بھی اپنی کتب میں بیان کیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے تفہیمات میں تحریر فرمایا ہے کہ ارجاء کی دو قسمیں ہیں: اولاً: ایک قسم تو وہ ہے کہ اس کا قائل اہل سنت و جماعت سے خارج ہو جاتا ہے۔

ثانیاً: دوسری قسم یہ ہے کہ اس کا قائل اہل سنت و جماعت سے خارج نہیں ہوتا۔

پہلی قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ جس شخص نے ایمان کا زبان سے اقرار کرلیا اور دل سے تصدیق کر لی پھر چاہے گناہ کرے اس کو قطعاً کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

دوسری قسم یہ ہے کہ یوں اعتقاد رکھے کہ عمل ایمان میں داخل نہیں لیکن ثواب اور عتاب اس کا مرتب ہوتا ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کا مرجیہ کے گمراہ ہونے پر اتفاق ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ عمل پر ثواب وعذاب مرتب ہوتا ہے لھذا اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والا بدمذہب اور گمراہ ہے۔

لیکن دوسرے مسئلہ میں سلف یعنی صحابہ کرام اور تابعین اجماع نہیں ہوا، بلکہ دلائل متعارض ہیں، بعض آیات واحادیث اس پر دلالت کرتی ہیں ایمان کا اطلاق قول وعمل دونوں کے مجموعے پر ہوتا ہے، لیکن یہ نزاع صرف لفظی ہے، اس لئے اس پر سب کا اتفاق ہے گناہگار گناہ کی وجہ سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا اگر چہ وہ مستحق عذاب ہو جاتا ہے اور جو دلائل ایمان کے مجموعے (اقرار، تصدیق ، اور عمل) پر دلالت کرتے ہیں ان کو ادنی تامل سے ان کے ظاہر کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی مراد اصحابہ ابی حنیفہ کے مرجیہ ہونے سے دوسری شق ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں ہے، کیونکہ یہ عقیدہ اہل سنت کے خلاف نہیں ہے، اگر چہ دلائل کے اعتبار سے اہل سنت کا مذہب رائج ہے کہ ایمان مجموعہ اقرار، تصدیق اور عمل کا نام ہے اور یہی بات قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب مالابد منہ میں لکھی ہے لھذا اشکال ختم ہو گیا اور ہلال کا مطلع صاف ہو گیا اور اللہ تعالی ہی سے توفیق ہے۔

الحمدللہ: اہل حدیثوں کے پیشوا نے غنیۃ کی عبارت کا حل پیش کر دیا اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب پر مخالفین کی طرف سے جو اعتراض وارد ہوتا تھا اس کا شافی جواب دے دیا۔

(دلیل الطالب از نواب صدیق حسن خان: ۱۶۵) مطبوعہ شاہجہان بھوپال

www.waseemziyai.com

## علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی غیر مقلد کا قول

لکھتے ہیں کہ اس موقع پر ایک شبہ کا حل نہایت ضروری ہے کہ بعض مصنفین نے سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہل سنت کے بزرگ امام ہیں اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجہ کے تقوی اور تورع پر گزری، جس سے کسی کو انکار نہیں ہے، بعض مصنفین نے خدا ان پر رحم کرے امام ابو حنیفہ اور آپ کے شاگردوں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام محمد بن الحسن، اور امام ابو زفر کو رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے، جس کی حقیقت کو نہ سمجھ کر اور حضرت امام صاحب ممدوح کے طرز زندگی پر نظر نہ رکھتے ہوئے بعض لوگوں نے اس کو خوب اچھالا لیکن حقیقت میں علماء نے اس کا جواب کئی طریق پر دیا ہے۔

(تاریخ اہل حدیث از علامہ ابراہیم میر سیالکوٹی: ۵۶)

# تیسری فصل

# فرقہ مرجیہ کے عقائد ونظریات اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا دفاع

## فرقہ مرجیہ وخوارج کا تاریخی پس منظر

اسلامی فرقوں کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فرقہ مرجیہ اور خوارج کا ابتدائی ظہور خلیفہ ثانی کے دور خلافت کے بعد سیدنا حضرت عثمان غنی اور سیدنا حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہما کے دور میں ہوا۔ پھر حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے دور میں فرقہ مرجیہ اپنے منفرد عقائد ونظریات کے ساتھ منظم شکل میں ہوا

چنانچہ ابن سعد کے حوالے سے ذہبی نے لکھا ہے:

ترجمہ: ابن سعد نے کہا: مرجیہ کا پہلا گروہ ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزاعی معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے والا تھا (وہ لوگ اس بارے میں مسلمانوں کے کسی گروہ کو یقینی طور پر خطا کار کہنے سے گریز کرتے تھے)

(تاریخ اسلام ۴۸۵)

تاریخ اسلام کے حاشیہ نگار شیخ عمر عبدالسلام التدمری نے لکھا ہے:

مرجیہ فرقہ سیدنا حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے مابین اختلاف کے زمانے میں ظاہر ہوا۔

ابتدائی مرحلے میں مرجیہ صرف اس گروہ کو کہا جاتا تھا جس کا یہ نظریہ تھا کہ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے معاملے میں مسلمانوں کے مابین جو نزاعی معاملات اور منازعات ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے آپسی نزاعی معاملات اور اس کے نتیجے میں



www.waseemziyai.com

ہونے والی آپسی قتال وخوں ریزی وغیرہ امور سے متعلق مسلمانوں کے دوگروہ جوصحابہ کرام کی مقدس جماعت پر مشتمل تھے ان میں سے کسی ایک گروہ کوقطعی طور پر خطا کار نہ کہا جائے بلکہ اس معاملے کو اللہ کے فیصلے کے لئے موخر کردیا جائے۔ظاہر ہے اس معنی سے مرجیہ گروہ نہ بدعقیدہ تھا نہ کافر۔لیکن رفتہ رفتہ اس گروہ کے نام سے ایک ایسا فرقہ ظہور پذیر ہوا جس نے جمہور امت مسلمہ سے ہٹ کر ایمان وعقیدے سے متعلق اپنے کچھ باطل مزعومات ونظریات کا اعلان کیا۔چنانچہ مرجیہ میں سے بعض نے یہ کہا کہ ایمان صرف دل سے اسلام کوحق ماننے کا نام ہے،اگر کوئی شخص دل سے اسلام کوحق مانتا ہے تو اگرچہ وہ شہادتین کا اقرار نہ کرے،اسلام کے احکام پر عمل نہ کرے بلکہ بتوں کوسجدہ کرے،پھر بھی مومن ہے۔حالاں کہ یہ عقیدہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

پھر مرجیہ میں سے کچھ لوگوں نے یہ کہا کہ ایمان صرف شہادتین کے اقرار کا نام ہے۔اگر کسی نے شہادتین کا زبان سے اقرار کرلیا تو خود وہ کوئی بھی کفری عمل کرے مومن ہی رہے گا۔مرجیہ کے ایک گروہ کا یہ کہنا ہے کہ دل سے تصدیق کرنے کے بعد بھی گناہ انسان کو کچھ نقصان نہیں پہنچاتا۔جیسا ایمان ایک گنہگار بندے کا ہے ویسا ہی ایمان ایک نیک بندے کا بھی ہے۔جس طرح نیک کار مومن کبھی جہنم میں نہیں جائے گا اسی طرح گنہگار مومن بھی کبھی جہنم میں نہیں جائے گا۔یہ عقیدہ بھی اسلام کے خلاف ہی تھا۔

مرجیہ اگر چہ باطل فرقہ تھا لیکن اہل سنت وجماعت سے اسکا اس بات میں اتفاق تھا کہ گناہ کبیرہ سے بندہ مومن رہتا ہے،کافر نہیں ہوتا،ہاں اہل سنت وجماعت ایمان کے لئے گناہ کونقصان دہ مانتے ہیں،اور مرجیہ نقصان دہ نہیں مانتے،عقیدہ میں صرف اتنی سی مماثلت کی بنیاد پر اہل سنت وجماعت کے مخالف فرقے خوارج ومعتزلہ وغیرہ نے اہل سنت وجماعت کومرجیہ کہہ دیا،اس کی تفصیل آگے آرہی ہے

## ایک اہم سوال اوراس کا جواب

یہاں پرایک سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ کہ یہ بات تو واضح ہوگئی کہ خوارج اور معتزلہ نے اہل سنت وجماعت کومرجیہ کہالھذا جہاں پر خوارج اور معتزلہ کے مقابلے میں مرجیہ کہا جائے گا وہاں اہل سنت وجماعت مراد ہوں گے۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جب محدثین کسی راوی کے متعلق بحث کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلاں راوی ثقہ،صدوق،امام زاہد،عابد،صاحب تقوی،اوردین کے معاملے میں صاحب ورع تھے لیکن ارجاء کا عقیدہ رکھتے تھے۔یا کہتے ہیں کہ وہ مرجی تھے۔محدثین کے اس قول کا مطلب کیا ہے؟جب راوی کے مذکورہ اوصاف سے اس کا سنی ہونا اور صحیح العقیدہ ہونا واضح ہے تو پھر اس کو محدثین کا مرجی کہنے کا کیا مطلب ہے؟

یہ سوال نہایت اہم ہے اس کے جواب سے بہت سے اعتراضات خود بخود درفع ہوجائیں گے لھذا جواب سے پہلے مناسب ہے کہ کچھ تمہیدی باتیں عرض کردی جائیں تاکہ جواب کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

ماضی میں اہل سنت وجماعت کے علماء کرام اور محدثین ومتکلمین اور فقہاء کرام میں ایمان کی تعریف میں ایک طرح کا جزوی اختلاف ہواہے جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

## بعض علماء کاقول

بعض علماء اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں دل کو ایمان کا محل کہا گیا ہے،لھذا دل کی تصدیق ویقین کا نام ایمان ہے اور تصدیق ویقین کا معنی یہ ہے کہ جس چیز کی تصدیق کی جائے اس کے خلاف دل میں کسی قسم کا شک باقی نہ رہے،رسول اللہ ﷺ کی لائی



www.waseemziyai.com

ہوئی شریعت کے حق ہونے کا یقین دل میں جمالینا ایمان ہے، اور یقین علم کی آخری حد ہے، اس سے کم درجے کے علم کو یقین نہیں کہا جاسکتا بلکہ ظن کہا جائے گا یا پھر شک کہا جائے گا، جب ایمان علم یقین کا نام ہے تو ظاہر ہے اس میں نہ تو کمی ہوسکتی ہے اور نہ ہی زیادتی۔ زیادتی تو اس لئے نہیں ہوسکتی کہ علم کا یہ آخری درجہ ہے اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں، اور کمی اس لئے نہیں ہوسکتی کہ یقین سے کم درجے کے علم کو ظن یا شک کہا جاتا ہے اور ظن اور شک ایمان نہیں کیونکہ وہ تو یقین ہے۔

معلوم ہوا کہ نفس ایمان میں نہ کمی ہوسکتی ہے اور نہ ہی زیادتی، ہاں یہ ضرور ہے کہ جب ایمان لانے کے بعد آدمی شرعی احکام پر عمل کرتا ہے تو اس سے ایمان کے نور میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے ثمرات میں زیادتی ہوتی ہے، ایسے ایمان والے شخص کو کامل ایمان والا کہا جاتا ہے، اور جو شخص احکامات شرع پر عمل نہیں کرتا بلکہ گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے تو اس سے ایمان کی روشنی نکل جاتی ہے، اور وہ ایمان کے فوائد وثمرات سے محروم رہتا ہے، ہاں وہ ایمان والا ہی رہتا ہے لیکن کامل ایمان والا نہیں رہتا، یہ اسی اختلاف کے ضمن میں علماء اہل سنت میں سے بعض علماء نے فرمایا کہ اعمال ایمان (تصدیق ویقین) کے اجزاء ہیں جب کہ بعض علماء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اعمال ایمان کے اجزا نہیں بلکہ ایمان سے خارج ہیں مگر لازم ہیں، عام طور پر محدثین کا یہ موقف تھا کہ اعمال ایمان کے اجزاء ہیں جب کہ جمہور متکلمین اور فقہاء اہل سنت کا یہ نظریہ تھا کہ اعمال ایمان کے اجزاء نہیں لیکن ایمان کے لئے لازم ہیں، بغیر اعمال کے ایمان کامل نہیں ہوتا۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور فقہاء احناف کا یہی نظریہ تھا۔

علماء اہل سنت کے مابین گو کہ یہ ایک جزدی وفروعی اختلاف تھا لیکن حالات زمانہ کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور باطل فرقوں کے عقیدے کے التباس سے بچنے کی غرض سے اہل سنت کا ہر گروہ اپنے اپنے موقف پر سختی سے قائم تھا اور اپنے مخالف کا شدت سے رد کرتا تھا، حتی کہ بعض نے رد کرنے میں سخت غلو سے کام لیا، چنانچہ جن علماء نے یہ فرمایا کہ ایمان زیادہ وکم نہیں ہوتا یا جنہوں نے یہ کہا کہ اعمال ایمان کے اجزاء نہیں ان پر مخالف گروہ کے بعض حضرات نے مرجیہ ہونے کا الزام رکھ دیا اور یہ استفسار کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ اس سے ان کی کیا مراد ہے؟ انہوں نے اپنے مخالف کی بات کا وہی معنی مراد لیا جو فرقہ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ ان کے نزدیک ایمان کے زائد اور کم نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان لانے کے بعد عمل کی کوئی ضرورت نہیں، ایک نیکوکار مومن کا ایمان اور ایک گناہ گار مومن کا ایمان برابر ہے، اس غلط فہمی کا اصل سبب مخالف گروہ کی تردید میں شدت پسندانہ جذبہ ہے، جس نے سنجیدگی کے ساتھ مخالف کی بات کو سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیا، یہی وجہ ہے کہ جن علماء کے سامنے اپنے مخالف کی بات کا صحیح مطلب ومفہوم واضح ہوگیا انہوں نے واضح لفظوں میں بیان کردیا، ارجاء مذموم کے عیب سے ان کے مخالف نظریہ رکھنے والے علماء اہل سنت کا دامن پاک ہے، پھر انہوں نے ان کو امام، عالم، اور فقیہ، زاہد، متقی، وغیرہ الفاظ سے یاد کیا، جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ علماء ومحدثین اور فقہاء کرام اہل سنت کے درمیان اگرچہ ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے اور اعمال کے جزو ایمان ہونے کے سلسلے میں اختلاف محض فروعی ولفظی تھا کہ جو حضرات ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کے قائل تھے اور اعمال کو جزو ایمان کہتے تھے وہ بھی اہل سنت تھے اور جو حضرات اعمال کو ایمان کے لئے لازم ماننے کے باوجود انہیں جزو ایمان نہیں مانتے تھے اور نفس ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے کے قائل نہیں تھے وہ بھی اہل سنت تھے اور ہر گروہ نیک اعمال کرنے والے کو کامل ایمان والا کہتا تھا اور گناہ کرنے والے مومن کو ناقص ایمان والا کہتا تھا، باوجود اس کے ایمان میں کمی اور زیادتی ماننے والے اور اعمال کو جزو ایمان

www.waseemziyai.com

ماننے والے علماء یہ گوارانہیں کرتے تھے کوئی شخص یہ کہے کہ ایمان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی، ایسا کہنے والوں کو وہ پسند نہیں کرتے تھے اور بعض تو شدت اختیار کرتے ہوئے ایسے شخص کو بلاتحقیق مرجیہ تک کہہ دیتے تھے حالانکہ اس شخص کے کہنے کا یہ مطلب ہوتا تھا کہ ایمان تصدیق ویقین کا نام ہے اور تصدیق ویقین میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے اور نہ ہی کمی ہوسکتی ہے، اس کے کہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا تھا کہ نیکوکار اور گناہ گار کا ایمان ایک جیسا ہے، اور ایمان کے لئے نیک عمل کی کوئی ضرورت نہیں۔ حاصل گفتگو یہ ہے کہ اگر محدثین نے کسی راوی کے بارے میں یہ کہا ہے کہ فلاں مرجیہ تھے یا اس پر ارجاء کا الزام ہے تو اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ فلاں راوی مرجی بدعقیدہ تھا کیونکہ وہ محدثین جو اعمال کو جز وایمان مانتے تھے اور ایمان میں زیادتی وکمی کے قائل تھے انہوں نے ان فقہاء ومحدثین کو مرجی کہہ کر جرح کی ہے جو صحیح العقیدہ اہل سنت تھے لیکن اعمال کو جز وایمان ماننے اور ایمان میں کمی اور زیادتی کا قول کرنے میں ان سے اختلاف رکھتے تھے لھذا کتب تراجم ورجال میں کسی راوی کے تعلق سے مرجی یا اہل ارجاء نظر آئے تو بلاتحقیق اس راوی کو گمراہ اور بدعقیدہ کہنا غلط ہوگا جیسا کہ خوارج زمانہ بدمذہب وہابی کے علماء بڑی جرات کے ساتھ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کے اصحاب کو مرجیہ اور گمراہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور ذرا بھی آخرت کا خوف محسوس نہیں کرتے۔

## علامہ عبدالکریم شہرستانی کے نزدیک ارجاء کی اقسام

الإرجاء على معنيين

أحدهما :بمعنى التأخير كما في قوله تعالى (قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ) ، أي أمهله وأخره.

والثاني :إعطاء الرجاء

أما إطلاق اسم المرجئة على الجماعة بالمعنى الأول فصحيح، لأنهم كانوا يؤخرون العمل عن النية والعقد.

واما بالمعنى الثاني فظاهر، فإنهم كانوا يقولون لا تضر مع الإيمان معصية، كما لا تنفع مع الكفر طاعة.

وقيل الإرجاء تأخير حكم صاحب الكبيرة إلى يوم القيامة، فلا يقضى عليه بحكم ما في الدنيا؛ من كون من أهل الجنة، أو من أهل النار .فعلى هذا :المرجئة، والوعيدية فرقتان متقابلتان

وقيل الإرجاء تأخير علي رضي الله عنه عن الدرجة الأولى إلى الرابعة فعلى هذا المرجئة والشيعة فرقتان متقابلتان.

ترجمہ

مرجیہ لفظ ارجاء سے ماخوذ ہے، ارجاء کے دو معنی ہیں۔ پہلا معنی موخر کرنا اور مہلت دینا، جیسا کہ قرآن کریم سورۃ

﴿قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ﴾ (سورة الاعراف :رقم الآية : ١١١)'

بولے انہیں اور ان کے بھائی کو ٹھہرا)

دوسرا معنی یہ ہے کہ امید دلانا۔ پہلے معنی کے اعتبار سے اہل وسنت وجماعت کے اس گروہ پر مرجیہ کا اطلاق کرنا صحیح ہے جو عمل کو نیت اور عقیدے سے موخر کرتے ہیں، اور دوسرے معنی کے اعتبار سے اس باطل فرقہ کو مرجیہ کہا جاتا ہے جو گناہ کبیرہ کے مرتکب کو یہ کہہ کر



www.waseemziyai.com

امید دلاتا ہے جو کہ ایمان لے آئے اس کو گناہ کوئی نقصان نہیں دیتا۔

دوسرے معنی میں اہل سنت و جماعت کو مرجیہ اس لحاظ سے کہا جاتا ہے گناہ گار مومن بندے کے حق میں اہل سنت اللہ تعالی کی بارگاہ سے امید کرتے ہیں ،لیکن فرقہ مرجیہ کی طرح نہیں ، پہلے معنی میں اہل سنت و جماعت کو اس لحاظ سے مرجیہ کہنا صحیح ہے کہ مرتکب کبیرہ کے معاملے کو وہ آخرت کے لئے موخر کرکے اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں اور دنیا میں اس کے متعلق حتمی و یقینی طور یہ نہیں کہتے کہ وہ دوزخ میں نہیں جائے گا بلکہ وہ مغفور ہوکر جنت میں داخل ہوگا، یا وقطعی طور پر یہ بھی نہیں کہتے کہ وہ مغفور نہیں ہوگا بلکہ جہنم میں جائے گا۔

اس معنی کے اعتبار سے مرجیہ کے مقابلے میں فرقہ وعیدیہ ہے جو قطعی طور پر گناہ گار شخص کو جھنمی کہتا ہے۔نیز پہلے معنی میں اس اعتبار سے بھی اہل سنت و جماعت کو مرجیہ کہنا صحیح ہے کہ وہ حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ کو پہلے درجے سے موخر کرکے چوتھے درجے میں رکھتے ہیں ،اس معنی کے اعتبار سے مرجیہ کے مقابلے میں شیعہ فرقہ ہے جو حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ کو خلافت میں درجے میں رکھتا ہے۔

(الملل والنحل: أبو الفتح محمد بن عبد الكريم بن أبى بكر أحمد الشهرستانی (۱:۱۳۹)

علامہ شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے کلام سے ظاہر ہوا کہ بعض اعتبار سے اہل سنت و جماعت کو اہل ارجاء کہا گیا ہے لھذا مطلقاً مرجی ہونا مذموم نہیں بلکہ بعض معانی کے لحاظ سے اہل سنت بھی مرجی ہیں۔

## ارجاء کا الزام سیدنا عثمان غنی ومولاعلی پر بھی لگایا گیا

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صحیح البخاری کے ایک راوی محارب بن دثار کے متعلق لکھتے ہیں

وقال ابن سعد :لا يحتجون به، كان ممن يرجء عليا وعثمان ولا يشهد عليهما بإيمان ولا بكفر.

ترجمہ

ابن سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا: لوگ محارب بن دثار کے ساتھ احتجاج نہیں کرتے کیونکہ یہ ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ کو مرجی ہونے کا الزام لگاتا تھا،ان دونوں کے ایمان کی شہادت دیتا تھا اور نہ ہی کفر کی۔

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدين أبو عبد الله محمد الذہبی (۳:۴۴۱) دار المعرفۃ للطباعۃ والنشر ،بیروت -لبنان

## امام ابن سعد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے الفاظ ملاحظہ فرمائیں

قَالَ وَلَهُ أَحَادِيثُ .ولا يحتجون به .وكان من المرجئة الْأُولَى الَّذِينَ كَانُوا يُرْجُونَ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَلا يَشْهَدُونَ بِإِيمَانٍ وَلا كُفْرٍ.

ترجمہ

اس سے کئی احادیث مروی ہیں ، اور لوگ اس سے احتجاج نہیں کرتے اور یہ مرجیہ کے پہلے گروہ میں سے تھا اور یہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ پر بھی مرجی ہونے کا الزام لگاتا تھا اور نہ ان کے ایمان کی گواہی دیتا تھا اور نہ ہی کفر کی۔

(الطبقات الكبرى: أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد (۶:۲۰۷)



www.waseemziyai.com

اس سے ثابت ہوا کہ صرف الزام کے آنے سے کسی کو مرجیہ کہہ دینا سراسر ظلم ہے، تو کیا اب یہ جاہل ملا حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کو مرجیہ میں سے شمار کریں گے؟۔ یہی حال حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر مرجی ہونے کے الزام کا ہے۔

بلکہ آپ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا اس کے متعلق مذہب کیا ہے خود ملاحظہ فرمالیں تا کہ بات واضح ہو جائے۔

## امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

وَلَا نقُول إِن الْمُؤمن لَا تضره الذُّنُوب وَلَا نقُول إِنَّه لَا يدْخل النَّار وَلَا نقُول إِنَّه يخلد فِيهَاوَإِن كَانَ فَاسِقًا بعد ان يخرج من الدُّنْيَا مُؤمنا وَلَا نقُول إِن حَسَنَاتنَا مَقْبُولَة وسيئاتنا مغفورة كَقَوْل المرجئة.

## ترجمہ

ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ مومن کو گناہ نقصان نہیں دیتا اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گناہگار مومن دوزخ میں داخل نہیں ہوگا، اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مومن فاسق ہوتو دوزخ میں ہمیشہ رہے گا، بعد اس کے کہ وہ دنیا سے مومن گیا ہو اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے مومن کی نیکیاں قبول ہیں اور اس کی خطائیں معاف کی گئیں ہیں۔ جیسا کہ مرجیہ کا نظریہ ہے۔

(الفقہ الأکبر :لأبی حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ (۴۵) مکتبة الفرقان للإمارات العربیة

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مرجیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔

## امام اعظم پر مرجی ہونے کا الزام لگانے والے کون؟

امام عبدالکریم شہرستانی الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

الغسانية: أصحاب غسان الكوفي زعم أن الإيمان هو المعرفة بالله تعالى وبرسوله، والإقرار بما أنزل الله، وبما جاء به الرسول في الجملة دون التفصيل، والإيمان لا يزيد ولا ينقص، وزعم أن قائلا لو قال: أعلم أن الله تعالى قد حرم أكل الخنزير، ولا أدرى هل الخنزير الذى حرمه :هذه الشاة أم غيرها؟ كان مؤمنا، ولو قال :أعلم أن الله تعالى فرض الحج إلى الكعبة، غير أنى لا أدرى أين الكعبة؟ ولعلها بالهند؛ كان مؤمنا ومقصوده أن أمثال هذه الاعتقادات أمور وراء الإيمان، لا أنه كان شاكا فى هذه الأمور، فإن عاقلا لا يستجيز من عقله أن يشك فى أن الكعبة :إلى أى جهة هى؟ وأن الفرق بن الخنزير والشاة ظاهر.

ومن العجيب أن غسان كان يحكى عن أبى حنيفة رحمه الله مثل مذهبه، ويعده من المرجئة، ولعله كذب كذلك عليه، لعمرى !كان يقال لأبى حنيفة وأصحابه مرجئة السنة .وعده كثير من أصحاب المقالات من جملة المرجئة، ولعل السبب فيه أنه لما كان يقول :الإيمان هو التصديق بالقلب، وهو لا يزيد ولا ينقص، ظنوا أنه يؤخر العمل عن الإيمان .والرجل مع تخريجه فى العمل كيف يفتى بترك العمل؟ وله سبب آخر، وهو أنه كان يخالف القدرية، والمعتزلة الذين ظهروا فى الصدر الأول.

www.waseemziyai.com

والمعتزلة كانوا يلقبون كل من خالفهم فى القدر مرجئا، وكذلك الوعيدية من الخوارج .فلا يبعد أن اللقب إنما لزمه من فريقى المعتزلة والخوارج، والله أعلم.

ترجمہ

غسانیہ یہ غسان کوفی کے اصحاب ہیں، اس غسان کوفی کا خیال یہ تھا کہ ایمان صرف اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو پہچاننے کا نام ہے، اور اجمالاً جو کچھ رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس پر بھی ایمان لانا، اور اس کا یہ بھی نظریہ تھا کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ۔ اور اس کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر کوئی شخص یہ کہے: میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی نے خنزیر کو کھانا حرام قرار دیا ہے مگر میں یہ نہیں جانتا کہ جس کو حرام قرار دیا ہے وہ یہ بکری ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور ہے تو وہ مومن ہی ہوگا۔

اور اس کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالی نے کعبہ کا حج فرض کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ کعبہ کہاں ہے؟ شاید وہ ہند میں ہے، تو وہ مومن ہوگا۔ غسان کا مقصود یہ تھا کہ اس طرح کے اعتقادات خارج از ایمان ہیں۔ نہ یہ کہ وہ ان امور میں شک کرتا تھا کیونکہ کوئی بھی عقل مند اپنی عقل سے جائز نہیں نہیں سمجھتا کہ اس امر میں شک کرے کہ کعبہ کس طرف ہے، اور خنزیر اور بھیڑ میں فرق صاف ظاہر ہے۔ اور تعجب کی بات یہ ہے کہ غسان امام اعظم رضی اللہ عنہ پر بھی یہی الزام لگاتا تھا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہی نظریہ تھا اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کو بھی مرجیہ سے جانتا تھا۔

امام عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے، مجھے اپنی زندگی کی قسم! امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے شاگردوں کو تو مرجیۃ السنۃ کہا جاتا تھا اور بہت سے اصحاب مقالات نے امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مرجیہ میں شمار کیا ہے۔ شاید اس کا سبب یہ ہے کہ چونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ ایمان تصدیق قلبی کا نام ہے اور وہ کم و بیش نہیں ہوتا، اس لئے انہوں نے گمان کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ عمل کو ایمان سے موخر کرتے تھے، حالانکہ آپ رضی اللہ عنہ عمل میں اپنے مبالغہ و اجتہاد کے باوجود کس طرح ترک عمل کا فتوی دے سکتے تھے، اور اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ ان قدریہ اور معتزلہ کی مخالفت کرتے تھے جو صدر اول میں ظاہر ہوئے تھے اور معتزلہ ہر ایک کو جو بھی ان کی مخالفت کرتا تھا کو مرجی کہا کرتے تھے، اور اسی طرح خوارج میں سے وعیدیہ فرقہ بھی اپنے مخالف کو مرجی کہا کرتے تھے۔ پس بعید نہیں کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مرجی انہیں دو فرقوں یعنی خوارج و معتزلہ نے کہا ہو۔ واللہ تعالی اعلم۔

(الملل والنحل أبو الفتح محمد بن عبد الكريم بن أبي بكر أحمد الشهرستاني (۱:۱۳۹)

اس سے ثابت ہوا کہ امام عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مرجی کہنا جھوٹ ہے۔
امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مرجی کہنا خوارج کا کام ہے۔ جس طرح آجکل خوارج اپنے بڑوں سے نسبی وفاداری نبھا رہے ہیں۔
امام اعظم رضی اللہ عنہ کو معتزلہ نے مرجی کہا ہے، اب جو بھی امام اعظم رضی اللہ عنہ کو مرجی کہے وہ انہیں کی اتباع میں کہے گا۔
امام عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ عنہ مرجیۃ السنۃ تھے جو کہ عیب نہیں ہے۔

## غسان مرجی کا تعارف از امام السفارینی الحنبلی

الغسانية أصحاب غسان الكوفى، قالوا :الإيمان هو المعرفة بالله ورسوله، وبما جاء من عندهما



www.waseemziyai.com

إجمالا ، وهو لا يزيد ولا ينقص .وعنوا بالإجمال جواز أن يقال :إنه -تعالى -قد فرض الحج ، ولا أدرى أين الكعبة ، لعلها فى غير مكة ، أو يقال بعث محمدا ، ولا أدرى هو الذى بالمدينة أم لا .

ترجمہ

غسانیہ یہ غسان کوفی کے اصحاب ہیں ،اس غسان کوفی کا خیال یہ تھا کہ ایمان صرف اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کو پہچاننے کا نام ہے ،اوراجمالا جو کچھ رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس پر بھی ایمان لانا ،اوراس کا یہ بھی نظریہ تھا کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ ۔اوراس کا یہ بھی خیال تھا کہ اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالی نے کعبہ کا حج فرض کیا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ کعبہ کہاں ہے؟ مکہ میں ہے یا کہاں ہے ؟یا وہ کہے کہ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے مگر میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں ہیں یا کہاں ہیں؟

(لوامع الأنوار البہیۃ وسواطع الأسرار الأثریۃ لشرح الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ شمس الدین، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفارینی الحنبلی (۱:۸۹)

## امام اعظم کے نزدیک مرجیہ کی اقتداء میں نماز جائز نہیں

امام سید محمد مرتضی المتوفی ۱۲۰۵) رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وامانسبة الارجاء اليه فغيرصحيح ، فان اصحاب الامام كلهم على خلاف راى اصحاب الارجاء ، فلوكان ابوحنيفة مرجيالكان اصحابه على رايه وهم الآن موجودن على خلاف ذلك واذااجمع الناس على امر وخالفهم واحد واثنان لم يلتفت الى قوله ولم يصدق فى دعواه حتى ان الصلواة عندى ابى حنيفة خلف المرجية لاتجوز ومن اجمع الامة على انه احد الائمة الاربعة المجمع عليهم لايقدح فيه قول من لايعرفه الابعض المحدثين .

ترجمہ

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف ارجاء کی نسبت درست نہیں ہے ۔کیونکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے سب اصحاب مرجیہ کے رائے کے مخالف تھے ،بس اگر امام اعظم رضی اللہ عنہ مرجی ہوتے تو آپ کے اصحاب بھی آپ کی رائے پر ہوتے ،حالانکہ وہ اب تک اس کے خلاف پر موجود ہیں اور جب لوگ کسی امر پر متفق ہوں تو ایک یا دو ان کے مخالف ہوں تو ان ایک یا دو کے قول کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی ،اوراس کو اپنے دعوی میں سچا نہیں سمجھا جائے گا۔

یہاں تک کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک تو مرجی کی اقتداء میں نماز بھی جائز نہیں ہے ،اورامت کا اس بات پر اجماع ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ ان ائمہ اربعہ میں سے ہیں جن پر اجماع ہو چکا ہے ،لھذا آپ میں ایسے شخص کا قول قادح نہ ہوگا جس کو سوائے بعض محدثین کے کوئی نہ جانتا ہو۔

(عقود الجواہر المنیفۃ از علامہ سید محمد مرتضی رحمۃ اللہ تعالی علیہ المتوفی (۱۲۰۵ھ) (۱:۱۱) مطبوعہ استنبول ترکی

## امام اعظم رضی اللہ عنہ مرجیہ کے ساتھ مناظرے کرتے تھے

ومما يدل على تبحره فيه ماروى يحيى بن شيبان عن ابى حنيفة رضى الله عنه انه قال : كنت رجلا



www.waseemziyai.com

اعطیت جلاً فی کلام فمضی دھرفیه اتردد وبه اخاصم عنه افاضل وکان اکثر اصحاب الخصومات بالبصرة فدخلتهانیفا وعشرین مرة اقیم سنة واقل واکثر وقدکنت نازعت طبقات الخوارج من الاباضیة وغیرھم وطبقات المعتزلة وسائر طبقات اهل الاهواء ،کنت بحمدالله تعالی اغلبهم واقهرهم ولم یکن فی طبقات اهل الاهواء احد اجدل من المعتزلة لان ظاهر کلامهم مموه بقبلة القلوب وکنت ازیل تمویههم بمدالکلام واماالروافض اهل الارجاء الذین یخالفون الحق فکانوا بالکوفة اکثر وکنت قهرتهم بحمد الله ایضاً.

ترجمہ

علم کلام میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے تبحر کی ایک دلیل یہ ہے کہ یحیی بن شیبان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے نقل کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے کلام میں خصومت کی قدرت عطا فرمائی تھی، پس ایک زمانہ گزر گیا میں کلام میں متردد تھا، اور اسی کے ساتھ مخاصمت کرتا تھا، اور اسی کی حمایت کرتا تھا، اور اکثر اصحاب خصومات بصرہ میں رہتے تھے، اس لئے میں بیس سے بھی زائد بار میں بصرہ گیا، ایک سال یا کم وبیش میں وہاں قیام کرتا تھا اور اباضیہ وغیرہ خوارج کے فرقوں اور معتزلہ کے فرقوں کے ساتھ اور اہل بدعت کے فرقوں کے ساتھ مناظرہ کرتا تھا، اور اللہ تعالی کے فضل سے میں ان پر غالب آجاتا تھا، اور ان کو مغلوب کر لیتا تھا، اور اہل بدعت کے فرقوں میں معتزلہ سے بڑھ کر کوئی فرقہ جھگڑا کرنے والا نہ تھا۔

کیونکہ ان کا ظاہر کلام دلوں کے جادو کے ساتھ ملمع ہوتا تھا، اور میں اصول کلام میں ان کی ملمع کاری کو زائل کر دیتا تھا، روافض اور مرجیہ جو حق کی مخالفت کرتے تھے وہ تو کوفہ میں کثرت کے ساتھ تھے، اور بحمد اللہ میں ان کو بھی مغلوب کر لیتا تھا۔

(کشف الاسرار علی اصول البزدوی امام عبدالعزیز البخاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱:۹) مطبوعہ مصر

اس سے ظاہر ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ تو فرقہ مرجیہ کے ساتھ مناظرے کرتے تھے اور ان کے عقائد کے فساد کو بیان کرتے تھے اور خود فرماتے ہیں کہ میں ان کو مغلوب کر لیتا تھا، مگر آج کوئی سو سال بعد غیر مقلدین کے احمق اور جاہل ملاؤں کو سمجھ آئی کہ خود امام اعظم رضی اللہ عنہ بھی مرجی تھے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

## اہل سنت کو مرجیہ کیوں کہا گیا؟

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ خود بیان فرمائی کہ اہل سنت کو مرجی کیوں کہا جاتا تھا؟

وکان یقول الامام ابوحنیفة رضی الله عنه :إنما سمی المرجئة بذلک لأنهم سئلوا عن حالة العصاة أین منزلتهم فی الآخرة فقالوا أمرهم إلی الله تعالی فسموا مرجئة لإرجائهم أمر العصاة إلی الله تعالی، فإن الکفار فی النار والمؤمنین فی الجنة.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اہل سنت وجماعت کو مرجی اس لئے کہا گیا کہ جب ہم ان سے



www.waseemziyai.com

سوال کیا جاتا تھا کہ گناہ گاروں کا ٹھکانہ کہاں ہوگا جنت میں یا دوزخ میں؟ تو اہل سنت و جماعت کہا کرتے تھے کہ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو ان کو جنت دے دے اگر وہ چاہے تو ان کو دوزخ بھیج دے، تو اسلئے ان کو مرجیہ کہا گیا کہ انہوں نے گناہگاروں کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کی طرف موخر کر دیا کیونکہ کافر جہنم میں ہوں گے اور مومن صالح جنت میں ہوں گے۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار: عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ، الشَّعرانی، أبو محمد (۱:۴۵)

## عقیدہ احناف بزبان امام الطحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ولا نقول: لا يضر مع الإيمان ذنب لمن عمله، ونرجو للمحسنين من المؤمنين أن يعفو عنهم ويدخلهم الجنة برحمته، ولا نأمن عليهم، ولا نشهد لهم بالجنة، ونستغفر لمسيئهم، ونخاف عليهم، ولا نُقَنِّطُهُم والأمن والإياس .

### ترجمہ

ہم یہ نہیں کہتے کہ جب کوئی شخص مومن بن جائے تو اس کو اس کا گناہ کوئی نقصان نہیں دیتا اور نیکوکار مومنین کے لئے ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے گا اور ان کو جنت میں داخل فرمائے گا اپنی رحمت کاملہ کے طفیل۔ اور ان کے متعلق عذاب سے بے خوف نہیں ہیں اور ان کے لئے جنت کی گواہی بھی نہیں دیتے، ہم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہیں اور ان پر عذاب کا خوف کرتے ہیں لیکن ان کی معافی سے ناامید بھی نہیں ہوتے۔

(التعلیقات المختصرۃ علی متن العقیدۃ الطحاویۃ: صالح بن فوزان بن عبداللہ الفوزان (۱۴۱) دار العاصمۃ للنشر والتوزیع

اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ احناف پر ارجاء کا الزام سراسر باطل ہے، ان کا عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے کے عین مطابق ہے، وہ مرجیہ کی طرح یہ نہیں کہتے کوئی بھی گناہ گار دوزخ میں نہیں جائے گا، اور خوارج کی طرح یہ بھی نہیں کہتے کوئی گناہ گار مومن جنت میں نہیں جائے گا کیونکہ مرجیہ وخوارج دونوں باطل فرقے ہیں اور الحمدللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت کا دامن ان غلط عقائد سے پاک ہے۔

## امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس الزام کا جواب خود دیا

شیخ محمد خمیس سعودی نے حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ پر ارجاء کے الزام کی وجہ بیان کی اور امام اعظم رضی اللہ عنہ نے جو اپنی برات کا اظہار کیا ہے اس کو بیان کیا ہے۔

رسالة الإمام أبى حنيفة إلى عثمان البتى

وهى رسالة صغيرة، قيل إن الإمام أبا حنيفة كتبها إلى قاضى البصرة عثمان البتى ردا على خطابه الذى بعثه إلى الإمام أبى حنيفة، لما بلغه أن الإمام يرى رأى المرجئة؛ فشق عليه ذلک، وكتب إليه خطابا، فأرسل أبو حنيفة هذه الرسالة، ينفى عن نفسه الإرجاء .

ولقد تبرأ الإمام أبو حنيفة ممن نسب إليه الإرجاء ؛ فقال فى رسالته إلى البتى :وأما ما ذكرت من اسم المرجئة فما ذنب قوم تكلموا بالعدل، وسماهم أهل البدع بهذا الاسم، ولكنهم أهل عدل وأهل السنة وإنما هذا اسم سماهم به أهل الشنآن.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

یہ خط امام ابوحنیفہ کی طرف سے عثمان البتی کو یہ مختصر خط ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ رسالہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے قاضی بصرہ عثمان البتی کو لکھا، بتی نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا تھا کیونکہ بتی کو خبر ہوئی تھی کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ مرجیہ کی طرح رائے رکھتے ہیں ،تو یہ بات امام اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بات سے بڑا دکھ ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ خط لکھا اور اپنی برات کا اظہار کیا،

وہ خط یہ ہے

آپ نے جن لوگوں کو مرجیہ کہا ہے: ان کا گناہ کیا ہے؟ انہوں نے تو انصاف کی بات کی ہے کہ مرتکب کبیرہ مومن کافر نہیں ہے ،لھذا وہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا بلکہ ایمان کے سبب جنت میں جائے گا، ان کو مرجیہ کا نام دینے والے گمراہ ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اہل سنت واہل عدل ہیں، ان کو مرجیہ کا نام دینے والے ان کے دشمن ہیں۔

(أصول الدين عند الإمام أبي حنيفة: محمد بن عبد الرحمٰن الخميس (١:١٣٤،١٨٠) دار الصميعي ،المملكة العربية السعودية

ثابت ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ پر ارجاء کا الزام لگانے والے حقیقت میں خوارج وروافض ہیں اور ان کے علاوہ دیگر گمراہ فرقے ہیں یا پھر آجکل کے خوارج جن کو غیر مقلدین کہا جاتا ہے وہ اس فساد میں شامل ہیں، اللہ تعالی ان کے شر سے محفوظ فرمائے۔

امام اعظم رضی اللہ عنہ کا البتی کو جواب

وَرُوِیَ عَن عُثمَان البتی انه کتب الی ابی حنیفَة وَقَالَ انتم مرجئة فَأَجَابَهُ بِأَن المرجئة علی ضَربَینِ مرجئة ملعونة وانا برِء مِنهُم ومرجئة مَرحُومَة وانا مِنهُم وَکتب فیهم ان الانبیاء کَانُوا کَذَلِک الا تری الی قَول عِیسَی قَالَ: (إِن تُعَذبهُم فَإِنَّهُم عِبَادک وَإِن تغفر لَهُم فَإِنَّک أَنْت الْعَزِیز الْحَکِیم) انْتهی

ترجمہ

روایت کیا گیا ہے کہ عثمان البتی نے حضرت سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مرجی ہو۔ تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس کو جواب دیا کہ مرجی کی دو قسمیں ہیں ایک مرجی ملعون ہوتا ہے اور میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، اور دوسرا مرجی وہ ہوتا ہے جس پر اللہ تعالی کی رحمت ہوتی ہے اور میں انہیں میں سے ہوں اور بے شک اللہ تعالی کے انبیاء کرام علیہم السلام بھی ایسے ہی ہوتے ہیں کہ کیا تم نے حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمان نہیں پڑھا: اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخش دے تو تو غالب حکمت والا ہے۔

(الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الھندی، أبو الحسنات (١:٣٦٦)

کیا مرجیہ بھی ائمۃ الحدیث ہوتے ہیں؟

تتمة رجال المرجئة كما نقل: الحسن بن محمد بن علي بن أبي طالب، وسعيد بن جبير، وطلق بن حبيب، وعمرو بن مرة، ومحارب بن زياد، ومقاتل بن سليمان، وذر، وعمرو بن ذر، وحماد بن أبي سليمان، وأبو حنيفة، وأبو يوسف، ومحمد بن الحسن، وقديد بن جعفر .وهؤلاء كلهم أئمة الحديث، لم يكفروا أصحاب الكبائر بالكبيرة، ولم يحكموا بتخليدهم في النار خلافا للخوارج والقدرية.

www.waseemziyai.com

ترجمہ

امام عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ مرجیہ لوگوں میں الحسن بن محمد بن ابی طالب ،سعید بن جبیر ،طلق بن حبیب ،عمر و بن مرۃ م محارب بن زیاد ،مقاتل بن سلیمان ،ذر ،عمرو بن ذر ،حماد بن ابی سلیمان ،ابوحنیفہ ،ابو یوسف ،محمد بن الحسن ،قدید بن جعفر ،اور یہ سارے کے سارے حدیث کے امام ہیں ،کبیر گناہ کرنے والوں کو یہ کافر نہیں کہتے اور نہ ہی ان پر یہ حکم لگاتے ہیں کہ کبیرہ کے مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے ،جس طرح خوارج قدریہ کہتے ہیں۔

(الملل والنحلأبوالفتح محمد بن عبد الکریم بن أبی بکرأحمد الشہر ستانی (۱:۱۳۹)مؤسسۃ الحلبی

اس سے ثابت ہوا کہ امام عبدالکریم شہرستانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جو ان ائمہ کو مرجیہ کہا ہے وہ کس لحاظ سے کہا ہے اور ساتھ ساتھ ان کو ائمہ حدیث بھی کہا ہے ،اب بتائیں جو شخص مرجی ہو اور بد مذہب ہو تو کیا اس کو حدیث کا امام کہا جاتا ہے؟

## امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

**وکان الشافعی رضی اللہ عنہ یقول:الناس عیال علی أبی حنیفۃ رضی اللہ عنہ فی الفقہ .**

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ تمام لوگ فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بچے ہیں۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار :عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحَنَفی ،نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ ،الشَّعرانی ،أبو محمد (۱:۴۵)

## ابن تیمیہ کے نزدیک تو ابوحنیفہ امام المسلمین ہیں

**لَمْ یَسُنَّھَا رَسُولُ اللَّہِ -صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ -وَلَا خُلَفَاؤُہُ الرَّاشِدُونَ، وَلَا اسْتَحَبَّھَا أَحَدٌ مِنْ أَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِینَ لَا مَالِکٌ وَلَا الثَّوْرِیُّ، وَلَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَلَا أَبُو حَنِیفَۃَ، وَلَا الْأَوْزَاعِیُّ، وَلَا الشَّافِعِیُّ، وَلَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَلَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاھُوَیْہِ، وَلَا أَمْثَالُ ھَؤُلَاءِ مِنْ أَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِینَ، وَعُلَمَاءِ الْمُسْلِمِینَ .**

ترجمہ

ایک مسئلہ ذکر کرنے کے بعد ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ اس عمل کو نہ تو رسول اللہ ﷺ نے مسنون قرار دیا ہے اور نہ ہی خلفاء راشدین نے سنت قرار دیا ہے ،اور نہ ہی اہل اسلام کے ائمہ میں سے کسی نے جیسے امام مالک ،سفیان الثوری ،للیث بن سعد ،اور امام ابوحنفیہ ،الاوزاعی ،الشافعی ،احمد بن حنبل ،اسحاق بن راہویہ ،اور نہ ہی ان جیسے ائمۃ المسلمین اور علماء اسلام نے۔

(الفتاوی الکبری لابن تیمیۃ :تقی الدین أبو العباس أحمد بن عبد الحلیم ابن تیمیۃ الحرانی الحنبلی الدمشقی (۱:۱۰۳)

اس سے اندازہ لگائیں یہ ہیں غیر مقلدین کے ممدوح ابن تیمیہ جو کہ خود حنبلی ہیں اور باوجود حنبلی ہونے کے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نام بعد میں جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا نام پہلے لکھا اور ان سب ائمہ کو ائمۃ الاسلام کہا اور ان میں ہمارے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو بھی شمار کیا ہے۔



www.waseemziyai.com

## ابن تیمیہ نے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رضی اللہ عنہما لکھا

وَأَمَّا الْغَرَرُ فَأَشَدُّ النَّاسِ قَوْلًا فِيهِ أَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا .

(الفتاوى الكبرى لابن تيمية: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي (۲۱:۴)

اب ذرا غور کریں یہ ہیں تمھارے ابن تیمیہ جو امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کو رضی اللہ عنہما لکھ رہے ہیں مگر تمھارے نزدیک امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ درست نہیں ہے، اور تم ان کو مرجیہ کہتے ہو، اب بتائیں اگر امام ابوحنیفہ مرجی ہیں، اور ابن تیمیہ ان کو رضی اللہ عنہ لکھ رہے ہیں تو ابن تیمیہ پر کیا حکم لگے گا؟

## ابن تیمیہ کے نزدیک اہل سنت کون اور حنفی کون؟

كَانَتِ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ أَهْلَ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ. وَالْحَنَفِيَّةُ هُمْ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ .

ترجمہ

ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ نجات پانے والی جماعت صرف اور صرف اہل سنت ہے اور دوسرے مقام پر کہا ہے اور وہ بھی اسی کتاب میں کہ حنفیہ اہل سنت ہیں۔

(منهاج السنة النبوية: تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي: ۳: ۱۴۳، ۴۵۷)

اب بتائیں ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مسلک مرجیہ ہو اور ان کے پیروکار راہ حق پر ہوں، اس سے ثابت ہوا کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ بھی مرجی نہ تھے اور نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کے پیروکار مرجی ہیں بلکہ سب کے سب اہل سنت و جماعت ہیں، اور جنہوں نے اپنے کو حنفی کہا اور ساتھ ساتھ غلط عقائد بھی اپنا لئے وہ خود قیامت کے دن حساب دیں گے۔ اور جنہوں نے امام اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے سچے متبعین پر الزامات لگائے وہ قیامت کے دن ذلیل ہوں گے۔

www.waseemziyai.com

# بہجۃ الاسرار کس کی تصنیف ہے
# اور اسکی اسنادی حیثیت

بہجۃ الاسرار نام کی تین کتب ہیں، ایک تو علی بن عبداللہ بن جہضم کی ہے ان کی کتاب کا نام بھی بہجۃ الاسرار ہے، اور دوسری کتاب ﴿کتاب بہجۃ الأسرار، ونزہۃ الأفکار فی بساتین المأثور عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الأذکار مما یحتاج إلیہ المسلم فی حالاتہ وأوقاتہ من لیل ونہار﴾ ہے اور اس کے مصنف امام ابوالقاسم بن الطلیسان رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں، اور تیسری بہجۃ الاسرار کا مکمل نام یہ ہے ﴿بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محیی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی﴾ یہ تصنیف ہے حضرت الشیخ الامام نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی المتوفی سنہ (۷۱۳ھ)۔

اب ہم تینوں کا تعارف پیش کرتے ہیں کہ کیونکہ بدمذہب اپنا سارا زور اسی پر صرف کر رہے ہیں کہ کسی طرح اس کتاب کو متنازعہ بنایا جائے اور اس کی جو ایک مسلمہ حیثیت اہل اسلام کے ہاں ہے اس کو مجروح کر دیا جائے، تاکہ مکمل دیانت داری سے یہ مسئلہ واضح ہو جائے اور دوبارہ کسی بدمذہب کو جرات نہ ہو کہ وہ یہ کہے کہ کتاب تو جھوٹ پر مبنی ہے اور غیر مستند ہے۔



www.waseemziyai.com

## ﴿کتاب بہجۃ الأسرار، ونزہۃ الأفکار فی بساتین المأثور عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الأذکار مما یحتاج إلیہ المسلم فی حالاتہ وأوقاتہ من لیل ونہار﴾

## کے مصنف

### امام صفدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قال الصفدی: کان مع معرفتہ بالقراء ات والعربیۃ متقدماً فی صناعۃ الحدیث: ولد سنۃ خمس وسبعین وخمسمائۃ، وروی عن جدہ لمہ أبی القاسم بن غالب الشراط وأبی العباس بن مقدام وأبی محمد بن عبد الحق الخزرجی، وأجاز لہ عبد المنعم بن الفرس وأبو القاسم بن سمحون، وتصدر للإقراء والإسماع ولہ من التصانیف :ما ورد من الأمر فی شرب الخمر، بیان المنن علی قارء الکتاب والسنن، والجواھر المفصلات فی المسلسلات، وغرائب أخبار المسندین ومناقب آثار المھتدین، وأخبار صلحاء الأندلس. خرج من قرطبۃ لما أن أخذھا الإفرنج، ونزل بمالقۃ، وولی خطابتھا إلی أن مات سنۃ ثنتین وأربعین وستمائۃ.

### ترجمہ

امام صفدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قرآت وعربی کی بہت زیادہ معرفت تھی، اور فن حدیث میں کمال رکھتے تھے، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت سنہ (۵۷۵ھ) میں ہوئی، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نانا جان ابوالقاسم بن غالب الشراط، ابوالعباس بن مقدام، ابومحمد بن عبدالحق الخزرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم سے حدیث شریف کا سماع کیا، اور ان کو امام عبدالمنعم بن الفرس، ابوالقاسم بن سحون نے اجازت حدیث سے نوازا۔ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم قرات اور علم حدیث کا بہت زیادہ فیضان عام فرمایا، اور آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصانیف میں سے (ما ورد من الأمر فی شرب الخمر) اور (بیان المنن علی قارء الکتاب والسنن)، (الجواھر المفصلات فی المسلسلات)، (غرائب أخبار المسندین ومناقب آثار المھتدین)، (أخبار صلحاء الأندلس) وغیرہ یادگار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرطبہ کو تب چھوڑا جب انگریزوں نے قبضہ کرلیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مالقہ میں رہائش اختیار کرلی اور یہیں خطیب بنائے گئے، اور یہیں پر ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف سنہ (۶۴۲ھ) میں ہوا۔

(بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ لامام السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲:۱۵۳) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

### امام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

عالم بالقرآآت، باحث، من أھل قرطبۃ .رحل عنھا لما أخذھا الافرنج .وأقام بمالقۃ فولی خطابتھا إلی أن



www.waseemziyai.com

مات.

من كتبه الجواهر المفصلات في المسلسلات و "غرائب أخبار المسندين وأخبار صلحاء الأندلس.

ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ قرآت کے عالم تھے ،اہل قرطبہ کے خطیب تھے ،لیکن جب انگریزوں نے قرطبہ پر قبضہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے قرطبہ کو چھوڑ کر مالقہ میں سکونت اختیار کر لی اور پھر اپنے وصال شریف تک مالقہ کے خطیب رہے ،آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ تصانیف میں سے الجواہر المفصلات فی المسلسلات اور غرائب أخبار المسندین اور أخبار صلحاء الأندلس ہیں۔

(الأعلام: خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس ،الزرکلی الدمشقی (۵:۱۸۱) دار العلم للملایین

## امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ

وَصَنَّفَ الكُتُبَ، وَكَانَ بَصِيراً بِالقِرَاء ات وَالعَرَبِيَّةِ أَيْضاً،وَلِيَ خَطَابَةَ مَالَقَةَ بَعْد ذهَابِ قُرْطُبَةَ، وَأَقرَأَ بِهَا، وَحَدَّثَ،تُوُفِّيَ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِيْنَ وَسِتِّ مائَةٍ. كَتَبَ إِلَيَّ ابْنُ هَارُوْنَ :أَنَّهُ سَمِعَ مِنِ ابْنِ الطَّيْلَسَانِ كِتَابَ (الوَعْد)فِي العَوَالِي.

ترجمہ

الشیخ الامام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کتب تصنیف فرمائی ہیں ،اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو علم القرآت اور عربی میں بڑی مہارت حاصل تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو مالقہ کی خطابت سونپی گئی ،اور وہیں پر ہی آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ حدیث شریف اور علم القرات پڑھاتے رہے ،اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سنہ (۶۴۲ھ) میں وفات پائی۔

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن ہارون رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خط لکھا اور یہ بتایا کہ انہوں نے خود امام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے العوالی میں کتاب الوعد کی سماعت کی تھی۔

(سیر أعلام النبلاء: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد الذہبی (۴۳:۱۱۵)

## امام عبدالحی الکتانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

الجواهر المفصلة في الأحاديث المسلسلة للحافظ أبي القاسم بن الطيلسان مسلسلات ابن الطيلسان هذه أعجب كتاب وقفت عليه لأهل المشرق والمغرب في المسلسلات، لأنه رتب الأحاديث المسلسلة فيه على الأبواب كترتيب كتب السنن، وهي في مجلد وسط عندي بخط أندلسي عتيق إلا أن التلاشي أتى عليها، نرويها بأسانيدنا المتكررة إلى الواداياشي والذهبي، كلاهما عن ابن هارون عنه.

ترجمہ

الجواہر المفصلة فی الأحادیث المسلسلة الحافظ ابوالقاسم بن الطیلسان رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ہے جو کہ مسلسلات ابن الطیلسان کے نام سے مشہور ہے ،یہ بہت زیادہ عجیب ترین کتاب ہے ،اس میں مشرق ومغرب کی مسلسلات جمع کی گئی ہیں ،اس کی ترتیب بھی ابواب پر دی گئی ہے ،اوراس کی ترتیب کتب سنن کے اعتبار سے دی گئی ہے ،اور ایک ہی جلد میں ہے ،جو میرے پاس ہے اندلسی خط میں ہے ،نہایت



www.waseemziyai.com

عمدہ کتاب ہے، وادیاشی اور الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور یہ دونوں ابن ہارون سے روایت کرتے ہیں۔

(فہرس الفہارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات: محمد عَبْد الحی بن عبد الکبیر ابن محمد الحسنی الإدریسی، المعروف بعبد الحی الکتانی (۱:۳۱۵)

## امام ابن الطلیسان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں

ذكره ابن الطيلسان وَقَالَ سمعته يَقُولُ وَقد وقفني عَلَى متعبد ابْن زرب القَاضِي بالجامع سَمِعتُ أبى يَقُولُ سَمِعتُ أَبَا الْحَسَن يُونُس بْن مُحَمَّد الصَّفار يَقُول كَانَ أَبُو بَكْر بْن زرب يكثر التنقل بِموضع بلصق الْمَقْصُورَة فِي الرُّكْن من جِهَة الشرق فَسئلَ عَنْ لُزُومه لذَلِك الْموضع فَقَالَ رَأَيْت النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهِ فِي النّوم أربع عشرَة مرّة.

ترجمہ

امام ابن الطلیسان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے متعبد بن زرب القاضی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن یونس بن محمد الصفار رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنا: وہ فرماتے ہیں: ابوبکر بن زرب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشرق کی جانب مقصورہ میں ایک جگہ بہت زیادہ جایا کرتے تھے، ان سے اس کے متعلق سوال کیا گیا کہ آپ اس جگہ زیادہ کیوں جاتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی جگہ خواب میں چودہ بار دیکھا ہے۔

(التکملۃ لکتاب الصلۃ: ابن الأبار، محمد بن عبد اللہ بن أبی بکر القضاعی البلنسی (۱:۹۴) دار الفکر للطباعۃ - لبنان

اس سے معلوم ہوا کہ امام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تبرک و توسل کے قائل تھے کوئی بدعقیدہ نہ تھے۔

## امام ابوالقاسم بن الطلیسان کی بہجۃ الاسرار

كتاب بهجة الأسرار، ونزهة الأفكار في بساتين المأثور عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الأذكار مما يحتاج إليه المسلم في حالاته وأوقاته من ليل ونهار، تصنيف أبي القاسم بن الطيلسان المذكور، قرأت بعضه على صهره أبي عبد الله المذكور، وتناولت سائره من يده، وحدثنا به عنه، رحمهما الله تعالى.

ترجمہ

کتاب بہجۃ الاسرار ونزہۃ الافکار فی بساتین الماثور عن رسول اللہ ﷺ من الاذکار مما یحتاج الیہ المسلم فی حالاتہ واوقاتہ من لیل ونہار حضرت سیدنا امام ابوالقاسم بن الطلیسان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ہے، میں نے اس کا بعض حصہ ان کے سسر یعنی ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پڑھا اور بقیہ میں نے خود امام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے لی ہے اور ہم نے ان سے بیان کی، اللہ تعالیٰ کی ان دونوں پر رحمت ہو۔

(برنامج التجیبی: القاسم بن یوسف بن محمد بن علی التجیبی البلنسی السبتی: ۲۲۶) الدار العربیۃ للکتاب، لیبیا تونس

نام سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب کس مضمون پر مشتمل ہے، اس میں رسول اللہ ﷺ سے منقول دعائیں نقل کی گئی ہیں، جو رسول اللہ



www.waseemziyai.com

علیہ رات دن میں پڑھا کرتے تھے۔

## امام ابوالقاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ایک حدیث

قَرَأت علی شَیخنَا الإمَام الشمنی أبقاه الله تعَالَی، وشافهنی نحوی الْحجاز قَاضِی الْقُضَاة محیی الدّین عبد الْقَادِر بن أبی الْقَاسِم الْأنصَارِیّ؛ کِلَاهُمَا عَن قَاضِی الْقُضَاة جمال الدّین أبی حَامِد عبد الله بن ظهیرة الْمَکِّیّ الْحَافِظ الْفَقِیه النَّحْوِیّ، عَن الإمَام أبی عبد الله بن مَرْزُوق النَّحْوِیّ، أنبأنَا عبد الْمُهَیْمِن بن مُحَمَّد الْحَضْرَمِیّ النَّحْوِیّ، أنبأنَا أَبُو عبد الله مُحَمَّد بن عمر بن رشید الفِهری النَّحْوِیّ، قَالَ :قَرَأت علی أبی مُحَمَّد عبد الله بن مُحَمَّد بن هَارُون اللّغَوِیّ الأدیب.

ح قَالَ شَیخنَا الشمنی وأنبأنا عَالیا بدرجتین شیخ الْإِسْلَام أَبُو حَفْص عمر بن رسْلَان البُلْقِینِیّ، عَن الإمَام أبی حَیَّان الأندلسی، عَن أبی مُحَمَّد بن هَارُون الْمَذْکُور، أنبأنَا أَبُو الْقَاسِم بن الطیلسان قِرَاءَة، أنبأنَا الْأُسْتَاذ أَبُو جَعْفَر أَحْمد بن یحیی الأدیب؛ حَدثنَا أَبُو عبد الله جَعْفَر بن مُحَمَّد بن مکی الأدیب فَاقر بِهِ، أنبأنَا أَبُو مَرْوَان عبد الْملک بن سراج الأدیب، أنبأنَا أَبُو الْقَاسِم إِبْرَاهِیم بن مُحَمَّد الإفلیلی، حَدثنَا أبی، حَدثنَا قَاسم بن أصبغ، حَدثنَا أَبُو مُحَمَّد عبد الله بن قُتَیْبَة، حَدثنَا أَحْمد بن الْخَلِیل، حَدثنَا الْأَصْمَعِی، حَدثنَا أَبُو هِلَال الرَّاسِبِی، عَن عبد الله بن بُرَیْدَة، عَن أَبِیه بُرَیْدَة الْأَسْلَمِیّ، قَال :قَالَ رَسُول الله صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ :سید أَدَم الدُّنْیَا وَالْآخِرَة اللَّحْم، وَسید ریاحین أهل الْجنَّة الفاغیة.

هَذَا حَدِیث مسلسل بالنحاة، رَوَاهُ ابْن رشید فِی رحلته هَکَذَا، وَقَالَ :رُوَاته کلهم نحاة، من شَیخنَا إِلَی الْأَصْمَعِی.

ترجمہ

حضرت سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا و آخرت میں سالن کا سردار گوشت ہے، اور اہل جنت کا سردار پھول ''الفاغیۃ'' ہے۔

(بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ :عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۷ ۳۹)

(العجالۃ فی الأحادیث المسلسلۃ :علم الدین أبوالفیض محمد یاسین بن محمد عیسی الفادانی المکی :۴۴) دارالبصائر دمشق

نوٹ:

''الفاغیۃ'' حناء کی کلی، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ پھول جو حناء کی شاخ کو الٹا گاڑ دینے سے نکلتا ہے اور وہ حناء کے پھول سے زیادہ اچھا ہوتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ فاغیۃ ہر کو شبودار کلی کو کہتے ہیں۔

(المنجد :۶۵۱) مطبوعہ خزینۂ علم وادب اردو بازار لاہور پاکستان



www.waseemziyai.com

# بہجۃ الأسرار فی أخبار الصوفیۃ کے مصنف علی بن عبداللہ بن جہضم کا تعارف

## محدث ابوشامہ فرماتے ہیں

محدث ابوشامہ ایک روایت نقل کرتے ہیں جس کا راوی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم ہے اور اس کے متعلق حکم بیان کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔ہم نے روایت ذکر کردی ہے اور اس کے ترجمہ کی یہاں حاجت نہیں ہے ہم صرف وہ حکم بیان کرتے ہیں جو انہوں نے اس کے متعلق لگایا ہے۔

أنا أَبُو الْحسن عَلىّ بن عبد الله الْهَمدَانِي بِمَكَّة حرسها الله تَعَالَى حَدثنَا أَبُو الْحسن عَلىّ بن مُحَمَّد بن سعيد الْبَصرِيّ حَدثنِي أَبى حَدثنَا خلف بن عبد الله الصَّنْعَانِيّ عَن حميد الطَّوِيل عَن أنس بن مَالك رضى الله عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَذكر الحَدِيث فِي فضل صَوْم رَجَب ثمَّ قَالَ لَا تغفلوا عَن لَيْلَة أول جُمُعَة فِيهِ فانها لَيْلَة تسميها الْمَلَائِكَة الرغائب مَا من أحُدُ يَصُوم أول خَمِيس فِي رَجَب ثمَّ يُصَلِّي فِيهَا بَين الْعشَاء وَالْعَتَمَة اثْنَى عشر رَكْعَة فَذكر صفة الصَّلَاة ثمَّ قَالَ إِلَّا غفر الله لَهُ ذنُوبه الحَدِيث قَالَ الْحَافِظ أَبُو الْقَاسِم تفرد بِهِ خلف عَن حميد وَلم أكتبه إِلَّا من حَدِيث مُحَمَّد بن سعيد عَنهُ أنبأنَا بِهِ ابو الْقَاسِم القَاضِي وَغَيره عَالِيا .

قَالُوا حَدثنَا الْحَافِظ أَبُو الْفضل مُحَمَّد بن نَاصِر أنبأنَا أَبُو الْقَاسِم بن هندة أنبأنَا عَليّ بن عبد الله بن جَهْضَم الصُّوفِي حَدثنَا عَليّ بن مُحَمَّد بن سعيد فَذكره وَابْن جَهْضَم هَذَا هُوَ الهمذاني أَبُو الْحسن المداس فِي اسناد الْحَافِظ أبي الْقَاسِم وَكَانَ يتهم ذكر الْحَافِظ أَبُو الْقَاسِم فِي تَارِيخه عَن أبي الْفضل بن جبرون قَالَ وَمن ذكر أَنه مَاتَ سنة أَرْبَعَة عشر يَعْنِي وَأَرْبَعمِائَة،أَبُو الْحسن عَليّ بن عبد الله بن جَهْضَم بِمَكَّة صَاحب كتاب بهجة الْأَسْرَار وَقد تكلم فِيهِ قَالَ الشَّيْخ أَبُو الْفرج هَذَا الحَدِيث مَوْضُوع على رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم وَقد اتهموا بِهِ جَهْضَم فنسبوه الى الْكَذِب وَسمعت شَيخنَا عبد الْوَهَّاب الْحَافِظ يَقُول رِجَاله مَجْهُولُونَ وَقد فتشت عَلَيْهِم فِي جَمِيع الْكتب فَمَا وَجدتهمْ.

## ترجمہ

ہمیں علی بن عبداللہ بن جہضم الصوفی نے بیان کیا،ہمیں علی بن محمد بن سعید نے بیان کیا، پھر انہوں نے ذکر کیا کہ ابن جہضم یہ مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور یہ بہجۃ الاسرار کا مصنف ہے اور اس کے متعلق کلام کیا گیا ہے،اور شیخ ابوالفرج رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: یہ حدیث موضوع ہے اور رسول اللہ ﷺ پر اس نے بہتان باندھا ہے،اور سب محدثین نے اسکو متہم کہا ہے اور اس کے متعلق کہا ہے کہ یہ شخص کذب



www.waseemziyai.com

بیانی سے کام لیتا تھا، اور میں نے الشیخ عبدالوہاب الحافظ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس کے تمام رجال مجہول ہیں اور میں نے جب ان کے متعلق تفتیش کی تو کسی کتاب میں بھی مجھے ان کا ذکر تک نہیں ملا۔

(الباعث علی إنکار البدع والحوادث: أبو القاسم شہاب الدین عبدالرحمن بن إسماعیل بن إبراہیم المقدسی الدمشقی المعروف بأبی شامۃ (۱:۴۲)

اب ذرا غور کریں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ صاحب بہجۃ الاسرار متہم بالکذب، پتا چلا کہ کون متہم بالکذب ہے،

## ایک حکایت اور اس پر امام الذہبی کی تعلیق

یاد رہے کہ کچھ کتب حضرت سیدنا الامام حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی طرف منسوب ہوگئی تھیں، اس میں بہت سی باتیں لغو تھیں، ان کے متعلق جب محدث ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا تو آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ درج ذیل ہے۔

**قال الحافظ سعید بن عمرو البردعی: شهدت أبا زرعة وقد سئل عن الحارث المحاسبی وکتبه: فقال للسائل: إیاک وهذه الکتب، هذه کتب بدع وضلالات؛ علیک بالأثر؛ فإنک تجد فیه ما یغنیک: قیل له: فی هذه الکتب عبرة، فقال: من لم یکن له فی کتاب الله عبرة فلیس له فی هذه الکتب عبرة، بلغکم أن سفیان ومالکا والأوزاعی صنفوا هذه الکتب فی الخطرات والوساوس؟ ما أسرع الناس إلی البدع.**

### ترجمہ

الحافظ سعید بن عمرو البردعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں محدث ابوزرعہ کے ہاں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ حضور! حارث محاسبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتب کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تو بچ ان کتابوں سے، اس میں بدعت اور گمراہی والی باتیں ہیں، تم پر لازم ہے کہ تم آثار کی پیروی کرو، بے شک تم کو وہی کافی ہیں، اس نے کہا: جناب اس میں عبرت کی باتیں بہت ہوتی ہیں تو آپ نے فرمایا: جس کو اللہ تعالی کی کتاب یعنی قرآن کریم سے عبرت حاصل نہیں ہوتی اس کو کسی کتاب سے بھی عبرت حاصل نہیں ہوتی، کیا تم کو یہ بات پہنچی ہے کہ امام سفیان ثوری، مالک، اور امام اوزاعی نے بھی اس طرح کی کوئی کتب تحریر کی ہیں؟ لوگ کس طرح جلدی بدعت کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔

(تاریخ بغداد: أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (۹:۱۰۴) دار الغرب الإسلامی بیروت

**قال الامام الذهبی رحمة الله تعالی علیه: کیف لو رأی بهجة الاسرار لابن جهضم.**

### ترجمہ

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ: اگر امام ابوزرعہ رحمہ اللہ تعالی علیہ ابن جہضم کی کتاب بہجۃ الاسرار دیکھ لیتے تو کیا فرماتے؟

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال: شمس الدین أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱:۴۳۱)

## امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

**علی بن عبد الله ابن جهضم الزاهد أبو الحسن شیخ الصوفیة بحرم مکة ومصنف کتاب (بهجة الأسرار) متهم بوضع الحدیث روی عن أبی الحسن علی بن إبراهیم بن سلمة القطان وأحمد بن عثمان**

www.waseemziyai.com

الآدمی والخلدی وطبقتهم قال ابن خيرون تكلم يه قال وقيل أنه كان يكذب وقال غيره اتهموه بوضع صلاة الرغائب توفى سنة أربع عشرة وأربع مائة انتهى القائل ذلك هو ابن الجوزی مع أن فی الإسناد مجاهيل وقد روى عن أبی الحسن بن القطان وأبی سهل بن زيد وأحمد بن الحسن الرازی وعبد الرحمن بن حمدان الحالب وطائفة روى عنه عبد الغنی بن سعيد وأبو طالب العشاری ومحمد بن سلامة القضاعی وأبو علی الأهوازی وخلق كثير،

قال شيرويه كان ثقة صدوق عالما زاهدا حسن المعاملة حسن المعرفة وقال المصنف فی (تاريخ الإسلام) لقد أتى بمصائب فی كتاب بهجته الأسرار يشهد القلب بطلأنها وروى عن أبی النجاد عن ابن أبی العوام عن أبی بكر المروزی فی مجنة أحد فأتى فيها بعجائب وقصص لا يشك من له أدنی ممارسة ببطلأنها وهی شبيهة بما وضعه البلوى فی محنة الشافعی وذكر أن فيها بشر المريسی كان مع بن أبی داود فی محنة أحمد وبشر مات قبل ذلك بمدة طويلة وقال الرافعی فی مشائخ قزوين مات سنة ست وخمسين وأربع مائة وكان شيخ الحرم وإمامه وذكر فی نسبه الحسين بين عبد الله وجهضم

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم الزاہد ابوالحسن جو کہ حرم مکہ میں شیخ الصوفیہ تھے اور بہجۃ الاسرار کتاب کے مصنف تھے، واضع حدیث ہونے کا اتہام تھا ان پر، ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ القطان، احمد بن عثمان الآدمی، اور الخلدی اور ان کے طبقہ کے محدثین سے حدیث شریف روایت کرتے ہیں۔

ابن خیرون نے کہا ہے: کہ ان کے متعلق کلام کیا گیا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کذب بیان سے کام لیتے تھے، اور ان کے علاوہ محدثین نے ان کو صلوۃ الرغایب کے وضع کرنے کی تہمت دی ہے، اور ان کی وفات سنہ (۴۱۴ھ) میں ہوئی اور یہ بات کہنے والے امام ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں، اور ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ان کی سند میں مجاہیل ہیں، اور یہ ابوالحسن بن القطان، ابوسہل بن زید، احمد بن الحسن الرازی، عبدالرحمن بن حمدان الحالب سے اور ان کے طائفہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والوں میں عبدالغنی بن سعید، ابوطالب العشاری، محمد بن سلامہ القضاعی، اور ابوعلی الاہوازی اور ان کے علاوہ بہت سی مخلوق نے روایت کی۔

شیرویہ نے کہا ہے کہ یہ ابن جہضم ثقہ، صدوق، عالم اور زاہد اور حسن معاملہ اور حسن معرفت والے تھے، اور امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام میں کہا ہے کہ یہ مصیبتیں لایا ہے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں جن کے بطلان کی گواہی دل بھی دیتا ہے۔

(لسان المیزان: أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۴:۲۳۸)

علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں

وَأخرج هَذَا الحَدِيث أَبُو مُحمَّد عبد الْعَزِيز الْكِنَانِي فِي كتاب فضل رَجَب لَهُ فَقَالَ ذكر علی بْن مُحَمَّد سعيد الْبَصْرِيّ، أنا أبی فَذكره بِطُولِهِ واخطأ عبد الْعَزِيز فِي هَذَا فَأَنَّهُ أوهم أَن الحَدِيث عِنْده عَن غير عَلِيِّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَهْضَم وَلَيْسَ الْأَمر كَذَلِک فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَخذه عَنهُ فَحَذفهُ لشهرته بِوَضْع الحَدِيث وارتقى



www.waseemziyai.com

إِلَى شَيْخه مَعَ إِن شَيْخه مَجْهُول وَكَذَا شيخ شَيْخه وَكَذَا خلف انتهى كَلَامه.

ترجمہ

ایک حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو محمد عبدالعزیز الکنانی نے اپنی کتاب ''فضل رجب'' میں نقل کیا ہے ، پھر یہ ذکر کیا ہے کہ اس کو علی بن محمد بن سعید البصری نے ذکر کیا ہے ہمیں میرے والد نے خبر دی ، اس میں عبدالعزیز الکنانی نے خطا کی ہے ، انہوں نے اس بات کو موہم رکھا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث علی بن عبداللہ بن جہضم کے علاوہ کسی اور سے لی ہے ، حالانکہ ایسی بات نہیں ہے ، انہوں نے یہ حدیث علی بن جہضم سے ہی لی ہے مگر اس کا نام اس لئے نہیں لیا کہ ان پر وضع حدیث کا الزام تھا ، اس لئے ان کا نام حذف کر کے ان کے شیخ کا نام لے دیا ، حالانکہ ان کے شیخ بھی مجہول ہیں ، اسی طرح ان کے آگے شیخ بھی مجہول ہیں۔

(الآثار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی ، أبو الحسنات: ٦٤)

## امام التقی الفاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قَالَ التقي الفاسي فِي العقد الثمين من تَارِيخ الْبَلَد الْأَمين عَليّ بْن عبد الله بْن الْحسن بْن جَهْضَم بْن سعيد الْهَمدَانِي الصُّوفِي أَبُو الْحسن نزيل مَكَّة صَاحب كتاب بهجة الْأَسْرَار حدث عَن أبي الْحسن على بْن إِبْرَاهِيم ابْن سَلمَة الْقطَّان وَأبي عَليّ بن زِيَاد الْقطَّان وَأحمد بن الْحسن بن عتبَة الرازي وَأحمد بن إِبْرَاهِيم بن عَطِيَّة الْحداد وَأحمد بْن عُثْمَان الْآدَمِيّ وَعبد الرَّحْمَن بْن حمدَان وَعلى بْن أبي الْعقب وَأبي بكر بْن دُجَانَة وجمح بْن الْقَاسِم الْمُؤَذّن وَطَائِفَةوروى عَنهُ عبد الْغَنِيّ بْن سعيد الْحَافِظ وَإِبْرَاهِيم بْن مُحَمَّد الحنائي وَأَبُو عبد الله مُحَمَّد بْن سَلامَة الْقُضَاعِي وَأَبُو علي الْأَهْوَازِي وَأَبُو الْحسن أَحْمد بن عبد الْوَاحِد وَخلق كثير من المغاربة وَالْحجاج وصنف بهجة الْأَسْرَار فِي أَخْبَار الصُّوفِيَّة قَالَ ابْن خيرون تكلم فِيهِ :قَالَ قيل إِنَّه يكذب وَقَالَ غَيره شيرويه الديلمي كَانَ ثِقَة صَدُوقًا عَالما زاهدا حسن الْمُعَامَلَة مَذْكُورا فِي الْبلدَانِ حسن الْمعرفَة.

ترجمہ

امام التقی الفاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب العقد الثمین من تاریخ البلد الامین میں فرماتے ہیں کہ علی بن عبداللہ بن جہضم الہمدانی الصوفی کی کنیت ابوالحسن تھی ، اور آپ مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے اور آپ نے بہجۃ الاسرار لکھی۔ آپ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن سلمہ القطان ، ابوعلی زیادہ القطان ، احمد بن الحسن بن عتبہ الرازی ، احمد بن ابراہیم بن عطیہ الحداد احمد بن عثمان الآدمی ، عبدالرحمٰن بن حمدان ، علی بن ابی العقب ، ابوبکر بن دجانہ ، جمح بن القاسم الموذن اور ان کے طائفہ سے حدیث شریف روایت کرتے تھے ، اور ان کے شاگردوں کے نام نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ ان کے ہاں لوگوں کا رش لگا ہوتا تھا حجاج وغیرہ بہت زیادہ ان کے ہاں بیٹھا کرتے تھے ، اور انہوں نے ایک کتاب بہجۃ الاسرار فی اخبار الصوفیہ لکھی ، ان کے بارے ابن خیرون نے کہا ہے کہ ان کے متعلق کلام کیا گیا ہے ، اور یہ بھی کہا گیا ہے یہ کذب بیانی سے کام لیا کرتے تھے ، اور امام الدیلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ثقہ ، عدول ، صدوق ، اور عالم زاہد تھے اور حسن معاملہ اور حسن معرفت کے مالک تھے۔

(العقد الثمین فی تاریخ البلد الأمین: تقی الدین محمد بن أحمد الحسنی الفاسی المکی (٥: ٢٧٥) دار الکتب العلمیة ، بیروت



www.waseemziyai.com

## محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

علی بن عبد الله بن جهضم، أبو الحسن الصوفی صاحب بهجة الأسرار وكان شيخ الصوفية توفی بمكة، وقد ذكروا أنه كان/كذابا، ويقال انه وضع صلاة الرغائب.

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم ابوالحسن الصوفی نے بہجۃ الاسرار لکھی، اور یہ شیخ الصوفیہ تھے اور انہوں نے مکہ مکرمہ میں وفات پائی ہے، اور محدثین کہتے ہیں کہ یہ کذب بیانی سے کام لیا کرتے تھے اور انہوں نے صلوۃ الرغائب وضع کی ہے۔

(المنتظم فی تاریخ الأمم والملوک: جمال الدین أبوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی (۱۵:۱۶۱) دارالکتب العلمیۃ، بیروت

## امام الذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

ولقد أتى بمصائب يشهد القلب ببُطلانها فى كتاب بهجة الأسرار .

ترجمہ

ابن جہضم ایسی ایسی مصیبتیں لایا ہے کہ دل گواہی دیتا ہے کہ یہ کتاب بہجۃ الاسرار باطل ہے۔

(تاریخ الإسلام وَوفیات المشاهیر وَالأعلام: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قائماز الذہبی (۹:۲۳۸)

## العبر میں فرماتے ہیں

وابن جهضم، أبو الحسن على بن عبد الله بن الحسن بن جهضم الهمدانى، شيخ الصوفية بالحرم، ومؤلف كتاب بهجة الأسرار فى التصوف روى عن أبى سلمة القطان، وأحمد بن عثمان الأدمى، وعلى بن أبى العقب وطبقتهم، وأكثر الناس عنه، وطال عمره قال أبو الفضل ابن خيرون قبل إنه كان يكذب، وقال غيره اتهموه بوضع الحديث.

ترجمہ

ابن جہضم ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم الہمدانی جو کہ حرم مکہ میں شیخ الصوفیہ تھے، اور بہجۃ الاسرار کے مصنف تھے، اور ابوسلمہ القطان، احمد بن عثمان الآدمی، علی بن ابولعقب اوران کے طبقہ سے حدیث روایت کرتے تھے، اور عمر کی کافی لمبی تھی۔ ابوالفضل ابن خیرون نے فرمایا ہے کہ یہ کذب بیانی سے کام لیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ ان پر وضع حدیث کی تہمت لگائی ہے۔

(العبر فی خبر من غبر: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قائماز الذہبی (۲:۲۲۷) دارالکتب العلمیۃ بیروت

## تاریخ الاسلام میں فرماتے ہیں

عَلَى بُن عَبْد الله بْن الحَسَن بْن جَهْضَم بْن سَعِيد أبو الحَسَن البُورانىّ الصوفىّ، نزيل مكّة، ومصنّف كتاب بهجة الأسرار فى أخبار القوم. وَقَدِ اتَّهَمُوهُ بِوَضْعِ هَذَا الْحَدِيثِ.

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن الحسن بن جہضم بن سعید ابوالحسن البورانی الصوفی مکہ میں رہنے والے تھے اور بہجۃ الاسرار فی اخبار القوم کے

مصنف تھے اوران پر وضع حدیث کی تہمت تھی۔

(تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۲۸: ۳۵۰)

## تذکرۃ الحفاظ میں ہے

وشيخ الحرم أبو الحسن علی بن عبد الله بن الحسن بن جهضم الهمدانی صاحب کتاب بهجة الأسرار.

ترجمہ

شیخ الحرم ابوالحسن علی بن عبداللہ بن الحسن بن جہضم الہمدانی صاحب کتاب بہجۃ الاسرار ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۳: ۱۷۳)

## ضعیف ہیں اور ثقہ نہیں

وَشَيْخُ الْحَرَمِ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بنِ جَهْضَمِ الْهَمَذَانِيُّ الزَّاهِدُ صَاحِبُ بهجة الْأسرار وَكَانَ ضَعِيفاً. لَيْسَ بثِقَةٍ بَلْ مُتَّهَمٌ يَأْتِي بِمصَائِب.

ترجمہ

شیخ الحرم ابوالحسن علی بن عبداللہ بن الحسن بن جہضم الہمدانی صاحب کتاب بہجۃ الاسرار ہیں۔ اور یہ ضعیف تھے، ثقہ نہیں تھے بلکہ یہ بڑی مصیبتیں کھڑی کرنے والے تھے۔

(سیر أعلام النبلاء: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱۳: ۵۹)

## امام یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

أبو الحسن، المعروف بابن جهضم الهمدانی، شيخ الصوفية بالحرم الشريف ومؤلف کتاب بهجة الأسرار في التصوف.

(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان: أبو محمد عفیف الدین عبداللہ بن أسعد بن علی بن سلیمان الیافعی (۳: ۲۲)

## حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَهْضَمٍ أَبُو الحسن الجهضمی الصُّوفِيُّ الْمَكِّيُّ، صَاحِبُ بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ، كَانَ شَيْخَ الصُّوفِيَّةِ بِمَكَّةَ، وَبِهَا تُوُفِّيَ قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ وقد ذکر أَنَّهُ كَانَ كَذَّابًا، وَيُقَالُ إِنَّهُ الَّذِی وَضَعَ حَدِيثَ صَلَاةِ الرَّغَائِبِ.

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم ابوالحسن الجہضمی الصوفی المکی یہ ہیں بہجۃ الاسرار کے مصنف اور یہ مکہ مکرمہ میں شیخ الصوفیہ تھے اور مکہ مکرمہ میں ہی وفات پائی، ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ کذب بیانی سے کام لیتے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صلوۃ الرغائب کے واضع بھی یہی ہیں۔

(البدایۃ والنہایۃ: أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (۱۲: ۲۱)



www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

## امام عبدالحی الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

أبو الحسن بن جهضم، علی بن عبد الله بن الحسن بن جهضم الهمذانی ، شیخ الصوفیة بالحرم، ومؤلف کتاب بهجة الأسرار فی التصوف روی عن أبی سلمة القطّان، وأحمد بن عثمان الأدمی، وعلی بن أبی العقب، وطبقتهم، وأكثر النّاس عنه، وطال عمره. قال ابن خیرون قیل إنه یكذبوقال غیره اتهموه بوضع الحدیث.

ترجمہ

ابن جہضم ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جہضم الہمدانی جو کہ حرم مکہ میں شیخ الصوفیہ تھے، اور بہجۃ الاسرار کے مصنف تھے، اور ابوسلمہ القطان، احمد بن عثمان الآدمی، علی بن ابولعقب اور ان کے طبقہ سے حدیث روایت کرتے تھے، اور عمر کی کافی لمبی تھی۔ ابوالفضل ابن خیرون نے فرمایا ہے کہ یہ کذب بیانی سے کام لیا کرتے تھے اور ان کے علاوہ ان پر وضع حدیث کی تہمت لگائی ہے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبوالفلاح (۵:۴۷)

## امام علی بن ہبۃ اللہ فرماتے ہیں

فهو أبو الغنائم محمد بن محمد بن محمد بن أحمد بن منصور المقری البصری یعرف بابن الغراء قال لی: إنه سمع بهجة الأسرار من علی بن عبد الله بن جهضم الهمذانی وضاع .

ترجمہ

امام علی بن ہبۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوالغنائم محمد بن محمد بن محمد بن احمد بن منصور المقری البصری جو کہ ابن الغراء کے نام سے معروف ہیں نے فرمایا کہ انہوں نے بہجۃ الاسرار کا سماع علی بن عبداللہ بن جہضم الہمدانی سے کیا اور وہ وضاع تھے۔

(الإکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف والمختلف فی الأسماء والکنی والأنساب: سعد الملک، أبونصر علی بن ہبۃ اللہ بن جعفر بن ماکولا (۷:۳۴)

## امام ابن عساکر کے نزدیک ابن جہضم متکلم فیہ ہیں

أنا أبو الحسن علی بن عبد الله بن جهضم الهمذانی الشیخ الصالح بمكة فذكر حكایة قرأت بخط أبی الفضل بن خیرون وممن ذكر أنه مات سنة أربع عشرة أبو الحسن علی بن عبد الله بن جهضم الهمذانی بمكة صاحب كتاب بهجة الأسراروقد تكلم فیه.

(تاریخ دمشق: أبوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (۴۳:۱۹)

## امام برہان الدین الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

عَلیّ بن عبد الله بن جَهْضَم الزَّاهِد أَبُو الْحسن شیخ الصُّوفِیَّة بحرم مَكَّة ومصنف كتاب بهجة الْأَسْرَار مُتَّهم بِوَضْع الحَدِیث قَالَ بن خیرون تكلم فِیهِ قَالَ وَقیل أَنه یكذب وَقَالَ غیره اتَّهَمُوهُ بِوَضْع صَلَاة الرغائب.

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم ابوالحسن الجہضمی الصوفی المکی یہ ہیں بہجۃ الاسرار کے مصنف اور یہ مکہ مکرمہ میں شیخ الصوفیہ تھے اور مکہ مکرمہ میں ہی

وفات پائی، خیرون رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ یہ متکلم فیہ ہیں اور کذب بیانی سے کام لیتے تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ صلوۃ الرغائب کے واضع بھی یہی ہیں۔

(الکشف الحثیث عمن رمی بوضع الحدیث: برہان الدین الحلبی أبوالوفاء ابراہیم بن محمد بن خلیل الطرابلسی الشافعی سبط ابن العجمی: ۱۸۸)

## امام ابن الغزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

ابن جهضم علي بن عبد الله بن الحسن أبو الحسن الهمداني شيخ الصوفية المتهم بالكذب ووضع الحديث مؤلف بهجة الأسرار في التصوف.

(دیوان الإسلام: شمس الدین أبوالمعالی محمد بن عبدالرحمن بن الغزی (۲:۱۱۱)

## الامام الزرکلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

علي بن عبد الله بن الحسين بن جهضم الهمداني الشافعيّ، نور الدين، أبو الحسن زاهد، كان شيخ الصوفية بحرم مكة، ووفاته بها عن سن عالية له كتاب بهجة الأسرار قال الذهبي: أتى فيه بمصائب يشهد القلب ببطلانها.

(الأعلام: خیرالدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی (۴:۳۰۴)

# بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار فی بعض مناقب القطب الربانی محیی الدین ابی محمد عبدالقادر الجیلانی

# کے مصنف الامام الشیخ نور الدین ابوالحسن ابی الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی المتوفی سنہ (۷۱۳ھ)

## الامام علی بن یوسف بن جریر الشطنوفی کا تعارف

حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

عَليّ بن يُوسُف بن حزيز بن معضاد بن فضل اللَّخمِيّ الشطنوفي نور الدّين أَبُو الْحسن الْمُقرِء النَّحوِيّ كَذَا ذكره الأدفوى، وَقَالَ: قَرَأَ الْقرَاءات على التقى يَعْقُوب بن بدران الجرايدى، والنحو على الضياء صَالح بن إِبْرَاهِيم الفارقي إِمَام جَامع الْحَاكِم، وَسمع من النجيب، وَتولّى تدريس التَّفْسِير بالجامع الطولوني، وتصدر للإقراء بِجَامِع الْحَاكِم، وَكَانَ كثير من النَّاس يَعْتَقِدهُ، والقضاة تكرمه.

مَاتَ بِالْقَاهِرَة يَوْم السبت تَاسِع عشر ذِي الْحجَّة سنة ثَلَاث عشرَة وَسَبْعمائة.

وَقَالَ ابْن مَكْتُوم: كَانَ رَئِيس المقرئين بالديار المصرية، ومعدودا فِي الْمَشَايِخ من النُّحَاة وَله الْيَد الطُّولى



www.waseemziyai.com

فِی علم التَّفْسِير؛ وعلق فِيهِ تَعْلِيقا. وَله كتاب فِي مَنَاقِب الشَّيْخ عبد الْقَادِر الكيلاني مولده فِي شَوَّال سنة سبع وَأَرْبَعين وستِمِائَة.

ترجمہ

حضرت سیدنا امام علی بن یوسف بن جریر بن معصاد بن فضل اللخمی نو الدین ابوالحسن المقری النحوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق ادفوی نے ذکر کیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم القرآت علی التقی یعقوب بن بدران الجرایدی سے پڑھا اور علم نحو الشیخ الضیاء صالح بن ابراہیم الفارقی سے جو جامع الحاکم کے امام تھے، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو تدریس سونپی گئی جامع طولونی میں اور آپ نے جامع الحاکم میں علم قرآت پڑھانا شروع کیا، اور آپ سے بہت زیادہ لوگ عقیدت رکھتے تھے۔
یہاں تک کہ قاضی بھی آپ کی عزت کیا کرتے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف قاہرہ میں ہفتہ کے دن ۱۹ ذوالحجہ کو سنہ (۷۱۳ھ) میں ہوا۔

ابن ام مکتوم کہتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مصر میں رئیس القرآء تھے اور مشائخ کرام جو چند ایک نامور تھے علم نحو میں ان میں آپ کا نام تھا، اور علم تفسیر میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے، اور آپ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی منقبت میں ایک کتاب بھی تحریر فرمائی تھی، اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت شوال المکرم سنہ (۶۴۳ھ) میں ہوئی۔
(بغیۃ الوعاۃ فی طبقات اللغویین والنحاۃ: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۱۳)

## تصنیف کی وجہ حاجی خلیفہ کی زبانی

وَقد ذكر فِي كشف الظنون أَن بهجة الْأَسْرَار ومعدن الْأَنْوَار فِي مَنَاقِب السَّادة الأخيار من المشائخ الْأَبْرَار أَوَّلهمْ الشَّيْخ عبد الْقَادِر وَآخرهمْ الإِمَام احْمَد بْن حَنْبَل للشَّيْخ نور الدّين أبى الْحسن على بن يُوسُف اللَّخْمِيّ الشَّافِعِي، أَلفه فِي حُدُود سنة سِتّينَ وستِمِائَة وَجعل على أحد وَأَرْبَعين فصلا الأول فِي مَنَاقِب الشَّيْخ عبد الْقَادِر وَهُوَ طَوِيل جدا يتنصف الْكتاب بِهِ أَوله استفتح بَاب العون بأيدى محامد الله أَلفه لما سُئِلَ عَن قَول شَيْخه قدمي هَذِه على رَقَبَة كل ولي الله فَجمع مَا وَقع لَهُ مَرْفُوع الْأَسَانِيد وَفصل بذكر أَعْيَان الْمَشَايِخ وأفعالهم وأقوالهم، ثُمَّ اخْتَصَرَهُ بعض الْمَشَايِخ بِحَذْف الْأَسَانِيد.

ترجمہ

حاجی خلیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ بے شک ''بہجۃ الاسرار و معدن الأنوار فی مناقب السّادۃ الأخیار من المشائخ الأبرار'' میں سب سے پہلے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر کیا گیا ہے اور سب سے آخر میں حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر خیر کیا گیا ہے، اور اس کے مصنف حضرت سیدنا امام نور الدین ابوالحسن علی بن یوسف اللخمی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں اور انہوں نے سنہ (۶۶۰ھ) کی حدود میں یہ کتاب تحریر فرمائی ہے، اور اس میں اکتالیس فصول بنائی ہیں، سب سے پہلی فصل حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں ہے، اور یہ کتاب بہت طویل ہے اور اس کتاب کی ابتداء باب العون بایدی محامد اللہ سے کی ہے اور جب ان سے سوال کیا گیا: تو خود فرماتے



www.waseemziyai.com

ہیں کہ بالشبہ مجھ سے اس امر کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ہمارے شیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے اس قول کے بارے میں کہ میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، جس قدر روایات مجھے معلوم ہیں جمع کردوں اور اس میں ساری وہی روایات جمع کی ہیں جو مرفوع ہیں ،اور ایک فصل ان مشائخ کرام پر اور ان کے اقوال وافعال پر، پھر اس کو بعض مشائخ نے مختصر کردیا اس کی اسانید حذف کر کے۔

(کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: مصطفى بن عبدالله كاتب جلبي القسطنطيني المشهور باسم حاجي خليفة أو الحاج خليفة (۱:۲۵۶))

## بہجۃ الاسرار لابن جہضم اور بہجۃ الاسرار للشطنوفی کوایک کہنے والوں کا رد

قلت قد توهم بعض أبناء عصرنا بمطالعة الْمِيزَان وَلسَانه إِن وَاضع حَدِيث صَلَاة الرغائب هُوَ مؤلف بهجة الْأَسْرَار الَّذِي هُوَ عُمْدَة الْكتب الْمُؤَلّفَة فِي مَنَاقِب السَّيِّد عبد الْقَادِر الجيلاني وَغَيره من الأكابر وَهُوَ توهم فَاسد فَإِن ابْن جَهْضَم الَّذِي اتهم بِوَضْع ذَلِك الحَدِيث تقدم على السَّيِّد الجيلاني مندرج فِي سلسلة أسانيده كَمَا مر منا نَقله وَهُوَ من رجال الْمِائَة الْخَامِسَة ومؤلف بهجة الْأَسْرَار الْمُشْتَمل على مَنَاقِب السَّيِّد الجيلاني وَغَيره من الْأَبْرَار من رجال الْمِائَة السَّابِعَة مُتَأَخّر عَن السَّيِّد الجيلاني كَمَا لَا يخفى على من طالع الْبَهْجَة فَإِن كَانَ مُرَاد الذَّهَبِيّ من بهجة الْأَسْرَار هُوَ هَذَا فَهُوَ غلط فَاحش مِنْهُ، وَإِن كَانَ مُرَاده غَيره فتوهم من توهم الِاتِّحَاد خبط مِنْهُ.

### ترجمہ

علامہ عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: ہمارے دور کے کچھ لوگوں کو وہم ہوا ہے جب انہوں نے لسان المیزان اور میزان الاعتدال پڑھی کہ انہوں نے صلوۃ الرغائب کے مصنف ابن جہضم کو امام شطنوفی سمجھ لیا، اور امام شطنوفی کی کتاب بہجۃ الاسرار جو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی گئی ہے اور نہایت عمدہ کتاب ہے اس کو مورد طعن ٹھہرالیا اور اس کو موضوع کہنا شروع کردیا حالانکہ یہ وہم فاسد ہے، ابن جہضم یہ تو وہ ہے جن پر وضع حدیث کی تہمت ہے اور یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے پہلے کے ہیں اور یہ پانچویں صدی کے ہیں اور مولف بہجۃ الاسرار جو امام ربانی حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی گئی ہے، یہ تو ساتویں صدی کے رجال سے ہیں اور یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بعد ہوئے ہیں جیسا کہ یہ مسئلہ ہر اس شخص پر مخفی نہیں ہے جو بھی بہجۃ الاسرار کا مطالعہ کر چکا ہے، اگر امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے یہی مراد لی ہے یعنی اسی بہجۃ الاسرار کو جو شیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھی گئی ہے یعنی اگر اسی پر طعن کیا ہے تو یہ امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی فاحش غلطی ہے، اگر امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مراد وہ دوسری لی ہے جو ابن جہضم کی ہے تو پھر ان کا خبط ہے جو اس کو مراد لے رہے ہیں۔

(الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة: محمد عبدالحي بن محمد عبدالحليم الأنصاري اللكنوي الهندي، أبو الحسنات: ۶۴)

## کیا الشیخ الجیلانی رضی اللہ عنہ کو خدا تعالی سے ملادیا ہے؟

الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ بہجۃ الاسرار میں وہ اوصاف الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیئے جو اللہ تعالی کی ذات کے شان



www.waseemziyai.com

کے لائق تھے ،نعوذ باللہ من ذلک ،

قال الشيخ عمر بن عبد الوهاب العرضي، الحلبي، في ظهر نسخة من نسخ (البهجة) ذكر ابن الوردي في (تاريخه) أن في (البهجة) أمورا لا تصح، ومبالغات في شأن الشيخ عبد القادر، لا تليق إلا بالربوبية انتهى. وبمثل هذه المقالة، قيل عن الشهاب ابن حجر العسقلاني.

وأقول: ما المبالغات التي عزيت إليه، مما لا يجوز على مثله، وقد تتبعت، فلم أجد فيها نقلا، إلا وله فيه متابعون، وغالب ما أورده فيها، نقله اليافعي في (أسنى المفاخر)، وفي (نشر المحاسن)، و (روض الرياحين)؛ وشمس الدين بن الزكي الحلبي أيضا، في (كتاب الأشراف) وأعظم شيء نقل عنه أنه أحيى الموتى، كإحيائه الدجاجة. ولعمري إن هذه القصة، نقلها تاج الدين السبكي، ونقل أيضا عن ابن الرفاعي، وغيره. وأنى لغبي، جاهل، حاسد، ضيع عمره في فهم ما في السطور، وقنع بذلك عن تزكية النفس، وإقبالها على الله سبحانه وتعالى أن يفهم ما يعطى الله سبحانه وتعالى أولياء ه من التصريف في الدنيا والآخرة، ولهذا قال الجنيد: التصديق بطريقتنا ولاية انتهى.

ترجمہ

الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بہجۃ الاسرار کے نسخوں میں سے ایک نسخہ کے پیچھے یہ لکھا کہ ابن الوردی نے لکھا ہے کہ بے شک بہجۃ الاسرار میں ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں اور ایسے مبالغات بیان کئے گئے کہ جو صرف اللہ تعالی کی شان کے لائق ہیں مگر اس کتاب میں وہ شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردئے گئے ہیں، اور اسی کے مثل الشہاب بن حجر العسقلانی سے منقول ہیں۔ الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کونسے مبالغات ہیں جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیے گئے جو ان جیسے عظیم مشائخ کے لئے جائز نہ تھے، جب میں نے خود اس کی جانچ پڑتال کی تو مجھے تو کوئی بھی ایسی بات نہ ملی، اور اس میں اکثر وہی کچھ بیان ہوا ہے جو امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب اسنی المفاخر میں اور نشر المحاسن میں اور روض الریاحین اور شمس الدین بن الزکی الحلبی نے اپنی کتاب ''کتاب الاشراف'' میں نقل کیا ہے۔

اور سب سے بڑی چیز ان کو وہی لگی ہے جو یہ نقل کیا گیا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے مردے زندہ کئے ہیں جیسے مرغی زندہ کی وغیرہ۔ اور میری عمر کی قسم! یہ قصہ تو امام تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت سیدنا امام الرفاعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بیٹے سے بھی منقول ہے۔

کہاں چلا گیا وہ غبی، جاہل، حاسد: کہاں اس نے اپنی عمر ضائع کر دی، اور اس نے اپنی ساری زندگی کتابوں کے سمجھنے میں لگادی اور تزکیہ نفس نہ کرسکا اور اللہ تعالی کی بارگاہ کی طرف متوجہ نہ ہوسکا، اور اس بات کو نہ سمجھ سکا کہ اللہ تعالی اپنے اولیاء کرام کو دنیا و آخرت میں تصرف کی طاقت عطا فرماتا ہے، اسی وجہ سے حضرت سیدنا جنید البغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا تھا کہ ہمارے طریقہ کی تصدیق کرنا ہی ولایت ہے۔

(کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: مصطفی بن عبداللہ کاتب جلبی القسطنطینی المشہور باسم حاجی خلیفۃ أو الحاج خلیفۃ (۱:۲۵۶))

(الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبو الحسنات: ۶۴)



www.waseemziyai.com

## اس اعتراض کا جواب دیو بندی حکیم الامت سے

### سوال

مولانا مفتی عنایت احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب الکلام المبین میں امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ''مرآۃ الشیطان'' سے کرامات غوث الثقلین قدس سرہ العزیز میں لکھا ہے اور یہ ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت تھی، آپ ہی کی خدمت میں حاضر رہتا، دنیا کے کاروبار میں کم مشغول ہوتا تھا، ایک دن اس بڑھیا نے آپ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا: کہ میں نے اس بیٹے کو آپ کی نذر کیا، اور اللہ تعالیٰ کے لئے اپنا حق اس سے معاف کیا، آپ اسے تعلیم باطن فرمایئے، اس لئے کہ میرے گھر کے کام میں تو یہ رہتا ہی نہیں، ہر گھڑی یہیں حاضر رہتا ہے اور اس لڑکے کو خانقاہ مبارک میں چھوڑ آئی، آپ نے اس کو ریاضت اور سبق باطن میں مشغول کیا، کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے کے لئے آتی تھی، ایک دن آئی تو اس نے دیکھا کہ وہ بیٹا چنے چبا رہا ہے اور بہت حقیر و ناتواں ہو گیا ہے، پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی تو دیکھا کہ آپ مرغی کا گوشت کھا رہے ہیں۔ اس نے عرض کیا: آپ مرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے لڑکے کو چنے کھلاتے ہیں، آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اٹھ کھڑی ہو اس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا، وہ مرغی فوراً زندہ ہو گئی، اور آواز کرنے لگی، سبحان اللہ کیا رتبہ ہے اولیاء محمدیہ کا۔ جناب مفتی صاحب کے نزدیک قابل اعتبار نہ ہوتی تو اپنی تحریر میں ہرگز نہ لاتے تاہم حضور والا سے عرض یہ ہے کہ یہ سند ماننے کے قابل ہے کہ نہیں؟

### الجواب

کرامات اولیاء سے صادر ہو سکتی ہیں، اس لئے اس قصہ کو مان لینے میں کوئی شرعی خرابی نہیں، بشرطیکہ اس قصہ سے کوئی نتیجہ خلاف شریعت اپنے رائے سے مستنبط نہ کر لیں۔

(امداد الفتاوی مولوی اشرف علی تھانوی (۴: ۳۲۰) دار العلوم کراچی پاکستان

اب اس سے اندازہ لگائیں جس بات کو کئی لوگ ناممکنات اور محالات سے جانتے ہیں اسی بات کو تھانوی صاحب نے یہ کہہ کر ماننے کا کہہ دیا کہ اس کو ماننے میں کوئی شرعی خرابی نہیں۔

### صاحب زبدۃ الآثار کی توثیق

وَذكر مؤلف زبدة الْآثَار منتخب بهجة الْآثَار أَن كتاب بهجة الْأَسْرَار كتاب عَظِيم شرِيف مَشْهُور ومصنفة من عُلَمَاء الْقِرَاءَة وَقد ذكره الذَّهَبِيّ فِي طَبَقَات الْقُرَّاء بقوله على بن يُوسُف بن جرير اللَّخمِيّ الشطنوفي، الإِمَام الأوحد المقرئي نور الدّين شيخ الْقُرَّاء بالديار المصرية أَبُو الْحسن أَصله من الشَّام ومولده بِالْقَاهِرَةِ سنة أَرْبَعِينَ وستِمِائَة وتصدر للإقراء والتدريس بالجامع الْأَزْهَر، وَذكر الذَّهَبِيّ أَيْضا إِنِّي حضرت مجْلِس إقرائه فَأَعْجَبَنِي سمته وسكوته وَكَانَت لَهُ غَايَة غرام وعشق بالشيخ عبد الْقَادِر وَقد جمع فِي أخباره ومناقبه انْتهى كَلَام الذَّهَبِيّ بمحصله.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

زبدۃ الآثار کے مولف فرماتے ہیں کہ بے شک بہجۃ الاسرار یہ ایک کتاب عظیم اور شریف اور مشہور ہے، اور اس کے مصنف علماء قرآء میں سے ہیں، امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اپنی کتاب طبقات القراء میں فرماتے ہیں کہ علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ امام یکتا اور مقری تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصر میں نورالدین شیخ القراء کے نام سے معروف تھے اور آپ کی کنیت ابوالحسن تھی، آپ کے آباواجداد شام کے رہنے والے تھے اور آپ کی ولادت قاہرہ سنہ (۶۴۰ ھ) میں ہوئی تھی، آپ نے جامعۃ الازہر میں تدریس فرمائی اور وہیں قرات پڑھایا کرتے تھے۔

امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوا تھا، یہ اس وقت سبق پڑھا رہے تھے مجھے ان کے سبق پڑھانے کا ماحول بہت اچھا لگا اور ان کو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت زیادہ محبت اور عشق تھا اور انہوں نے ان کے مناقب اور ان کے اخبار پر ایک کتاب بھی لکھی۔

(الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: ۶۴)

## امام محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی توثیق

وَذکر مؤلف الْحصن الْحصین مُحَمَّد بن مُحَمَّد الْجَزرِی فِی تذکرة الْقُرَّاء أَن مؤلف بهجة الْأَسْرَار کَانَ من أجلة مَشَایِخ مصر وَکَانَ من بَینه وَبَین الشَّیْخ عبد الْقَادِر واسطتان انْتهى مَا فِی الزبدة معربا.

ترجمہ

الحصن الحصین کے مولف حضرت امام محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب تذکرۃ القرآء میں لکھا ہے کہ بہجۃ الاسرار کے مولف حضرت سیدنا امام ابوالحسن نورالدین الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مصر اجل مشائخ کرام میں سے تھے اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف دو واسطے ہیں۔

(الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: ۶۴)

## حضرت سیدنا امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی توثیق

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الإمام الأوحد نور الدین أبو الحسن شیخ الإقراء بالدیار المصریةولد بالقاهرة سنة أربع وأربعین وستمائة، وقرأ علی التقی الجرائدی والصفی خلیل، وسمع من النجیب عبد اللطیف، وتصدر للإقراء بالجامع الأزهر، وتکاثر علیه الطلبة.مات فی ذی الحجة سنة ثلاث عشرة وسبعمائة .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام علی بن یوسف بن جریر الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ امام یکتا، ابوالحسن، شیخ القراء تھے مصر میں اور آپ کی ولادت باسعادت قاہرہ میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے علی التقی الجرائدی، الصفی خلیل سے علم القرآت پڑھا، اور الشیخ النجیب عبداللطیف سے



www.waseemziyai.com

حدیث شریف کا سماع کیا، اور آپ نے جامعۃ الازہر میں تدریس فرمائی تو طلبہ کا بہت زیادہ رش لگ گیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا وصال شریف سنہ (۷۱۳ھ) میں ہوا۔

(حسن المحاضرۃ فی تاریخ مصر والقاہرۃ: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۱:۵۰۶)

## امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی توثیق

هی ما روی الشیخ الإمام الفقیه العالم المقریء أبو الحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبد القادر.

### ترجمہ

یہ جو روایت کیا ہے الشیخ الامام الفقیہ العالم، المقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریر بن معضاد الشافعی اللخمی نے مناقب الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ میں۔

(مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان فی معرفۃ ما یعتبر من حوادث الزمان: أبو محمد عفیف الدین عبداللہ بن أسعد بن علی بن سلیمان الیافعی (۳:۲۶۸)

## علامہ عبدالحی لکھنوی کا فیصلہ کن قول

وَقَالَ الیافعی فِی مرآۃ الجنان فِی حوادث سنة أربع عشرَة وَأَرْبَعمِائَة فِيهَا توفّى الشَّيْخ أَبُو الْحسن الْمَعْرُوف بِابْن جَهْضَم الْهَمدَانِی شیخ الصُّوفِیَّة بِالْحرم الشریف ومؤلف کتاب بهجة الْأَسْرَار فِی التصوف انْتهى.

فَعلم من هَذِه الْعبارَات أَن ابْن جَهْضَم وَاضع حَدِيث صَلَاة الرغائب غير مؤلف بهجة الْأَسْرَار فِی مَنَاقِب السَّیِّد الجیلانی وَغَيره وَأَن بهجة الْأَسْرَار الَّذِی هُوَ من تأليف ابْن جَهْضَم غَيره فاحفظ هَذِه الْفَائِدَة الغريبة وانظمها فِی سلک النفائس العجیبة.

### ترجمہ

علامہ عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں کہ امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے مراۃ الجنان حوادثات سنہ (۴۱۴ھ) کے تحت فرماتے ہیں کہ شیخ ابوالحسن المعروف ابن جہضم الہمدانی آپ شیخ الصوفیہ تھے حرم مکہ میں اور انہوں نے بہجۃ الاسرار تصوف میں لکھی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی فرماتے ہیں ان عبارات سے معلوم ہوگیا کہ ابن جہضم جنہوں نے صلوۃ الرغائب ایجاد کی ہے وہ یہی ہیں اور جنہوں نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مناقب پر کتاب بہجۃ الاسرار لکھی ہے وہ اور ہیں۔ بس اس فائدہ کو یاد رکھ اور اپنے پلے باندھ لے۔

(الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبو الحسنات: ۶۴)

## ابن الوردی رحمۃ اللہ تعالی علیہ الشیخ الامام لکھتے ہیں

قلت: قَالَ الشَّيْخ الإِمَام نور الدّين أَبُو الْحسن عَلیّ بن یُوسُف بن جریر بن معضاد بن فضل اللَّخْمِیّ رَحمَه الله تَعَالَى فِی کِتَابه بهجة الْأَسْرَار ومعدن الْأَنْوَار إِن شیخ الْإِسْلَام محیی الدّين عبد الْقَادِر الجیلی کَانَ



www.waseemziyai.com

يُنَوّه بِذكر عدي ويثني عَلَيْهِ كثيرا وَشهد لَهُ بالسلطنة.

(تاریخ ابن الوردی: عمر بن مظفر بن عمر بن محمد ابن أبی الفوارس، أبو حفص، زین الدین ابن الوردی المعری الکندی (۲: ۱۶۳)

وہ اور ہیں جن کو محدثین وضاع حدیث کہتے ہیں اور یہ اور ہیں جن کو امام اور الشیخ کہتے ہیں۔

## الامام المبارک بن احمد الاربلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

ويوجد كتاب بعنوان بهجة الاسرار لعلي الشنطوفي وآخر باسم قلائد الجواهر لمحمد بن يحيى التادفي، وكلاهما في سيرته.

### ترجمہ

ایک کتاب جو کہ بہجۃ الاسرار کے نام سے ملتی ہے یہ امام علی شطنوفی رحمہ اللہ تعالی کی ہے اور اور دوسری کتاب قلائد الجواہر ہے یہ امام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ہے اور یہ دونوں کتابیں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل ہیں۔

(تاریخ إربل: المبارک بن أحمد بن المبارک بن موہوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی (۲: ۱۵)

### حاصل کلام

صاحب بہجۃ الاسرار ایک ابن جہضم ہیں اور یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بھی پہلے کے ہیں ،اور دوسرے صاحب بہجۃ الاسرار جو علامہ شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں یہ حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے بھی بعد کے ہیں تو ثابت ہوا یہ اور ہیں اور وہ اور ہیں۔

ابن جہضم نے تصوف پر کتاب تحریر کی ہے ،جبکہ حضرت امام شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے مناقب پر کتاب تحریر کی ہے۔

ابن جہضم حرم کے امام اور حرم کے ہی شیخ تھے ،جبکہ حضرت امام شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جامع الازہر میں استاد رہے۔

جن پر محدثین نے طعن کیا ہے اور متہم بالکذب قرار دیا ہے وہ ابن جہضم ہیں نہ کہ امام شطنوفی ، بلکہ امام شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی محدثین نے توثیق کی ہے۔اور وضع حدیث کا الزام ابن جہضم پر نہ کہ امام شطنوفی پر۔

اگر امام شطنوفی ہی واضع حدیث تھے تو امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جیسے اجل عالم ان کی کلاس میں جا کر کیوں بیٹھا کرتے تھے۔

اگر امام شطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب ہی مجروح ہے تو علامہ عبدالحی لکھنوی نے اس کو عمدہ کتاب کیوں قرار دیا ہے؟۔

www.waseemziyai.com

# بہجۃ الاسرار کی تائید وتوثیق

# از

# امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی

# رضی اللہ عنہ

یہ فتویٰ شریفہ طویل ہے اس کو مختصراً نقل کرتے ہیں۔

## امام الذہبی کا امام شطنوفی کی مجلس میں آنا

ذہبی ان امام جلیل کے زمانے میں تھے انکی مجلس مبارک میں حاضر ہوئے ہیں باین ہمہ انکے مداح ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں ان کو الامام الاوحد کے لفظ سے یاد فرمایا یعنی امام یکتا، امام الشان ذہبی کے یہ دولفظ تمام مدائح ومدارج توثیق وتعدیل واعتماد وتعویل کو جامع ہیں فرماتے ہیں

علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الامام الاوحد المقری نور الدین شیخ القراء بالدیار المصریة ابو الحسن اصلہ من الشام ومولدہ بالقاھرۃ سنة اربع واربعین وسستمائة وتصدر للاقراء والتدیس بالجامع الازھر وقدر حضرت مجلس اقرائه واستانست بسمته وسکوته.

ترجمہ

علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا صاحب تعلیم فرقان حمید تمام بلاد مصر میں شیخ القراء ابوالحسن کنیت انکی اصل شام سے اور قاہرہ میں چھ سو چوالیس ہجری میں پیدا ہوئے اور جامع ازہر میں درس وتعلیم کی صدارت فرمائی میں انکی مجلس درس میں حاضر ہوا اور انکی روش وخاموشی سے انس پایا۔

## امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

امام جلیل عبداللہ بن سعد یافعی قدس سرہ الشریف مرآۃ الجنان میں فرماتے ہیں

اما کرامته رضی اللہ تعالٰی عنه فخارجة عن الحصر وقد ذکرت شیئا منها فی کتاب نشر المحاسن وقد



www.waseemziyai.com

اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمة الاکابر ان کرامته تواترت وقریب منالتواتر ومعلوم بلااتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الآفاق ، وها انا اتصر فی هٰذا الکتاب علی واحدة منها وهی ماروی الشیخ الامام الفقیه العالم المقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریربن معضاد الشافعی اللخمی فی مناقب الشیخ عبدالقادررضی الله تعالٰی عنه بسنده من خمس طرق وعن جماعة من الشیوخ الجلة اعلام الهدی العارفین المقنتین للاقتداء قالوا جاء ت امرأة بولدها الحدیث.

ترجمہ

یعنی حضور پرنور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی کرامات شمار سے زیادہ ہیں انہیں سے کچھ ہم نے اپنی کتاب نشرالمحاسن میں ذکر کیں اور جتنے مشاہیر اکابر اماموں کے وقت میں نے پائے سب نے مجھے یہی خبر دی کہ سرکار غوثیت کی کرامات متواتر یا قریب تواتر ہیں اور بالاتفاق ثابت ہے کہ تمام جہان کے اولیاء میں کسی سے ایسی کرامتیں ظاہر نہ ہوئیں جیسی حضور پرنور سے ظہور میں آئیں اس کتاب میں ان میں سے صرف ایک ذکر کرتا ہوں وہ جسے روایت کیا شیخ امام فقیہ العالم مقری ابوالحسن علی بن یوسف بن جریری بن معضاد شافعی لخمی نے مناقب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ (کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف) میں اپنی پانچ سندوں سے اور عظیم اولیاء ہدایت کے نشانوں عارفین باللہ کی ایک جماعت (یعنی سید عمران کیمانی وسیدی عمر زار وسیدی ابوالسعود) مدلل وسیدی ابوالعباس احمد صرصری وامام اجل سیدنا تاج الملۃ والدین ابوبکر عبدالرزاق وسیدی امام ابوعبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قائد اوانی رضی اللہ تعالٰی عنہم)

وقدخرجت عن حقی فیه لله عزوجل ولک

سے کہ ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کیلئے اس پر اپنے حقوق سے درگزری، حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا ایک روز اس کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار نزار زرد رنگ ہوگیا ہے اور اسے جَو کی روٹی کھاتے دیکھا، جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے، عرض کی اے میرے مولی! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جَو کی روٹی۔ یہ سن کر حضور پرنور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا: قومی باذن اللہ تعالٰی الذی یحیی العظام جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جلائے گا۔

یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہوکر آواز کرنے لگی، حضور اقدس نے فرمایا: جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے وہ جو چاہے کھائے۔

(مرأۃ الجنان سنۃ احدی وستین وخمس مائۃ ذکر نسبہ ومولدہ الخ دارالکتب العلمیۃ بیروت

## عرفاء کا قول

اور انہیں سب ائمہ عارفین نے فرمایا کہ ایک بار حضور کی مجلس وعظ پر ایک چیل چلاتی ہوئی گزری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا اس چیل کا سر لے۔ فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ



www.waseemziyai.com

سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اڑتی چلی گئی۔

قادر اقدرت تو داری ہرچہ خواہی آں کنی    مردہ راجانے دھی وزندہ رابے جاں کنی

(اے قادر: تو قدرت رکھتا ہے جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے، مردہ کو تو جان دیتا ہے اور زندہ کو بے جان کرتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار فصول من کلامہ مرصعا بشئی من عجائب احوالہ مختصراً المصطفیٰ البابی مصر

## امام ابن الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول

امام محدث شیخ القراء شمس الملۃ والدین ابوالخیر محمد ابن الجزری رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب نہایۃ الدرایات فی اسماء رجال القراءات میں فرماتے ہیں:

علی بن یوسف بن جریر فضل بن معضاد نورالدین ابوالحسن اللخمی الشطنوفی الشافعی الستاذالمحقق البارع شیخ الدیار المصریة ولدبالقاهرة سنة اربع واربعین وستمائة وتصدرللاقراء بالجماع الازهر وتکاثر علیه الناس الاجل الفوائدوالتحقیق وبلغنی انه عمل علی الشاطبیة شرحاًفلو کان ظهر لکام اجود شروحها وله تعالیق مفیدة،قال الذهبی وکان ذاعزام بالشیخ عبدالقادر الجیلی رضی الله تعالیٰ عنه جمع اخباره ومنا قبه فی ثلاث مجلدات، قلت وهذا الکتاب موجود بالقاهرة بوقف الخانقاه الصلاحیة واخبرنی به واجازه شیخنا الحافظ محی الدین عبدالقادرالحنفی وغیره توفی یوم السبت اوان الظهر ودفن یوم الاحدالعشرین من ذی الحجة سنة ثلاث عشرة وسبعمائة رحمه الله تعالیٰ.

ترجمہ

یعنی علی بن یوسف بن جریر بن فضل بن معضا دنورالدین ابوالحسن لخمی شطنوفی شافعی استاد محقق بارع یعنی ایسے جلیل فضائل والے کہ انہیں دیکھ کر آدمی حیرت میں رہ جائے۔ تمام بلاد مصریہ کے شیخ قاہرہ میں پیدا ہوئے اور جامع از ہر میں مسند درس پر جلوس فرمایا اور ان کے فوائد وتحقیق کے باعث لوگوں کا پرہجوم ہوا اور مجھے خبر پہنچی ہے کہ شاطبیہ مبارکہ پر انکی شرح ہے اگر یہ شرح ملتی تو اس کی سب شرحوں سے بہترین شرح ہوتی۔ ان کے حواشی فائدہ بخش ہیں۔ ذہبی نے کہا ان کو سرکار غوثیت سے عشق تھا۔ حضور کے حالات وکمالات تین مجلد میں جمع کئے ہیں۔ میں شمس جزری کہتا ہوں کہ یہ کتاب قاھرہ میں خانقاہ حضرت صلاح الدین انار اللہ لہ برہانہ کے وقف میں موجود ہے۔ ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبدالقادری حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب کی روایات کی خبر ومضامین کی اجازت دی۔ حضرت مصنف کتاب ممدوح کا روز شنبہ وقت ظہر وصال ہوا اور روز یکشنبہ ذی الحجہ کو دفن ہوئے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

(نہایۃ الرایات فی اسماء رجال القراءات

## امام عمر بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

امام عمر بن عبدالوہاب عرضی حلبی نے اپنے نسخہ میں کتاب مبارکہ بہجۃ الاسرار شریف میں لکھا

قد تتبعتها فلم اجد فیها نقلا الاوله فیه متابعون وغالب ما اورده فیها نقله الیافعی فی اسنی المفاخر وفی نشرالمحاسن وروض الریاحین(عه)وشمس الدین الزکی الحلبی ایضا فی کتاب الاشراف و اعظم شیء



www.waseemziyai.com

نقل عنه انه احيى الموتى كاحيائه الدجاجة ولعمرى ان هذه القصه نقلها تاج الدين السبكى ونقل ايضا عن ابن الرفاعى وغيره وانّى لغبى جاهل حاسد ضيع عمره فى فهم ما فى السطور وقنع بذٰلك عن تزكية النفس واقبالها على الله سبحٰنه وتعالٰى وان يفهم ما يعطى الله سبحٰنه وتعالٰى اولياء ه من التصريف فى الدنيا والأخرة ولهذا قال الجنيد التصديق بطريقتنا ولاية.

ترجمہ

یعنی بیشک میں نے اس کتاب بہجۃ الاسرار شریف کو اول تا آخر جانچا تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے متعدد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو اور اس کی اکثر روایتیں امام یافعی نے اسنی المفاخر و نشر المحاسن و روض الریاحین میں نقل کیں۔ یوں ہی شمس الدین زکی حلبی نے کتاب الاشراف میں اور سب سے بڑی چیز جو بہجہ شریفہ میں نقل کی حضور کا مردے جلانا ہے۔ جیسے وہ مرغ زندہ فرمادیا، اور مجھے اپنی جان کی قسم یہ روایت امام تاج الدین سبکی نے بھی نقل کی، اور یہ کرامت ابن الرفاعی وغیرہ اولیاء سے بھی منقول ہوئی، اور کہاں یہ منصب کسی غبی جاہل حاسد کو جس نے اپنی عمر تحریر سطور کے سمجھنے میں کھوئی اور تزکیہ نفس و توجہ الی اللہ چھوڑ کر اسی پر بس کی کہ اسے سمجھ سکے جو کچھ تصرفوں کی قدرت اللہ عزوجل نے اپنے محبوبوں کو دنیا و آخرت میں عطا فرماتا ہے، اسی لئے سیدنا جنید رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: ہمارے طریقے کا سچ ماننا بھی ولایت ہے۔

يريد تكملته منه غفرله.

(حاشیۃ امام عمر بن عبدالوہاب علی البہجۃ الاسرار

## امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

بحمد اللہ یہ تصدیق ہے امام مصنف قدس سرہ کے اس ارشاد کی خطبہ بہجہ کریمہ میں فرمایا کہ:

خصته كتابا مفردا مرفوع الاسانيد معتمد افيها على الصحة دون الشذوذ.

ترجمہ

یعنی میں نے اس کتاب کو یکتا کر کے مہذب و منقح فرمایا اور اس کی سندیں منتہی تک پہنچائیں جن میں خاص اس صحت پر اعتماد کیا کہ شذوذ سے منزہ ہو، یعنی خالص صحیح و مشہور روایات لیں جن میں نہ ضعیف ہے، نہ غریب و شاذ۔ والحمد للہ رب العالمین۔

## امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالی حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں فرماتے ہیں

على بن يوسف بن جرير اللخمى الشطنوفى الامام الاوحد نور الدين ابوالحسن شيخ القراء بالديار المصرية ولد بالقاهرة سنة اربع اربعين وستمائة وتصدر للاقراء بالجامع الازهر وتكاثر عليه الطلبة مات فى ذى الحجة سنة ثلاث عشر وسبعمائة.

ترجمہ

علی بن یوسف بن جریر لخمی شطنوفی امام یکتا نور الدین ابوالحسن دیار مصر میں شیخ القراء قاہرہ میں ھ میں پیدا ہوئے، اور جامع ازہر

میں مسند تدریس پر جلوس فرمایا طلبہ کا ہجوم ہوا، ذی الحجہ میں انتقال فرمایا۔

(حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرۃ

## شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ زبدۃ الآثار میں فرماتے ہیں

بهجة الاسرار من تصنيف الشيخ الامام الاجل الفقيه العالم المقرى الاوحد البارع نور الدين ابى الحسن علی بن يوسف الشافعی اللخمی وبينه وبين الشيخ واسطتان.

ترجمہ

بہجۃ الاسرار تصنیف شیخ امام اجل فقیہ عالم مقری یکتا بارع نورالدین ابوالحسن علی بن یوسف شافعی لخمی ان میں اور حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دو واسطے ہیں۔

(زبدۃ الآثار مقدمۃ الکتاب بکسنگ کمپنی واقع جزیرہ

## نیز اپنے رسالہ صلاۃ الاسرار میں فرماتے ہیں

کتاب عزیز بهجة الاسرار و معدن الانوار معتبر و مقرر و مشهور و مذکور ست و مصنف آں کتاب از مشاهیر مشائخ و علماء ست ، میان وے و حضرت شیخ رضی الله تعالیٰ عنه دو واسطه است و مقدم است بر امام عبدالله یافعی رحمة الله علیه که ایشان نیز از منتسبان سلسله و محبان جناب غوث الاعظم اند.

ترجمہ

کتاب عزیز "بہجۃ الاسرار و معدن الانوار" قابل اعتبار، پختہ اور مشہور و معروف ہے۔ اس کتاب کے مصنف علیہ الرحمہ مشہور علماء و مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کے اور سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں، آپ امام عبداللہ یافعی علیہ الرحمہ پر مقدم ہیں۔ امام یافعی علیہ الرحمہ بھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ عالیہ سے نسبت رکھنے والوں اور آپ سے محبت رکھنے والوں میں سے ہیں۔

(رسالہ صلوٰۃ الاسرار)

## شیخ عبدالوہاب المتقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

ایں فقیر در مکه معظمه و در خدمت شیخ اجل اکرم اعدل شیخ عبدالوهاب متقی که مرید امام همام حضرت شیخ علی متقی قدس الله سرهما بودند فرمودند بهجة الاسرار کتاب معتبرست، مانزیک ایں زمان مقابله کرده ایم و عادت شریف چناں بود که اگر کتابے مفید و نافع باشد مقابله می کردند و تصحیح می نمودند دریں وقت که فقیر رسید بمقابله بهجة الاسرار مشغول بودند.

ترجمہ

یہ فقیر مکہ مکرمہ میں انتہائی جلالت، کرم اور عدل کے مالک شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت اقدس میں حاضر تھا جو امام ہمام حضرت شیخ



www.waseemziyai.com

علی متقی قدس اللہ سرہ کے مرید ہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''بہجۃ الاسرار'' ہمارے نزدیک معتبر کتاب ہے جس کا ہم نے حال ہی میں مقابلہ کیا ہے۔آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ اگر کوئی کتاب فائدہ منداور نفع بخش ہوتی تو اس کا مقابلہ کرتے اور تصحیح فرماتے تھے، جس وقت یہ فقیر وہاں پہنچا تو آپ بہجۃ الاسرار کے مقابلہ میں مصروف تھے۔(رسالہ صلوٰۃ الاسرار)

الحمدللہ ان عبارات ائمہ واکابر سے واضح ہوا کہ امام ابوالحسن علی نورالدین مصنف کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار امام اجل امام یکتا محقق بارع فقیہ شیخ القراء منجملہ مشاہیر مشائخ علماء ہیں، اور یہ کتاب مستطاب معتبر ومعتمد کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں دیں۔کتب مناقب سرکار غوثیت میں باعتبار علو اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں موطائے امام مالک کا۔اور کتب مناقب اولیاء میں باعتبار صحت اسانید اس کا وہ مرتبہ ہے جو کتب حدیث میں صحیح بخاری کا، بلکہ صحاح میں بعض شاذ بھی ہوتی ہیں اور اس میں کوئی حدیث شاذ بھی نہیں، امام بخاری نے صرف صحت کا التزام کیا اور ان امام جلیل نے صحت وعدم شذوذ دونوں کا، اور بشہادت علامہ عمر حلبی وہ التزام تام ہوا کہ اس کی ہر حدیث کے لئے متعدد متابع موجود ہیں والحمدللہ رب العالمین ایسے امام اجل اوحد نے ایسی کتاب جلیل معتمد میں جواحادیث صحیحہ اس باب میں روایت فرمائیں ہیں یہاں عدد مبارک قادریت سے تبرک کے لئے ان سے گیارہ حدیثیں ذکر کرکے باذنہٖ تعالیٰ برکات دارین لیں وباللہ التوفیق۔

حدیث اول

قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخبرنا ابومحمدسالم بن علی الدمیاطی قال اخبرنا الاشیاخ الصلحاء قداۃ العراق الشیخ ابو طاہربن احمد الصرصری والشیخ ابوالحسن الخفاف البغدادی والشیخ ابو حفص عمر البریدی والشیخ ابوالقاسم عمر الدردانی والیشخ ابوالولید زید بن سعید والشیخ ابو عمر وعثمٰن بن سلیمٰن قالوا اخبرنا( الشیخان) ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی ابنا اخت الشیخ القدوۃ احمد الرفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ ، قالا کنا عند شیخنا الشیخ احمد بن الرفاعی بزاویتہ بام عبیدۃ فمد عنقہ وقال علی رقبتی، فسئلناہ عن ذٰلک فقال قد قال الشیخ عبدالقادر الآن بغداد قدمی ھذہٖ علی رقبۃ کل ولی اللہ.

ترجمہ

مصنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم سے ابومحمد سالم بن علی دمیاطی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو چھ مشائخ کرام پیشوایان عراق حضرت ابوطاہر صرصری وابوالحسن خفاف وابوحفص بریدی وابوالقاسم عمر وابوالید زید وابوعمر وعثمان بن سلیمان نے خبر دی ان سب نے فرمایا کہ ہم کو حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارک ''ام عبیدہ'' میں ہے میں حاضر تھے حضرت رفاعی نے اپنی گردن مبارک بڑھائی اور فرمایا: علی رقبتی میری گردن پر۔ہم نے اس کا سبب پوچھا، فرمایا: اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر۔

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنار أاسہ من المشائخ عند ما قال ذلک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر

حدیث دوم

(قال قدس سره)اخبرنا الشريف الجليل ابوعبدالله محمد بن الخضربن عبدالله بن يحيٰى بن محمد الحسينى الموصلى قال :اخبرنا ابوالفرج عبدالمحسن ويسمّٰى حسن ابن محمد بن احمد بن الدويرة المقرى الحنبلى البصرى قال:قال الشيخ ابوبكر عتيق بن ابى الفضل محمد بن عثمٰن بن ابى الفضل البند لجى الاصل البغدادى المولد والدارو الازجى المعروف بمعتوق زرت الشيخ سيد احمد بن ابى الحسن الرفاعى رضى الله عنه بام عبيدة فسمعت اكابر اصحابه وقدماء مريديه يقولون :كان الشيخ يوماً جالسًا فى هذا الموضع ، فحنارأسه وقال:على رقبتى،فسألوه عن ذٰلک فقال قد قال الشيخ عبدالقادر الاٰن ببغداد قدمى هذه علٰى رقبة كل ولى الله ، فارخنا ذٰلک الوقت فكان كما قال فى ذٰلک الوقت بعينه.

ترجمہ

مصنف قدس سرہ نے کہا کہ ہم سے شریف جلیل ابو عبداللہ محمد بن خضر بن عبداللہ بن یحیٰی بن محمد حسینی موصلی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ ابوالفرج عبدالحسن حسن بن محمد بن احمد بن دویرہ مقری حنبلی نے خبر دی کہ شیخ ابو بکر عتیق بن ابوالفضل محمد بن عثمان ابوالفضل بندلجی الاصل بغدادی المولد ازجی المعروف بہ معتوق نے کہا کہ میں نے شیخ احمد بن ابوالحسن رفاعی رضی اللہ عنہ کی ام عبیدہ میں زیارت کی تو میں نے آپ کے اکابر اصحاب اور قدیم مریدوں کو کہتے ہوئے سنا کہ آج شیخ اس جگہ (برآمدے کی طرف انہوں نے اشارہ کیا) تشریف فرما تھے کہ اپنا سر جھکا دیا اور فرمایا کہ میری گردن پر۔ جب آپ سے لوگوں نے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ابھی ابھی بغداد میں شیخ سید عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہم نے اس تاریخ کو محفوظ رکھا تو جیسا آپ نے کہا بعینہ وہ اسی وقت رونما ہوا تھا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عند ما قال ذٰلک الشیخ الخ مصطفٰی البابی مصر

حدیث سوم

اخبرنا الشيخ الصالح ابوحفص عمر بن ابى المعالى نصر بن محمد ابن احمد القرشى الها شمى الطفسونجى المولد والدارالشافعى قال :اخبرنا الشيخ الاصل الصالح ابوعبدالله محمد بن ابى الشيخ الصالح ابى حفص عمر بن الشيخ القدوة ابى محمد عبدالرحمن الطفسونجى قال :اخبرنا ابوعمر قال :حنا ابى يومًاعنقه بين اصحابه بطفسونج وقال :على رأسى ، فسألناه فقال:قدقال الشيخ عبدالقادرالاٰن ببغدادقدمى هذه على رقبة كل ولى الله ، فأرخناه عندنا،ثم جاء الخبرمن بغداد انه قال ذٰلک فى اليوم الذى أرخناه.

ترجمہ

ہمیں شیخ صالح ابوحفص عمر بن ابوالمعالی نصر بن محمد بن احمد قرشی ہاشمی طفسونجی شافعی نے خبر دی کہ ہم سے شیخ اصل صالح ابوعبداللہ



www.waseemziyai.com

محمد بن ابوالشیخ صالح ابوحفص ربن شیخ قدوۃ ابومحمد عبدالرحمٰن طفسونجی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے ابوعمر نے حدیث بیان کی کہ ایک دن طفسونج میں میرے والد نے اپنے مریدوں کے درمیان گردن جھکائی اور کہا کہ میرے سر پر۔ ہمارے پوچھنے پر فرمایا کہ ابھی شیخ سید عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ ہم نے اپنے پاس تاریخ نوٹ کر لی پھر بغداد سے خبر موصول ہوئی کہ شیخ عبدالقادر علیہ الرحمۃ نے بالکل اسی دن یہ اعلان فرمایا تھا جو تاریخ ہم نے نوٹ کر رکھی تھی۔

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عند ما قال ذالک الشیخ الخ مصطفی البابی مصر

## حدیث چہارم

اخبرنا الفقیہ ابوعلی اسحق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح الھمد انی الصوفی الشافعی المحدث قال اخبرنا الشیخ الجلیل الاصل ابو محمد عبداللطیف ابن الشیخ ابی النجیب عبدالقاھر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ السھروردی ثم البغدادی الفقیہ الشافعی الصوفی قال :حضرابی ابوالنجیب ببغداد بمجلس الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنھما، فقال الشیخ عبدالقادر قدمی ھٰذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ، فطأطأبی رأسہ حتی کادت تبلغ الارض،وقال علی رأسی علی رأسی علی رأسی یقولھا ثلاثا.

## ترجمہ

ہم سے فقیہ ابوعلی اسحاق بن علی بن عبداللہ بن عبدالدائم بن صالح ہمدانی صوفی شافعی محدث نے حدیث بیان کی کہ ہم سے شیخ جلیل الاصل ابومحمد عبداللطیف بن شیخ ابونجیب عبدالقاہر بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ سہروردی ثم بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے حدیث بیان کی کہ میرے والد ماجد ابوالنجیب بغداد میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس میں فرمایا:

میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔تو میرے والد نے اس حد تک سر جھکایا کہ وہ زمین کے قریب جا پہنچا اور تین بار کہا:

میرے سر پر، میرے سر پر، میرے سر پر۔

## نوٹ

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے تصریح فرمائی کہ یہاں ہم بہجۃ الاسرار سے گیارہ حدیثیں ذکر کریں گے مگر حدیث دوم، سوم اور چہارم تین حدیثیں اصل (فتاوٰی رضویہ قدیم) میں موجود نہیں ہیں بلکہ انکی جگہ بیاض چھوڑا ہوا ہے۔ حدیث دوم کی سند کا ابتدائی حصہ اصل میں مذکور ہونے کی وجہ سے اس کی نشان دہی ہوگئی مگر حدیث سوم و چہارم کے بارے میں معلوم نہیں ہوسکا کہ وہ کون سی تھیں، تاہم احادیث مذکورہ کے مضمون کو دیکھتے ہوئے حدیث دوم کے متصل بعد والی دو حدیثیں ہم نے بہجۃ الاسرار سے نقل کر دی ہیں جن کا مضمون کافی حد تک احادیث مذکورہ سے یگانگت رکھتا ہے۔اس طرح گیارہ احادیث پوری ہوگئیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(بہجۃ الاسرار ذکر من حنا رأسہ من المشائخ عند ما قال ذالک الشیخ الخ مصطفی البابی مصر



www.waseemziyai.com

حدیث پنجم

اخبرنا الفقیه الجلیل ابوغالب رزق الله ابن ابی عبدالله محمد بن یوسف الرقی قال اخبرنا الشیخ الصالح ابواسحٰق ابراهیم الرقی قال اخبرنا منصور قال اخبرنا القدوة الشیخ ابوعبدالله محمد بن ماجد الرقی ح واخبرنا عالیا ابوالفتوح نصرالله بن یوسف بن خلیل البغدادی المحدث قال اخبرنا الشیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزة الازجی قال اخبرنا الشیخان ابوالمظفر منصوربن المبارک والامام ابو محمد عبدالله بن ابی الحسن الاصبهانی قالو ا سمعنا السیدالشریف الشیخ القدوة ابا سعید القیلوی رضی الله تعالٰی عنه یقول لما قال الشیخ عبدالقاد قدمی هذهٖ علی رقبة کل ولی الله تجلی الحق عزوجل علٰی قلبه وجاء ته خلعة من رسول الله صلی الله تعالٰی علیه و سلم علٰی یدطائفة من الملئکة المقربین والبسها بمحضر من جمیع الاولیاء من تقدم منهم وما تاخر الاحیاء باجسادهم والاموات بارواحهم وکانت الملئکة ورجال الغیب حافین بمجلسه واقفین فی الهوأصفوفاحتی استد الافق بهم ولم یبق ولی فی الارض الاحناعنقه.

ترجمہ

مصنف قدس سرہ نے کہا کہ ہم سے فقیہ جلیل القدر رزق اللہ بن ابوعبداللہ محمد بن یوسف رقی نے حدیث بیان کی کہ ہم کو شیخ صالح ابواسحٰق ابراہیم رقی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ امام ابوعبداللہ محمد بن ماجد رقی نے خبر دی۔ نیز ہمیں سند عالی سے ابوالفتح نصراللہ بن یوسف بن خلیل بغدادی محدث نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالعباس احمد بن اسمٰعیل بن حمزہ ازجی نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالمظفر منصور بن مبارک وامام ابومحمد عبداللہ بن ابی الحسن اصبہانی نے خبر دی ان سب حضرات نے فرمایا کہ ہم نے سید شریف شیخ امام ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ انکے لیے خلعت بھیجی اور تمام اولیائے اولین وآخرین کا مجمع ہوا، جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرماگئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں، ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا، ملائکہ اور رجال الغیب کا اس وقت ہجوم تھا ہوا میں پَرے باندھے کھڑے تھے، تمام افق ان سے بھر گیا تھا اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکا دی ہو۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفٰی البابی مصر

والحمدللہ رب العالمین.

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا — اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلٰی تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا — اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہیے — سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے — کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا



www.waseemziyai.com

(وحدائق بخشش وصل دوم درمنقبت آقائے اکرم غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکتبہ رضویہ کراچی

حدیث ششم

(قال اعلیٰ اللہ تعالیٰ مقاماته)اخبرنا ابومحمد الحسن بن احمد بن محمدوخلف بن احمد بن محمد الحریمی قال اخبرنا جدی محمد بن دنف قال اخبرنا الشیخ ابوالقاسم بن ابی بکر بن احمد قال سمعت الشیخ خلیفة رضی الله تعالیٰ عنه وکان کثیرا الرؤیالرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت له یارسول الله لقد قال الشیخ عبدالقادر قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی الله ، فقال صدق الشیخ عبدالقادروکفی لاوهو القطب وانااراعاه.

ترجمہ

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ اس کے مرتبے بلند فرمائے ) کہ ہم کو ابومحمد حسن بن احمد بن محمد اور خلف بن احمد بن محمد حریمی نے خبر دی کہ ہم کو میرے دادا جان محمد بن دنف نے خبر دی کہ ہم کو شیخ ابوالقاسم بن ابی بکر احمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفہ اکبر ملکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے فرمایا خدا کی قسم بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یارسول اللہ! شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عبدالقادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں اور میں ان کا نگہبان۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ بالکشف عن ہیئۃ الحال حین قال ذٰلک مصطفٰی البابی مصر

کلب باب عالی عرض کرتا ہے الحمدللہ: اللہ نے ہمارے آقا کو یہ کہنے کا حکم دیا، کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلعت بھیجا، تمام اولیاء اولین وآخرین جمع کئے گئے، سب کے مواجہ میں پہنایا گیا۔ ملائکہ کا جمگھٹ ہوا، رجال الغیب نے سلامی دی۔تمام جہان کے اولیاء نے گردنیں جھکا دیں۔اب جو چاہے راضی ہو، جو چاہے ناراض۔ جو راضی ہو اس کے لئے رضا، جو ناراض ہو اس کیلئے ناراضی۔جس کا جی چلے اس سے کہو

موتوابغیظکم ان الله علیم بذات الصدور.

مرجاؤ اپنی جلن میں بے شک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔وللہ الحجۃ البالغہ۔

حدیث ہفتم

(قال بیض الله تعالیٰ وجهه)اخبرنا الحسن بن نجیم الحور انی قال اخبرنا الشیخ العارف علی بن ادریس الیعقوبی قال سمعت الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالیٰ عنه یقول الانس لهم مشائخ والملئکة لهم مشائخ وانا شیخ الکل، قال وسمعته فی مرض موته بقول لاولادهٖ بینی وبینکم وبین الخلق کلهم بعد مابین السماء والارض لاتقیسونی باحد ولا تقیسواعلیَّ احدا.

ترجمہ

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو روشن کرے ) کہ ہم سے حسن بن نجیم حورانی نے حدیث بیان کی، کہا ہم کو ولی جلیل

www.waseemziyai.com

حضرت علی بن ادریس یعقوبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی، کہا میں نے حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسنا کہ فرماتے تھے: آدمیوں کے لئے پیر ہیں، قوم جن کے لئے پیر ہیں، فرشتوں کے لئے پیر ہیں، اور میں سب کا پیر ہوں، اور میں نے حضور کو اس مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس ہوا سنا کہ اپنے شاہزادگان کرام سے فرماتے تھے: مجھ میں اور تم میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں۔ مجھ سے کسی کو نسبت نہ دو اور مجھے کسی پر قیاس نہ کرو۔ اے ہمارے آقا! آپ نے سچ کہا، خدا کی قسم! آپ صادق مصدوق ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ذکر کلمات اخبر بہا عن نفسہ الخ مصطفی البابی مصر

حدیث ہشتم

(قال طیب الله تعالٰی ثراه )اخبرنا ابوالمعالی صالح بن احمد المالکی قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن البغدادی المعروف بالخفاف والشیخ ابومحمد عبداللطیف البغدادی المعروف بالمطرزقال ابوالحسن اخبرنا شیخنا الشیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر الحریمی سنة ثمانین وخمسائة وقال ابو محمد اخبرنا شیخنا عبدالغنی بن نقطة قال اخبرنا شیخناابوعمروعثمٰن الصریفینی قالا والله ما اظهرالله تعالٰی ولا یظهرالی الوجود مثلالشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه.

ترجمہ

مصنف (اللہ تعالیٰ ان کی قبر کوخوشبودار بنائے) نے کہا کہ ہم کو ابوالمعالی صالح بن احمد مالکی نے خبر دی کہ ہم کو دو مشائخ کرام نے خبر دی، ایک شیخ ابوالحسن بغدادی معروف بہ خفاف، دوسرے شیخ ابومحمد عبداللطیف بغدادی معروف بہ مطرز۔ اول نے کہا ہمارے پیر و مرشد حضرت شیخ ابوالسعود احمد بن ابی بکر حریمی قدس سرہ نے ہمارے سامنے فرمایا، اور دوم نے کہا ہم کو ہمارے مرشد حضرت عبدالغنی بن نقطہ نے خبر دی کہ ان کے سامنے ان کے مرشد حضرت شیخ ابوعمرو عثمان صریفینی قدس سرہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عزوجل نے اولیاء میں حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثل نہ پیدا کیا نہ کبھی پیدا کرے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلامہ مرصعا بشیء من عجائب احوالہ مختصراً مصطفی البابی مصر

سم کہتے ہیں شاہان صریفین وحریم — کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا

(حدائق بخشش فصل سوم در حسن مفاخرت از سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

حدیث نہم

(قال رفع الله تعالٰی کتابه فی علیین)اخبرنا الشیخ ابو المحاسن یوسف بن احمد البصری عقال سمعت الشیخ العالم اباطالب عبدالرحمٰن بن محمد الهاشمی الواسطی قال سمعت الشیخ القدوة جمال الدین ابا محمد بن عبدالبصری بها یقول وقد سئل عن الخضر علیه الصلوٰة والسلام أحی هو ام میت قال اجتمعت بابی العباس الخضر علیه الصلوٰة والسلام وقلت اخبرنی عن حال الشیخ عبدالقادرقال هو فرد الاحباب وقطب الاولیاء فی هذا الوقت وما والله تعالٰی ولیا الی مقام الاوکان الشیخ عبدالقادر اعلاه ولا



www.waseemziyai.com

سقی الله حبیبًا کأسامن حبه الا و کان للشیخ عبدالقادراهناه ، ولا وهب الله لمقرب حالا الا وکان الشیخ عبدالقادر اجله ، وقد اودعه الله تعالیٰ سرامن اسراره سبق به جمهور الاولیاء وما اتخذالله ولیا کان اول یکون الا وهو متأدب معه الیٰ یوم القیٰمة .

ترجمہ

مصنف (اللہ تعالیٰ ان کے نامہ اعمال کوعلیین میں بلند کرے) نے کہا کہ ہم کوشیخ ابوالمحاسن یوسف بن احمد بصری نے خبر دی کہ میں نے شیخ ابوطالب عبدالرحمٰن بن محمد ہاشمی واسطی سے سنا کہتے تھے میں نے شیخ امام جمال الملۃ والدین حضرت ابومحمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بصرہ میں سنا، ان سے سوال ہوا تھا کہ حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں یا انتقال ہوا؟ فرمایا: میں حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملا اور عرض کی: مجھے حضرت شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیجئے۔ حضرت خضر نے فرمایا: وہ آج تمام محبوبوں میں یکتا اور تمام اولیاء کے قطب ہیں اللہ تعالیٰ نے کسی ولی کو کسی مقام تک نہ پہنچایا جس سے اعلیٰ مقام شیخ عبدالقادر کو نہ دیا ہو نہ کسی حبیب کو اپنا جام محبت پلایا جس سے خوشگوارتر شیخ عبدالقادر نے نہ پیا ہو، نہ کسی مقرب کو کوئی حال بخشا کہ شیخ عبدالقادر اس سے بزرگ تر نہ ہوں۔ اللہ نے ان میں اپنا وہ راز ودیعت رکھا ہے جس سے وہ جمہور اولیاء پر سبقت لے گئے، اللہ نے جتنوں کو ولایت دی اور جتنوں کو قیامت تک دے سب شیخ عبدالقادر کے حضور ادب کئے ہوئے ہیں۔

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ ابومحمد القاسم بن عبد البصری مصطفٰی البابی مصر

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے      سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

(حدائق بخشش وصل سوم در حسن مفاخرت سرکار قادریت رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

حدیث دہم

قال) رفع الله تعالیٰ درجاته فی الفردوس (اخبرنا الشریف ابوعبدالله محمد بن الخضرالحسینی الموصلی، قال سمعت ابی یقول کنت یوما جالسابین یدی سیدی الشیخ محی الدین عبدالقادررضی الله تعالیٰ عنه فخطر فی قلبی زیارة الشیخ احمد رفاعی رضی الله عنه فقال لی الشیخ احمد؟قلت نعم فاطرق یسیرًا، ثم قال لی یاخضرها الشیخ احمد فاذا انا بجانبه فرأیت شیخًامهابافقمت الیه وسلمت علیه ،فقال لی یاخضرو من یری مثل الشیخ عبدالقادر سید الاولیاء یتمنی رؤیة مثلی وهل انا الامن رعیته ثم غاب وبعدوفاة الشیخ انحدرت من بغداد الی ام عبیدة لازوره ، فلما قدمت علیه اذا هو الشیخ الذی رأیته فی جانب الشیخ عبدالقادررضی الله تعالیٰ عنه فی ذٰلک الوقت لم تجددرؤیته عندی زیادة معرفة به فقال لی یاخضر الم تکفک الاولیٰ.

ترجمہ

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ جنت فردوس میں ان کے درجے بلند فرمائے) کہ ہم کو سید حسینی ابوعبداللہ محمد بن خضر موصلی نے خبر دی کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا کہ ایک روز میں حضرت سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور حاضر تھا میرے دل میں خطرہ آیا کہ



www.waseemziyai.com

شیخ احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کروں، حضور نے فرمایا: کیا شیخ احمد کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: ہاں۔ حضور تھوڑی دیر سر مبارک جھکایا پھر مجھ سے فرمایا: اے خضر! لو یہ ہیں شیخ احمد۔ اب جو میں دیکھوں تو اپنے آپ کو حضرت احمد رفاعی کے پہلو میں پایا اور میں نے اُن کو دیکھا کہ رعب دار شخص ہیں میں کھڑا ہوا اور انہیں سلام کیا۔ اس پر حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا: اے خضر! وہ جو شیخ عبداللہ کو دیکھے جو تمام اولیاء کے سردار ہیں وہ میرے دیکھنے کی تمنا کرے تو انہیں کی رعیت میں سے ہوں۔ یہ فرما کر میری نظر سے غائب ہو گئے پھر حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال اقدس کے بعد بغداد شریف سے حضرت سیدی احمد رفاعی کی زیارت کو ام عبیدہ گیا انہیں دیکھا تو وہی شیخ تھے جن کو میں نے اس دن حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دیکھا تھا۔ اس وقت کے دیکھنے نے کوئی اور زیادہ ان کی شناخت مجھے نہ دی۔ حضرت رفاعی نے فرمایا: اے خضر! کیا پہلی تمہیں کافی نہ تھی۔

(بہجۃ الاسرار ذکر احمد بن ابی الحسن الرفاعی مصطفیٰ البابی مصر

حدیث یازدہم

(قال جمعنا الله تعالٰی وایاه یوم الحشر تحت لواء الحضرة الغوثیة)اخبرنا ابو القاسم محمد بن عبادة الانصاری الحلبی قال سمعت الشیخ العارف اباسحق ابراهیم بن محمود البعلبکی المقری قال سمعت شیخنا الامام ابا عبدالله محمد البطائحی ، قال انحدرت فی حیاة سید الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی الله تعالٰی عنه الٰی ام عبیدة ، واقمت برواق الشیخ احمد رضی ا الله تعالٰی عنه ایاماً فقا ل لی الشیخ احمد یوماً اذکر لی شیئامن مناقب الشیخ عبدالقادر وصفاته فذکرت له شیئامنها، فجاء رجل فی اثناء حدیثی فقال لی مه لاتذکر عندنا مناقب غیر مناقب هذا ، اواشارالی الشیخ احمد فنظر الیه الشیخ احمد مغضبا، فرفع الرجل من بین یدیه میتاًثم قال ومن یستطع وصف مانقب الشیخ عبدالقادر ومن یبلغ مبلغ الشیخ عبدالقادر ذٰلک رجل بحر الشرعة عن یمینه ،وبحرالحقیقة عن یساره، من ایهما شاء اغترف الشیخ عبدالقادر لاثانی له فی عصرنا هذا ، قال وسمعته یوما یوصی اولاد اخته واکابر اصحابه، وقدجاء رجل یوعده مسافرًا الی بغداد قال له اذا دخلت الی بغداد فلا تقدم علٰی زیارة الشیخ عبدالقادر شیئًا ان کان حیا ولا علی زیارة قبره ان کان میتا، فقد اخذله العهد ایما رجل من اصحاب الاحوال دخل بغداد ولم یزره سلب حاله ولو قبیل الموت، ثم قال والشیخ محی الدین عبدالقادر حسرة علی من لم یره رضی الله عنه.

ترجمہ

مصنف نے کہا (اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے یوم محشر کو غوث اعظم کے جھنڈے کے نیچے جمع فرمائے ) کہ ہم کو ابوالقاسم محمد بن عبادہ انصاری حلبی نے خبر دی کہ میں نے شیخ عارف باللہ ابواسحٰق ابراہیم بن محمود بعلبکی مقری کو فرماتے سنا، کہا میں نے اپنے مرشد امام ابوعبداللہ بطائحی کو سنا کہ فرماتے تھے: میں حضور سرکار غوثیت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ام عبیدہ گیا اور حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خانقاہ میں چند روز مقیم رہا ایک روز حضرت رفاعی نے مجھ سے فرمایا ہمیں حضرت شیخ عبدالقادر کے کچھ مناقب واوصاف سناؤ، میں



www.waseemziyai.com

نے کچھ مناقب شریف ان کے سامنے بیان کیے میرے اثنائے بیان میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا کیا ہے اور حضرت سید رفاعی کی طرف اشارہ کر کے کہا ہمارے سامنے ان کے سوا کسی کے مناقب ذکر نہ کرو، یہ سنتے ہی حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو ایک غضب کی نگاہ سے دیکھا کہ فوراً اس کا دم نکل گیا لوگ اس کی لاش اٹھا کر لے گئے، پھر حضرت سید رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر کے مناقب کون بیان کر سکتا ہے، شیخ عبدالقادر کے مرتبہ کو کون پہنچ سکتا ہے، شریعت کا دریا ان کے داہنے ہاتھ پر ہے اور حقیقت کا دریا ان کے بائیں ہاتھ پر جس میں سے چاہیں پانی پی لیں، ہمارے اس وقت میں شیخ عبدالقادر کا کوئی ثانی نہیں۔ امام ابوعبداللہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے حضرت رفاعی کو سنا کہ اپنے بھانجوں اور اکابر مریدین کو وصیت فرماتے تھے ایک شخص بغداد مقدس کے ارادے سے ان سے رخصت ہونے آیا تھا فرمایا جب بغداد پہنچو تو حضرت شیخ عبدالقادر اگر دنیا میں تشریف فرما ہوں تو ان کی زیارت اور پردہ فرما جائیں تو ان کے مزار مبارک کی زیارت سے پہلے کوئی کام نہ کرنا کہ اللہ عزوجل نے ان سے عہد فرمارکھا ہے کہ جو کوئی صاحب حال بغداد آئے اور ان کی زیارت کو نہ حاضر ہو اس کا حال سلب ہو جائے اگر چہ اس کے مرتے وقت پھر حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا شیخ عبدالقادر حسرت ہیں اس پر جسے انکا دیدار نہ ملا۔

بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ احمد بن الحسن الرفاعی مصطفیٰ البابی مصر

## یہ کمینہ بندہ بارگاہ عرض کرتا ہے

اے حسرت آنا نکہ ندیدند جمالت — محروم مداراین سگ خود راز نوالت

(جنہوں نے آپ کا جمال نہ دیکھا ان پر حسرت ہے، اپنے اس کتے کو اپنی عطا سے محروم نہ رکھیں۔ بحرمۃ جدک الکریم علیہ ثم علیک الصلوٰۃ والتسلیم (اپنے کریم نانا کے صدقے میں۔ ان پر پھر آپ پر درود وسلام ہو۔

مسلمان ان احادیث صحیحہ جلیلہ کو دیکھے اور اس شخص کے مثل اپنا حال ہونے سے ڈرے جس کا خاتمہ حضرت غوثیت کی شان میں گستاخی اور حضرت سید رفاعی کے غضب پر ہوا، والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اے شخص! ظاہر شریعت میں حضرت سرکار غوثیت کی محبت بایں معنٰی رکنِ ایمان نہیں کہ جو ان سے محبت نہ رکھے شرع اسے فی الحال کافر کہے یہ تو صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے لئے ہے مگر واللہ کہ ان کے مخالف سے اللہ عزوجل نے لڑائی کا اعلان فرمایا ہے خصوص کا انکار نصوص کے انکار کی طرف لے جاتا ہے، عبدالقادر کا انکار قادر مطلق عز جلالہ کے انکار کی طرف کیوں نہ لے جائے گا۔

باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرنی — دیکھ اڑ جائے گا ایمان کا طوطا تیرا

شاخ پر بیٹھ کے جڑ کاٹنے کی فکر میں ہے — کہیں نیچا نہ دکھائے تجھے شجرا تیرا

(حدائق بخشش وصل چہارم در مناقحت اعداء واستعانت از آقا رضی اللہ عنہ مکتبہ رضویہ آرام باغ کراچی

**والعیاذ باللہ القادر رب الشیخ عبدالقادر وصلی اللہ تعالیٰ وبارک وسلم علی جد الشیخ عبدالقادر ثم علی الشیخ عبدالقادر امین.**

شیخ عبدالقادر کے قدرت والے معبود کی پناہ، شیخ عبدالقادر کے نانا جان پھر خود شیخ عبدالقادر پر اللہ تعالیٰ درود، برکت اور سلام نازل فرمائے، آمین۔



www.waseemziyai.com

# حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ بحیثیت ممدوح اہل مکہ مکرمہ

چونکہ اہل الھواء نے ابن جھضم کی کا نام لیکر بہجۃ الاسرار کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے تو سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اہل مکہ کے ہی امام حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہ کلمات جوانہوں نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان میں بیان کیے ہیں وہ جمع فرمائے ہیں ہم بھی یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو سمجھنے میں آسانی ہو۔حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟

## تذییل

اخیر میں ہم دوجلیل القدر اجلۃ المشاہیر علماء کبار مکہ معظمہ کی کلمات ذکر کریں جن کی وفات کو تین تین سو برس سے زائد ہوئے ،اول امام اجل ابن حجر مکی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ،دوم علامہ علی قاری مکی حنفی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ وغیرہا کتب جلیلہ۔دوغرض سے

ایک یہ کہ اگر دومطرودوں ،مخذولوں ،گمناموں ،مجہولوں واسطی وقرمانی کی طرح کسی کے دل میں کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف سے آگ ہوتو ان سے لاگ کی تو کوئی وجہ نہیں یہ بالاتفاق اجلہ اکابر علماء ہیں۔

دوسرے یہ کہ دونوں صاحب اکابر مکہ معظمہ سے ہیں ،تو اس افتراء کا جواب ہوگا جومخالف نے اہل عرب پر کیا حالانکہ غالبًا تاریخ الحرمین وغیرہ میں ہے ،اور حاضری حرمین طیبین سے مشرف ہونیوالا جانتا ہے کہ اہل حرمین طیبین بعد حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اٹھتے بیٹھتے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہیں اور حضور کے برابر کسی کا نام نہیں لیتے ۔ان حضرات کی بھی گیارہ ہی عبارات نقل کریں۔

## ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

علامہ علی قاری حنفی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر میں فرماتے ہیں:

لقد بلغني عن بعض الاكابر ان الامام الحسن ابن سيدنا علي رضي الله تعال عنهمالما ترک الخلافة لما فيها من الفتنة والآفة عوضه الله سبحنه وتعالىٰ القطبية الكبرىٰ فيه وفي نسله وكان رضي الله تعالىٰ عنه القطب الاكبر سيدنا السيد الشيخ عبدالقادر هو القطب الاوسط والمهدي خاتمة الاقطاب.

ترجمہ

بیشک مجھے اکابر سے پہنچا کہ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب بخیال فتنہ وبلایہ خلافت ترک فرمائی اللہ عزوجل نے اس کے بدلے ان میں اور انکی اولاد امجاد میں غوثیت عظمیٰ کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قطب اکبر خود حضور سید امام حسن ہوئے اور اوسط میں صرف حضور سیدنا سید عبدالقادر اور آخر میں حضرت امام مہدی ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی)

## الشیخ حماد کی پیشین گوئی

**من مشائخه حمادالدباس رضی الله تعالٰی عنه روی ان یوما کان سید نا عبدالقادر عنده فی رباطه ولما غاب من حضرته قال ان هٰذا الاعجمی الشریف قدماً یکون علٰی رقاب اولیاء الله یصیر مامورا من عند مولاه بان یقول قدمی هٰذا علٰی رقبة کل ولی الله ویتواضع له جمیع اولیاء الله فی زمانه ویعظمونه لظهور شانه.**

ترجمہ

حضرت حماد دباس حضور سیدنا غوث اعظم کے مشائخ سے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ایک روز انہوں نے سرکار غوثیت کی غیبت میں فرمایا، ان جوان سید کا قدم تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا انہیں اللہ عزوجل حکم دے گا کہ فرمائیں میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور ان کے زمانے میں جمیع اولیاء اللہ انکے لئے سر جھکائیں گے، اور ان کے ظہور مرتبہ کے سبب ان کی تعظیم بجالائیں گے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی)

مامور من اللہ ہونا ملحوظ رہے اور جمیع اولیاء زمانہ میں بے شک حضرت سیدی رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی داخل۔

## حضور قطب الاقطاب ہیں

اسی میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ) فرمانا اور اولیاء حاضرین وغائبین کا گردنیں جھکانا اور قدم مبارک اپنی گردنوں پر لینا اور ایک شخص کا انکار کرنا اور اس کی ولایت سلب ہو جانا بیان کر کے فرماتے ہیں

**وهٰذا تنبیه بینة علی انه قطب الاقطاب والغوث الاعظم.**

ترجمہ

یہ روشن دلیل قاطع ہے اس پر کہ حضور تمام قطبوں کے قطب اور غوث اعظم ہیں۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سیدی الشریف عبدالقادر (قلمی)

## مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو

**ومن کلامه رضی الله تعالٰی عنه تحدثا بنعم الله تعالٰی علیه بینی وبینکم وبین الخلق کلهم بعد مابین السماء والارض فلاتقیسونی باحد ولاتقیسواعلی احدًا یعنی فلایقاس الملوک بغیر هم وهٰذا کله من فتوح الغیب المبرء من کل عیب.**



www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کی اپنے اوپر نعمتیں ظاہر فرمانے کے متعلق جو کلام ارشاد فرمایے ان میں سے یہ ہے کہ فرمایا مجھ میں اور تمام مخلوقات زمانہ میں وہ فرق ہے جو آسمان وزمین میں، مجھے کسی سے نسبت نہ دو اور مجھ پر کسی کو قیاس نہ کرو۔اس پر علامہ علی قاری فرماتے ہیں اس لئے کہ سلاطین کا رعیت پر قیاس نہیں ہوتا اور یہ سب غیب کے فتوحات سے ہے جو ہر عیب سے پاک وصاف ہے۔

## مشائخ کا ادب واحترام

وعن عبدالله بن علی بن عصر ون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الٰی بغدادفی طلب العلم وکان ابن السقایومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیة وکنانتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغدادیقال له الغوث، وکان یقال عنه انه یظهر اذا شاء وخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبدالقادرالجیلانی وهو شاب یومئذالٰی زیارته فقال ابن السقاونحن فی الطریق الیوم اسأله عن مسئلة لایدریؒ لها جوابا، فقلت وانا اسئله(نزهة الخاطروالفاترفی ترجمة سید الشریف عبدالقادر(قلمی نسخه)ص ۰) عن مسئلة فانظر ماذایقول فیها وقال سیدی الشیخ عبدالقادر قدس سره الباهر معاذا لله ان اسأله شیئا،وانا بین یه اذًا انظر برکات رویته فلما دخلنا علیه لم نره فی مکانه فمکثنا ساعة فاذا هوجالس فنظر الی ابن السقامغضباوقال له ویلک یا ابن السقا تسألنی عن مسئلة لم أردلها جوابا،هی کذا وجوابها کذا،انی لاری نارالکفرتلهب فیک.ثم نظرالی وقال یاعبدالله تسألنی عن مسألة لتنظر مااقول فیها هی کذاوجوابها کذا لتخرن علیک الدنیا الٰی شحمتی اذنیک باساءة ادبک. ثم نظر الٰی سید عبدالقادر وادناه منه واکرمه وقال له یا عبدالقادر لقد ارضیت الله ورسوله بادبک کانّی اراک ببغدادوقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی هٰذہٖ علٰی رقبة کل ولی الله ، وکانّی اری الاولیاء فی وقتک وقد حنوا رقبهم اجلالا لک، ثم غاب عنا لوقته فلم نره بعد ذٰلک ، قال واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانه ظهرت امارة قربہٖ من الله عزوجل واجتمع علیه الخاص والعام، وقال قدمی هٰذہٖ علٰی رقبة کل ولی الله واقرت الاولیاء بفضله فی وقته واما ابن السقافرأی بنتا للملک حسینة ففتن بها وسأل ان یزوجها به فابٰی الاان یتنصّرفاجابه الٰی ذٰلک . والعیاذبالله تعالٰی. واما انا فجئت الٰی دمشق واحضرنی السلطان نورالدین الشهید وولانی علی الاوقات فولیتها واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیرا قدصدق کلام الغوث فینا کلنا.

ترجمہ

امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اوران



www.waseemziyai.com

کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلی نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو انکے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لَو تک اس میں غرق ہوگے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا:

اے عبدالقادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرمارہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپکی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص و عام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا:

میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہو جائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کرلیا، والعیاذ باللہ تعالی۔ رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔

اولیاء وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم ہی رہتا ہے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ منہ بذلک مصطفی البابی مصر

## حضور الشیخ الامام رضی اللہ عنہ شیخ الکل

قال رضی الله تعالٰی عنه وعزّة ربّی ان السعداء والاشقیاء یعرضون علی وان بؤبؤعینی فی اللوح المحفوظ انا حجة الله علیکم جمیعکم انا نائب رسول الله صلی الله تعالٰی علیه وسلم ووارثه فی الارض ویقول الانس لهم مشائخ والجن لهم مشائخ والملئکة لهم مشائخ وانا شیخ الکل، رضی الله تعالٰی عنه، ونفعنابه.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے عزت پروردگار کی قسم! بے شک سعید وشقی مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، بیشک میری آنکھ پتلی لوح محفوظ میں ہے، میں تم سب پر اللہ کی حجت ہوں، میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب اور تمام زمین میں ان کا وارث ہوں۔ اور فرمایا کرتے: آدمیوں کے پیر ہیں، قوم جن کے پیر ہیں، فرشتوں کے پیر ہیں اور میں ان سب کا پیر ہوں۔ علی قاری اسے نقل کر کے عرض کرتے ہیں: اللہ عزوجل کی رضوان حضور پر ہو اور حضور کے برکات سے ہم کو نفع دے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ)

## لاثانی سرکار حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ

روی عن السید الکبیر القطب الشهیر سید احمد الرفاعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال الشیخ عبدالقادر بحر الشریعة عن یمینه وبحر الحقیقة عن یساره من ایهما شاء اغترف السید عبدالقادر لاثانی له فی عصرنا هذا رضی الله تعالیٰ عنه.

ترجمہ

سید کبیر قطب شہیر سید احمد الرفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: شیخ عبد القادر وہ ہیں کہ شریعت کا سمندر ان کے داہنے ہاتھ ہے اور حقیقت کا سمندر ان کے بائیں ہاتھ، جس میں سے چاہیں پانی پی لیں۔ اس ہمارے وقت میں سید عبد القادر کا کوئی ثانی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سید الشریف عبد القادر (قلمی نسخہ)

## حضرت امام ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاوٰی حدیثیہ میں فرماتے ہیں

انهم قد یؤمرون تعریفا لجاهل اوشکرا وتحدثا بنعمة الله تعالیٰ کما وقع الشیخ عبدالقادر رضی الله تعالیٰ عنه انه بینما هو بمجلس وعظه واذا هو یقول قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله تعالیٰ فاجابه فی تلک الساعة اولیاء الدنیا قال جماعة بل واولیاء الجن جمیعهم وطأطئوا رءوسهم وخضعوا له واعترفوا بما قاله الا رجل باصبهان فابیٰ فسلب حاله.

ترجمہ

کبھی اولیاء کو کلمات بلند کہنے کا حکم دیا جاتا ہے کہ جو ان کے مقامات عالیہ سے ناواقف ہے اسے اطلاع ہو یا شکر الٰہی اور اس کی نعمت کا اظہار کرنے کے لئے جیسا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ہوا کہ انہوں نے اپنی مجلس وعظ میں دفعۃً فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے، فوراً تمام دنیا کے اولیاء نے قبول کیا (اور ایک جماعت کی روایت ہے کہ جملہ اولیاء جن نے بھی) اور سب نے اپنے سر جھکا دئے اور سرکار غوثیت کے حضور جھک گئے اور ان کے اس ارشاد کا اقرار کیا مگر اصفہان میں ایک شخص منکر ہوا



www.waseemziyai.com

فوراً اس کا حال سلب ہوگیا۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

## اعلان پر سر جھکانے والے

**وممن طأطأ رأسه ابو النجيب السهروردى وقال على رأسى واحمد الرفاعى قال على رقبتى وحميد منهم وسئل فقال الشيخ عبدالقادر يقول كذا وكذا، وابو مدين فى المغرب وانا منهم اللهم انى اشهدك واشهد ملئكتك انى سمعت واطعت ، وكذا الشيخ عبدالرحيم القناوى مدّ عنقه وقال صدق الصادق المصدوق.**

## ترجمہ

حضور کے ارشاد پر جنہوں نے اپنے سر جھکائے ان میں سے (سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے پیران پیر) حضرت سید عبدالقاہر ابو النجیب سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے اپنا سر مبارک جھکا دیا اور کہا (گردن کیسی) میرے سر پر میرے سر پر۔ اور ان میں سے حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے کہا میری گردن پر، اور کہا یہ چھوٹا سا احمد بھی انہیں میں ہے جن کی گردن پر حضور کا پاؤں ہے، یہ کہنے اور گردن جھکانے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد مقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ ''میرا پاؤں ہر ولی کی گردن پر'' لہذا میں نے بھی سر جھکایا اور عرض کی کہ یہ چھوٹا سا احمد بھی انہیں میں ہے، اور انہیں میں حضرت سید ابو مدین شعیب مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں انہوں نے سر مبارک جھکایا اور کہا میں بھی انہیں میں ہوں الٰہی میں تجھے اور تیرے فرشتوں کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے قدمی کا ارشاد سنا اور حکم مانا۔ اسی طرح حضرت سیدی شیخ عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی گردن مبارک بچھائی اور کہا سچ فرمایا سچے مانے ہوئے سچے نے، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذا علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

## اعلان کرنے کا حکم ہوا

**ذكر كثيرون من العارفين الذين ذكرنا هم وغيرهم انه لم يقل الا بامر اعلاما بقطبيته فلم يسع احدًا التخلف بل جاء باسانيد متعددة عن كثيرين انهم اخبر واقبل مولده بنحو مائة سنة انه سيولد بارض العجم مولود له مظهر عظيم يقول ذلك فتندرج الاولياء فى وقته تحت قدمه.**

## ترجمہ

جن اولیاء کرام کہ ہم نے ذکر کئے یعنی حضرت نجیب الدین سہروردی و حضرت سید احمد رفاعی و حضرت شعیب مغربی و حضرت عبدالرحیم قناوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہوں نے اور ان کے سوا اور بہت عارفین کرام نے تصریح فرمائی کہ حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی طرف سے ایسا نہ فرمایا بلکہ اللہ عزوجل نے ان کی قطبیت کبریٰ ظاہر فرمانے کے لئے انہیں اس فرمانے کا حکم دیا ولہذا کسی ولی کو گنجائش نہ ہوئی کہ گردن نہ بچھاتا اور قدم مبارک اپنی گردن پر نہ لیتا بلکہ متعدد سندوں سے بہت اولیاء کرام متقدمین سے مروی ہوا

www.waseemziyai.com

کہ انہوں نے سرکار غوثیت کی ولادت مبارکہ سے تقریباً سو برس پہلے خبر دی تھی کہ عنقریب عجم میں ایک صاحب عظیم مظہر والے پیدا ہونگے اور یہ فرمائیں گے کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر اس فرمانے پر اس وقت کے تمام اولیاء ان کے قدم کے نیچے سر رکھیں گے اور اس قدم کے سایہ میں داخل ہوں گے۔

اللھم لک الحمد صل علی محمد وابنہ وذریتہ .

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذا علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

## ابن السقا کا حال

وحکی امام الشافعیۃ فی زمنہ ابو سعید عبداللہ بن ابی عصرون قال دخلت بغداد فی طلب العلم فوافقت ابن السقا ورافقتہ فی طلب العلم بالنظامیۃ ، وکنا نزور الصالحین وکان ببغداد رجل یقال لہ الغوث. (الٰی اٰخر الحدیث المذکور)

ترجمہ

امام ابو سعید عبداللہ بن ابی عصرون نے کہ اپنے زمانہ میں شافعیہ کے امام تھے ذکر فرمایا کہ میں بغداد مقدس میں طلب علم کے لئے گیا ابن السقا اور میں مدرسہ نظامیہ میں شریک درس تھے اور اس وقت بغداد میں ایک شخص کو غوث کہتے تھے (وہی پوری حدیث کہ نمبر میں گزری، ان غوث کا ہمارے حضور رضی اللہ تعالی عنہ کو بشارت دینا کہ آپ برسر منبر مجمع میں فرمائیں گے میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر اور تمام اولیائے عصر آپ کے قدم پاک کی تعظیم کیلئے اپنی گردنیں خم کریں گے، اور پھر ایسا ہی واقع ہونا، حضور کا یہ ارشاد فرمانا اور تمام اولیائے عالم کا اقرار کرنا کہ بیشک حضور کا قدم ہم سب کی گردن پر ہے

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

## ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے نزدیک یہ قول متواتر ہے

وھذہ الحکایۃ التی کادت ان تتواتر فی المعنی لکثرۃ ناقلھا وعدالتھم.

ترجمہ

یعنی یہ حکایت قریب تواتر ہے کہ اس کے ناقلین بکثرت ثقہ عادل ہیں۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

فتاوی حدیثیہ نے ابن السقا کی بدانجامی میں یہ اور زائد کیا کہ جب وہ بدبخت کہ بہت بڑا عالم جید اور علوم شرعیہ میں اپنے اکثر اہل زمانہ پر فائق اور حافظ قرآن اور علم مناظرہ میں کمال سر برآوردہ تھا جس سے جس علم میں مناظرہ کرتا اسے بند کر دیتا، ایسا شخص جب شان غوث میں گستاخی کی شامت سے معاذ اللہ نصرانی ہوگیا بادشاہ نصاریٰ نے اسے بیٹی تو دے دی مگر جب بیمار پڑا اسے بازار میں پھنکوا دیا بھیک مانگتا اور کوئی نہ دیتا، ایک شخص کہ اسے پہچانتا تھا گزرا اس سے پوچھا تو حافظ تھا اب بھی قرآن کریم میں سے کچھ یاد ہے۔ کہا سب محو ہوگیا صرف ایک آیت یاد رہ گئی ہے۔



www.waseemziyai.com

ربما یودالذین کفروالو کانوا مسلمین.

کتنی تمنائیں کریں گے وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا کہ کسی طرح مسلمان ہوتے۔

امام ابن ابی عصرون فرماتے ہیں پھر ایک دن میں اسے دیکھنے گیا اسے پایا کہ گویا اس کا سارا بدن آگ سے جلا ہوا ہے، وہ نزع میں تھا، میں نے اسے قبلہ کی طرف کیا وہ پُورب کو پھر گیا، میں نے پھر قبلہ کو کیا وہ پھر پھر گیا۔ اسی طرح میں جتنی بار اسے قبلہ رخ کرتا وہ پُورب کو پھر جاتا یہاں تک کہ پورب ہی کی طرف منہ کئے اس کا دم نکل گیا، وہ ان غوث کا ارشاد یاد کیا کرتا اور جانتا تھا کہ اسی گستاخی نے اس بلا میں ڈالا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ انتھٰی۔

(الفتاوی الحدیثیۃ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

اگر کہیے پھر اسلام کیوں نہیں لاتا تھا، کلمہ پڑھ لینا کیا مشکل تھا اقول اس کا جواب قرآن عظیم دے گا

اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے

وما تشاءُون الا ان یشاء اللہ رب العٰلمین.

ترجمہ

تم کیا چاہو جب تک اللہ نہ چاہے جو مالک سارے جہان کا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کلابل ران علی قلوبھم ماکانوایکسبون.

ترجمہ

کوئی نہیں بلکہ ان کی بداعمالیوں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دی ہے۔

اور فرماتا ہے

لک بانھم اٰمنوا ثم کفروافطبع علٰی قلوبھم فھم لایفقھون.

ترجمہ

یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے پھر کفر کیا تو ان کے دلوں پر مُہر لگادی گئی کہ اب انہیں کچھ سمجھ نہ رہی والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

## امام ابن حجر فرماتے ہیں

وفی ھذہ ابلغ زجر واکد ردع عن الانکار علی اولیاء اللہ تعالٰی خوفا من ان یقع المنکر فیماوقع فیہ ابن السقامن تلک الفتنۃ المھلکۃ الابدیۃ التی لا اقبح منھا،نعوذباللہ من ذٰلک ، ونسألہ بوجھہ الکریم وحبیبہ الرؤف الرحیم ان یؤمننا من ذٰلک ومن کل فتنۃ ومحنۃ وبمنہ وکرمہ وفیھا ایضا اتم حث علی اعتقادھم والادب معھم وحسن الظن بھم ما امکن .

ترجمہ

اس واقعہ میں اولیاء کرام پر انکار سے کمال جھڑکنا اور سخت منع ہے اس خوف سے کہ منکر اس مہلک فتنے میں پڑ جائے گا جو ہمیشہ ہمیشہ کا



www.waseemziyai.com

ہلاک ہے اور جس سے بدتر کوئی خباثت نہیں جس میں ابن السقا پڑ گیا، اللہ عزوجل کی پناہ۔ ہم اللہ عزوجل سے اس کے وجہ کریم اور اس کے حبیب رؤف رحیم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وسیلے سے مانگتے ہیں کہ ہم کو اپنے احسان وکرم کے ساتھ اس سے اور ہر فتنہ ومحنت سے امان بخشے۔ نیز اس واقعہ میں کمال ترغیب ہے اس کی کہ اولیاء کرام کے ساتھ عقیدت وادب رکھیں اور جہاں تک ہو ان پر نیک گمان کریں۔

(الفتاوی الحدیثیہ مطلب فی قول الشیخ عبدالقادر قدمی ہذہ علی رقبۃ الخ دار احیاء التراث العربی بیروت

فقیر کوئے قادری امید کرتا ہے کہ اتنے بیان میں اہل انصاف وسعادت کے لئے کفایت ہو۔ اللہ عزوجل مسلمان بھائیوں کو اتباع حق وادب اولیاء کی توفیق دے اور ابن السقا بجہنم اس شخص کے حال سے پناہ دے جس نے بزعم خود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بارگاہ میں حق نیازمندی ادا کیا اور نتیجہ معاذ اللہ وہ ہوا کہ سید کبیر کے غضب اور حضور غوثیت کی سرکار میں اساءت ادب پر خاتمہ ہوا، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

اے برادر! مقتضائے محبت اتباع وتصدیق ہے نہ کہ نزاع وتکذیب۔ سچا محب حضرت احمد کبیر کے ارشادات کو بالائے سر لے گا اور جس بارگاہ ارفع کو انہوں نے سب سے ارفع بتایا اور ان کا قدم اقدس اپنے سر مبارک پر لیا انہیں کو ارفع واعظم مانے گا۔ عبدالرزاق محدث شیعی تھا مگر حضرات عالیہ شیخین رضی اللہ تعالٰی عنہما کو حضرت امیر المومنین مولٰی علی کرم اللہ وجہہ سے افضل کہتا، اس سے پوچھا جاتا تو جواب دیتا

کفٰی بی ازرا ان احب علیاثم اخالفہ .

یعنی امیر المومنین نے خود حضرات شیخین کو اپنے نفس کریم سے افضل بتایا ہے مجھے یہ گناہ بہت ہے کہ علی سے محبت رکھوں پھر انکا خلاف کروں۔ واقعی تکذیب مخالفت اگر چہ بزعم عقیدت ومحبت ہو اعلٰی درجہ کی عداوت ہے، والعیاذ باللہ تعالٰی، اللہ عزوجل اپنے محبوبوں کا حسن ادب روزی (عطا) کرے اور انہیں کی محبت پر خاتمہ فرمائے اور انہیں کے گروہ پاک میں اٹھائے، آمین ! آمین۔

(میزان الاعتدال ترجمہ عبدالرازق بن ہمام دارالمعرفۃ بیروت

اٰمین بجاھھم عندک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالٰی علٰی سیدنا ومولانا واٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین الی یوم الدین عدد کل ذرۃ ذرۃ الف الف مرۃ فی کل اٰن وحین الٰی ابدالأبدین ، اٰمین ، والحمدللہ رب العالمین.

ترجمہ

اے بہترین رحم فرمانے والے ان محبوبوں کا تیرے نزدیک جو مرتبہ ہے اس کے صدقے ہماری دعا قبول فرما۔ اللہ ہمیشہ ہمیشہ قیامت کے روز تک ہر گھڑی ہر لمحے ہمارے آقا ومولٰی، انکی آل، صحابہ، بیٹے اور ان کے گروہ سب پر کروڑوں درود بھیجے، آمین۔ اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ واللہ تعالٰی اعلم۔

(فتاوی رضویہ لاامام احمد رضاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (۲۸:۳۷۴ تا ۴۰۲) مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور پاکستان



www.waseemziyai.com

# حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار خان نعیمی ککرالوی

## حفظہ اللہ تعالی

## کا بہجۃ الاسرار کی صحت وتوثیق پر تفصیلی فتوی

سوال

جناب مکرم مفتی صاحب! وہابیہ غیر مقلدین کے مدرسہ ''جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ'' لاہور کے سہ ماہی رسالہ ''نداء الجامعۃ'' بابت مارچ سنہ (۲۰۱۲ء) عبدالرحمٰن ضیاء نامی شخص کا ایک مضمون بہجۃ الاسرار کے حوالے سے شائع ہوا، مضمون کے مندرجات کا خلاصہ مع حوالہ پیش خدمت ہے۔

محققین علماء نے اس کتاب کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا، بلکہ اس پر اور اس کے مصنف الشطنوفی پر سخت تنقید کی ہے، کیونکہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا شخص خود بھی جان سکتا ہے کہ اس میں کافی جھوٹی باتیں ہیں۔

(سہ ماہی نداالجامعہ مارچ ۲۰۱۲ء:۴۰)

علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا

:لقد أتى بمصائب فی کتاب بهجته الأسرار يشهد القلب بطلانها

(لسان المیزان: أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۴:۲۳۸)

شیخ کمال الدین جعفر

حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کا مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق قول نقل کیا ہے

وَذكر فِيهَا غرائب وعجائب وَطعن النَّاس فِي كثير من حكاياته وَمن أسانيده فِيهَا.

(الدرر الکامنۃ فی أعیان المائۃ الثامنۃ: أبوالفضل أحمد بن علی بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۴:۱۶۸)

ابن الوردی کہتے ہیں

أن فی (البهجة) أمورا لا تصح، ومبالغات فی شأن الشیخ عبد القادر، لا تلیق إلا بالربوبیةانتهى.

ترجمہ

بے شک بہجۃ الاسرار میں ایسے امور ہیں جو صحیح نہیں ہیں اور ایسے ایسے مبالغات ہیں جو حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی کی شان میں



www.waseemziyai.com

بیان کئے گئے ہیں جو صرف اور صرف اللہ تعالی کی شان کے لائق ہیں۔

(کشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون: مصطفى بن عبدالله كاتب جلبي القسطنطيني المشهور باسم حاجي خليفة أوالحاج خليفة (۱:۲۵۶)

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ

ابن الوردی نے اس کے مصنف ابوالحسن شطنوفی کے متعلق لکھا ہے وہ وضع حدیث کا مرتکب ہے۔

(لسان المیزان (۴:۳۳۸)

نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں

اقول : وهذاالكتاب هو بهجة الاسرار وفيه نسب الحكايات الشركية التى لاتلائم حال الابرار ( الى حضرة الشيخ عليه الرحمة) وهو مملوبالاكاذيب والاباطيل .

(التاج المکلل لصدیق حسن خان بھوپالی: رقم الترجمہ:۱۵۹)

شیخ عبدالرحمٰن واسطی

شطنوفی کذاب متہم ہے اس کی کتاب بہجۃ الاسرار سے خود شیخ عبدالقادر جیلانی کی شخصیت کے خدوخال انجانے لگتے ہیں۔

(مطالعہ تصوف قرآن وسنت کی روشنی میں از ڈاکٹر غلام قادرلون: ۵۰۷)

ڈاکٹر لون لکھتا ہے

لیکن ان میں سب سے بدتر حال بہجۃ الاسرار کا ہے، اس کے مصنف علی بن یوسف الشطنوفی ہیں جنہیں وضع حدیث کا مرتکب کہا گیا ہے۔

(ایضا:۵۰۶)

علامہ زین الدین ابن رجب لکھتے ہیں

ابوالحسن الشطنوفی نے شیخ عبدالقادرالجیلانی کے اخبار ومناقب میں تین اجزا جمع کئے ہیں، جن میں غلط وصحیح روایات لکھی ہیں، اورانسان کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کرے، مزید لکھتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کے بعض حصوں کو دیکھا میرا دل مجہول لوگوں سے لی گئی ان روایات پر اعتماد کرنے کی اجازت نہیں دیتا، اس کتاب میں شطحیات، طامات دعاوی اور ایسا باطل کلام ہے کہ جس کا شمار نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی شیخ عبدالقادر جیلانی کی طرف اسے منسوب کرنا مناسب ہے۔

(ذیل طبقات الحنابلہ (۳:۲۹۳)

مزید کہا

الشطنوفی نے اپنی کتاب بہجۃ الاسرار میں جو باتیں بیان کی ہیں ان کے بیان کرنے میں شطنوفی متہم ہے۔

(ذیل طبقات الحنابلہ (۳:۲۹۳)

برائے کرم مندرجہ بالا حوالہ جات اور مضمون نگار کی تنقید بر بہجۃ الاسرار اور مصنف بہجۃ الاسرار واضح فرمائیں۔

بینوا وتوجروا۔ السائل محمد ساجد رضا قادری لاہور



www.waseemziyai.com

## الجواب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على حبيبه الكريم

مضمون نگار عبدالرحمٰن ضیاء نے کتاب بہجۃ الاسرار کے بطلان اور اس کے مصنف امام الشطنوفی کے کذاب ہونے پر جن حوالہ جات کا سہارا لیا ہے، احقر نے جب ان حوالہ جات کی طرف مراجعت کی تو حیرت کی انتہاء نہ رہی، کہ مضمون نگار نے جس بہجۃ الاسرار کے خلاف مذکورہ بالا عبارات کو پیش کیا ہے وہ امام الشطنوفی کی کتاب بہجۃ الاسرار نہیں ہے۔

بلکہ علی بن عبداللہ بن جہضم کی کتاب بہجۃ الاسرار ہے، مضمون نگار نے خیانت کا جس طرح مظاہرہ کیا ہے وہ یقیناً ان کے مکتبہ فکر کے علماء سے ان کو ورثہ میں ملا ہے، اور وہ اپنے مکتبہ فکر کی جانب سے ضرور انعام کے مستحق ہیں، ہم یہاں عبدالرحمٰن ضیاء کی پیش کردہ عبارات کا جائزہ لیتے ہیں۔ مضمون نگار نے لسان المیزان کے حوالے سے علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا یہ قول بطور استدلال پیش کیا ہے۔

### علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کہا

:لقد أتى بمصائب في كتاب بهجته الأسرار يشهد القلب بطلأنها .

(لسان المیزان: أبوالفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانی (۴: ۲۳۸)

ہم نے جب لسان المیزان کا مطالعہ کیا تو یہ عبارت ہمیں ملی تو ضرور مگر جب سیاق وسباق پڑھا تو مضمون نگار کی علمی صلاحیت ولیاقت سامنے آگئی، ملاحظہ ہو۔

### لسان المیزان کی اصل عبارت یہ ہے

علي بن عبد الله ابن جهضم الزاهد أبو الحسن شيخ الصوفية بحرم مكة ومصنف كتاب (بهجة الأسرار)متهم بوضع الحديث روى عن أبي الحسن علي بن إبراهيم بن سلمة القطان وأحمد بن عثمان الآدمي والخلدي وطبقتهم قال ابن خيرون تكلم يه قال وقيل أنه كان يكذب وقال غيره اتهموه بوضع صلاة الرغائب توفي سنة أربع عشرة وأربع مائة انتهى القائل ذلك هو ابن الجوزي مع أن في الإسناد مجاهيل وقد روى عن أبي الحسن بن القطان وأبي سهل بن زيد وأحمد بن الحسن الرازي وعبد الرحمن بن حمدان الحالب وطائفة روى عنه عبد الغني بن سعيد وأبو طالب العشاري ومحمد بن سلامة القضاعي وأبو علي الأهوازي وخلق كثير قال شيرويه كان ثقة صدوق عالما زاهدا حسن المعاملة حسن المعرفة وقال المصنف في (تاريخ الإسلام) لقد أتى بمصائب في كتاب بهجته الأسرار يشهد القلب بطلأنها وروى عن أبي النجاد عن ابن أبي العوام عن أبي بكر المروزي في مجنة أحد فأتي فيها بعجائب وقصص لا يشك من له أدنى ممارسة ببطلأنها وهي شبيهة بما وضعه البلوى في محنة الشافعي .

www.waseemziyai.com

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم حرم مکہ کے صوفیاء کا شیخ اور کتاب بہجۃ الاسرار کا مصنف وضع حدیث سے متہم ہے، ابن خیرن نے کہا ہے کہ وہ متکلم فیہ ہے، اور کہا گیا ہے کہ وہ جھوٹ بولتا تھا، اور ان کے علاوہ لوگوں نے اسے صلوٰۃ الرغائب کے وضع کے سبب متہم قرار دیا ہے سنہ (۴۱۴ھ) میں وفات ہوئی، اور مصنف امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تاریخ الاسلام میں فرمایا: وہ کتاب بہجۃ الاسرار میں ایسے مصائب لایا کہ دل جن کے باطل ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

اور خود امام الذہبی کی کتاب تاریخ الاسلام میں جب اس عبارت کو تلاش کیا تو سیاق وسباق کے ساتھ عبارت کچھ اس طرح تھی۔

عَلَی بُن عَبْد الله بُن الحَسَن بُن جهضم بن سعيد، أبو الحسن الهمذانى الصوفيّ، نزيل مكّة، ومصنّف كتاب بهجة الأسرارفى أخبار القوم.... ولقد أتى بمصائب يشهد القلب ببُطلانها فى كتاب بهجة الأسرار .

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم کتاب بہجۃ الاسرار میں ایسے مصائب لایا کہ دل جن کے باطل ہونے کی گواہی دیتا ہے۔

(تاریخ الاسلام وَ وَفیات المشاہیر وَالأعلام: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۹:۲۳۸)

نیز سیر اعلام النبلاء میں الامام الذہبی کہتے ہیں

الشَّيْخُ الإِمَامُ الكَبِيْر، شَيْخُ الصُّوْفِيَّة بِالحرمِ، أَبُو الحَسَنِ، عَلِيُّ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ الحَسَنِ بن جهضم الهمذانى المجاور، مصنف بهجة الأَسرَاريَرْوِى فِيهِ عَنْ أَبِى الحَسَنِ بنِ سَلَمَةَ القَطَّانِ، وَأَحْمَد بن عُثْمَانَ الأَدَمِيِّ، وَعَلِيّ بن أَبِى العَقبِ، وَخلق ،لَيْسَ بثِقَةٍ بَلْ مُتَّهَمٌ يَأْتِى بِمَصَائِب .قَالَ ابْنُ خَيْرُوْنَ قِيْلَ :إِنَّهُ يكذب.

ترجمہ

علی بن عبداللہ بن جہضم بہجۃ الاسرار کا مصنف ثقہ نہیں ہے، بلکہ متہم ہے، اپنی کتاب میں مصائب لایا ہے، ابن خیرون نے کہا ہے کہ: کہا گیا ہے کہ یہ کذب بیانی سے کام لیتا تھا۔

(سیر أعلام النبلاء: شمس الدین أبو عبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی (۱۳:۵۹)

لسان المیزان لابن حجر اور تاریخ الاسلام، سیر اعلام النبلاء لذہبی کی مذکورہ بالا عبارات سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ علامہ الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس کتاب کے بطلان کا حکم فرمایا ہے وہ علی بن عبداللہ بن جہضم کی کتاب ہے جو بہجۃ الاسرار ہے نہ کہ امام الشطنوفی کی بہجۃ الاسرار۔ مضمون نگار نے مزید حافظ ابن حجر کے حوالے سے بہجۃ الاسرار کے متعلق شیخ کمال الدین جعفر کا درج ذیل قول لکھا ہے، حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کا مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق قول نقل کیا ہے۔

شیخ کمال الدین جعفر

حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کا مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق قول نقل کیا ہے



www.waseemziyai.com

وَذكر فِيهَا غرائب وعجائب وَطعن النَّاس فِي كثير من حكاياته وَمن أسانيده فِيهَا.

(الدرر الكامنة فى أعيان المائة الثامنة: أبو الفضل أحمد بن على بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلانى (۴:۱۶۸)

اس عبارت کے جواب میں الاعلام لامام الزرکلی ملاحظہ ہو، جس میں امام شطنوفی کا ذکر کرتے ہوئے ابن حجر کی اس عبارت کو نقل کیا گیا اور حاشیہ میں اس کی تردید کی گئی ہے اعلام کا متن یہ ہے

علـى بـن يـوسف بن حَرِيز بن معضاد اللخمى، أبو الحسن، الشطنوفى عالم بالقراآت، كان شيخ الديار المصرية فى عصره من فقهاء الشافعية أصله من البلقاء بالشام، ومولده ووفاته بالقاهرة.

له بهجة الأسرار ومعدن الأنوار ط فى أخبار الشيخ عبد القادر الجيلى ومناقبه.

قال ابن حجر ذكر فيه غرائب وعجائب وطعن الناس فى كثير من حكاياته وأسانيده فيه.

ترجمہ

شطنوفی قرآت کے عالم اپنے دور میں دیار مصر میں شیخ شافعی فقیہ تھے، ابن حجر نے فرمایا کہ شطنوفی نے کتاب بہجۃ الاسرار میں غرائب وعجائب بیان کئے ہیں اور لوگوں نے ان کی بیان کردہ حکایتوں اور سندوں پر طعن کیا ہے۔

اب حاشیہ ملاحظہ فرمائیں

وهو فيـه عـلـى بـن يـوسف الـلـخمى المعروف بابن جهضم الهمدانىّ مجاور الحرم قلت: هذا خلط بين تـرجـمة الشـطـنـوفى الّذى عاش ومات بمصر، وترجمة ابن جهضم على بن عبد الله الهمدانىّ المجاور بـالـحـرم المكّىّ، المتوفى قبله بثلاثة قرون وتقدمت الإشارة إلى هذا فى تعليق على ترجمة ابن جهضم، فيما سبق.

ترجمہ

یہ خلط ہے الشطنوفی جنہوں نے مصر میں زندگی گزاری اور وہیں پر ہی انتقال فرمایا، اور ابن جہضم علی بن عبداللہ الہمدانی حرم مکہ کے مجاور کے درمیان جو شطنوفی سے تین قرن قبل وصال پاچکے تھے، یعنی امام ابن حجر نے امام الشطنوفی کے ترجمہ میں علی بن جہضم کی کتاب بہجۃ الاسرار کا ذکر کردیا ہے، اور یہ ان کا سہو ہے۔

(الأعلام: خیرالدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس، الزرکلی الدمشقی (۵:۳۴)

مزید یہ کہ شیخ کمال الدین کا جو قول نقل کیا گیا ہے ان میں دو باتیں ہیں ایک بہجۃ الاسرار میں غرائب وعجائب کا ہونا تو یہ تو ہمیں بھی مسلم ہے، اس لئے کہ کرامات غرائب وعجائب کے زمرے میں آتی ہیں، اور دوسری بات یہ کہ لوگوں نے بہجۃ الاسرار کی بہت سی حکایتوں اور سندوں میں طعن کیا ہے تو شیخ کمال الدین کی یہ بات مبہم ہونے کے سبب لائق اعتبار نہیں ہے، کیونکہ شیخ کمال الدین نے نہ تو ان واقعات کا ذکر فرمایا اور نہ ہی طعن کرنے والوں کا اور نہ ہی طعن کا ذکر کیا، کہ وہ کس انداز کا طعن ہے؟ تو بھلا اس کتاب کے معتبر ہونے پر اکثر اسلاف کی صراحت کے خلاف شیخ کمال الدین کا مبہم قول کیسے قبول کیا جاسکتا ہے، نیز یہ بھی خیال رہے کہ حافظ ابن حجر نے شیخ کمال الدین کے درج بالا قول سے قبل یہ عبارت (كـان الـنـاس يكرمونه ويعظمونه ونسبونه الى الصلاح) اور اس کے قول کے بعد (كان



www.waseemziyai.com

عالما تقیاً مشکور السیرۃ ) بھی تحریر فرمایا ہے۔جس سے یہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک امام الشطنوفی کذاب یا وضاع نہیں ہیں ،اور جب ایسا ہے تو پھر شیخ کمال الدین کا قول لائق اعتناء نہیں رہتا، کیونکہ ان کے قول سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بہجۃ الاسرار میں مندرج واقعات پر لوگوں نے طعن کیا ہے تو اگر انہوں نے واقعات کے جھوٹا اور من گھڑت ہونے کا طعن کیا ہے تو مصنف کا کذاب اور وضاع ہونا ثابت ہوتا ہے، حالانکہ امام ابن حجر کی مذکورہ بالا دونوں عبارتیں اس کے برخلاف گواہی دے رہی ہیں، علاوہ ازیں شائد مضمون نگار نے امام ابن حجر کی کتاب مستطاب ''غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر'' نہیں دیکھی ورنہ امام کے متعلق غلط فہمی کا شکار نہیں ہوتے، کیونکہ امام نے اپنی کتاب میں شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے جو واقعات درج فرمائے ہیں وہ اسی کتاب ''بہجۃ الاسرار'' سے ماخوذ ہیں، جا بجا امام نے بہجۃ الاسرار کا حوالہ دیا ہے، اور بیشتر مقامات پر قال الشیخ نورالدین الشطنوفی تحریر فرمایا ہے، اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابن حجر کے نزدیک امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کی کتاب بہجۃ الاسرار درجہ اعتبار میں تھے۔ ورنہ وہ امام الشطنوفی اور ان کی کتاب بہجۃ الاسرار سے استفادہ کیوں کرتے؟ مضمون نگار نے آگے کشف الظنون کے حوالے سے بہجۃ الاسرار کے خلاف ابن الوردی کا قول نقل کیا ہے لیکن اس کے آگے کی عبارت جو ابن الوردی کے جواب میں لکھی گئی ہے اور جس سے مضمون نگار کے مدعا پر بجلیاں گرتی نظر آرہی ہیں مضمون نگار نے اس کو بالکل حذف کر دیا ہے کشف الظنون میں مندرج ابن الوردی کا قول اور اس کی تردید میں صاحب کشف الظنون کا جواب ملاحظہ ہو۔

الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اسی اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ بہجۃ الاسرار میں وہ اوصاف الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیئے جو اللہ تعالی کی ذات کے شان کے لائق تھے، نعوذ باللہ من ذلک،

قال الشيخ عمر بن عبد الوهاب العرضى، الحلبى، فى ظهر نسخة من نسخ (البهجة) ذكر ابن الوردى فى (تاريخه) أن فى (البهجة) أمورا لا تصح، ومبالغات فى شأن الشيخ عبد القادر، لا تليق إلا بالربوبية انتهى. وبمثل هذه المقالة، قيل عن الشهاب ابن حجر العسقلانى. وأقول: ما المبالغات التى عزيت إليه، مما لا يجوز على مثله، وقد تتبعت، فلم أجد فيها نقلا، إلا وله فيه متابعون، وغالب ما أورده فيها، نقله اليافعى فى (أسنى المفاخر)، وفى (نشر المحاسن)، و (روض الرياحين)؛ وشمس الدين بن الزكى الحلبى أيضا، فى (كتاب الأشراف) وأعظم شىء نقل عنه أنه أحيى الموتى، كإحيائه الدجاجة.

ولعمرى إن هذه القصة، نقلها تاج الدين السبكى، ونقل أيضا عن ابن الرفاعى، وغيره.

وأنى لغبى، جاهل، حاسد، ضيع عمره فى فهم ما فى السطور، وقنع بذلك عن تزكية النفس، وإقبالها على الله سبحانه وتعالى أن يفهم ما يعطى الله سبحانه وتعالى أولياءه من التصريف فى الدنيا والآخرة، ولهذا قال الجنيد: التصديق بطريقتنا ولاية انتهى.

ترجمہ

الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بہجۃ الاسرار کے نسخوں میں سے ایک نسخہ کے پیچھے یہ لکھا کہ ابن



www.waseemziyai.com

الوردی نے لکھا ہے کہ بے شک بہجۃ الاسرار میں ایسے امور ذکر کئے گئے ہیں اور ایسے مبالغات بیان کئے گئے کہ جو صرف اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں مگر اس کتاب میں وہ شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیئے گئے ہیں، اور اسی کے مثل الشہاب بن حجر العسقلانی سے منقول ہیں۔

الشیخ الامام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کونسے مبالغات ہیں جو الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کردیے گئے جو ان جیسے عظیم مشائخ کے لئے جائز نہ تھے، جب میں نے خود اس کی جانچ پڑتال کی تو مجھے تو کوئی بھی ایسی بات نہ ملی، اور اس میں اکثر وہی کچھ بیان ہوا ہے جو امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کتاب اسنی المفاخر میں اور نشر المحاسن میں اور روض الریاحین اور شمس الدین بن الزکی الحلبی نے اپنی کتاب ''کتاب الاشراف'' میں نقل کیا ہے۔

اور سب سے بڑی چیز ان کو وہی لگی ہے جو یہ نقل کیا گیا ہے کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے مردے زندہ کئے ہیں جیسے مرغی زندہ کی وغیرہ۔ اور میری عمر کی قسم! یہ قصہ تو امام تاج الدین السبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت سیدنا امام الرفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے سے بھی منقول ہے۔

کہاں چلا گیا وہ غبی، جاہل، حاسد: کہاں اس نے اپنی عمر ضائع کردی، اور اس نے اپنی ساری زندگی کتابوں کے سمجھنے میں لگادی اور تزکیہ نفس نہ کرسکا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف متوجہ نہ ہوسکا، اور اس بات کو نہ سمجھ سکا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کرام کو دنیا و آخرت میں تصرف کی طاقت عطا فرماتا ہے، اسی وجہ سے حضرت سیدنا جنید البغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا کہ ہمارے طریقہ کی تصدیق کرنا ہی ولایت ہے۔

(کشف الظنون عن أسامی الکتب والفنون: مصطفیٰ بن عبداللہ کاتب جلبی القسطنطینی المشہور باسم حاجی خلیفۃ أوالحاج خلیفۃ (۱:۲۵۶)

(الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ: محمد عبدالحی بن محمد عبدالحلیم الأنصاری اللکنوی الہندی، أبوالحسنات: ۶۴)

آگے مضمون نگار نے صاحب بہجۃ الاسرار کی وضاع حدیث ہونے پر درج ذیل عبارت سے استدلال کیا ہے، حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ اس ابن الوردی نے اس کے مصنف ابوالحسن الشطنوفی کو وضع حدیث (حدیث گھڑنے کا) کا مرتکب قرار دیا ہے، حوالے میں مضمون نگار نے امام ابن حجر کی کتاب ''لسان المیزان'' کا حوالہ پیش کیا ہے، احقر نے جب لسان المیزان کا مطالعہ کیا تو کہیں بھی احقر کو یہ عبارت نظر نہیں آئی، جس طرح مضمون نگار نے شروع میں لسان المیزان کا مغالطہ دے کر قارئین کو بہکانے کی کوشش کی تھی، وہی ناپاک کوشش یہاں بھی کارفرما ہے، احقر کے مطالعہ کے مطابق لسان المیزان میں صرف علی بن عبداللہ بن جہضم کے کذاب اور وضاع ہونے اور اس کی کتاب کے باطل ہونے کا ذکر ہے، امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کذاب اور غیر ثقہ ہونے یا ان کی کتاب بہجۃ الاسرار کے غیر معتبر ہونے کا ذکر پوری کتاب میں نہیں ہے، اور ان شاء اللہ مضمون نگار کبھی دکھا بھی نہیں پائے گا، مضمون نگار نے آگے نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے حوالے سے بہجۃ الاسرار کو اکاذیب و اباطیل سے بھرا ہوا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے، مضمون نگار کو یہ اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ علماء اہل سنت کے نزدیک نہ اس کا کوئی وقار ہے اور نہ ہی اس کی کتابوں کا، یہ وہی نواب بھوپالی ہے جس نے اسی کتاب التاج المکلل کے صفحہ: ۲۰۷) پر لکھا ہے کہ

www.waseemziyai.com

فعل الصحابی لایصلح الحجة .

صحابی کا فعل لائق حجت نہیں ہے۔

یہ وہی نواب ہے جس نے بدور الاہلہ کے صفحہ: ۱۷۵) پر دبر میں وطی کرنا جائز قرار دیا ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۸) پر گدھی اور سورنی اور کتیا کے دودھ کو حلال قرار دیا ہے اور صفحہ: ۱۶) پر خنزیر کو پاک لکھا ہے اور صفحہ ۱۵) پر شراب کو پاک لکھا ہے۔ اور صفحہ: ۳۹) پر عورت کا تنہا یا باپ بیٹے، بھائی، چچا، ماموں کے ساتھ ننگے نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے۔

السراج الوہاج (۱۴۲:۱) پر منی کو پاک لکھا ہے۔ اور ظفر الامانی: ۱۴۱) پر چار سے زائد بیویاں رکھنا جائز لکھا ہے۔ اور دلیل الطالب: ۴۱۳) پر کافر کے ذبیحہ کو حلال اور اسکا کھانا جائز لکھا ہے۔ الانتقاد الرجیح فی شرح الاعتقاد الصحیح: ۱۸۷) پر ترویح تراویح کے سلسلے میں امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بدعتی اور گمراہ لکھا ہے اور بھی بہت ساری خرافات اور مغلظات وکفریات نواب مذکور کی کتابوں میں موجود ہیں، یہ مقام تفصیل کا متحمل نہیں ہے، مضمون نگار اب خود ہی بتائے کہ جب نواب بھوپالی کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کے صحابی کا فعل حجت نہیں ہوسکتا تو بھلا ہمارے لئے نواب بھوپالی کا قول کیسے حجت ہوسکتا ہے؟

نیز نواب مذکور کی التاج المکلل اور جملہ مصنفات مجموعہ مغلظات ہیں ان سے کسی طرح استدلال کرنا درست نہیں ہے، آگے چل کر مضمون نگار نے عبدالرحمٰن واسطی کے حوالے سے امام الشطنوفی کے کذاب ہونے کی سعی لاحاصل کی ہے، مگر مضمون نگار نے نہ ہی عبدالرحمٰن واسطی کا صحیح تعارف پیش کیا اور نہ ہی اصل عبارت نقل کی اور نہ ہی کتاب کا حوالہ دیا، بلکہ ڈاکٹر لون کی کتاب کے حوالے سے انہوں نے یہ بہتان نقل کر دیا، مضمون نگار اگر اصل حوالہ پیش کرتے تو ضرور اس کا جواب دیا جاتا۔

مضمون نگار نے امام الشطنوفی کے کذاب اور بہجۃ الاسرار کے غیر معتبر ہونے پر علامہ ابن رجب الحنبلی کا حوالہ پیش کیا، ہم نے جب اصل سے مراجعت کی تو ابن رجب الحنبلی کا موقف یہی پایا، جو مضمون نگار نے لکھا ہے البتہ ہمیں اس پر کوئی حیرت نہیں ہوئی، اس لئے ابن رجب الحنبلی نے بہجۃ الاسرار اور صاحب البہجۃ پر جو جرح فرمائی ہے اس میں ابن تیمیہ، ابن قیم اور ابن کثیر کی تعلیمات کا اثر کارفرما ہے۔ کیونکہ ان علماء ثلثہ کے عقائد اہل سنت کے عقائد سے میل نہیں کھاتے، بہجۃ الاسرار بلکہ تصوف کی جملہ کتب میں جو عقائد درج ہیں وہ ان کے عقائد کے بالکل متضاد ہیں، امام ابن رجب الحنبلی نے ان سے نسبت تلمذ حاصل کرنے کے سبب اور ان کے زیر اثر رہنے کی بنیاد پر یہ بات کہہ گئے ہیں، حالانکہ ان کی کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے والے پر یہ بات بخوبی منکشف ہو جائے گی کہ وہ اپنے اساتذہ کی روش پر چلتے ہوئے یہ بات کہہ تو گئے ہیں مگر وہ اس پر خود قائم نہیں رہ سکے، اور بہجۃ الاسرار سے ہی کئی واقعات یہ کہہ کر من احسن مافی ھذا الکتاب وہ روایت جو اس کتاب میں بہتر ہے اور مرثیہ کے ستائیس اشعار اپنی اسی کتاب میں نقل فرمائے ہیں، اور رہا امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا کہ اکثر روایتیں مجاہیل سے لی گئی ہیں تو اس سے کتاب اور صاحب کتاب کا غیر معتبر ہونا ثابت نہیں ہوتا، جمہور کے نزدیک مجہول راویوں کی روایت مقبول مانی جاتی ہے، نیز یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جن روایات کو امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجہول سمجھا ہے وہ امام شطنوفی کے نزدیک مجہول نہ ہوں، علاوہ ازیں ساری تاویلات وتوضیحات سے قطع نظر ہم مضمون نگار کے اس حوالہ کو مان بھی لیں تب بھی بہجۃ الاسرار کا غیر معتبر اور امام شطنوفی کا کذاب ہونا تسلیم نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس معاملے میں



www.waseemziyai.com

امام ابن رجب الحنبلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ منفرد ہیں ، اور مضمون نگار کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ اگر کسی ایک محدث نے کسی ایک کتاب یا صاحب کتاب پر جرح کردی تو بس اسی ایک جرح کی بنیاد پر کتاب یا صاحب کتاب کو غیر معتبر قرار نہیں دیا جاتا ، اگر ایسا ہوتا تو پھر صحاح ستہ بھی درجہ اعتبار سے خارج ہو جاتیں ، حالانکہ ایسا نہیں ہے ، نیز ایک طرف امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور بہجۃ الاسرار کی تضعیف میں امام ابن رجب الحنبلی کی جرح ہے تو دوسری طرف امام الشطنوفی اور ان کی کتاب کی توثیق و تائید میں اکثر صوفیاء کرام اور محدثین کی عبارات موجود ہیں ، مضمون نگار کو امام ابن رجب الحنبلی کی جرح تو نظر آ گئی مگر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی کتاب الدرالکامنۃ میں یہ عبارت

(كان الناس يكرمونه ويعظمونه وينسبونه الى الصلاح ،عالما تقيا، مشكور السيرة .

امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کتاب الحسن المحاضرہ میں

الامام الاوحد.

**نیز بغیۃ الوعاۃ میں یہ عبارت**

وكان كثير من الناس يعتقده والقضاة تكرمه

(بغیۃ الوعاۃ:۲۱۳)

**شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی زبدۃ الآثار میں**

الشيخ الامام الاجل الفقيه العالم المقرى الاوحد البارع .

**صلوۃ الاسرار میں**

كتاب عزيز بهجةالاسرار ومعدن الانوار معتبر ومقرر ومشهور ومذكور است ومصنف آن كتاب از مشاهير مشائخ وعلماء است .

**نیز اسی کتاب میں ہے**

الشیخ عبدالوہاب المتقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

بهجة الاسرار كتاب معتبر است .

**الامام الذہبی کی کتاب طبقات المقرئین میں**

الامام الاوحد .وقد حضرت مجلس اقرائه واستانست بسمته وسكونته .

**ابوالخیر محمد بن الجزری نہایت الدرایات میں فرماتے ہیں**

الاستاد المحقق البارع .

**الامام الحلبی کا قول**

امام عمر بن عبدالوہاب العرضی الحلبی کی حاشیہ بہجۃ الاسرار میں یہ عبارت موجود ہے

وقد تتبعت، فلم أجد فيها نقلا، إلا وله فيه متابعون، وغالب ما أورده فيها، نقله اليافعي في (أسنى



www.waseemziyai.com

المفاخر)، وفی (نشر المحاسن)، و (روض الرياحين)؛ وشمس الدين بن الزكی الحلبی أيضا، فی (كتاب الأشراف)

کیوں نظر نہیں آئی، کیا مضمون نگار کے نزدیک یہ شخصیات مسلم نہیں؟ کیا امام الشطنوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی جلالت علم کو یہ اقوال کافی نہیں ہیں؟ اور کیا ان مذکورہ بالا علماء کی توثیق وتائید کے بعد بھی امام ابن رجب الحنبلی کی جرح کو ترجیح دینا تنگ نظری نہیں ہے؟ مضمون نگار اگر تعصب کی عینک اتار کر کتب صوفیاء ومحدثین میں تتبع کریں گے تو یقیناً امام الشطنوفی اور بہجۃ الاسرار کی توثیق وتائید ہی پائیں گے، مزید برآں امام الشطنوفی اور بہجۃ الاسرار کے متعلق خود مضمون نگار اور ڈاکٹر لون کا ذاتی نظریہ یہ ان اکابر علماء وصوفیاء کے اقوال وآراء اور نظریات کے سامنے کوئی وقعت وحیثیت نہیں رکھتا ہے، اسی لئے اس پر کسی طرح کا بھی تبصرہ کرنا بے سود ہے۔

## الحاصل

مذکورہ بالا بحث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ امام الشطنوفی اور ان کی کتاب بہجۃ الاسرار علماء کے نزدیک معتبر ومسلم الثبوت ہے اور اس پر مضمون نگار کے لگائے گئے اعتراضات باطل وبے بنیاد ہیں۔

مفتی ذوالفقار خان نعیمی

(مورخہ ۲۱ ذوالقعدہ ۱۴۳۳ھ)

## عجب سے بچنے کا آسان نسخہ

وقال له رجل مرة كيف الخلاص من العجب فقال رضی الله عنه :من رأى الأشياء من الله، وأنه هو الذی وفقه لعمل الخير، وأخرج نفسه من البين فقد سلم من العجب.

## ترجمہ

حضرت سیدنا الامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کسی شخص نے عجب سے بچنے کا کوئی طریقہ ارشاد فرمائیں؟

تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر انسان یہ دیکھے کہ ساری اشیاء اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اور اسکو نیک کام کی جو توفیق ملی ہے یہ بھی اللہ تعالی کی طرف سے ہے، اس طرح وہ اپنے نفس کو فساد سے نکالنے میں کامیاب ہو جائے گا تو عجب سے بھی بچ جائے گا۔

(لواقح الأنوار فی طبقات الأخيار :عبدالوہاب بن أحمد بن علی الحنفی ،نسبہ إلی محمد ابن الحنفیۃ ،الشعرانی ،أبو محمد (۱:۱۰۸)



www.waseemziyai.com

# کیا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کہنا حرام و شرک ہے؟

www.waseemziyai.com

# پہلی فصل

نہایت افسوس کی بات ہے کہ علماء نجد جس طرح عوام اہل سنت کو مشرک قرار دینے میں بے باک واقع ہوئے ہیں اسی طرح ائمہ اہل سنت کو بھی مشرک وکافر قرار دینے میں غیرت سے عاری ہونے کا اظہار کیا ہے۔بس جس کو بھی دیکھا کہ اس کے نظریات ان کے خلاف ہیں اس کو مشرک کہہ دیا اور جس کو دیکھا کہ اس کے نظریات اس سے میل نہیں کھاتے فوراً سے پہلے اس کو کافر کہہ دیا۔ان کا یہ سلسلہ بہت دور تک جا چکا ہے۔

چونکہ ہمارا اب یہ موضوع نہیں ہے بس صرف چند ایک نمونے پیش کریں گے تا کہ ان کی خباثت کا علم ہو اور جو لوگ نا سمجھ ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ان کو ان کی حقیقت کا علم ہو۔

مثال کے طور پر جس نے بھی یہ کہہ دیا کہ اولیاء اللہ مدد کر سکتے ہیں اس کو مشرک کہہ دیا اور جس نے بھی یہ کہہ دیا کہ اولیاء کی جماعت میں غوث، قطب، ابدال اور اوتاد ہوتے ہیں ان کو بھی مشرک کہہ دیا۔

## حضور فیض ملت مولانا فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

☆ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی ہر ایک کا فریادرس ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے، اور یہ بھی مسلم ہے کہ اللہ تعالی نے زمین پر اپنا خلیفہ حضرت انسان کو بنا کر اپنی صفات کمالات کا مظہر بنایا، ان میں خصوصیت سے انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء کرام کو منتخب فرمایا، اس کا انکار سب سے پہلے ابلیس نے کیا، اس نے یہ بھی قسم کھا کر کہا تھا کہ وہ اپنے چیلے انہیں انسانوں میں تیار کرے گا، اس نے دعوی سچا کر دکھایا۔

☆ اللہ تعالی کے اسماء صفات قیاس سے بتانا گمراہی ہے، اس کے اسماء صفاتی میں غوث اعظم کوئی نام نہیں، اگرچہ وہی سب کا فریادرس ہے، انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام اس کی عطا سے اس صفت سے موصوف ہیں۔

☆ شرعی احکام کا دارومدار عرف پر ہے، صدیوں سے یہ لقب حضور سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے مشہور ہے، یہی عرف ہے کہ شریعت کی کتابوں میں کہیں بھی اللہ تعالی کے لئے یہ نام نہیں دیکھا گیا، لھذا اللہ تعالی کے لئے ایسا نام استعمال کرنا بدعت بلکہ الحاد ہے، ناظرین یقین فرمائیں فرقہ وہابی، دیوبندی نجدی نے ایک نئی بدعت وشرارت کا آغاز کیا ہے، جس کے تحت محبوبان خدا کی عداوت کے سبب محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی رضی اللہ عنہ سے آپ رضی اللہ عنہ کے مسلمہ اور متفقہ خطاب کو چھیننے اور آپ رضی اللہ عنہ کو مجبور و بے اختیار کرنے کی مہم شروع کی ہے اور یہ تاثر دے رہے ہیں کہ غوث اعظم آپ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالی ہے، لھذا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بجائے غوث اعظم جل جلالہ کہنا چاہئے، کیونکہ محبوب سبحانی کو غوث اعظم کہنا شرک کا موجب ہے، حالانکہ غوث اعظم بلا اختلاف شاہ بغداد کا خطاب ہے، اور آج تک کسی نے یہ لقب اللہ تعالی کے لئے استعمال نہیں کیا ہے، اور نہ ہی اللہ تعالی کے اسماء مبارکہ میں غوث اعظم مذکور ہے، اور نہ ہی کتاب وسنت میں اللہ تعالی کے لئے اس نام کا استعمال آیا ہے، درحقیقت بدعت فروشوں نے اللہ تعالی کے اس کا استعمال کر کے اور غوث اعظم جل جلالہ لکھ کر ایک نئی بدعت کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ از خود اللہ تعالی کے لئے



www.waseemziyai.com

نئے نئے نام گھڑنا ناروا ہے۔

☆اس بدعت کا ارتکاب جس نے کیا اس کا تعارف حاضر ہے لیکن اس جرم میں تمام وہابی و دیوبندی شریک ہیں، غوث اعظم جل جلالہ کا مولف حافظ محمد ظہور الحق دیوبندی جھنڈیالی علاقہ پنڈی گھیپ کا ہے، اور مولوی غلام خان دیوبندی روالپنڈی کے رسالہ تعلیم القرآن میں بھی اس کا اعلان ہوتا رہا، اس کتابچہ میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ غوث اعظم اور اس کے ہم معنی دوسرے الفاظ کا استعمال حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے اس قدر مختص ہوگیا ہے کہ جب بھی غوث اعظم یا غوث پاک جیسے الفاظ سنے یا دیکھے جائیں تو ذہن حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں، لیکن یہ تسلیم کر لینے کے باوجود اس کا مولف لکھتا ہے

مسلمان سمجھتا نہیں ہے کسی کو — کبھی بھی خدا کے سوا غوث اعظم

گویا جو مسلمان ہے وہ محبوب سبحانی کو غوث اعظم نہیں سمجھتا اور جو آپ رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم سمجھتا ہے معاذ اللہ وہ مسلمان نہیں۔

لاحول ولاقوة الابالله العلی العظیم

حالانکہ سب علماء سلف وخلف حضرت سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم، غوث الثقلین لکھتے اور کہتے چلے آئے ہیں، کبھی کسی نے اللہ تعالی کو غوث اعظم نہیں کہا۔

## حمود بن عبد اللہ نجدی لکھتا ہے

هذا غوث الأغواث، وهذا قطب الأقطاب، وهذا قطب العالم، وهذا القطب الكبير، وهذا خاتم الأولياء. أما الأسماء الدائرة على ألسنة كثير من النساك والعامة؛ مثل الغوث الذى بمكة، والأوتاد الأربعة، والأقطاب السبعة، والأبدال الأربعين، والنجباء الثلاثمائة، فهذه أسماء ليست موجودة فى كتاب الله، ولا هى أيضًا مأثورة عن النبى صلى الله عليه وسلم بإسناد صحيح ولا ضعيف يحمل عليه ألفاظ الأبدال.

## ترجمہ

یہ غوث الاغواث، اور قطب الاقطاب، اور یہ قطب العالم، اور یہ القطب الکبیر، اور یہ خاتم الاولیاء، یہ سارے نام جو عوام وخواص کی زبان پر مشہور ہیں جیسے یہ کہنا کہ غوث مکہ میں ہوتا ہے اور چار اوتاد ہوتے ہیں، اور سات اقطاب ہوتے ہیں، اور چالیس ابدال ہوتے ہیں، اور تین سو نجباء ہوتے ہیں۔ یہ اسماء نہ تو کتاب اللہ میں موجود ہیں اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں نہ ہی سند صحیح کے ساتھ اور نہ ہی سند ضعیف کے ساتھ کہ جو ان الفاظ پر دلالت کریں۔

(الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المهدی المنتظر :حمود بن عبد اللہ بن حمود بن عبد الرحمن التویجری (۲۵۷)

## کیا الشیخ الجیلانی کو ہم نے معبود بنالیا ہے؟

نجدی ملا بشیر السهسوانی الهندی نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ پر یہ الزام لگایا کہ لوگ عراق وہندوستان میں ان کی عبادت کرتے ہیں آپ اس کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

لقب الباز إلى الشيخ عبد القادر الجيلانى القطب الشهير الذى يعبده الملايين فى العراق والهند وغيرهما، وهو مدفون فى بغداد.



www.waseemziyai.com

ترجمہ

الشیخ عبدالقادر الجیلانی کا لقب الباز ہے اور یہ بہت مشہور ہیں ہزاروں لوگ عراق اور ہندوستان میں ان کی عبادت کرتے ہیں اور یہ بغداد میں مدفون ہیں۔

(صیانۃ الإنسان عن وسوسۃ الشیخ دحلان: محمد بشیر بن محمد بدر الدین السہسوانی الہندی: ۱۳۷)

اب غور کریں کیا ہم نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو معبود بنالیا ہے، کون ہے جو ان کی عبادت کرتا ہے اور ان کی نماز ادا کرتا ہے۔ افسوس ہے ان عقل کے اندھوں پر اولیاء اللہ کی دشمنی میں اتنے اندھے ہو گئے کہ ان کو ہر ہر بات میں شرک نظر آتا ہے۔

## لفظ غوث کے ماننے پر ائمہ اعلام کو مشرک قرار دے دیا

**وقال التقی السبکی المتوفی سنه(٧٥٦هـ)، وتبعه السمهودی ٩١١هـ)، والقسطلانی المتوفی سنه(٩٢٣هـ)، والهيتمی المتوفی سنه (٩٧٤هـ) ، والزرقانی المتوفی سنه (١١٢٢هـ)، وابن جرجيس الحنفی العراقيه المتوفی سنه (١٢٩٩هـ)، ودحلان المتوفی سنه (١٣٠٤هـ) ، والنبهانی المتوفی سنه (١٣٥٠هـ)، وغيرهم من القبورية وخلطائه الخرافية.**

ترجمہ

ملا شمس الدین افغانی نے لکھا ہے کہ غوث سے مدد مانگنے کے متعلق التقی السبکی نے لکھا ہے اور السمہودی، القسطلانی، الہیتمی، الزرقانی، ابن جرجیس الحنفی العراقی اور دحلان اور نبہانی اور ان کے علاوہ قبر پرستوں نے اس کی پیروی کی ہے۔

(جھود علماء الحنفیۃ فی إبطال عقائد القبوریۃ: أبو عبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی (٢:١٠١٧)

اب ذرا غور کریں یہ لوگ کتنے دریدہ دہن ہو چکے ہیں کہ اتنے بڑے امت کے اجل علماء وائمہ کو مشرک کہنے سے باز نہیں آتے۔

نجدی مولوی سلیمان بن سحمان نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں اس نے اولیاء امت کو مشرک و کافر اور ملحد لکھا ہے اسی کتاب میں اس نے حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ

**ابن عربی صاحب الفصوص الذی هو من أكفر خلق الله،فإنه ذكر فی الفتوحات من نمط هذا؛ وفی الفصوص فی أثناء كلام له قال فيه فإن فهمت ما أشرت به فقد حصل لك العلم النافع؛ فكل نبی من بنی آدم إلى آخر النبی؛ ما منهم أحد يأخذ إلا من مشكاة خاتم النبيين؛ وإن تأخر وجود طينته؛ فإنه بحقيقته موجود وهو قوله كنت نبيا وآدم بين الماء والطين.**

ترجمہ

ابن عربی جس نے الفصوص الحکم لکھی ہے وہ اللہ تعالی کی مخلوق میں سب سے بڑا کافر ہے۔

کہ اس نے اپنی کتاب الفتوحات میں لکھا ہے اور الفصوص میں لکھا ہے کہ اگر تو سمجھ لے جس بات کا میں نے اشارہ دیا ہے تو تجھے علم نافع ملے گا، وہ یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسی علیہ السلام تک سارے نبی خاتم الانبیاء ﷺ سے فیض حاصل کرتے



www.waseemziyai.com

رہے ہیں، اگر چہ رسول اللہ ﷺ کا وجود طینت موخر ہے، لیکن حقیقت میں موجود تھے آپ کے اس فرمان کے سبب کہ میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

(الصواعق المرسلة الشهابية على الشبه الداحضة الشامية: سليمان بن سحمان بن مصلح بن حمدان (۲۷)

## کیا حضرت مجدد الف ثانی بھی مسلمان نہیں؟

وقال الشيخ أحمد السرهندى إمام الطريقة النقشبندية المجددية فى بيان منزلة الشيخ نقشبند، بل فى بيان منزلته نفسه أيضا.

(كثيرا ما يعرج بى فوق العرش المجيد، ولقد عرج بى مرة، فارتفعت فوقه بقدر ما بين مركز الأرض وبينه رأيت شاه نقشبند رضى الله عنه)

لقد رأيت عجائب من الكرامات وغرائب من المكاشفات والاطلاع على المغيبات التى سجلتها النقشبندية حول إمامهم نقشبندذكر النقشبندية فى مناقب إمامهم نقشبند أنه قال: (إن التعلق بالسوى حجاب عظيم للسالك)

ثم أنشد يقول: إن التعلق بالسوى أقوى حجاب والتخلص منه فاتحة الوصول

فقال بعض مريديه: لقد خطر ببالى ساعتئذ أن التعلق بالإيمان والإسلام أيضا كذلك؟ فالتفت الشيخ نقشبند بالحال إلىّ وتبسم، ثم قال: (أما سمعت قول الحلاج قدس الله سره وروحه (هل روح الملحد الكافر مقدسة) كفرت بدين الله والكفر واجب لدى وعند المسلمين قبيح.

ملا شمس الدین افغانی نے حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند مکاشفات نقل کرنے کے بعد لکھا ہے

قلت: لو ثبت هذا على نقشبند وصح عنه، فلا أشك فى أنه من كبار الملاحدة الزنادقة الكفرة بدين الله عز وجل، ومن أتباع الحلاج إمام الملاحدة الزنادقة الحلولية الاتحادية، فضلا عن أن يكون وليا من أولياء الله.

ترجمہ

میں کہتا ہوں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ کچھ کہا گیا ہے یہ نقشبندیہ نے ہی کہا ہے تو مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے یہ نقشبندی بہت بڑے ملحد اور زندیق اور کافر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دن کے منکر ہیں اور حلاج کے پیروکار ہیں اور بے دینوں زندیقوں اور حلولیوں اتحادیوں کے امام ہیں چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہوں۔

(جهود علماء الحنفية فى إبطال عقائد القبورية: أبوعبدالله شمس الدين بن محمد بن أشرف بن قيصر الأفغانى (۲:۷۵۴)

یہ کلام اس نے حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق کیا ہے، ان کے اقوال نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ یہ تو مسلمان نہیں ہیں ولی کیسے ہو سکتے ہیں۔ اب بتائیں کیا یہ لوگ اس حقدار ہیں کہ ان کو مسلمان کہا جائے یا ان کو منصف کہا جائے۔

## حضرت مجدد الف ثانی کے کلام کو ’’خرافات‘‘ سے تعبیر کرنا

من أطرف القصص ما ذكره أحمد الفاروقى السرهندى فى كتابه المنتخبات أنه رأى الخضر وإلياس

www.waseemziyai.com

عليهما السلام حضرا عنده في حلقة الدرس وأن الخضر قال له إنهما من عالم الأرواح وأنهما يتشكلان بما شاء ا من الصوروأنه أى السرهندى هذا سأل الخضر هل تصلون بمذهب الشافعي فقال له الخضر لسنا مكلفين بالشرائع ولكن لأن قطب الزمان الشافعي فنحن نصلي وراء ه على مذهبه الشافعي ويعلن السرهندى على ذلك فيقول إن كمالات الولاية مختصة بالمذهب الشافعي، وأما كمالات النبوة فهى من اختصاص المذهب الحنفي ولذلك عندما ينزل عيسى بن مريم فإنه يصلي ويعمل بالمذهب الحنفي وإليك نص أحمد السرهندى فى هذه الخرافات.

ترجمہ

نجدی ملاعبدالرحمٰن بن عبدالخالق الیوسف نے لکھا ہے:

کہ وہ قصے جواحمد الفاروقی السرہندی نے اپنی کتاب ''المنتخبات'' میں لکھا ہے کہ انہوں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ان کی مجلس میں موجود ہیں اور خضر علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ ہم دونوں عالم ارواح سے آئے ہیں اور ہمیں یہ طاقت دی گئی ہے کہ جس صورت میں چاہیں متشکل ہو سکتے ہیں، اور سرہندی نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا آپ مذہب شافعی کے موافق نماز ادا کرتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم شرع کے مکلف نہیں ہیں لیکن قطب زمانہ شافعی مذہب رکھتا ہے اس لئے ہم اس کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں اور سرہندی نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ کمالات ولایت مذہب شافعی کے ساتھ خاص ہیں اور کمالات نبوت مذہب حنفی کے ساتھ خاص ہیں۔ اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو مذہب حنفی کے مطابق عمل کریں گے۔

یہ ہیں وہ خرافات جو احمد سرہندی نے بیان کی ہیں۔

(الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنۃ: عبدالرحمٰن بن عبدالخالق الیوسف: ۱۳۶) مکتبۃ ابن تیمیۃ، الکویت

یہ ملا اتنا جاہل ہے کہ اس کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ المنتخبات کس کی کتاب ہے جو اتنا بڑا جاہل اور اندھا ہو وہ کتاب لکھنے بیٹھ جائے اور اولیاء اللہ کا اتنا بڑا دشمن ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے ذلیل فرماتا ہے۔

اب آپ نے یہ کلام پڑھ لیا ہے کہ اس نے کیسے حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کلام کو خرافات کا نام دیا ہے نعوذ باللہ من ذلک۔

## الشیخ احمد التیجانی کے متعلق ڈاکٹر غالب کہتا ہے

أحمد التجانى من فاس بالمغرب المتوفى سنة ١٢٣٠ ) فإنه كاذب مفتر.

ڈاکٹر غالب بن علی عواجی نے لکھا ہے کہ شیخ احمد التیجانی (جو کہ فاس کے رہنے والے تھے) او رہ کاذب اور مفتری تھے۔

(فرق معاصرۃ تنتسب إلی الإسلام وبیان موقف الإسلام منہا: غالب بن علی عواجی (۳: ۱۷)

## جو کسی کو غوث کہے وہ مشرک ہے؟

إن لفظ الغوث والغياث لا يستحقه إلاّ الله تعالى فهو غيّاث المستغيثين وعليه فلا يجوز لأحد الاستغاثة



www.waseemziyai.com

بغیره، لا بملک مقرب ولا نبی مرسل، ومن زعم أن أهل الأرض يرفعون حوائجهم التی يطلبون بها كشف الضر عنهم إليهم ونزول الرحمة بهم فهو كاذب ضال مشرك.

ترجمہ

بے شک لفظ غوث اور اغیاث سوائے اللہ تعالی کے کسی کے لئے بولنا جائز نہیں ہے، وہ غیاث المستغیثین ہے، پس کسی سے بھی استغاثہ جائز نہیں ہے نہ کسی ملک مقرب سے اور نہ ہی نبی مرسل سے اور جس نے بھی یہ گمان کیا کہ اہل زمین سے کوئی ان کی حاجت پوری کرسکتا ہے یا ان کی کوئی پریشانی دور کرسکتا ہے تو جھوٹا، گمراہ اور مشرک ہے۔

(موسوعۃ الفرق المنتسبۃ للاسلام: مجموعۃ من الباحثین باشراف الشیخ علوی بن عبد القادر السقاف (۶:۴۷۲)

کیا ساری امت مسلمہ مشرک اور کافر ہے؟

## امام ابن الحاج المتوفی سنہ (۷۳۷ھ) کو مشرک قرار دیا

ملا شمس الدین افغانی نے حضرت امام ابن الحاج رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے توسل اور استعانت کو جائز قرار دیا ہے اور اس کے ماننے والے بت پرست ہیں۔

وقال ابن الحاج المتوفى (۷۳۷ھ) فی آداب الزيارة، وتبعه كثير من خلطائه الوثنية.

ثم يتوسل بالأنبياء عليهم السلام إلى الله فی قضاء حوائجه ويستغيث بهم، ويطلب منهم الحوائج، ولا سيما رسول الله صلى الله عليه وسلم، فإنه لا يخيب من استعان به، أو استغاث به، فإنه قطب دائرة الكمال، وعروس المملكة، فمن توسل به، أو استغاث به، أو طلب منه حوائجه، فلا يرد ولا يخيب، والزائر يشعر نفسه بأنه واقف بين يديه عليه الصلاة والسلام كما هو فی حياته، إذ لا فرق بين موته وحياته فی مشاهدته لأمته، ومعرفته بأحوالهم، ونياتهم، وخواطرهم، وذلک جلی عنده، لا خفاء فيه.

ترجمہ

ابن الحاج المتوفی سنہ (۷۳۷ھ) نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ کی حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے کہا ہے اور اس کی پیروی کرنے والے بت پرست ہیں۔ (وہ عبارت یہ ہے جس کی وجہ سے اس نے اتنی بڑی بات کردی: فقیر قادری)

پھر وہ زائر انبیاء کرام علیہ السلام کے وسیلہ سے اللہ تعالی کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرے اور ان کے توسل سے اللہ تعالی سے مدد مانگے۔ اور خاص طور پر وہ رسول اللہ ﷺ کے توسل سے دعا کرے کیونکہ آج تک کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹا جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کے توسل سے مانگا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ دائرہ کمال کے قطب ہیں اور عروس مملکت ہیں، جس نے بھی رسول اللہ ﷺ کے توسل سے مانگا ہے یا رسول اللہ ﷺ سے استغاثہ کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ سے اپنی حاجت طلب کی ہے نہ تو وہ خالی ہاتھ لوٹا ہے اور نہ ہی وہ رسوا ہوا ہے، اور زائر یہ ذہن میں رکھے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسے ہی حاضر ہے جیسے وہ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارک میں حاضر ہوا ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی وصال شریف سے پہلی اور بعد والی حیات میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ جیسے اس



www.waseemziyai.com

وقت اپنی امت کا مشاہدہ فرما رہے تھے اسی طرح ابھی فرما رہے ہیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے احوال سے اس وقت واقف تھے اسی طرح اب بھی واقف ہیں یہاں تک کہ ان کے دل کے خطرات تک سے بھی واقف ہیں، رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہر چیز واضح ہے کوئی خفاء نہیں ہے۔

(جھود علماء الحنفیۃ فی إبطال عقائد القبوریۃ: أبو عبداللہ شمس الدین بن محمد بن أشرف بن قیصر الأفغانی (۲:۱۰۱۷)

## جو "غوث اعظم" کہے وہ دنیا کا بڑا مشرک ہے

حتی قالوا فلان يتصرف فی العالم.

كقولهم عن عبد القادر الجيلانی رحمه الله عبد القادر الجيلانی المتصرف فی الأكوان وكوصفهم له بأنه الغوث الأعظم وقولهم إذا وقعت فی ضيق فناد مشايخ الطريق.

ولا يَشُكَّنَّ عاقل فی أن مثل هذه الاعتقادات شرك أكبر مخرج من الملة ولو لم تكن هذه شركا فليس على الأرض شرك، بل لقد فاق هؤلاء أدعياء الإسلام أصحاب الجاهلية الأولى فی شركهم وكفرهم.

ترجمہ

نواب صدیق حسن بھوپالی قنوجی کی یہ عبارت کہ یہاں تک کہ یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں ولی اللہ جہان میں تصرف کرتا ہے کے حاشیہ پر لکھا گیا ہے کہ جیسے یہ لوگ کہتے ہیں کہ عبدالقادر الجیلانی سارے جہاں میں تصرف فرماتے ہیں اور اسی طرح ان کا یہ کہنا کہ عبدالقادر الجیلانی غوث اعظم ہیں اور یہ لوگ پریشانیوں میں ان کو پکارتے ہیں۔

اس بات میں کوئی بھی عقل والا شک نہیں کرے گا کہ اس طرح کے عقائد ونظریات شرک اکبر ہیں اور یہی نظریہ انسان کو دین سے خارج کر دیتا ہے اور اگر یہ شرک نہیں ہے تو پھر دنیا میں کوئی بھی شرک نہیں ہے بلکہ ان کا شرک تو دور جاہلیت کے مشرکوں سے بھی بڑا ہے۔ اور یہ ان سے بھی بڑے کافر ہیں۔

(قطف الثمر فی بیان عقیدۃ أہل الأثر: أبو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف اللہ الحسینی البخاری القِنَّوجی (۱۰۴)

# دوسری فصل

## لفظ غوث کی تحقیق

### علامہ السید الشریف الجرجانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

القطب: وقد يسمى غوثا باعتبار التجاء الملهوف إليه، وهو عبارة عن الواحد الذی هو موضوع نظر الله فی كل زمان أعطاه الطلسم الأعظم من لدنه، وهو يسری فی الكون وأعيانه الباطنة والظاهرة سريان الروح فی الجسد، بيده قسطاس الفيض الأعم، وزنه يتبع علمه، وعلمه يتبع علم الحق، وعلم الحق يتبع



www.waseemziyai.com

الـماهيات الغير المجعولة، فهو يفيض روح الحياة على الكون الأعلى والأسفل، وهو على قلب إسرافيل من حيث حصته الـملكية الحامل مادة الحياة والإحساس لا من حيث إنسانيته، وحكم جبرائيل فيه كحكم النفس الناطقة في النشأة الإنسانية، وحكم ميكائيل فيه كحكم القوة الجاذبة فيها، وحكم عزرائيل فيه كحكم القوة الدافعة فيها.

ترجمہ

قطب کو اس اعتبار سے کہ غمگین و پریشان حال شخص اس کی پناہ لیتا ہے اور اس سے فریاد کرتا ہے غوث بھی کہا جاتا ہے، قطب (غوث) وہ فرد واحد ہے جو ہر وقت اللہ تعالی کی نگاہ کا مرکز ہوتا ہے اور اللہ تعالی نے اس کو اپنی طرف سے طلسم اعظم عطا کیا ہوتا ہے اور وہ کائنات اور موجودہ ظاہرہ اور باطنہ میں اس طرح سرایت کرتا ہے جس طرح روح کی بدن میں سرایت ہوتی ہے، اس کے قبضہ میں فیض عام کا ترازو ہوتا ہے۔ اس ترازو کا وزن قطب کے علم کے تابع ہوتا ہے اور قطب کا علم، علم حق کے تابع ہوتا ہے اور علم حق ماہیات غیر مجعولہ کے اور قطب روح حیات کو کون اعلی واسفل میں فیضان فرماتا ہے اور وہ اس حیثیت سے کہ اس کا حصہ ملکیہ جو مادہ حیات واحساس کا حامل ہے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے اور اس کے قلب کا حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہونا اپنی انسانی حیثیت سے نہیں ہوتا اور غوث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حکم نشاۃ انسانیہ میں نفس ناطقہ کی مانند ہوتا ہے اور میکائیل علیہ السلام کا حکم نشاۃ ثانیہ میں قوت جاذبہ کے حکم کی مانند ہوتا ہے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کا حکم اس میں نشاۃ ثانیہ میں قوت دافعہ کے حکم کی مانند ہوتا ہے۔

(کتاب التعریفات: علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی: ۱۷۷) دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

## غوث کون؟

الغوث: هو القطب حينما يُلتجأ إليه، ولا يسمى في غير ذلك الوقت غوثًا.

ترجمہ

غوث قطب ہی کو کہتے ہیں: جس وقت اس سے فریاد کی جاتی ہے اور اس کی پناہ لی جاتی ہے اس وقت کے علاوہ اسے غوث نہیں کہا جاتا۔

(کتاب التعریفات: علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی: ۱۶۳)

## قطبیت کبری کیا ہے؟

القطبية الكبرى: هي مرتبة قطب الأقطاب، وهو باطن نبوة محمد عليه السلام، فلا يكون إلا لورثته؛ لاختصاصه عليه بالأكملية، فلا يكون خاتم الولاية، وقطب الأقطاب الأعلى باطن خاتم النبوة.

ترجمہ

قطبیت کبری قطب الاقطاب کا مرتبہ ہے اور قطب الاقطاب رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا باطن ہے، اس لئے یہ مرتبہ صرف رسول اللہ ﷺ کے وارثوں کو حاصل ہوتا ہے کیونکہ اکملیت کی بنا پر یہ مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہی مختص ہے لھذا خاتم الولایت اور قطب

www.waseemziyai.com

الاقطاب صرف خاتم النبوۃ ہی کے باطن پر ہوگا۔

(کتاب التعریفات: علی بن محمد بن علی الزین الشریف الجرجانی: ۱۷۸)

## قطب کو قطب کیوں کہا جاتا ہے؟

حضرت امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

**الاقطاب جمع قطب ووزن قفل وھوفی اصطلاحھم الخیلفۃ الباطن وھوسید اھل زمانہ سمی قطبالجمعہ لجمیع المقامات والاحوال ودورانھاعلیہ ماخوذ من قطب الرحی الحدیدۃ التی تدورعلیھا.**

ترجمہ

اقطاب قطب کی جمع ہے، جو قفل کا ہم وزن ہے، اور قطب صوفیاء کرام کی اصطلاح میں خلیفہ باطن کو کہا جاتا ہے اور وہ اپنے زمانے والوں کا سردار کہا جاتا ہے اور اس کو قطب اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ ولایت کے تمام مقامات واحوال کا جامع ہوتا ہے اور جمیع مقامات واحوال اس سے دائر ہوتے ہیں اور یہ لفظ (قطب الرحی) سے ماخوذ ہے قطب الرحی چکی کی لوہے والی اس کیل کو کہا جاتا ہے جس پر چکی گھومتی ہے۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۲۶۷)

## شیخ عبدالرزاق القاشانی کے نزدیک قطب کی تعریف

**القطب فی اصطلاح القوم اکمل انسان متمکن می مقام الفردیۃ تدورعلیہ احوال الخلق .**

ترجمہ

اصطلاح قوم میں قطب سے مراد وہ کامل ترین انسان ہے جو مقام فردیت پر متمکن ہو اور مخلوق کے احوال اس پر دائر ہوتے ہوں۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۲۶۵)

اس تعریف کے بعد قطب کی دو نسبتوں کا تذکرہ کر کے دونوں کا الگ الگ مقام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

## دو نسبتیں یہ ہیں

**وھو اماقطب بالنسبۃ الی مافی عالم الشھادۃ من المخلوقات یستخلف بدلاعنہ عندموتہ من اقرب الابدال منہ فحینذ یقوم مقام بدل ھواکمل الابدال .**

**اماقطب بالنسبۃ الی جمیع المخلوقات فی عالم الغیب والشھادۃ ولایستخلف بدلامن الابدال والایقوم مقامہ احد من الخلائق وھو قطب الاقطاب المتعاقبۃ فی عالم الشھادۃ لایسبقہ قطب ولایخلفہ آخر وھوالروح المصطفوی ﷺ المخاطب لولاک لماخلقت الافلاک .**

ترجمہ

پس اگر وہ عالم الشہادت میں موجود مخلوقات کی نسبت قطب ہو تو پھر اس کے وصال کے وقت اس کے قریب ترین بدل (ابدال کا واحد) کو اس کا خلیفہ بنایا جاتا ہے، اور اس وقت اس کا قائم مقام بدل تمام ابدال میں کامل ترین بدل ہوتا ہے۔



www.waseemziyai.com

اور وہ ہستی جو عالم غیب وشہادت دونوں میں موجود تمام مخلوقات کی نسبت قطب ہے، اس ہستی کا نہ ابدال میں سے کوئی خلیفہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی خلائق میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوسکتا ہے، اور وہ ذات عالم الشہادت میں یکے بعد دیگرے مقام قطبیت پر فائز ہونے والے اقطاب کے لئے بھی قطب ہے اور اس شخصیت سے پہلے بھی کوئی قطب نہیں ہوسکا، اور نہ ہی اس کے بعد آسکتا ہے اور وہ قطب الاقطاب روح مصطفوی ﷺ ہے، جنہیں لولاک لما خلقت الافلاک کے ساتھ مخاطب فرمایا گیا ہے۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۲۶۵)

## امام الشعرانی کا سوال اور سیدی خواص کا جواب

**فقلت علامة شيخنا فهل يشترط ان يكون القطب من اهل البيت كماقال بعضهم ؟ فقال : لايشترط ذالك لانهاطريق وهب يعطيهاالله تعالى لمن يشاء فتكون الاشراف وغيرهم .**

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدی علی خواص سے عرض کیا کہ کیا قطب کا اہل بیت سے ہونا شرط ہے جس طرح بعض لوگ کہتے ہیں؟ تو میرے شیخ سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: قطب اہل بیت سے ہو یہ ضروری نہیں ہے کیونکہ یہ ایک وہبی اور عطائی مرتبہ ہے یہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہے نواز دیتا ہے، اس لئے قطب سید اور غیر سید دونوں میں سے ہوسکتا ہے۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۲۷۴)

## قطب اور غوث کیسے بنتا ہے؟

**قال الرفاعي رضي الله عنه: إذا أراد الله أن يرقي عبداً إلى مقامات الرجال كلفه بأمر نفسه أولاً، فإذا أدب نفسه واستقامت معه، كلفه بأهله فإن أحسن إليهم وساسهم، كلفه بأهل بلده، فإن أحسن إليهم وساسهم، كلفه جهةً من البلاد، فإن هو نصحهم، وساسهم، وأصلح سريرته مع الله، كلفه رتبة ما بين السماء والأرض، فإن لله خلقاً لا يعلمهم إلا اللهُ، ثم لا يزال يرتفع من سماء إلى سماء حتى يرتفع ويصل إلى محل القطب الغوث، وهناك يطلعه الله على بعض غيبه.**

ترجمہ

سیدی احمد رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ترقی دینا چاہتا ہے تو اس کو اس کی ذات کے معاملہ میں مکلف بناتا ہے، پس جب وہ اپنے نفس کی اصلاح کر لیتا ہے اور اس پر استقامت اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گھر والوں کے معاملات کا مکلف بنا دیتا ہے، بس جب وہ ان کے ساتھ نیکی کرتا ہے اور ان کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے شہر کے لوگوں کی ذمہ داری عائد کر دیتا ہے، جب وہ شخص ان کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے اور ان کی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرے بلاد کے لوگوں کی خدمت اس کے ذمہ لگا دیتا ہے، جب وہ ان کے ساتھ بھی خیر خواہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے لئے خاص کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو آسمان وزمین کے مابین جتنے ہیں ان کی خدمت کا مکلف بنا دیا جاتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ کی اتنی مخلوق



www.waseemziyai.com

ہے کہ انکو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا، پھر وہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک ترقی کرتا رہتا ہے اور وہ غوث اور قطب کے درجے تک پہنچ جاتا ہے، اور جب یہاں پہنچتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بعض غیب پر اطلاع دیتا ہے۔

(البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید: أبو العباس أحمد بن محمد بن المهدی بن عجیبة الحسنی الأنجری الفاسی الصوفی (۲:۴۴۳)

## غوث ہر دور میں ہوتا ہے

امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

**لا یخلو الزمان من عارف بجمیع ذلک وهو الوارث المحمدی ویسمی الغوث وقطب الأقطاب والمظهر الأتم ومظهر الاسم الأعظم إلی غیر ذلک.**

ترجمہ

زمانہ کبھی بھی اللہ تعالی کے عارف سے خالی نہیں رہا اور وہی وارث محمدی ہوتا ہے، اور اسی کو غوث، قطب الاقطاب کہتے ہیں اور مظہر اتم اور مظہر الاسم الاعظم وغیرہ کہا جاتا ہے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی: شهاب الدین محمود بن عبد الله الحسینی الألوسی (۷:۴۵۳)

## غوث ایک ہی ہوتا ہے

حضرت سیدنا ذوالنون مصری فرماتے ہیں

**وقال ذو النون المصری رحمه الله تعالی النقباء ثلاثمائة والنجباء سبعون والأبدال أربعون والأخیار سبعة والعمدة أربعة والغوث واحد**

ترجمہ

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں اور غوث ایک ہوتا ہے۔

(شرح الشفا: علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (۱:۷۷۳)

# تیسری فصل

## غوث اعظم کا جاہ جلال

### حضرت محمد بن ابو القاسم الشریف فرماتے ہیں

کہ قطب الاقطاب یعنی غوث وقت کے جاہ وجلال اور رعب ودبدبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں قطب الاقطاب بڑے دبدبے اور بڑے جلال کا مالک ہوتا ہے، عالم اقطاب کو اس کے سامنے دم مارنے کی بھی ہمت نہیں ہوتی، اس کے حضور ذرا سی بھی حرکت


www.waseemziyai.com

اور بے ضابطگی سے نعمت روحانی سلب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، اس لئے وہ اس کا بے حد احترام کرتے ہیں، اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس کو چاہتے ہیں، کیونکہ ان کی باطنی ترقی اور عروج کا دارومدار اسی کے نگاہ کرم پر ہوتا ہے، اس کی ایک نظر عنایت بیڑا پار لگا دیتی ہے، اور امن کے کنول کو پھلا اور مہکا دیتی ہے۔

## حضرت سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ

ان اولیاء یحترمون القطب احتراما کبیرا حتی انهم اذا حضر القطب فی الدیوان لایقدر احدهم ای یحرک شفته السفلی فانه لو فعل ذلک یخاف علی نفسه من سلب الایمان فضلامن شئی آخر .

ترجمہ

اولیاء کرام حضرت قطب الاقطاب کا بے حد احترام کرتے ہیں، جب وہ دیوان خاص میں تشریف لاتا ہے تو کسی کی مجال نہیں ہوتی کہ ہونٹ بھی ہلا سکے، اور بات تو الگ رہی اتنی جرات کرنے سے ایمان سلب ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

## امام ابن حجر عسقلانی اور دیگر اولیاء کرام فرماتے ہیں

القطب  بیایعه العالم کله و من جملة یبایعه الملائکة .

ترجمہ

اور تمام جہاں قطب کی بیعت کرتے ہیں، یہاں تک کہ فرشتے بھی۔

## حضرت حاتمی نے اپنا تجربہ اور مشاہدہ یوں بیان کیا ہے

هو واحد الزمان ویبایعه العالم کله حتی الجن .

ترجمہ

قطب الاقطاب اپنی ذات وحیثیت میں یکتائے روزگار رہتا ہے، تمام عالم اس کی بیعت کرتے ہیں حتی کہ جنات بھی۔

اس وضاحت کا حاصل یہ ہے کہ قطب الاقطاب زمرہ اولیاء میں خاص حیثیت وفوقیت کا مالک ہوتا ہے، اس کی وجہ اور حکمت کیا ہے ،اس قدر تشریح کی جاتی ہے۔

## رسول اللہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے

أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ الْجَوْهَرِيُّ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، قَالَ:سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:الْخِلَافَةُ بَعْدِي ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا.

ترجمہ

ہمیں ابویعلی نے خبر دی، ہمیں علی بن الجعد الجوہری نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں حماد بن سلمہ نے سعید بن جمہان سے، انہوں نے حضرت سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بعد خلافت تیس سال تک رہے گی، پھر ملوکیت اپنے قدم جمائے گی۔

(صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التمیمی، أبو حاتم، الدارمی، البُستی (۱۵:۳۹۴)



www.waseemziyai.com

رسول اللہ ﷺ کے بعد چاروں خلفاء راشدین نے منہاج نبوت پر خلافت کا نظم ونسق چلایا، اور نبوی صراط مستقیم سے ایک بال برابر بھی ادھر ادھر نہ ہونے دیا، جب حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ہوا تو تیس سال پورے ہونے میں چھ ماہ باقی تھے، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے بعد ان کے بڑے شہزادے حضرت حسن مجتبی رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے، اور چھ ماہ پورے آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں خطوط پر خلافت چلائی، پھر اس ظاہری خلافت سے دستبردار ہوگیے، اس طرح تیس سال کے بعد خلافت علی منہاج النبوت ختم ہوگئی، اور ملوکیت نے اس کی جگہ اپنے پنجے گاڑ دیئے، تیس سال تک یہ خلافت اپنی ظاہری شکل میں قائم رہی لیکن اس کے بعد اس نے روحانی صورت اختیار کرلی، اور آج تک اسی صورت میں جلوہ گری جاری وساری اور قائم ہے، اور قیامت تک قائم ودائم رہے گی، اور جو شخص اس خلافت کے منصب پر فائز ہو وہ قطب الاقطاب غوث ہوتا ہے، کیونکہ ہر قطب یہ منصب حاصل نہیں کرسکتا، اس لئے قطب الاقطاب کی وہ دل وجان سے اطاعت کرتا ہے، اور اسے اپنا آقا ومقتدی نہیں سمجھتا بلکہ اپنے آپ کو اس کا غلام وخادم کہلانے میں فخر وانبساط محسوس کرتا ہے، خلافت علی منہاج النبوت کے روحانی منصب کے سربراہ ہونے کے علاوہ قطب الاقطاب کی افضلیت وبزرگی کی ایک وجہ اور بھی ہے اور اس کا تعلق اس کے دل کی وسعت اور اس میں موجود نور ایمان وبصیرت کے ساتھ ہے۔

## حدیث قدسی

اللہ تعالی فرماتا ہے

**ماوسعنی ارضی ولاسمائی ووسعنی قلب عبدی المومن .**

## ترجمہ

میں زمین وآسمان میں نہ سماسکا، لیکن اپنے بندہ مومن کے دل میں سما گیا ہوں۔

دل میں سمانے کا مطلب یہ نہیں کہ خدا اس میں حلول کرگیا ہے، اللہ تعالی اس سے بلند وپاک ہے، اور اسلامی تعلیمات میں اس نوع کی کسی بات کا تصور تک موجود نہیں ہے بلکہ ایسے بے سروپا نازیبا اور توہماتی تصورات کی حوصلہ شکنی اور بیخ کنی کی گئی ہے، دل میں سمانے کا مطلب یہ ہے کہ تسلیم ورضا بن جانے والے صفا پیشہ اور وفا شعار ولی کامل کا دل اللہ تعالی کی محبت اور رضا کے نور سے معمور وآباد ہوجاتا ہے، اس میں معرفت وہدایت کے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں، اور وہ عشق صادق کے باعث جمال الہی کا ہر آن مشاہدہ کرنے لگ جاتا ہے، اس کا دل حسن حقیقی کی لازوال تنویروں اور عشق سرمدی کے لافانی انوار وتجلیات کا مرکز بن جاتا ہے، اور عالم قدس کے نورانی پیکر واقعتاً اس کا طواف کرنے لگ جاتے ہیں، اور اسے حریم جاناں کا درجہ دے دیتے ہیں۔

(غوث وقطب القاب کی شرعی حیثیت از شیخ محمد فرید حفظہ اللہ: ۱۳۲،۱۳۶) زاویہ پبلشرز لاہور پاکستان

www.waseemziyai.com

# چوتھی فصل

## غوث رہتا کہاں ہے؟

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں

حَدَّثَنَا عبید الله بن محمد العیشی، قَالَ:سمعت الکتانی، یقول:النقباء ثلاث مائة، والنجباء سبعون، والبدلاء أربعون، والأخیار سبعة، والعمد أربعة، والغوث واحد، فمسکن النقباء المغرب، ومسکن النجباء مصر، ومسکن الأبدال الشام، والأخیار سیاحون فی الأرض، والعمد فی زوایا الأرض، ومسکن الغوث مکة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة ابتهل فیها النقباء، ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخیار، ثم العمد، فإن أجیبوا وإلا ابتهل الغوث؛ فلا یتم مسألته حتی تجاب دعوته.

ترجمہ

ہمیں عبیداللہ بن محمد العیشی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی الکتانی سے سنا وہ فرماتے تھے: نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں، اور غوث ایک ہوتا ہے۔

پس نقباء کا مسکن مغرب ہوتا ہے، نجباء کا مسکن مصر ہوتا ہے، اور ابدال کا مسکن شام ہوتا ہے، اور اخیار ساری زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور عمد زمین کے کونوں میں ہوتے ہیں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہوتا ہے، جب کوئی امر عامہ سے مسئلہ پیش آئے تو نقباء اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، پھر نجباء عرض کرتے ہیں، پھر ابدال عرض کرتے ہیں، پھر اخیار عرض کرتے ہیں، پھر عمد عرض کرتے ہیں اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اللہ تعالی کی بارگاہ میں رو کر عرض کرتا ہے، ابھی مسئلہ پورا عرض بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرما لیتا ہے۔

(تاریخ بغداد: أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (۴:۱۲۷)

(مشیخة شرف الدین الیونینی: علی بن محمد بن أبی الحسین أحمد بن عبداللہ بن عیسی بن أحمد بن محمد الیونینی البعلی: ۴۷)

کیا غوث ہمیشہ مکہ مکرمہ میں رہتا ہے؟

علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

والظاهر انه باعتبار البعض اوقاتها او اغلبها.

ترجمہ

اور ظاہر یہ ہے کہ ان مقامات کا غوث کا مسکن ہونا بعض اوقات کے اعتبار سے ہے یا اغلب کے اوقات کے۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۲۷۴)

یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ غوث ہمہ وقت مکہ مکرمہ میں ہی رہے بلکہ غوث یا بعض اوقات وہاں رہتا ہے یا پھر اکثر وہاں



www.waseemziyai.com

رہتا ہے۔آگے ہم حضرت سیدی امام الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا سوال وجواب ملاحظہ فرمائیں اس مسئلہ کی مزید وضاحت ہو جائے گی۔

## سیدی علی خواص سے سوال اور آپ کا جواب

قال الامام عبدالوهاب الشعراني رحمة الله تعالىٰ عليه سئلت شيخناسيدى على خواص رضى الله عنه :هل القطب يقيم بمكة دائماً كمايقال ؟

فاجاب سيدى على الخواص رضى الله عنه :قلب القطب طواف بحضرة الحق تعالى لايخرج من حضرته كمايطوف الناس بالبيت الحرام فهو يشهد الحق تعالى فى كل جهته ،اماجسده فلايختص بمكة وغيرهابل هو حيث شاء الله تعالى .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ سے عرض کیا:حضور!یہ فرمائیں کہ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہے اور وہ وہیں رہتا ہے، کیا غوث ہمیشہ وہیں رہتا ہے؟

حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قطب یعنی غوث کا دل تو ہمیشہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے اور اس کی بارگاہ کا طواف کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ حرم کعبہ کا طواف کرتے ہیں، اور قطب کا دل ہر وقت ہر جہت سے مشاہدہ حق میں مصروف رہتا ہے ،باقی رہی بات اس کے جسم کی وہ مکہ کے ساتھ خاص نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور مکان کے ساتھ خاص ہے کہ اس نے وہاں ہی رہنا ہے بلکہ جہاں اللہ تعالی چاہتا ہے وہاں اس کو رکھتا ہے۔

(رسائل ابن عابدین الامام ابن عابدین شامی (۲:۴:۲۷)

## امام عبدالروف المناوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

الأبدال وردت فى عدة أخبار منها ما يصح وما لا وأما القطب فورد فى بعض الآثار .

ترجمہ

الابدال کا لفظ متعدد اخبار صحیح اور غیر صحیح میں ہے آیا ہے اور باقی رہا قطب کا لفظ تو یہ بھی بعض آثار میں مروی ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر: زین الدین محمد المدعو بعبد الروف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم المناوی القاہری (۳:۱۵۹)

## منکرین کو امام السیوطی کا جواب

فَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ بَعْضِ مَنْ لَا عِلْمَ عِنْدَهُ إِنْكَارُ مَا اشْتُهِرَ عَنِ السَّادَةِ الْأَوْلِيَاءِ مِنْ أَنَّ مِنْهُمْ أَبْدَالًا وَنُقَبَاءَ وَنُجَبَاءَ وَأَوْتَادًا وَأَقْطَابًا، وَقَدْ وَرَدَتِ الْأَحَادِيثُ وَالْآثَارُ بِإِثْبَاتِ ذَلِكَ فَجَمَعْتُهَا فِي هَذَا الْجُزْءِ لِتُسْتَفَادَ وَلَا يُعَوَّلُ عَلَى إِنْكَارِ أَهْلِ الْعِنَادِ وَسَمَّيْتُهُ" الْخَبَرُ الدَّالُّ عَلَى وُجُودِ الْقُطْبِ وَالْأَوْتَادِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَبْدَالِ" وَاللَّهُ الْمُوَفِّقُ.

ترجمہ

اولیاء کبار سے یہ جو مشہور ہے کہ ان میں سے کچھ ابدال کچھ نجباء ونقباء اور اوتاد واقطاب ہیں، مجھے بعض بے علم یعنی جاہل لوگوں



www.waseemziyai.com

کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ وہ اس بات کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ احادیث وآثار اس کے اثبات پر وارد ہیں، پس میں نے وہ احادیث وآثار اس رسالے میں جمع کئے ہیں تا کہ ان سے استفادہ کیا جائے اور اہل عناد کے انکار کی پرواہ نہ کی جائے اور میں نے اس رسالے کا نام ہے " اَلْخَبَرُ الدَّالُّ عَلَى وُجُودِ الْقُطْبِ وَالْأَوْتَادِ وَالنُّجَبَاءِ وَالْأَبْدَالِ" رکھا ہے اور اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۹۱)

اس سے ثابت ہوا کہ جولوگ ان اصلاحات کا انکار کرتے ہیں اوران بزرگان کے وجود کا انکار کرتے ہیں ان کو امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جاہل اور اہل عناد کہتے ہیں۔لھذا آج جو دین کے دشمن اللہ تعالی کے اولیاء کا انکار کرتے ہیں ان کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

## حضرت امام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

فَأَقُولُ: وَرَدَ فِي ذَلِكَ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وأنس، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَوَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَأَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وأم سلمة رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَمِنْ مُرْسَلِ الحسن، وعطاء، وبكر بن خنيس، وَمِنَ الْآثَارِ عَنِ التَّابِعِينَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ مَا لَا يُحْصَى.

### ترجمہ

میں کہتا ہوں کہ اس بارے میں حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا مولاعلی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوداؤد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مرفوع وموقوف احادیث اور امام حسن رضی اللہ عنہ، حضرت عطاء، حضرت بکر، ابن خنیس سے مرسل احادیث اور تابعین اوران کے بعد کے علماء کرام سے بے آثار وارد ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۹۱)

## منکرین کو حضرت شاہ عبدالعزیز کا جواب

ابن تیمیہ کا کلام جو کہ منہاج السنہ وغیرہ کتابوں میں ہے اور اس کے بعض کلام سے نہایت ہی وحشت ہوتی ہے، خصوصا ان امور سے زیادہ وحشت ہوتی ہے جو اس نے اہل بیت کے حق میں تفریط کی ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے منع کیا ہے، اور غوث وقطب اور ابدال سے انکار کیا ہے، اور صوفیاء کرام کی تحقیر کی ہے۔

(فتاوی عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۴۴۸) ایچ ایچ سعید کمپنی کراچی پاکستان



www.waseemziyai.com

اب غور کریں حضرت سیدنا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے جو غوث وقطب اصطلاحات کا انکار کیا ہے مجھے اس سے وحشت ہوتی ہے، اب غیر مقلدین یا تو شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیمات پر عمل کریں یا پھر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لینا ترک کردیں۔ کیونکہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو غوث کہنے کے حق میں ہیں۔

## الشیخ زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

وَقَالَ الشَّیْخُ زَکَرِیَّا رَحِمَهُ اللَّهُ فِي رِسَالَتِهِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَى تَعْرِيفِ غَالِبِ أَلْفَاظِ الصُّوفِيَّةِ الْقُطْبُ، وَيُقَالُ لَهُ الْغَوْثُ هُوَ الْوَاحِدُ الَّذِي هُوَ مَحَلُّ نَظَرِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْعَالَمِ فِي كُلِّ زَمَانٍ، أَيْ نَظَرًا خَاصًّا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ إِفَاضَةُ الْفَيْضِ وَاسْتِفَاضَتُهُ، فَهُوَ الْوَاسِطَةُ فِي ذَلِكَ بَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَبَيْنَ عِبَادِهِ، فَيُقَسِّمُ الْفَيْضَ الْمَعْنَوِيَّ عَلَى أَهْلِ بِلَادِهِ بِحَسَبِ تَقْدِيرِهِ وَمُرَادِهِ، ثُمَّ قَالَ الْأَوْتَادُ أَرْبَعَةٌ مَنَازِلُهُمْ عَلَى مَنَازِلِ الْأَرْكَانِ مِنَ الْعَالَمِ، شَرْقٌ وَغَرْبٌ وَشَمَالٌ وَجَنُوبٌ، مَقَامُ كُلٍّ مِنْهُمْ مَقَامُ تِلْكَ الْجِهَةِ.
قُلْتُ: فَهُمُ الْأَقْطَابُ فِي الْأَقْطَارِ، يَأْخُذُونَ الْفَيْضَ مِنْ قُطْبِ الْأَقْطَابِ الْمُسَمَّى بِالْغَوْثِ الْأَعْظَمِ، فَهُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوُزَرَاءِ تَحْتَ حُكْمِ الْوَزِيرِ الْأَعْظَمِ، فَإِذَا مَاتَ الْقُطْبُ الْأَفْخَمُ، أُبْدِلَ مِنْ هَذِهِ الْأَرْبَعَةِ أَحَدٌ بَدَلَهُ غَالِبًا، ثُمَّ قَالَ: الْأَبْدَالُ قَوْمٌ صَالِحُونَ لَا تَخْلُو الدُّنْيَا مِنْهُمْ، إِذَا مَاتَ وَاحِدٌ مِنْهُمْ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ آخَرَ، وَهُمْ سَبْعَةٌ.

### ترجمہ

قطب کو غوث بھی کہا جاتا ہے اور غوث مخلوق میں سے وہ فرد واحد ہے جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی نگاہ خاص کا مرکز ہوتا ہے، فیض کے افاضہ اور استفاضہ کے لئے وہ خالق ومخلوق کے درمیان واسطہ ہوتا ہے، پس وہ دنیا والوں پر فیض معنوی اللہ تعالیٰ کی تقدیر وارادہ کے مطابق تقسیم کرتا ہے، اور فرماتے ہیں کہ اوتاد چار ہوتے ہیں جو دنیا کے چاروں کونوں شمال وجنوب اور مشرق ومغرب میں ہوتے ہیں۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

یہی وہ چار قطب ہیں جو قطب الاقطاب یعنی غوث اعظم سے فیض اخذ کرتے ہیں اور ان چاروں قطبوں کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسے وزیر اعظم کے تحت وزراء کا مرتبہ ہوتا ہے، جب غوث الاعظم وفات پا جاتا ہے تو ان میں سے ایک کو ایک اس کی جگہ غوث بنایا جاتا ہے، ان اقطاب کے بعد ان کا مرتبہ ہے جن کو ابدال کہا جاتا ہے، اور ابدال اللہ تعالیٰ کے وہ نیک اور صالح بندے ہیں جن سے دنیا خالی نہیں ہوتی، جب اقطاب میں سے کسی کا وصال ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ابدال میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ قطب بنا دیتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (۸:۳۴۴۲)

## امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ :ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالُوا :الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .قَالَ :لَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ، وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا،



www.waseemziyai.com

يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ، وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ، وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمِ الْعَذَابُ .

وفي رواية

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْأَبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ مِثْلُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا .

قَالَ اليافعي رَضِي الله عَنهُ قَالَ بعض العارفين وَالْوَاحد الْمَذْكُور فِي هَذَا الحَدِيث هُوَ القطب وَهُوَ الْغَوْث قَالَ بَعْضهم لم يذكر رَسُول الله صلى الله عليه وسلم.

ترجمہ

حضرت شریح بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کا ذکر ہو رہا تھا جبکہ وہ عراق میں مقیم تھے، تو اہل عراق نے کہا: اے امیر المومنین! ان کو برا بھلا کہیں تو حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہوں گے، جب ان میں سے کوئی دنیا سے چلا جائے گا تو اللہ تعالی اس کی جگہ دوسرا آدمی لے آئے گا، اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذریعے سے بادل برستے ہیں اور جن کے توسل سے دشمنوں پر فتح ونصرت طلب کی جاتی ہے اور اہل شام سے ان کے ذریعے عذاب کو ٹالا جاتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس آدمی ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دل پر ہوں گے، اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالی اہل زمین سے عذاب کو ہٹائے گا اور ان کو ابدال کہا جائے گا۔

امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ میں سے ایک کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہوتا ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا کہ اس ایک سے مراد قطب ہے اور یہی غوث ہے۔

(الفتاوی الحدیثیۃ: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، شہاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس: ۲۳۰)

## امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کلام

رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ شريح بن عبيد وَهُوَ ثِقَةٌ.

ترجمہ

اس حدیث شریف کے راوی ہیں صحیح حدیث کے راوی ہیں سوائے شریح کے اور بھی ثقہ ہیں۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۲۹۲)

## ابدال کی برکت سے کرم نوازی

حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُوقَالَ أبو نعيم: ثَنَا محمد بن أحمد بن الحسن ثَنَا محمد بن السرى القنطرى ثَنَا قيس بن إبراهيم بن قيس السامرى ثَنَا عبد الرحيم بن يحيى الأرمنى ثَنَا عثمان بن عمارة ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ منصور عَنْ إبراهيم عَنِ الأسود عَنْ عبد الله قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ



www.waseemziyai.com

وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَمِائَةٍ قَلْبُهُمْ عَلَى قَلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلَّهِ فِي الْخَلْقِ أَرْبَعُونَ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلَّهِ فِي الْخَلْقِ سَبْعَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلَّهِ فِي الْخَلْقِ خَمْسَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلَّهِ فِي الْخَلْقِ ثَلَاثَةٌ قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ مِيكَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلِلَّهِ فِي الْخَلْقِ وَاحِدٌ قَلْبُهُ عَلَى قَلْبِ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ الثَّلَاثَةِ، وَإِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثَةِ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ الْخَمْسَةِ، وَإِذَا مَاتَ مِنَ الْخَمْسَةِ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ السَّبْعَةِ، وَإِذَا مَاتَ مِنَ السَّبْعَةِ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ الْأَرْبَعِينَ، وَإِذَا مَاتَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ أَبْدَلَ مَكَانَهُ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ، وَإِذَا مَاتَ مِنَ الثَّلَاثِمِائَةِ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ مِنَ الْعَامَّةِ، فَبِهِمْ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمْطِرُ وَيُنْبِتُ وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ) قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: وَكَيْفَ بِهِمْ يُحْيِي وَيُمِيتُ؟ قَالَ: لِأَنَّهُمْ يَسْأَلُونَ اللَّهَ إِكْثَارَ الْأُمَمِ فَيَكْثُرُونَ وَيَدْعُونَ عَلَى الْجَبَابِرَةِ فَيُقْصَمُونَ وَيَسْتَسْقُونَ فَيُسْقَوْنَ وَيَسْأَلُونَ فَتُنْبِتُ لَهُمُ الْأَرْضُ وَيَدْعُونَ فَيَدْفَعُ بِهِمْ أَنْوَاعَ الْبَلَاءِ، أَخْرَجَهُ ابن عساكر.

ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی کی مخلوق میں سے تین سو افراد ایسے ہیں، جن کے دل حضرت آدم علیہ السلام کے قلب پر ہیں، اور چالیس افراد ایسے ہیں کہ جن کے دل حضرت موسی علیہ السلام کے قلب پر ہیں، سات افراد کے قلوب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قلب پر ہیں، پانچ افراد کے قلوب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں، اور تین کے قلوب حضرت میکائیل علیہ السلام کے قلب پر ہیں، اور ایک ایسا فرد کہ جس کا دل حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب ہے، جب ایک وفات پاجاتا ہے تو اللہ تعالی تین میں سے ایک کو اس کی جگہ قائم فرمادیتا ہے اور جب تین میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو اللہ تعالی پانچ میں سے ایک کو اس کی جگہ قائم فرمادیتا ہے، اور پانچ میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو سات میں سے ایک کو اللہ تعالی اسکی جگہ قائم فرمادیتا ہے، جب سات میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو اللہ تعالی چالیس میں سے ایک کو اس کی جگہ قائم فرمادیتا ہے، جب چالیس میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو تین سو میں ایک کو اس کی جگہ قائم فرمادیتا ہے اور اگر تین سو میں سے کوئی وفات پاجاتا ہے تو عامۃ المسلمین میں سے کسی ایک کو اس کی جگہ قائم فرمادیتا ہے۔ پس ان کے سبب اللہ تعالی حیات بخشتا ہے اور موت دیتا ہے اور بارش برساتا ہے اور سبزہ اگاتا ہے اور بلاؤں کو دفع فرماتا ہے۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ان کے سبب کیسے موت وحیات دیتا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا: کیونکہ وہ امتوں کی کثرت کا اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں تو ان کی تعداد میں اضافہ ہوجاتا ہے اور ظالموں کے خلاف دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو ہلاک کردیتا ہے اور جب وہ بارش طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی عطا فرمادیتا ہے، اور اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے ان کے لئے زمین سے سبزہ اگاتا ہے، اور وہ دعا کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کے سبب آفات وبلیات دور فرمادیتا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲: ۲۹۸)

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی (۱۲: ۱۹۴)

(ذیل القول المسدد فی الذب عن المسند للإمام أحمد: قاضی الملک محمد صبغۃ اللہ بن محمد غوث بن محمد ناصر الدین المدارسی الہندی الشافعی (۱: ۸۳)



www.waseemziyai.com

## حضرت سیدنا امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کلام

ویروی فی حدیث مرفوع: ثلاث من کن فیہ فھو من الأبدال، الرضا بالقضاء، والصبر عن المحارم، والغضب للّٰہ، وعن بعضھم قال: أکلھم فاقۃ وکلامھم ضرورۃ، وعن معروف الکرخی قال: من قال اللّٰھم ارحم أمۃ محمد فی کل یوم کتبہ اللّٰہ من الأبدال، وھو فی الحلیۃ بلفظ من قال فی کل یوم عشر مرات: اللّٰھم أصلح أمۃ محمد، اللّٰھم فرج عن أمۃ محمد، اللّٰھم ارحم أمۃ محمد، کتب من الأبدال، وعن غیرہ قال: علامۃ الأبدال أن لا یولد لھم، بل یروی فی مرفوع معضل: علامۃ أبدال أمتی أنھم لا یلعنون شیئا أبدا، وقال یزید بن ھارون: الأبدال ھم أھل العلم، وقال الإمام أحمد: إن لم یکونوا أصحاب الحدیث فمن ھم؟

وقال بلال الخواص فیما رویناہ فی مناقب الشافعی ورسالۃ القشیری: کنت فی تیہ بنی إسرائیل فإذا رجل یماشینی فتعجبت منہ وألھمت أنہ الخضر، فقلت لہ: بحق الحق من أنت؟ قال: أنا أخوک الخضر، فقلت لہ: أرید أن أسألک، قال: سل، قلت: ما تقول فی الشافعی، قال: ھو من الأبدال، قلت: فما تقول فی أحمد، قال: رجل صدیق، قلت: فما تقول فی بشر بن الحارث، قال: رجل لم یخلق بعدہ مثلہ، قلت: فبأی وسیلۃ رأیتک، قال: ببرکۃ أمک، وروینا فی تاریخ بغداد للخطیب عن الکتانی قال: النقباء ثلاثمائۃ، والنجباء سبعون، والبدلاء أربعون، والأخیار سبعۃ، والعمد أربعۃ، والغوث واحد، فمسکن النقباء المغرب ومسکن النجباء مصر، ومسکن الأبدال الشام، والأخیار سیّاحون فی الأرض، والعُمُدُ فی زوایا الأرض، ومسکن الغوث مکۃ، فإذا عرضت الحاجۃ من أمر العامۃ ابتھل فیھا النقباء، ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخیار، ثم العمد، فإن أجیبوا وإلا ابتھل الغوث، فلا تتم مسئلتہ حتی تجاب دعوتہ.

ترجمہ

اور حدیث مرفوع میں روایت کیا گیا ہے کہ تین خصلتیں جس میں ہوں وہ ابدال میں سے ہوتا ہے، وہ اللہ تعالی کی قضاء پر راضی رہنے والا ہو، اور حرام کردہ چیزوں پر صبر کرنے والا ہو، اور اللہ تعالی کی ذات کے لئے غصہ کرنے والا ہو۔ اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کھانا تب کھاتے جب فاقے سے ہو اور کلام تب کرے جب ضرورت ہو۔ حضرت سیدنا معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص یہ کہے: اے اللہ! محمد ﷺ کی امت پر رحم فرما اور یہ روزانہ پڑھے تو اللہ تعالی اس کو ابدال میں سے لکھ دیتا ہے، اور حلیہ میں ہے جس نے روزانہ دس بار یہ کہا اے اللہ! رسول اللہ ﷺ کی امت کی اصلاح فرما، اور اس کی مشکلات دور کر دے، اور اللہ اس امت پر رحم فرما تو وہ بندہ ابدال میں سے لکھ دیا جاتا ہے، اور حدیث مرفوع معضل میں ہے کہ میری امت کے ابدال کی شان یہ ہے کہ یہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اور حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ابدال اہل علم ہیں، اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں۔ اگر حدیث کے خادم ابدال نہیں ہیں تو پھر دنیا میں کوئی بھی ابدال نہیں ہے۔

حضرت بلال الخواص رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں جو ہم نے امام شافعی کے مناقب میں اور رسالہ قشیریہ میں نقل



www.waseemziyai.com

کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میں بنی اسرائیل کے علاقہ میں تھا کہ ایک شخص مجھے پکڑ کر چلانے لگا مجھے بڑا تعجب ہوا کہ اور مجھے الہام کیا گیا کہ یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔ میں نے ان کو کہا: تم کو حق تعالی کے حق کی قسم سچ سچ بتاؤ آپ کون ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارا بھائی خضر ہوں، میں نے کہا: میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ کہ آپ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ابدال میں سے ہیں، میں نے عرض کیا: آپ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ صدیق ہیں، میں نے کہا: آپ حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: ان جیسا آدمی ان کے بعد پیدا ہی نہیں ہوا۔ میں نے کہا: میں نے جو آپ کا دیدار کیا ہے یہ کونسی سی نیکی کی وجہ سے ہوا ہے؟ تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: تیری ماں کی برکت سے۔

ہمیں عبیداللہ بن محمد العیشی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن علی الکتانی سے سنا وہ فرماتے تھے: نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں، اور غوث ایک ہوتا ہے۔

پس نقباء کا مسکن مغرب ہوتا ہے، نجباء کا مسکن مصر ہوتا ہے، اور ابدال کا مسکن شام ہوتا ہے، اور اخیار ساری زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور عمد زمین کے کونوں میں ہوتے ہیں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہوتا ہے، جب کوئی امر عامہ سے مسئلہ پیش آئے تو نقباء اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، پھر نجباء عرض کرتے ہیں، پھر ابدال عرض کرتے ہیں، پھر اخیار عرض کرتے ہیں، پھر عمد عرض کرتے ہیں اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اللہ تعالی کی بارگاہ میں رو کر عرض کرتا ہے، ابھی مسئلہ پورا عرض بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔

(المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرۃ علی الألسنۃ: شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوی: ۴۷)

## الامام العجلونی کا کلام

النقباء ثلاثمائة، والنجباء سبعون، والأبدال أربعون، والأخيار سبعة، والعمد أربعة، والغوث واحد، فمسكن النقباء المغرب، ومسكن النجباء مصر، ومسكن الأبدال الشام، والأخيار سياحون فى الأرض، والعمد فى زوايا الأرض، ومسكن الغوث مكة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة ابتهل فيها النقباء ثم النجباء ثم الأبدال ثم الأخيار ثم العمد، فإن أجيبوا، وإلا ابتهل الغوث، فلا تتم مسألته حتى تجاب دعوته، قال الزرقانى فى شرح المواهب والمراد بالعم بضمتين الأوتاد، وبالغوث القطب المفرد الجامع، والمراديكون الأبدال مسكنهم الشام أكثرهم، فلا يخالف ما ورد أن ثمانية عشر بالعراق إن صح :ثم المرادأن محل إقامتهم بهافلا ينافى تصرفهم فى الأرض كلها :وقيل إن الغوث مسكنه اليمن، والأصح أن إقامته لا تختص بمكة ولا بغيرها، بل هو جوال، وقلبه طواف فى حضرة الحق تعالى وتقدس لا يخرج من حضرته أبدًا، ويشهده فى كل جهة ومن كل جهة.

ترجمہ



www.waseemziyai.com

نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں، اور غوث ایک ہوتا ہے۔

پس نقباء کا مسکن مغرب ہوتا ہے، نجباء کا مسکن مصر ہوتا ہے، اور ابدال کا مسکن شام ہوتا ہے، اور اخیار ساری زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور عمد زمین کے کونوں میں ہوتے ہیں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہوتا ہے، جب کوئی امر عامہ سے مسئلہ پیش آئے تو نقباء اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، پھر نجباء عرض کرتے ہیں، پھر ابدال عرض کرتے ہیں، پھر اخیار عرض کرتے ہیں، پھر عمد عرض کرتے ہیں اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اللہ تعالی کی بارگاہ میں رو کر عرض کرتا ہے، ابھی مسئلہ پورا عرض بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرما لیتا ہے۔

قطب یعنی غوث کا دل تو ہمیشہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہے اور اس کی بارگاہ کا طواف کرتا رہتا ہے جیسا کہ لوگ حرم کعبہ کا طواف کرتے ہیں، اور قطب کا دل ہر وقت ہر جہت سے مشاہدہ حق میں مصروف رہتا ہے، باقی رہی بات اس کے جسم کی وہ مکہ کے ساتھ خاص نہیں ہے اور نہ ہی کسی اور مکان کے ساتھ خاص ہے کہ اس نے وہاں ہی رہنا ہے بلکہ جہاں اللہ تعالی چاہتا ہے وہاں اس کو رکھتا ہے۔
اور یہ بھی کہا گیا ہے غوث کا مسکن یمن ہوتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ اس کی اقامت کسی خاص جگہ پر نہیں ہوتی، نہ مکہ میں اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور شہر میں۔

(کشف الخفاء ومزیل الإلباس: إسماعيل بن محمد بن عبد الهادي الجراحي العجلوني الدمشقي، أبو الفداء (۱:۳۴))

## امام محمد بن محمد الخليلي المتوفی سنہ (۱۱۴۷ھ) کا کلام

النقباء ثلاثمائة والنجباء سبعون والأبدال أربعون والأخيار سبعة والعمد أربعة والغوث واحد، فمسكن النقباء المغرب، ومسكن النجباء مصر، ومسكن الأبدال الشام، والأخيار سياحون فى الأرض، والعمد فى زوايا الأرض، ومسكن الغوث مكة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة ابتهل فيها النقباء، ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخيار، ثم العمد، فإن أجيبوا وإلا ابتهل الغوث فلا تتم مسألته حتى تجاب دعوته.
وقال بعض العارفين: الصالحون كثير مخالطون للعوام لصلاح الناس فى دينهم ودنياهم، والنجباء فى العدد أقل منهم، والنقباء فى العدد أقل منهم وهم مخالطون للخواص، والأبدال فى العدد أقل منهم وهم نازلون فى الأمصار العظام لا يكون فى المصر منهم إلا الواحد بعد الواحد فطوبى لبلدة كان فيها اثنان منهم، والأوتاد واحد فى الشام وواحد فى المغرب وواحد بدوره القطب فى الأفاق الأربعة من أركان الدنيا كدوران الفلك فى أوفق السماء.
وقد سترت أحوال القطب وهو الغوث عن العامة والخاصة غيرة من الحق تعالى عليه، غير أنه يرى عالما كجاهل أبله كفطن تاركا أخذا قريبا بعيدا سهلا عسرا آمنا حذرا وكشف أحوال الأوتاد للخاصة وكشف أحوال الأبدال للخاصة والعارفين.
وسترت أحوال النجباء والنقباء عن العامة خاصة وكشف بعضهم لبعض، وكشف حال الصالحين



www.waseemziyai.com

للعموم والخصوص ليقضي الله أمرا كان مفعولا وعن أنس رضي الله عنه أنه قال: الأبدال أربعون رجلا وأربعون امرأة، كلما مات رجلا أبدل الله رجلا مكانه، وإذا ماتت امرأة أبدل الله تعالى مكانها امرأة: وفي رواية الطبراني: لن تخلو الأرض من أربعين رجلا مثل خليل الرحمن عليه الصلاة والسلام فبهم يسقون وبهم ينصرون ما مات منهم أحد إلا أبدله الله تعالى.

ترجمہ

نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں، اور غوث ایک ہوتا ہے۔

پس نقباء کا مسکن مغرب ہوتا ہے، نجباء کا مسکن مصر ہوتا ہے، اور ابدال کا مسکن شام ہوتا ہے، اور اخیار ساری زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور عمد زمین کے کونوں میں ہوتے ہیں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہوتا ہے، جب کوئی امر عامہ سے مسئلہ پیش آئے تو نقباء اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، پھر نجباء عرض کرتے ہیں، پھر ابدال عرض کرتے ہیں، پھر اخیار عرض کرتے ہیں، پھر عمد عرض کرتے ہیں اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اللہ تعالی کی بارگاہ میں روکر عرض کرتا ہے، ابھی مسئلہ پورا عرض بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالی اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔

بعض صالحین فرماتے ہیں کہ بہت سے اولیاء اللہ عوام میں ان کی اصلاح کی غرض سے ان کے اندر ہی رہتے ہیں تا کہ ان کی دینی اور دنیاوی خیر خواہی ہو سکے، اور نجباء تعداد میں ان سے کم ہوتے ہیں، اور نقباء تعداد میں ان سے بھی کم ہوتے ہیں، اور ابدال تعداد میں ان سے بھی کم ہوتے ہیں، اور ابدال بڑے بڑے شہروں میں رہتے ہیں، اور یہ شہروں میں صرف ایک ہوتا ہے جب وہ دنیا سے رخصت ہو جائے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے، پس مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جس شہر میں دو ابدال ہوں اور اوتاد شام میں ایک ہی ہوتا ہے اور قطب زمانے میں ایسے گھومتا ہے جیسے آسمان پر فلک گھومتا ہے۔

اور قطب یعنی غوث کے احوال لوگوں سے چھپے ہوتے ہیں اور نجباء و نقباء کے احوال لوگوں سے پوشیدہ ہوتے ہیں، اور ان میں سے بعض کے احوال بعض پر منکشف ہوتے ہیں، جب اللہ تعالی کا فیصلہ آجائے تو صالحین کے احوال لوگوں کے لئے منکشف ہو جاتے ہیں۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور چالیس ہی عورتیں ابدال ہوتی ہیں، جب ان میں سے کوئی فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اس کی جگہ دوسرا لے آتا ہے۔ اور جب کوئی ابدال میں سے عورت فوت ہو جائے تو اللہ اس کی جگہ بھی دوسری خاتون کو ابدال بنا دیتا ہے، اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالی کی زمین ان چالیس لوگوں سے خالی نہیں ہوتی کہ جن کے دل حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسے ہوتے ہیں، ان کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور انہیں کی برکت سے ان کی مدد کی جاتی ہے اور جب ان میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اللہ تعالی اس کی جگہ کوئی اور لے آتا ہے۔

(فتاوی الخلیلی علی المذہب الشافعی: محمد بن محمد، ابن شرف الدین الخلیلی الشافعی القادری (۲:۲۶۹) طبعة مصریة قدیمة

امام محمد بن یوسف الصالحی المتوفی سنہ (۹۴۲ھ) کا کلام

الأبدال بالشام، والنجباء بمصر، والعصائب باليمن، والأخيار بالعراق



www.waseemziyai.com

وروی الخطیب، وابن عساکر، عن الکنانی قال: النقباء ثلاثمائة والنجباء سبعون، والبدلاء أربعون، والأخيار سبعة، والعمد أربعة، والغوث واحد، فمسكن النقباء المغرب، ومسكن النجباء مصر، ومسكن الأبدال الشام، والأخيار سياحون فی الأرض، والعمد فی زوايا الأرض، ومسكن الغوث مكة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة ابتهل إليها النقباء، ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخيار، ثم العمد، فإن أجيبوا، وإلا ابتهل الغوث، فلا تتم مسألته حتى تجاب دعوته.

(سبل الہدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۱۰: ۳۷۲) دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

نوٹ ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

## حضرت سیدنا ابوبکر المطوعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا کلام

وحکی أبو بكر المطوعی عمن رأى الخضر وتكلم معه وقال له أعلم أن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لما قبض بكت الأرض فقالت إلهی وسيدی بقيت لا يمشی علی نبی إلى يوم القيامة فأوحى الله تعالى إليها أجعل على ظهرك من هذه الأمة من قلوبهم على قلوب الأنبياء عليهم الصلاة والسلام لا أخليك منهم إلى يوم القيامة قلت له وكم هم قال ثلاثمائة وهم الأولياء وسبعون وهم النجباء وأربعون وهم الأوتاد وعشرة وهم النقباء وسبعة وهم العرفاء وثلاثة وهم المختارون وواحد وهو الغوث فإذا مات الغوث نقل من الثلاثة واحد وجعل مكان الغوث ونقل من السبعة إلى الثلاثة ومن العشرة إلى السبعة ومن الأربعين إلى العشرة ومن السبعين إلى الأربعين ومن الثلاثمائة إلى السبعين ومن سائر الخلق إلى الثلاثمائة وهكذا إلى يوم ينفخ فی الصور انتهى ولا ينفخ فيه وفی الأرض من يقول الله ولا حول ولا قوة إلا بالله جعلنا الله من خواص المسلمين وحشرنا معهم يوم الدين.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوبکر المطوعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی زیارت کی اور ان سے ہم کلام بھی ہوئے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو زمین رونے لگی اور عرض کرنے لگی: اے میرے اللہ! اب کوئی بھی نبی مجھ پر چلنے والا نہیں آئے گا تو اللہ تعالی نے اس سے فرمایا: میں تیری پشت پر اب اسی امت میں سے ایسے لوگ پیدا کرتا رہوں گا جن کے دل انبیاء کرام علیہ السلام کے دلوں جیسے ہوں گے، اور تجھ کو قیامت تک ان سے خالی نہیں رکھوں گا، زمین نے کہا: وہ کتنے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: تین سو اولیاء کرام ہوں گے، اور ستر نجباء ہوں گے، اور چالیس اوتاد ہوں گے، اور دس نقباء ہوں گے، اور سات عرفاء ہوں گے، اور تین مختار ہوں گے، اور ایک ان میں غوث ہوگا، جب غوث کا وصال ہوتا ہے تو ان تین میں سے ایک غوث کی جگہ لے لیتا ہے، اور سات میں سے تین کی جگہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور دس میں سے سات کی طرف، اور چالیس میں سے دس کی طرف اور تین سو میں سے ستر کی طرف، اور ساری مخلوق میں سے تین سو کی طرف منتقل ہو جاتا ہے، اور اسی طرح قیامت آنے تک چلتا رہے گا، اور اس تک وقت قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ کوئی بھی ایک شخص اللہ تعالی کا نام لینے والا باقی ہوگا، اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض



www.waseemziyai.com

ہے کہ ہمیں خاص مسلمانوں میں سے بنائے اور انہیں کے ساتھ قیامت میں اٹھائے۔

(شرح الشفا:علی بن (سلطان) محمد،أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری (۱:۷۷۳)

## سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا نظریہ

عرض:غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

ارشاد:بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

# غوث کا کشف

عرض:غوث کے مراقبے سے حالات منکشف (یعنی ظاہر) ہوتے ہیں؟

ارشاد:نہیں بلکہ اُنہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ پیشِ نظر ہے۔(اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔غوث کا لقب عبداللہ ہوتا ہے اور وزیر دستِ راست (یعنی دائیں طرف کا وزیر) عبدالرَّب اور وزیر دستِ چَپ (یعنی بائیں طرف کا وزیر) عبدالملک۔اس سلطنت میں وزیر دستِ چَپ،وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنتِ دنیا اس لئے کہ یہ سلطنتِ قلب ہے اور دل جانبِ چَپ۔غوثِ اکبر وغوثِ ہر غوث حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔صدیقِ اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے وزیر دستِ چَپ تھے اور فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وزیر دستِ راست۔پھر اُمت میں سب سے پہلے درجہ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم وعثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی،اس کے بعد امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وامام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی (کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُن کے نائب ہوئے۔ان کے بعد سیّدُنا غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مستقل غوث،حضور تنہا غوثیتِ کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔حضور غوثِ اعظم بھی ہیں اور سیّدُ الافراد بھی،حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک سب نائبِ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیتِ کبریٰ عطا ہوگی۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت از مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۷۸) مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان

## غوث کا جانشین

عرض:غوث کے اِنتقال کے بعد درجہ غوثیت پر کون مامُور رہتا ہے؟

ارشاد:غوث کی جگہ اِمامین سے غوث کر دیا جاتا ہے اور اِمامین کی جگہ اوتادِ اربعہ سے اور اوتاد کی جگہ بُدَلا (یعنی ابدالوں) سے بُدَ



www.waseemziyai.com

لا کی جگہ پر ابدالِ سبعین سے اور ان کی جگہ تین سو نُقبا سے۔ پھر اولیاء سے اور اولیاء کی جگہ عامہ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلا لحاظِ ترتیب کافر کو مسلمان کر کے بدل کر دیتے ہیں، اُن کا مرتبہ اَبدال سے زیادہ ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت از مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۷۹)

## ایک سوال اور اس کا جواب

بخدمت شریف جناب مخدوم ومکرم بندہ مولوی صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ادائے آداب وتسلیمات کے عرض رسا ہوں، گزارش یہ ہے کہ ایک جگہ ایسا جھگڑا آ پڑا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ خاندان غوثیہ والے ایک صاحب یعنی خاندان محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحب نے مداریہ خاندان والوں سے کہا کہ ہمارا خاندان بڑا ہے، تم لوگ ہمارے یہاں بیعت ہو۔ انہوں نے کہا یعنی مداریہ والوں نے جواب دیا کہ ہمارا خاندان تمہارے خاندان سے اچھا نہیں ہے، اور اچھا بھی ہے تو خدا کے یہاں خاندان نہ پوچھا جائے گا بلکہ عمل پوچھا جائے گا۔ خاندان غوثیہ والوں نے ثبوت پیش کیا کہ حضرت غوث پاک کے بارے میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔ مداریوں نے دریافت کیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گردن پر بھی اور حضرات حسنین علیہما السلام خواجہ حسن کی گردن پر بھی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت خواجہ حبیب عجمی اور مدار صاحب کی گردن پر تھا یا نہیں؟ خاندان غوثیہ والوں نے جواب دیا کہ مدار صاحب کی گردن پر قدم تھا۔ اور جو صاحبان پہلے گزر چکے ہیں ان پر نہیں خاندان مداریہ والوں نے جواب دیا: ہمارا خانوادہ طیفوریہ دوئم اور تمہارا خانوادہ طوسیہ ہفتم ہے، ہمارے خاندان سے تمہارا خاندان بعد میں ہوا۔ اور مداریہ کہتے ہیں کہ مدار کا رتبہ غوث سے اعلیٰ ہے۔ جناب کو تکلیف دے کر عرض ہے کہ مدار کے کیا معنی ہیں؟ اور جو درجہ مداریہ ہے اس کی کیا تشریح ہے؟ اور ان دونوں خاندان والے صاحبان میں کون حق پر ہیں اور کون سے نہیں؟ سو آپ کے اور کوئی عالم صاحب اس مرحلہ کو طے نہیں کر سکتے بلکہ یہاں تک نوبت ہوگئی ہر دو جانب سے آمادہ فساد پر ہو جائیں تو عجب نہیں۔ ماشاء اللہ آپ عالم باعمل ہیں اور جملہ خاندان عالیہ سے سند یافتہ ہیں۔ اہل علم میں فساد ہونا موجب سبکی کا ہے۔ اور دونوں خاندان والے جناب کے قول کو صادق ہونے پر مضبوط ہیں اور کہتے ہیں کہ جو مولوی صاحب فرمائیں گے وہ ہم دونوں صاحبان کو منظور ہے۔ اللہ پاک جناب کو ہم سیہ کاروں پر ہمیشہ ہمیشہ سلامت اور قائم رکھے۔ حضور کے ہونے سے جملہ صاحبان اہل آلام کو ہر طرح کی تقویت حاصل ہے۔ زیادہ حد ادب۔

## الجواب

عوام کو ایسے امور میں بحث کرنا سخت مضرت کا باعث ہوتا ہے۔ مبادا کسی طرف گستاخی ہو جائے تو عیاذاً باللہ سخت تباہی و بربادی، بلکہ اس کی شامت سے زوال ایمان کا اندیشہ ہے، حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس اللہ سرہ العزیز ضرور اکابر اولیاء سے ہیں مگر اس میں شک نہیں کہ حضور پرنور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ بہت اعلیٰ وافضل ہے۔ غوث اپنے دَور میں تمام اولیائے عالم کا سردار ہوتا ہے۔ اور ہمارے حضور امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد سے سیدنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری تک تمام عالم کے غوث اور سب غوثوں کے غوث اور سب اولیاء اللہ کے سردار ہیں اور ان سب کی گردن پر اُن کا قدم پاک ہے۔

www.waseemziyai.com

امام ابوالحسن علی بن یوسف بن حمر یرلخمی بن شطنو فی قدس سرہ العزیز نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند مسلسل دو اکابر اولیاء اللہ معاصرین حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدی احمد ابن ابی بکر حریمی وحضرت ابوعمرو عثمان ابن صریفینی قدس اللہ اسرار ہما سے دو حدیثیں روایت فرمائیں۔

پہلی کی سند یہ ہے

اخبرنا ابوالمعالی صالح ابن احمد بن علی البغدادی المالکی سنة احدی وسبعین وستمائة قال اخبرنا الشیخ ابوالحسن البغدادی المعروف بالخفاف قال اخبرنا شیخنا الشیخ ابوالسعود ،حمدبن ابی بکرن الحریمی به سنة ثمانین وخمسمائة.

اور دوسری سند یہ ہے

اخبرنا ابوالمعالی قال اخبرنا شیخ ابومحمد عبداللطیف البغدادی المعروف الصریفینی.

اوران دونوں حدیثوں کا متن یہ ہے کہ دونوں حضرات کرام نے فرمایا

واللہ مااظهر اللہ تعالیٰ ولایظهر الی الوجود مثل الشیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنه.

ترجمہ

یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے حضور سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مانند نہ کوئی ولی عالم میں ظاہر کیا نہ ظاہر کرے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر فصول من کلام بشیء من عجائب احوالہ الخ مصطفیٰ البابی مصر

نیز امام ممدوح کتاب موصوف میں حضرت سیدی ابومحمد بن عبد بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کو فرماتے سنا

مااوصل اللہ تعالیٰ ولیا الیٰ مقام الاوکان الشیخ عبدالقادر اعلاہ ولاسقی اللہ حبیبا کاساً من حبه الاوکان الشیخ عبدالقادر اهناہ، ولاوهب اللہ لمقرب حالاالاوکان الشیخ عبدالقادر اجله، وقد اودعه اللہ تعالیٰ سرّا من اسرارہ سبق به جمهور الاولیاء وماتخذ اللہ ولیا کان اویکون الاوهو متادب معه الیٰ یوم القیٰمة.

ترجمہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے جس ولی کو کسی مقام تک پہنچایا شیخ عبدالقادر کا مقام اس سے اعلیٰ ہے، اور جس پیارے کو اپنی محبت کا جام پلایا شیخ عبدالقادر کے لئے اس سے بڑھ کر خوشگوار جام ہے اور جس مقرب کو کوئی حال عطا فرمایا شیخ عبدالقادر کا حال اس سے اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسرار سے وہ راز ان میں رکھا ہے جس کے سبب ان کو جمہور اولیاء پر سبقت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے جتنے ولی ہو گئے یا ہوں گے قیامت تک سب شیخ عبدالقادر کا ادب کریں گے۔

(بہجۃ الاسرار ذکر ابومحمد القاسم بن عبد البصری مصطفیٰ البابی مصر

یہ شہادتیں ہیں حضرت خضر اور حضرات اولیاء کرام کی، علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام



www.waseemziyai.com

بقسم کہتے ہیں شاہان صریفین وحریم کہ ہوا ہے نہ ولی ہو کوئی ہمتا تیرا
جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

(فتاوی رضویہ از امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲۶:۱۳۱)

## الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی کے بعد قطبیت کس کو ملی؟

سیدی اعلی حضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت رفیع ورفاعی کی قطبیت سے کسے انکار ہے، حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے وصال اقدس کے بعد حضرت سیدی علی بن ہیتی رضی اللہ تعالی عنہ قطب ہوئے، اور سرکار غوثیت کی عطا سے حضرت خلیل صرصری اپنی موت سے سات دن پہلے مرتبہ قطبیت پر فائز ہوئے۔ حضرت علی بن ہیتی کا وصال وصال اقدس سرکار غوثیت سے تین سال بعد ہے، پھر حضرت سید رفاعی قطب ہوئے۔

### بہجہ مبارکہ میں ہے

الشيخ علی بن الهيتی رضی الله تعالٰی عنه احد من تذکر عنه القطبية ، سکن بلدة من اعمال نهر الملک الٰی ان مات بهاسنة اربع وستين وخمسمائة .

### ترجمہ

جنکی قطبیت کا ذکر کیا جاتا ہے ان میں سے ایک شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ تعالی عنہ ہیں جو نہر الملک کے ایک قریہ میں سکونت پذیر ہوئے یہاں تک کہ اسی قریہ میں وصال فرمایا۔

(بہجۃ الاسرار ذکر الشیخ علی بن الہیتی دار الکتب العلمیۃ بیروت

## غوث اعظم کی شان

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ يُدِيرُ الْقُطْبَ فِي الْآفَاقِ الْأَرْبَعَةِ مِنْ أَرْكَانِ الدُّنْيَا كَدَوَرَانِ الْفَلَكِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَقَدْ سُتِرَتْ أَحْوَالُ الْقُطْبِ وَهُوَ الْغَوْثُ عَنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ.

### ترجمہ

حضرت سیدنا امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالی قطب کو دنیا کے چاروں کونوں میں اس طرح گھماتا ہے جیسے فلک آسمان کے افق پر گھومتا ہے، قطب یعنی غوث کے احوال کو اللہ تعالی عوام وخواص سب سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبد الرحمن بن أبي بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۳۰۳)

## امام یافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

وَقَالَ بَعْضُ الْعَارِفِينَ: وَالْقُطْبُ هُوَ الْوَاحِدُ الْمَذْكُورُ فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ عَلَى قَلْبِ إِسْرَافِيلَ، وَمَكَانُهُ مِنَ الْأَوْلِيَاءِ كَالنُّقْطَةِ فِي الدَّائِرَةِ الَّتِي هِيَ مَرْكَزُهَا، بِهِ يَقَعُ صَلَاحُ الْعَالَمِ.

### ترجمہ

اور بعض عارفین فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں جو مذکور ہے کہ اولیاء میں سے ایک



www.waseemziyai.com

کا قلب حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قلب پر ہے، اس سے مراد وہی وقطب غوث ہے، اور قطب کا مقام اولیاء میں وہی ہے جو نقطہ کا دائرہ میں ہے جو کہ دائرہ کا مرکز ہوتا ہے اور اسی قطب کی برکت سے جہاں قیام وصلاح ہے۔

(الحاوی للفتاوی: عبدالرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی (۲:۳۰۴)

## امام ابن الحاج المالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الصَّقَلِّيُّ فِي كِتَابِ الْأَنْوَارِ لَهُ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى يُدِيرُ الْقُطْبَ فِي الْآفَاقِ الْأَرْبَعَةِ مِنْ أَرْكَانِ الدُّنْيَا كَدَوَرَانِ الْفُلْكِ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَقَدْ سُتِرَتْ أَحْوَالُ الْغَوْثِ، وَهُوَ الْقُطْبُ عَنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ غَيْرَةً مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ غَيْرَ أَنَّهُ يَرَى عَالِمًا جَاهِلًا أَبْلَهَ فَطِنًا تَارِكًا آخِذًا قَرِيبًا بَعِيدًا سَهْلًا عَسِرًا آمِنًا حَذِرًا.

(المدخل: أبو عبداللہ محمد بن محمد بن محمد العبدری الفاسی المالکی الشہیر بابن الحاج (۲:۲۱۳)

نوٹ: اس عبارت کا ترجمہ گزر چکا ہے۔

## غوث کے اثبات پر الامام اسماعیل حقی المتوفی (۱۱۲۷ھ) کا قول

ولذا قال بعضهم رواسی الجبال أوتاد الأرض فی الصورة والأولیاء أوتاد الأرض فی الحقیقة فكما ان الجبال مشرفة علی سائر الأماكن كذلك الأولیاء مشرفون علی سائر الخلائق دل علیه قوله (مِنْ فَوْقِهَا) یعنی من فوق العامة فكما ان جبل قاف مشرف علی كل جبل كذلك القطب الغوث الأعظم مشرف علی كل ولی وبه قوام الأولیاء والرواسی دونه ومن خواص الأولیاء من یقال لهم الأوتاد وهم اربعة واحد یحفظ المشرق بإذن الله تعالی ویقال له عبد الحی وواحد یحفظ المغرب ویقال عبد العلیم وواحد یحفظ الشمال ویقال له عبد المرید وواحد یحفظ الجنوب ویقال له عبد القادر وكان الشافعی رحمه الله فی زمانه من الأوتاد الاربعة علی ما نص علیه الشیخ الأكبر قدس سره الأطهر فی الفتوحات وببركات الأولیاء یأتی المطر من السماء ویخرج النبات من الأرض وبدعائهم یندفع البلاء عن الخلق وان حیاتهم ومماتهم سواء فانهم ماتوا عن أوصاف وجودهم بالاختیار قبل الموت بالاضطرار فهم احیاء علی كل حال .

### ترجمہ

صوفیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں کہ بظاہر پہاڑ زمین کے لنگر ہیں اور درحقیقت اللہ تعالیٰ کے اولیاء زمین کے اوتاد ہیں، جیسے پہاڑ جملہ مکانات پر شرافت رکھتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اولیاء تمام مخلوق پر عظمت رکھتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: من فوقہا۔ یعنی اولیاء اللہ عوام پر فوقیت رکھتے ہیں، پھر جیسے جبل قاف تمام پہاڑوں پر فوقیت رکھتا ہے ایسے ہی قطب غوث اعظم ہر ولی سے برگزیدہ ہے، اور انہیں سے جملہ اولیاء کو قوام حاصل ہوتا ہے، اور رواسی عام اولیاء اللہ ان سے مراتب میں بہت کم درجہ ہیں۔



www.waseemziyai.com

**خواص اولیاء اللہ جن کو اوتاد کہا جاتا ہے ان کی تعداد چار ہے۔**

(۱) یہ اللہ تعالی کے اذن سے جملہ اہل مشرق کی حفاظت فرماتے ہیں، ان کا نام عبدالحی ہوتا ہے۔

(۲) یہ اللہ تعالی کے حکم سے اہل مغرب کی حفاظت فرماتے ہیں اور ان کا نام عبدالعلیم ہے۔

(۳) یہ اللہ تعالی کے حکم سے اہل شمال کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کا نام عبدالمرید ہے۔

(۴) یہ اللہ تعالی کے حکم سے اہل جنوب کی حفاظت کرتے ہیں، اور ان کا نام عبدالقادر ہے۔

اور حضرت سیدنا الشیخ اکبر رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام الشافعی رضی اللہ عنہ ان چار اوتاد میں سے تھے۔

اور اولیاء اللہ کی برکت سے آسمان سے پانی اترتا ہے، اور زمین سے کھیتی اگتی ہے، اور ان کی دعا سے مخلوق سے بلائیں دفع ہوتی ہیں، اور ان کی حیات و ممات برابر ہے، وہ تو موت سے پہلے اپنے اختیار سے وجود کے اوصاف سے مر چکے ہوتے ہیں، اسی لئے ان کی اضطراری ان کو کوئی نقصان نہیں دیتی وہ ہر حال میں زندہ ہوتے ہیں۔

(روح البیان: إسماعیل حقی بن مصطفی الإستانبولی الحنفی الخلوتی المولی أبو الفداء (۸: ۲۳۳))

## لفظ غوث کا استعمال الشیخ الامام الجیلانی کے کلام میں

وعن عبدالله بن علی بن عصرون التمیمی الشافعی قال دخلت وانا شاب الیٰ بغداد فی طلب العلم وکان ابن السقا یومئذ رفیقی فی الاشتغال بالنظامیة وکنا نتعبد ونزور الصالحین وکان رجل ببغداد یقال له الغوث، وکان یقال عنه انه یظهر اذا شاء ویخفی اذا شاء فقصدت انا وابن السقا والشیخ عبدالقادر الجیلانی وهو شاب یومئذ الیٰ زیارته فقال ابن السقا ونحن فی الطریق الیوم اسأله عن مسئلة لایدری لها جوابا، فقلت وانا اسئله (نزهة الخاطر والفاتر فی ترجمة سید الشریف عبدالقادر) عن مسئلة فانظر ماذا یقول فیها وقال سیدی الشیخ عبدالقادر قدس سره الباهر معاذا لله ان اسأله شیئا، وانا بین یدیه انظر برکات رویته فلما دخلنا علیه لم نره فی مکانه فمکثنا ساعة فاذا هو جالس فنظر الی ابن السقا مغضبا وقال له ویلک یا ابن السقا تسألنی عن مسئلة لم أردلها جوابا، هی کذا وجوابها کذا، انی لاری نار الکفر تلهب فیک. ثم نظر الی وقال یا عبدالله تسألنی عن مسألة لتنظر ما اقول فیها هی کذا وجوابها کذا لتخرن علیک الدنیا الیٰ شحمتی اذنیک باساءة ادبک. ثم نظر الیٰ سید عبدالقادر وادناه منه واکرمه وقال له یا عبدالقادر لقد ارضیت الله ورسوله بادبک کانّی اراک ببغداد وقد صعدت علی الکرسی متکلما علی الملا وقلت قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی الله، وکانّی اری الاولیاء فی وقتک وقد حنوا رقبهم اجلالا لک، ثم غاب عنا لوقته فلم نره بعد ذٰلک، قال واما سیدی الشیخ عبدالقادر فانه ظهرت امارة قربه من الله عزوجل واجتمع علیه الخاص والعام، وقال قدمی هٰذه علیٰ رقبة کل ولی الله واقرت الاولیاء بفضله فی وقته واما ابن السقا فرأی بنتا للملک حسینة ففتن بها وسأل ان یزوجها به فابیٰ الاان یتنصّر فاجابه الیٰ ذٰلک. والعیاذ بالله تعالیٰ. واما انا فجئت الیٰ دمشق واحضرنی السلطان نور الدین الشهید وولانی علی الاوقات فولیتها واقبلت علی الدنیا اقبالا کثیرا فقد صدق کلام

www.waseemziyai.com

الغوث فینا کلنا.

ترجمہ

امام عبداللہ بن علی بن عصرون تمیمی شافعی سے روایت ہے میں جوانی میں طلب علم کے لئے بغداد گیا اس زمانے میں ابن السقا مدرسہ نظامیہ میں میرے ساتھ پڑھا کرتا تھا، ہم عبادت اور صالحین کی زیارت کرتے تھے، بغداد میں ایک صاحب کو غوث کہتے، اور ان کی یہ کرامت مشہور تھی کہ جب چاہیں ظاہر ہوں جب چاہیں نظروں سے چھپ جائیں، ایک دن میں اور ابن السقا اور اپنی نوعمری کی حالت میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ان غوث کی زیارت کو گئے، راستے میں ابن السقا نے کہا آج ان سے وہ مسئلہ پوچھوں گا جس کا جواب انہیں نہ آئے گا۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھوں کیا جواب دیتے ہیں، حضرت شیخ عبدالقادر قدس سرہ الاعلی نے فرمایا معاذ اللہ کہ میں ان کے سامنے ان سے کچھ پوچھوں میں تو انکے دیدار کی برکتوں کا نظارہ کروں گا۔ جب ہم ان غوث کے یہاں حاضر ہوئے ان کو اپنی جگہ نہ دیکھا تھوڑی دیر میں دیکھا تشریف فرما ہیں ابن السقا کی طرف نگاہ غضب کی اور فرمایا: تیری خرابی اے ابن السقا! تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے، بے شک میں کفر کی آگ تجھ میں بھڑکتی دیکھ رہا ہوں۔ پھر میری طرف نظر کی اور فرمایا اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ، ضرور تم پر دنیا اتنا گوبر کرے گی کہ کان کی لو تک اس میں غرق ہوگے، بدلہ تمہاری بے ادبی کا۔ پھر حضرت شیخ عبدالقادر کی طرف نظر کی اور حضور کو اپنے نزدیک کیا اور حضور کا اعزاز کیا اور فرمایا: اے عبدالقادر! بے شک آپ نے اپنے حسن ادب سے اللہ و رسول کو راضی کیا گویا میں اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ مجمع بغداد میں کرسی وعظ پر تشریف لے گئے اور فرما رہے ہیں کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اور تمام اولیائے وقت نے آپکی تعظیم کیلئے گردنیں جھکائی ہیں۔ وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئے پھر ہم نے انہیں نہ دیکھا۔ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالی عنہ پر تو نشان قرب ظاہر ہوئے کہ وہ اللہ عزوجل کے قرب میں ہیں خاص و عام ان پر جمع ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر۔ اور اولیاء وقت نے اس کا ان کے لئے اقرار کیا، اور ابن السقا ایک نصرانی بادشاہ کی خوبصورت بیٹی پر عاشق ہوا اس سے نکاح کی درخواست کی اس نے نہ مانا مگر یہ نصرانی ہوجائے، اس نے یہ نصرانی ہونا قبول کرلیا، والعیاذ باللہ تعالی۔ رہا میں، میرا دمشق جانا ہوا وہاں سلطان نورالدین شہید نے مجھے افسر اوقاف کیا اور دنیا بکثرت میری طرف آئی۔ غوث کا ارشاد ہم سب کے بارے میں جو کچھ تھا صادق آیا۔

اولیاءِ وقت میں حضرت رفاعی بھی ہیں۔ یہ مبارک روایت بہجۃ الاسرار شریف میں دو سندوں سے ہے، اور ایک یہی کیا۔ علامہ علی قاری نے اس کتاب میں چالیس روایات اور بہت کلمات کہ ذکر کئے سب بہجۃ الاسرار شریف سے ماخوذ ہیں، یونہی اکابر ہمیشہ اس کتاب مبارک کی احادیث سے استناد کرتے آئے مگر محروم محروم۔

(بہجۃ الاسرار ذکر اخبار المشائخ منہ بذلک مصطفی البابی مصر

## حضرت سیدنا علی خواص رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

ذهب جماعة الى ان مدة القطب كغيرها من الولايات يقيم فيها ماشاء الله تعالى ثم يعزل والذى اقول به



www.waseemziyai.com

وساعده الوجود ان القطبية ليس لهامدة معينة واذاوليهاصاحبها لايعزل الابالموت لانه لايصح في حقه خروج عن العدل حتى يعزل قال وايضاح ذلك ان الفروع تابعة للاصول وقد اقام ﷺ في القطبية الكبرى مدة رسالته وهي ثلث وعشرون سنة على الاصح واتفقوا على انه ليس بعده احد الافضل من ابى بكر صديق رضي الله عنه وقد اقام في خلافته عن رسول الله ﷺسنتين ونحوار بعة عشر وهواول اقطاب هذه الامة وكذالك مدة خلافة عمر وعثمان وعلي ومن بعدهم الى ظهو رالمهدى وه هو آخر الاقطاب من الخلفاء المحمديين ،ثم ينزل بعده قطب وقته وخليفة الله تعالى في الارض عيسى ابن مريم عليه السلام فيقيم في الخلافة اربعين سنة كماورد ، فعلم ان الحق عدم تقديرمدة القطابة بمدة معينة وان كانت ثقيلة على صاحبها كالجبال فان الله تعالى يعنيه عليهااذ لاينزل بلاء من السماء والارض الابعدنزوله على القطب ولذلك من شانه دائماتصدع الراس حتى كان احد يضرب به فيهايطير ليلاونهاراً وقال بلغناعن الشيخ ابى النجاء سالم المدفون بمدينة فوه انه اقام في القطبية اربعين يوماً ثم مات وقيل انه فيهاعشر ايام وبلغنامثلاً ذلك عن الشيخ ابى مدين المغربى .

ترجمہ

صوفیاء کرام کی ایک جماعت کا نظریہ یہ ہے کہ قطبیت وغوثیت کی مدت بھی ولایت کے دیگر مراتب کی طرح ہوتی ہے، اللہ تعالی جب تک چاہے اس پر قائم رکھتا ہے اور پھر معزول کر دیا جاتا ہے، حضرت سیدنا علی الخواص رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: کہ لیکن جس کا میں قائل ہوں اس کی تائید خارج بھی کر رہا ہے، کہ قطبیت کے لئے کوئی مدت متعین نہیں ہے، جب کوئی اللہ تعالی کا ولی اس مرتبہ پر متمکن ہوتا ہے تو اس کی اس مرتبہ سے معزولی سوائے اس کے وصال کے نہیں ہوسکتی، کیونکہ قطب کے حق میں عدل سے کسی قسم کا خروج صحیح نہیں ہے، حتی کہ وہ معزول کر دیا جائے، کیونکہ اللہ تعالی قطب کو اپنے کرم سے راہ حق پر استقامت نصیب فرماتا ہے، اس کی ہر طرح سے حفاظت فرماتا ہے، اس لئے اس مرتبہ سے اس کی معزولی نہیں ہوسکتی اور فرماتے ہیں کہ اس کی توضیح اور تشریح یہ ہے کہ فروع اپنے اصول کے تابع ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ قطبیت کے کبری کے مرتبہ پر اعلان رسالت سے وصال شریف تک ظاہری حیات مبارک میں متمکن رہے، جو صحیح ترین روایت کے مطابق تیس سال کی مدت ہے، اور اس بات پر امت کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی خلافت پر دو سال چار ماہ قائم رہے، اور آپ اس امت کے سب سے پہلے قطب اور غوث ہیں، اسی طرح حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ بھی اپنی اپنی مدت خلافت میں درجہ قطبیت پر فائز رہے، اور جب حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا، اور وہ بھی اپنی مدت خلافت میں درجہ قطبیت پر فائز رہیں گے، اور آپ رضی اللہ عنہ محمدی خلفاء میں آخری قطب ہیں، ان کے بعد اپنے وقت کے قطب اور زمین میں اللہ تعالی کے خلیفہ حضرت سیدنا عیسی بن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوگا، تو وہ چالیس سال تک مرتبہ قطبیت وغوثیت پر متمکن ہوں گے جیسا کہ احادیث شریفہ میں وارد ہے، کہ آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ حق بات یہی ہے کہ قطبیت غوثیت کی مدت کسی متعین مدت کے ساتھ مقید نہیں اگر چہ یہ مرتبہ قطبیت صاحب مرتبہ پہاڑوں کی طرح انتہائی ثقیل ہے لیکن اللہ تعالی اس



www.waseemziyai.com

کی مدد فرماتا ہے، کیونکہ آسمان وزمین سے کوئی بلاء نازل ہوتی ہے تو سب سے پہلے قطب وقت پر نازل ہوتی ہے۔اس لئے قطب کا حال ہمیشہ ایسے رہتا ہے کہ اس کا سر پھٹنے کے قریب رہتا ہے حتی کہ کوئی شخص اس کے اس حال کو دیکھ کر یہ ضرب المثل بیان کرسکتا ہے کہ ی(طیر لیلاً ونہاراً) وہ دن رات اڑتا رہتا ہے۔

اور کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت سیدنا الشیخ ابوالنجاء سالم رحمہ اللہ تعالی جن کا مزار مبارک شہرفوہ میں واقع ہے کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ مقام قطبیت پر صرف چالیس روز فائز رہے اور اس کے بعد آپ وصال فرماگئے ،اور بعض روایات میں ہے کہ صرف دس دن اس مرتبہ پر مقیم رہے اور پھر فوت ہوگئے ،اور ہمیں ایسے ہی حضرت سیدنا الشیخ الامام ابومدین المغربی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ آپ بھی قلیل مدت تک قطبیت سے مشرف رہے اور اس کے بعد وصال فرماگئے۔

(رسائل ابن عابدین از علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:(۲:۲۷۵)

## امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا رَجُلٌ، مِنْ صَنْعَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ بُدَلَاءُ أُمَّتِكَ؟ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ فَقُلْتُ: أَوَ مَا بِالْعِرَاقِ مِنْهُمْ أَحَدٌ؟ قَالَ: بَلَى مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، وَحَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ، وَمَالِكُ بْنُ دِينَارٍ الَّذِي يَمْشِي فِي النَّاسِ بِمِثْلِ زُهْدِ أَبِي ذَرٍّ فِي زَمَانِهِ قَالَ جَعْفَرٌ: وَلَوْ كَانَ مَالِكٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُتَحَدَّثَ بِحَدِيثِهِ.

### ترجمہ

ہمیں عبداللہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد ماجد یعنی امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، ہمیں سیار نے بیان کیا، ہمیں جعفر نے بیان کیا، ہمیں ایک شخص جو صنعاء کا رہنے والا تھا نے بیان کیا، کہ اس نے کہا: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کی امت کے ابدال کہاں ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اشارہ شام کی طرف کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا عراق میں بھی ان میں سے کوئی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں ۔محمد بن واسع اور حسان بن ابی سنان اور مالک بن دینار جو لوگوں میں چل رہے ہیں ان کا زہد ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے زہد جیسا ہے،۔

(الزہد ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی :۲۶۳) دار الکتب العلمیۃ ، بیروت لبنان

## حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کا فرمان

وعن الخضر عليه السلام انه قال ثلاثمائة هم الأولياء وسبعون هم النجباء وأربعون هم أوتاد الأرض وعشرة هم النقباء وسبعة هم العرفاء وثلاثة هم المختارون وواحد هو الغوث لم يبلغوا ما بلغوا بكثرة الصوم والصلاة والتخشع وحسن الحلية ولكن بلغوا بصدق الورع وحسن النية وسلامة الصدر والرحمة لجميع المسلين اصطفاهم الله بعلمه واستخلصهم لنفسه وهم لا يسبون شيأ ولا يلعنونه ولا يؤذون من تحتهم ولا يحقرونه ولا يحسدون من فوقهم أطيب الناس خبرا وألينهم عريكة وأسخاهم



www.waseemziyai.com

نفسا كذا.

ترجمہ

امام اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے مروی ہے کہ تین سو اولیاء کرام ہوتے ہیں، اور ستر نجباء ہوتے ہیں، اور چالیس اوتاد ہوتے ہیں، اور دس نقباء ہوتے ہیں، اور سات عرفاء ہوتے ہیں، اور تین مختار ہوتے ہیں اور ایک غوث ہوتا ہے، یہ لوگ اس مقام تک نماز روزے اور خشیت کی کثرت کے سبب نہیں پہنچتے اور نہ ہی اپنے حلیہ کے خوبصورت ہونے کے سبب پہنچتے ہیں، بلکہ اس مقام تک ان کی رسائی تقوی، حسن نیت اور سلامت صدر اور تمام مسلمانوں کے لئے مہربانی کے سبب اللہ تعالی ان کو اپنے علم کے ساتھ ان کو چن لیتا ہے اور اپنی ذات کے لئے خاص کر لیتا ہے، اور یہ لوگ کسی بھی شئی کو گالی نہیں دیتے، اور نہ ہی کسی پر لعنت کرتے ہیں اور نہ ہی کسی کو اذیت دیتے ہیں اور نہ ہی کسی کو حقیر جانتے ہیں اور نہ ہی اپنے مافوق سے حسد کرتے ہیں۔

(روح البیان: إسماعيل حقي بن مصطفى الإستانبولي الحنفي الخلوتي (۵:۲۳۴)

## امام برہان الدین الحلبی المتوفی سنہ (۱۰۴۴ھ) کا کلام

وعن أبى سليمان الأبدال بالشام والنجباء بمصروفي لفظ الأبدال من الشام والنجباء من أهل مصروفي رواية عن على كرم الله وجهه أيضا والنجباء بالكوفة، والعصب باليمن، والأخيار بالعراق وفي لفظ والعصب بالعراق

وعن بعضهم النقباء ثلاثمائة وسبعون، والبدلاء أربعون، والأخيار سبعة، والعمد أربعة، والغوث أى الذى هو القطب واحد، فمسكن النقباء الغرب، ومسكن النجباء مصر، ومسكن الأبدال الشام، والأخيار سائحون فى الأرض، والعمد فى زوايا الأرض، ومسكن الغوث مكة، فإذا عرضت الحاجة من أمر العامة ابتهل فيها النقباء ثم النجباء، ثم الأبدال، ثم الأخيار، ثم العمد، فإن أجيبوا وإلا ابتهل الغوث، فما تتم مسألته حتى يجاب.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوسلیمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور نجباء مصر میں ہوتے ہیں، اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجباء کوفہ میں ہوتے ہیں اور العصب عراق میں ہوتے ہیں۔

نقباء تین سو ہوتے ہیں، اور نجباء ستر ہوتے ہیں، اور ابدال چالیس ہوتے ہیں، اور اخیار سات ہوتے ہیں، اور عمد چار ہوتے ہیں، اور غوث ایک ہوتا ہے۔

پس نقباء کا مسکن مغرب ہوتا ہے، نجباء کا مسکن مصر ہوتا ہے، اور ابدال کا مسکن شام ہوتا ہے، اور اخیار ساری زمین میں سیاحت کرتے رہتے ہیں، اور عمد زمین کے کونوں میں ہوتے ہیں، اور غوث کا مسکن مکہ مکرمہ ہوتا ہے، جب کوئی امر عامہ سے مسئلہ پیش آئے تو نقباء اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، پھر نجباء عرض کرتے ہیں، پھر ابدال عرض کرتے ہیں، پھر اخیار عرض کرتے ہیں، پھر عمد عرض کرتے ہیں اگر ان کی دعا قبول ہو جائے تو ٹھیک وگرنہ غوث اللہ تعالی کی بارگاہ میں رو کر عرض کرتا ہے، ابھی مسئلہ پورا عرض بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالی



www.waseemziyai.com

اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔

(السیرۃ الحلبیۃ: علی بن إبراہیم نورالدین ابن برہان الدین (۳:۴۳۰) دارالکتب العلمیۃ بیروت

## قطب الاقطاب کے لئے زمین وآسمان کا درجہ

حضرت سیدنا امام عبدالوہاب الشعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

(كان قطب الأقطاب فى الأرض، ثم انتقل إلى قطبية السماوات، ثم صارت السماوات السبع فى رجله كالخلخال)

ترجمہ

قطب الاقطاب یعنی غوث اعظم زمین میں ہوتا ہے پھر آسمانوں کی قطبیت کی طرف منتقل ہوتا ہے، پھر ساتوں آسمان اس کے لئے ایسے ہوتے ہیں جیسے پاؤں میں پازیب ہو۔

(طبقات الشعرانی: لامام عبدالوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ :۱۴۱)

## حضرت سیدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کانظریہ

لهم طبقات اخرى من الأولياء، فهناك ثلاثمائة يسمون الأخيار، وأربعون يسمون الأبدال، وسبعة يسمون الأبرار، وأربعة يسمون الأوتادوهم يطوفون العالم بجملته فى كل ليلةوثلاثة نقباء، وأخيرا يوجد القطب أو الغوث قال: والأولياء هم ولاة العالم.

ترجمہ

اولیاء کرام کے دوسرے طبقات بھی ہیں، یہاں تین سوایسے اولیاء کرام ہیں جن کواخیار کہا جاتا ہے اور چالیس کوابدال کہا جاتا ہے، اور سات کوابرار کہا جاتا ہے، اور چار کواوتاد کہا جاتا ہے، اور یہ سارے جہاں میں روزانہ رات کوگھومتے رہتے ہیں، اور تین نقباء ہوتے ہیں اور سب سے آخری کوقطب یا پھر غوث کہا جاتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ یہی اولیاء اصل میں عالم کے والی ہیں۔

(کشف المحجوب لسیدی علی بن عثمان الہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۴۵۳)

## محدث مکہ مکرمہ ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کانظریہ

وَقَدْ ذَكَرَ سَيِّدُنَا وَسَنَدُنَا وَمَوْلَانَا الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ، وَالْغَوْثُ الصَّمَدَانِيُّ الشَّيْخُ عَبْدِ الْقَادِرِ الْجِيلَانِيّ رَوَّحَ اللَّهُ رُوحَهُ وَرَزَقَنَا فُتُوحَهُ فِي كِتَابِهِ الْغَنِيَّةُ .

ترجمہ

ہمارے سرداراور ہماری سند مولانا القطب الربانی اور الغوث الصمدانی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب الغنیۃ لطالبی طریق الحق میں فرمایا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: محمد، أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری (۴:۱۵۰۱) الناشر دارالفکر، بیروت لبنان

## حضرت مجدد الف ثانی بھی غوث الثقلین کہتے ہیں

فقال المجدد رضى الله عنه تذكرت ما قال غوث الثقلين السيد السند محى الدين عبد القادر الجيلى



www.waseemziyai.com

رضی الله عنه ان القضاء المبرم ایضا یرد. بدعوتی .

ترجمہ

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یاد آیا جو حضرت غوث الثقلین السید السند محی الدین عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میری دعا سے قضائے مبرم بھی بدل دی جاتی ہے۔

(التفسیر المظہری: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۵:۲۴۶))

## الامام قاضی ثناء اللہ پانی کا نظریہ

وروی الترمذی عن جابر قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجته یوم عرفة وهو علی ناقته القصواء یخطب فیقول یا ایها الناس انی ترکت فیکم ما ان أخذتم به لن تضلوا کتاب الله وعترتی اهل بیتی قلت أشار النبی صلی الله علیه وسلم الی اهل البیت لانهم اقطاب الإرشاد فی الولایات أولهم علی علیه السلام ثم ابناؤه الی الحسن العسکری وآخرهم غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلی رضی الله عنهم أجمعین لا یصل أحد من الأولین والآخرین الی درجة الولایة الا بتوسطهم کذا قال المجدد رضی الله عنه. ثم اولیاء امة النبی صلی الله علیه وسلم وعلماؤها کلهم اتباع لاهل البیت داخلون فیهم بحکم الوراثة قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العلماء ورثة الأنبیاء وَمَنْ یَعْتَصِمْ اصل العصمة المنع فکل مانع شیئا فهو عاصم والاعتصام ان یتمسک بشیء حتی یمتنع عن الهلاک بِاللّٰهِ ای بدینه وبدوام التوجه الیه.

ترجمہ

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حج کے دن رسول اللہ ﷺ کو اپنی اونٹنی قصوی پر سوار ہونے کی حالت میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا: رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: لوگو! میں نے تمھارے اندر ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر اس کو پکڑلو گے تو ہرگز گمراہ نہیں ہوگے، اللہ تعالی کی کتاب اور اپنی عترت یعنی اہل بیت۔

میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت کو پکڑنے کا اس لئے مشورہ دیا کہ اہل بیت ہی ولایت کے سلسلے میں رہنمائی کے قطب ہیں اگلوں اور پچھلوں میں سے کوئی بھی ان کے وسیلہ کے بغیر درجہ ولایت تک نہیں پہنچ سکتا۔

نمبر اول حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کا ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادگان ہیں، حضرت حسن عسکری رضی اللہ عنہ تک یہ سلسلہ آتا ہے اور آخری نمبر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

حضرت سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اسی طرح بیان کیا ہے کہ ان کے بعد دوسرے اولیاء اور علماء امت کا مرتبہ ہے، جو بطور رواثت اہل بیت کے حکم میں داخل ہیں، کیونکہ سب کے سب اہل بیت ہی کے تابع ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

(التفسیر المظہری: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲:۱۰۳))



www.waseemziyai.com

## غوث الثقلین نے اللہ تعالی کے حکم سے اعلان کیا

وکذا ما ورد فی کلام الأولیاء بناء علی الهام من الله تعالی کقول غوث الثقلین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله .

ترجمہ

حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: اولیاء کرام نے بھی بحکم الٰہی اسی طرح کے بعض کلام کہے ہیں ،مثلاً حضرت غوث اعظم کا قول ہے: میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

(التفسیر المظہری: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۲:۱۰۳) ۲:۱۴۰)

## ایک شبہ وارد کرکے اس کا جواب دیتے ہیں

فان قیل کیف امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بسوال مودته او مودة أقربائه اجرا علی تبلیغ الرسالة مع ان التبلیغ کان علیه فریضة ولا یجوز طلب الاجرة علی أداء الفریضة بل علی العبادة النافلة ایضا لما ذکرنا فی تفسیر قوله تعالی من کان یرید حرث الدّنیا نؤته منها وما له فی الاخرة من نصیب قوله صلی الله علیه وسلم من عمل منهم عمل الاخرة للدنیا لم یکن له للاخرة نصیب .

ترجمہ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ تبلیغ دین رسول اللہ ﷺ پر فرض تھی ،اور ادائے فرض کی اجرت طلب کرنی جائز نہیں ، بلکہ نفل عبادت کی اجرت کی طلب بھی کسی طرح درست نہیں ، پھر رسول اللہ ﷺ کا اپنی اور اپنے قرابتداروں کی محبت کو تبلیغ رسالت کا اجر قرار دینا اور اس کا حکم دینا کس طرح صحیح ہوسکتا ہے؟ ﴿من کان یرید حرث الدّنیا نؤتہ منہا و مالہ فی الاخرۃ من نصیب﴾ کی تفسیر میں ہم نے اس کی تشریح کردی ہے، اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کردیا ہے، جو آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

## اس شبہ کا جواب

قلنا اطلاق الاجر علی ما امر النبی صلی الله علیه وسلم بسواله علی التبلیغ انّما هو علی المجاز والمشاکلة فان الاجر للسائل علی الحقیقة لیس الا ما یکون نافعا له مسئولا لانتفاعه به وهاهنا لیس کذلک بل انما سال النبی صلی الله علیه وسلم أمته مودته ومودة أقربائه وامره الله سبحانه ان یسئل ذلک لکی ینتفع الناس بمحبته فان محبة النبی صلی الله علیه وسلم مثمرة لمحبة الله تعالی وقربه وولایته وموجبة لکمال الایمان ومن هاهنا أقول ان الاولی ان یُقال فی تأویل الایة لا اسئلکم اجرا الا ان تودوا اقربائی واهل بیتی وعترتی وذلک لانه صلی الله علیه وسلم کان خاتم النبیین لا نبی بعده وانما انتصب للدعوة الی الله بعده صلی الله علیه وسلم علماء أمته من اهل الظاهر والباطن ولذلک امر الله تعالی نبیه صلی الله علیه وسلم ان یأمر أمته بمودة اهل بیته لان علیّا رضی الله عنه والائمة من أولاده



www.waseemziyai.com

كانوا اقطابا لكمالات الولاية ومن أجل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا مدينة العلم وعلى بابها:

رواه البزار والطبراني عن جابر وله شواهد من حديث ابن عمر وابن عباس وعلىّ وأخيه وصححه الحاكم ومن أجل ذلك ترى كثيرا من سلاسل المشائخ تنتهي الى ائمة اهل البيت ومضى كثير من الأولياء في السادات العظام منهم غوث الثقلين محى الدين عبد القادر الجيلى الحسنى الحسيني وبهاء الدين النقشبندى والسيد السند مودود الچشتي وسيد معين الدين الچشتي وابو الحسن الشاذلى وغيرهم ومن أجل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى تارك فيكم الثقلين كتاب الله وعترتي.

ترجمہ

ہم نے کہا: مودت کو تبلیغ کا اجر قرار دینا حقیقی نہیں بلکہ مجازی ہے، اجرت جیسی شکل ہونے کی وجہ سے مودت کو اجر کہا گیا ہے کیونکہ حقیقی اجرت تو وہ ہوتی ہے جو اجرت کے طلبگار کیلئے مفید ہو، اور وہ خود اس سے فائدہ اندوز ہو سکے، رسول اللہ ﷺ نے جو اپنی اور اپنے اقرباء کی مودت طلب کی ہے اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو مودت طلب کرنے کا حکم دیا، وہ صرف مودت کرنے والوں کے لئے فائدہ رساں ہے، رسول اللہ ﷺ کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا، رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنے کا محبت کرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے وہ اللہ تعالی کا محبوب مقرب اور دوست ہو جاتا ہے، اور اس محبت سے اس کو کمال ایمان کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے، اسی لئے میرے نزدیک آیت مذکورہ میں مودت فی القربی کی یہی تفسیر زیادہ صحیح ہے کہ میں تم سے بس یہ چاہتا ہوں کہ میرے اقربا اور میرے اہل بیت اور میری اولاد سے محبت کرو، رسول اللہ ﷺ تو آخری نبی ہیں، آپ ﷺ کے بعد اور کوئی نبی ہونے والا نہ تھا، آپ ﷺ کے بعد فرض تبلیغ کو ادا کرنے والے علماء امت ہی ہیں، علماء ظاہر ہوں یا علماء باطن، یعنی فقہاء و محدثین ہوں یا آئمہ تصوف، اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ کو اسی لئے حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ امت کو اپنے اہل بیت سے محبت رکھنے کی تبلیغ کریں، کیونکہ امام المسلمین حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ اہل بیت جو آپ کی اولاد میں سے ہوئے اور کمالات ولایت کے قطب تھے، اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر میں داخل ہونے کا دروازہ ہیں۔ رواہ البزار والطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ۔ اس روایت کی تائیدی شواہد وہ احادیث بھی ہیں جن کے راوی حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ ہیں، حاکم نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ اکثر مشائخ کرام کے سلسلے ائمہ اہل بیت تک پہنچ کر ختم ہو جاتے ہیں۔ سادات کرام میں بہت کثرت سے اولیاء ہوئے ہیں، جیسے غوث الثقلین محی الدین شیخ عبدالقادر الجیلانی حسنی حسینی اور شیخ بہاؤ الدین نقشبند اور سیدی مودود چشتی، اور سیدی معین الدین چشتی اور سید ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ وغیرہ۔ یہی مراد ہے حدیث مبارک سے انی تارک فیکم الثلقین: کتاب الله وعترتي۔

(التفسیر المظہری: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۸: ۳۲۰)



www.waseemziyai.com

### غوث الثقلین عرض کرتے ہیں

قال غوث الثقلين أيدركني صنم وأنت ظهری أأظلم في الدنيا وأنت نصيری فعار علی حامی الحمی وهو قادر إذا أضاع في البيداء عقال بعيری والكفار وان كانوا مربوبين مملوكين لكن لعدم اعترافهم به غير مستحقين للحماية .لذا قال رسول الله صلی الله عليه واله وسلم يوم الأحزاب الله مولانا ولا مولا لكم.

### ترجمہ

غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں: جب تو میرا مددگار ہے تو کیا مجھے کوئی ذلت پہنچ سکتی ہے، اور جب تو میرا پروردگار ہے تو کیا مجھ پر ظلم کیا جاسکتا ہے، اگر چراہ گاہ کی حفاظت کرنے والا حفاظت کرنے پر قدرت رکھتا ہو اور پھر اونٹ کے باندھنے کی رسی صحراء میں کھو جائے تو ایسے راعی کے لئے بڑی عار کی بات ہے۔ کفار اگرچہ مربوب اور مملوک خدا ہی کے ہیں لیکن ان کو اس کا اعتراف نہیں ہے، اس لئے وہ حفاظت الٰہیہ کے مستحق نہیں ہیں، اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے دن فرمایا تھا: کہ اللہ تعالی ہمارا مولا ہے تمھارا نہیں۔

(التفسیر المظہر ی: القاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالی علیہ (۱۰:۳۷۹)

# پانچویں فصل

## ائمہ کرام کی عبارات میں دوسرے مشائخ کرام کیلئے غوث کے لفظ کا استعمال

### امام فصیح الدین نے شیخ خالد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث لکھا ہے

وقد استوفيت البحث في شرحی علی رسالة خلق الأعمال، لشيخنا قطب العارفين وغوث المرشدين حضرة مولانا خالد النقشبندی، قدس الله سره وأفاض علينا بره.

(النکت الشنیعۃ فی بیان الخلاف بین اللہ تعالی والشیعۃ: فصیح الدین، إبراہیم بن صبغۃ اللہ بن أسعد الحید ری البغدادی (۳۶)

### امام محمد بن محمد البدیری کا شیخ الاسلام کو غوث لکھنا

عن قطب الغوث فريد الأنام شيخ الإسلام أبی زكريا الأنصاری عليه رحمة الباری وقد أخذ شيخ الإسلام .

(الجواہر الغوالی فی ذکر الأسانید العوالی: محمد بن محمد بن محمد بن أحمد البدیری الحسینی، الدمیاطی الأشعری الشافعی، أبو حامد: ۱۲)

### امام محمد بن محمد البدیری کا سیدی محمد کبیر کو غوث لکھنا

الأستاذ الأعظم والملاذ الأفخم العارف الربانی والقطب الغوث الصمدانی سيدی محمد الكبير البكری الصديقی الأشعری سبط الحسين صاحب الأنفاس العلية والكرامات السنية وتلك الصلوات العاليات قد تلقاها الأستاذ المذكور من إملاء النبی صلی الله عليه وسلم كما هو مشهور فكم لقارئها من الأجور



www.waseemziyai.com

ومزيد القرب من الله الغفور.

(الجواہر الغوالی فی ذکر الأسانید العوالی: محمد بن محمد بن محمد بن احمد البدیری الحسینی، الدمیاطی الأشعری الشافعی، أبو حامد: ۹۱)

## امام کتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سیدی دباغ کو غوث لکھنا

نعم في الإبريز عن القطب الغوث الشيخ مولانا عبد العزيز بن مسعود الدباغ الحسني رضي الله عنه إنكاره كشفا فراجعه والعلم عند الله تبارك وتعالى.

(نظم المتناثر من الحدیث المتواتر: أبو عبد اللہ محمد بن أبی الفیض جعفر بن إدریس الحسنی الإدریسی الشہیر بـ الکتانی: ۲۱۰)

## امام الفاسی کا سیدی ابومدین المغربی کو غوث لکھنا

وقد قال أبو مدين الغوث: كل ما كنت أسمعه من غير علي بن حرزهم لا أنتفع به، وما كنت أسمعه منه يتعلق بقلبي فأنتفع به، فسألته عن ذلك، فقال: إن الكلام إذا خرج عن صدق من القلب، صادف القلب، فانتفع به قال: ولازمته، فانتفعت به.

(الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الإسلامی: محمد بن الحسن بن العربی بن محمد الحجوی الثعالبی الجعفری الفاسی (۲:۲۶۲)

## امام الدمیاطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شیخ الحداد کو غوث لکھنا

قال القطب الغوث الحبيب عبد الله الحداد في النصائح: ومن السنة المحافظة على صلاة الضحى، وأقلها ركعتان، وأكثرها ثمان ركعات.

(إعانۃ الطالبین علی حل ألفاظ فتح المعین: أبو بکر (المشہور بالبکری) بن محمد شطا الدمیاطی: ۳۹۲)

## امام محمد بن احمد المالکی المتوفی سنہ (۱۲۹۹ھ) کا سیدی دباغ کو غوث لکھنا

وَفِيهِ إجْمَالٌ يُعْلَمُ تَفْصِيلُهُ مِنْ كَلَامِ الْغَوْثِ الْأَكْبَرِ سَيِّدِي عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّبَّاغِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَنَفَعَنَا بِهِ الْمَنْقُولِ عَنْهُ فِي الْإِبْرِيزِ، وَنَصُّهُ وَسَمِعْتُ الشَّيْخَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ.

(فتح العلی المالک فی الفتوی علی مذہب الإمام مالک: محمد بن أحمد بن محمد علیش، أبو عبد اللہ المالکی (۱:۱۰)

## سیدی دباغ کو غوث اکبر لکھنا

امام محمد بن احمد المالکی المتوفی سنہ (۱۲۹۹ھ) فرماتے ہیں

قَالَ الْغَوْثُ الْأَكْبَرُ سَيِّدِي عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّبَّاغُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَنَفَعَنَا بِهِ وَالنَّاسُ يَظُنُّونَ أَنَّ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ هِيَ أَفْضَلُ الْجِنَانِ وَأَعْلَاهَا وَلَا تَبْلُغُهَا جَنَّةٌ وَلَيْسَ كَذَلِكَ بَلْ هُنَاكَ جَنَّةٌ أُخْرَى هِيَ أَفْضَلُ مِنْهَا وَأَعْلَى وَلَيْسَ فِيهَا مِنْ النِّعَمِ شَيْءٌ وَلَا يَسْكُنُهَا إلَّا أَهْلُ مُشَاهَدَةِ اللَّهِ مِنْ أَنْبِيَائِهِ عَلَيْهِمْ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَمِنْ أَوْلِيَائِهِ.

### ترجمہ

سیدی غوث اکبر عبد العزیز دباغ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ ان کی ذات ہمیں اور لوگوں کو نفع پہنچائے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں



www.waseemziyai.com

کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ جنت الفردوس سب جنتوں سے افضل ہے اور اعلی ہے اس تک کوئی جنت تک نہیں پہنچ سکتی، حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ وہاں ایک اور جنت بھی ہے جس میں کوئی نعمت نہیں ہے اور نہ ہی اس میں کوئی اور رہتا ہے بس صرف وہاں وہی لوگ رہتے ہیں جو اہل مشاہدہ ہیں یعنی ہر وقت اللہ تعالی دیدار میں مگن رہیں گے وہ انبیاء کرام علیہ السلام اور اولیاء کرام ہوں گے۔

(فتح العلی المالک فی الفتوی علی مذہب الامام مالک: محمد بن أحمد بن محمد علیش ،أبو عبد اللہ المالکی (۱:۲٦)

## الامام ابن دقیق العید فرماتے ہیں

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیدی ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو قطب قرار دیا

**قال ابن دقيق العيدمن أراد القطب الغوث فعليه بالشاذلي.**

ترجمہ

حضرت سیدنا ابن دقیق العید فرماتے ہیں کہ جو شخص قطب دیکھنا چاہتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ حضرت سیدی ابوالحسن الشاذلی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو دیکھے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبو الفلاح (۷:۴۸۳)

## الشیخ ابوالعباس احمد بن محمد رحمۃ اللہ تعالی علیہ

الامام عبد الحی بن احمد الحنبلی التوفی سنہ (۱۰۸۹ھ) نے سیدی ابوالعباس رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث قرار دیا

**أبو العبّاس أحمد بن محمد بن عبد الغنى السوسى الحنفى العارف بالله تعالى المسلك العالم العامل القطب الغوث.**

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوالعباس احمد بن محمد بن عبدالغنی السوسی الحنفی العارف باللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ عالم باعمل قطب وقت اور غوث تھے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبو الفلاح (۹:۴۳٦)

## الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث کہا جاتا ہے

الامام عبد الحی بن احمد الحنبلی التوفی سنہ (۱۰۸۹ھ) نے سیدی الشیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث قرار دیا

**شهاب الدّين أحمد بن الشيخ برهان الدّين إبراهيم بن أحمد الأقباعى الدمشقى الشافعى الصّوفى العارف بالله تعالى قال فى الكواكب القطب الغوث.**

ترجمہ

الشیخ سیدی شہاب الدین احمد بن الشیخ برہان الدین ابراہیم بن احمد الاقباعی الدمشقی الشافعی الصوفی العارف باللہ کے متعلق الکواکب میں لکھا گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ غوث اور قطب تھے۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ،أبو الفلاح (۱۰:۴۵۴)

www.waseemziyai.com

## الشیخ شمس الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غوث ہیں

وقال أبو البركات البزوری :رضی الله عنه اجتمعت بمكّة المشرّفة بالشيخ القطب الغوث، العارف بالله تعالى، شمس الدّين محمد بن عراق، فسألني:ما اسمک؟ قلت:بركات، فقال:بل أنت محمد أبو البركات، ثم صافحني، ولقّنني الذكر، ودعا لی.

ترجمہ

الشیخ ابوالبرکات البزوری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں حضرت سیدی الشیخ الغوث القطب العارف باللہ شمس الدین محمد بن عراق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تمھارا نام کیا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: میرا نام برکات ہے، انہوں نے فرمایا: بلکہ تم تو محمد ابوالبرکات ہو، پھر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور مجھے ذکر کرنے کی تلقین فرمائی اور مجھے دعا دی۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی ، أبو الفلاح (۱۰:۶:۲۷)

## حضرت سیدی القشاش غوث تھے

الشیخ عبداللہ عنان المورخ المصری التوفی سنہ (۱۴۰۶ھ) نے لکھا ہے کہ

قال فيها شيخنا الأستاذ القطب الغوث سيدى أبو الغيث القشاش نفعنا الله به دنيا وأخرى.

(دولۃ الإسلام فی الأندلس: محمد عبداللہ عنان المؤرخ المصری (۵:۰:۴۷)

## الشیخ ناصر الدین غوث وقطب ہیں

الشیخ محی الدین عبدالقادر التوفی سنہ (۱۰۳۸) فرماتے ہیں

الاستاذ القطب الْغَوْث الْفَرد الْجَامِع الشَّيْخ نَاصِر الدّين ابْن عبد الدَّائِم الْأَنْصَارِيّ الشاذلی الشهير بِابْن بنت المليلق رَضِي الله عَنهُ.

(النور السافر عن أخبار القرن العاشر: محی الدین عبدالقادر بن شیخ بن عبداللہ العَیدَرُوس (۱۵۷)

## الشیخ المجذوب جو کہ غوث اور قطب تھے

الشیخ الامام نجم الدین محمد بن محمد الغزی التوفی سنہ (۱۰۶۱ھ) فرماتے ہیں

أبو الخير الكليباتی أبو الخير الكليباتی، الشيخ الصالح الولی المكاشف الغوث المجذوب كان رجلاً قصيراً يعرج بإحدى رجليه، وله عصا فيها حلق خشاخيش وكان لا يفارق الكلاب فی أی مجلس كان فيه حتى فی الجامع والحمام، وأنكر عليه شخص ذلک فقال له رح وإلا جرسوک على ثور، فشهد ذلک النهار زوراً، فجرسوه على ثور دائر مصر، وأنكر عليه بعض القضاة ذلک، فقال:هم أولى بالجلوس فی المسجد منک، فإنهم لا يأكلون حراماً، ولا يشهدون زوراً، ولا يستغيبون أحداً، ولا يدخرون عندهم شيئاً من الدنيا، ويأكلون الرمم التی تضر رائحتها الناس، وكان كل من جاءه فی حملة يقول له:اشتر لهذا الكلب رطل لحم شواء ، وهو يقضی حاجتک، فيفعل، فيذهب ذلک الكلب،

www.waseemziyai.com

ویقضی تلک الحاجة: قال الشعراوی: أخبرنی سیدی علی الخواص أنهم لم یکونوا کلاباً حقیقیة، وإنما کانوا جناً سخرهم الله تعالی له یقضون حوائج الناس.

ترجمہ

الشیخ ابوالخیر الکلیباتی نہایت نیک اور صاحب کشف اور غوث اور مجذوب تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قد مبارک چھوٹا تھا، اور کتے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے، یہاں تک مسجد میں جاتے تو یہ ساتھ ہوتے تھے، ایک قاضی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اعتراض کر دیا کہ یہ کتے مسجد میں کیوں لاتے ہو؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: یہ کتے تجھ سے زیادہ مسجد میں بیٹھنے کے حقدار ہیں، کیونکہ یہ حرام نہیں کھاتے، اور جھوٹی گواہی نہیں دیتے، اور کسی کی غیبت نہیں کرتے اور ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے، اور۔

ایک دن ایک شخص اپنا مسئلہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا میرے ان کتوں کو بھنا ہوا گوشت کھلا دو تو تمھارا کام ہو جائے گا، اس نے ایسا ہی کیا تو اس کا کام ہو گیا۔

حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدی الشعراوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیان کیا کہ وہ حقیقت میں کتے نہ تھے بلکہ وہ جن تھے، جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ مسخر کر دیا تھا تا کہ وہ لوگوں کی مدد کریں۔

(الکواکب السائرة بأعیان المئة العاشرة: نجم الدین محمد بن محمد الغزی (۱:۱۲۲))

## حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

الشیخ الامام الحموی المتوفی سنہ (۱۱۱۱ھ) نے الشیخ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث اعظم لکھا ہے۔

وَله من مَوْلَانَا درویش مُحَمَّد وَله من مَوْلَانَا مُحَمَّد زاهد وَله من الْغَوْث الاعظم عبید الله أحْرَار.

(خلاصة الأثر فی أعیان القرن الحادی عشر: محمد أمین بن فضل الله بن محب الدین بن محمد المحبی الحموی الأصل، الدمشقی (۱:۴۶۹))

## الشیخ الامام احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث کہا جاتا تھا

الشیخ الامام الحموی المتوفی سنہ (۱۱۱۱ھ) نے الشیخ احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث لکھا ہے۔

مُحَمَّد بن أَحْمد بن مُحَمَّد بن أَحْمد بن بن مُحَمَّد بن أَحْمد الْعجل بن مُحَمَّد بن يُوسُف بن ابراهيم ابْن الامام القطب الْغَوْث الْفَرد الْجَامِع الْفَقِيه أبي اللقيف أَحْمد بن مُوسَى بن علي ابْن عمر العجيل بن مُحَمَّد بن حَامِد بن زُرَيْق بن وليد بن زَكَرِيَّا بن مُحَمَّد بن حامدين مغرب بن عِيسَى بن مُحَمَّد الفارسي ابْن زيدين دوال بن شبوه بن ثَوْبَان بن عِيسَى بن شحاده بن غَالب بن عبد الله بن عك بن عدنان أَبُو الغوائر

(خلاصة الأثر فی أعیان القرن الحادی عشر: محمد أمین بن فضل الله بن محب الدین بن محمد المحبی الحموی الأصل، الدمشقی (۳:۳۵۰))

## امام مسجد اقصیٰ کی غوث وقت سے ملاقات

وَالشَّيْخ ابراهيم البيجورى شيخ الْقُرَّاء بمقام الامام الشافعي وَكَانَ مواظبا لزيارته فى كل لَيْلَة سبت وَالْقِرَاءَة مَعَه فى المقرأ الْكَبِير وَولى الامامة بِالْمَسْجِدِ الاقصى وَحج ثَلَاث مَرَّات وَأخذ بِمَكَّة عَن ابْن عَلان الصديقى وَاجْتمعَ القطب الْغَوْث بِمَكَّة فى الْمرة الثَّالِثَة ودعا لَهُ بِحسن الخاتمة فجَاء من الْحَج فى

تِلْکَ السّنة وهی سنة سبع وَثَمَانِینَ وَألف متوعکاً وَتوفی فی شهر بیع الاول من تِلْکَ السّنة.

ترجمہ

الشیخ الامام ابراہیم البیجوری جوکہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزار مبارک پرشیخ القراء تھے، اورآپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہرہفتہ کی رات کوامام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مزارمبارک کی زیارت کیا کرتے تھے، اورآپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ مسجد اقصی کے امام بنائے گئے اورتین بارحج کیااورمکہ مکرمہ میں الشیخ ابن علان سے بھی علم دین اخذ کیااورالشیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی ملاقات مکہ مکرمہ میں تیسری بارغوث اورقطب وقت سے ملاقات ہوئی اورانہوں نے ان کے لئے خاتمہ بالخیر کی دعا کی۔

(خلاصۃ الأثر فی أعیان القرن الحادی عشر: محمد أمین بن فضل اللہ بن محب الدین بن محمد المحبی الحموی الأصل، الدمشقی (۴:۲۰۲)

## الشیخ الامام ابن بلوشہ غوث وقت تھے

الامام محمد خلیل المتوفی سنہ (۱۲۰۶ھ) نے سیدی قاسم بن احمد القرشی ابن بلوشہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کوغوث لکھا ہے۔

فحول الرجال القطب الغوث الفرد الربانی سیدی قاسم بن أحمد القرشی السفیانی المدعو بابن بلوشة نور الله مرقده .

(سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر: محمد خلیل بن علی بن محمد بن محمد مراد الحسینی، أبوالفضل (۴:۳۳)

## سیدی بن علی غوث وقت تھے

الامام محمد خلیل المتوفی سنہ (۱۲۰۶ھ) نے سیدی الشیخ ابن علی بن داؤد رحمۃ اللہ تعالی علیہ کوغوث لکھا ہے۔

ابن علی بن داود بن کمال الدین بن صالح بن محمد الحسینی الحنفی البخاری النقشبندی نزیل دمشق وقسطنطینیة جدنا الکبیر الأستاذ الامام الأعظم الشهیر قطب الأقطاب ونادرة الأزمان والأحقاب السید الشریف العالم العلامة الولی العارف الفهامة الفاضل المحقق المدقق الصوفی الغوث الصمدانی الربانی الحبر البحر الحجة الرحلة المسلک المرشد امام أهل العرفان وصدر أرباب الشهود والوجدان صاحب الکرامات والعلوم کان آیة الله الکبری فی العلوم النقلیة والعقلیة خصوصاً فی التفسیر والحدیث والفقه وغیره.

(سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر: محمد خلیل بن علی بن محمد بن محمد مراد الحسینی، أبوالفضل (۴:۱۲۹)

## سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ غوث وقت تھے

الشیخہ زینب بنت علی بن حسین رحمۃ اللہ تعالی علیہا المتوفیہ سنہ (۱۳۳۲ھ) نے الشیخ الامام سیدی احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کوغوث اورقطب اعظم لکھا ہے۔

الغوث الأکبر سید الأولیاء السید أحمد الرفاعی رضی الله عنه من بنته السیدة العارفة بالله الشریفة زینب ووالدها القطب الأعظم السید عبد الرحیم الرفاعی الحسینی رضی الله عنهم أجمعین.

(الدرالمنثور فی طبقات ربات الخذور: زینب بنت علی بن حسین بن عبیداللہ بن حسن بن إبراہیم بن محمد بن یوسف فواز العاملی (۱:۳۶۸)

www.waseemziyai.com

## الشیخ السید عزالدین احمد الصیاد غوث وقت تھے

حضرت سیدی عبدالرزاق بن حسن البیطار التوفی سنہ (۱۲۳۳ھ) نے الشیخ الامام السید عزالدین احمد الصیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث لکھا ہے۔

**الغوث الأكبر السيد عز الدين أحمد الصياد سبط النفس النفيسة الرفاعية رضى الله عنهم**

(حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر: عبدالرزاق بن حسن بن إبراہیم البیطار المید انی الدمشقی (۱:۴۹۴)

## الغوث الاعظم

علامہ عبدالحی لکھنوی التوفی سنہ (۱۳۴۱ھ) نے عہدہ غوث اعظم کا اثبات کیا ہے

**هو الغوث الأعظم نظير لخاتم الأنبياء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

(نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر: عبدالحی بن فخر الدین بن عبدالعلی الحسنی الطالبی (۳:۲۳۹) دار ابن حزم بیروت، لبنان

## سیدی احمد بن عروس رضی اللہ عنہ غوث وقت تھے

الشیخ الامام محمد بن عثمان التوفی سنہ (۱۳۱۸ھ) نے سیدی احمد بن عروس رضی اللہ عنہ کو غوث لکھا ہے۔

**وهو الذى صفى على جنازة الغوث الشيخ سيدى أحمد بن عروس رضى الله عنه ثانى صفر الخير سنة ثمان وستين وتوفى الإمام المسراتى سنة اثنتين وثمانين وثمانمائة.**

(مسامرات الظریف بحسن التعریف: محمد بن عثمان بن محمد السنوسی، أبو عبداللہ (۱:۳۴) (الکتاب مرقم آلیا غیر موافق للمطبوع)

## الشیخ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غوث وقت تھے

الشیخ الامام عبداللہ بن حسین بن مرعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ التوفی سنہ (۱۱۷۴ھ) نے سیدی بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو غوث لکھا ہے۔

**والقطب الغوث الشيخ بهاء الدين رحمه الله تعالى.**

(النفحۃ المسکیۃ فی الرحلۃ المکیۃ: عبداللہ بن حسین بن مرعی بن ناصر الدین البغدادی، أبو البرکات السویدی: ۱۶۵)



www.waseemziyai.com

# چھٹی فصل

## اکابرین امت کا حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم کہنا اور لکھنا

### امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

وفی کتاب الغنیة المنسوب لحضرة الغوث الربانی والهیکل الصمدانی قطب دائرة العارفین ومربی المسترشدین والسالکین المحبوب السبحانی حضرة الشیخ عبد القادر الکیلانی۔ قدس سره.

ترجمہ

اور کتاب الغنیۃ جو کہ حضرت الغوث الصمدانی ہیکل صمدانی دائرۃ العارفین کے قطب اور مسترشدین کے مربی اور سالکین کو راہ حق دکھانے والے، محبوب سبحانی، حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ۔

(الأجوبۃ العراقیۃ علی الأسئلۃ اللاہوریۃ: شہاب الدین محمود بن عبداللہ الحسینی الآلوسی:۵۲)

منکرین بھی پڑھ چڑھ کر امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے حوالے پیش کرتے ہیں اب بتائیں کہ امام آلوسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ تو حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث کہہ رہے ہیں۔

### امام یوسف ابن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

والإمام الغوث الأعظم سیدی عبد القادر الجیلانی الحنبلی المتوفی سنة (۵۶۱)

(الأسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ وإقناع الشیعۃ لامام یوسف بن اسماعیل النبہانی:۸)

### محدث مکہ الشیخ الفادانی المکی کا نظریہ

وَبه إِلَی الشَّیخ محیی الدّین بن عَرَبِیّ عَن الْحَافِظ بن الْفُتوح نصر بن مُحَمَّد الْبَغْدَادِیّ عَن قطب الأقطاب الْغَوْث الْأَعْظَم أبی مُحَمَّد عبد الْقَادِر الجیلانی عَن أبی الْوَقْت عبد الأول السجْزِی عَن الدَّاودِیّ عَن السَّرخسِیّ عَن إِبْرَاهِیم بن خُزَیْمٌ الشَّاشِی نَا عبد بن حمید نَا وهب بن جریر وَأَبُو الْوَلِید قَالَا أَنا شُعْبَة عَن أبی الْقَاسِم بن أبی بزَّة عَن عَطاء الکیخارانی عَن أم الدَّرْدَاء عَن أبی الدَّرْدَاء أَن النَّبِی صلی الله عَلَیْهِ وَسلم قَالَ مَا من شَیْء أثقل فِی الْمِیزَان من خلق حسن آخر کَذَلِک.

اس عبارت میں غور کریں انہوں نے حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ الغوث الاعظم اور قطب الاقطاب لکھا ہے۔

(العجالۃ فی الأحادیث المسلسلۃ: علم الدین أبوالفیض محمد یاسین بن محمد عیسی الفادانی المکی:۱۳۲)



www.waseemziyai.com

## الامام الجیلانی کا قطب ہونا متفق علیہ ہے

وَقَدْ سَتَرَ أَحْوَالَ الْقُطْبِ وَهُوَ الْغَوْثُ عَنِ الْعَامَّةِ وَالْخَاصَّةِ غَيْرِهِ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهِ، لَكِنِّي أَقُولُ: الظَّاهِرُ أَنَّ هَذَا غَالِبِيٌّ لِثُبُوتِ الْقُطْبِيَّةِ لِلسَّيِّدِ عَبْدِ الْقَادِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِلَا نِزَاعٍ۔

## ترجمہ

اور قطب کے احوال یعنی غوث کے احوال عوام وخواص سب سے پوشیدہ رکھے جاتے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہی غالب ہے کہ قطبیت کا ثبوت حضرت سیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے بلانزاع ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح: علی بن (سلطان) محمد، أبوالحسن نورالدین الملا الہروی القاری (۱۰: ۳۴۴۳)

## حضرت سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ

قطب الاقطاب فرد الافراد الغوث الاعظم شیخ الشیوخ العالم غوث الثقلین .

(اخبار الاخیار فی اسرار الابرار الشیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۹)

## حضرت سیدنا شاہ ولی محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مثل قصیدہ غوثیہ تفاخر کلمات کبریائیہ کے ساتھ کلام فرمایا اور تسخیر جہاں آپ رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوئی ہے۔

(ہمعات لشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ہمعہ ۱۶: ص: ۴۳) بیت الحکمہ لاہور پاکستان

## دوسری جگہ فرمایا

آپ رضی اللہ عنہ زندوں کی طرح اپنی مبارک قبر میں بھی تصرف فرماتے ہیں۔

(ہمعات لشاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ہمعہ ۱۱: ص: ۲۹)

## الانتباہ میں فرماتے ہیں

جمعرات کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ دے۔

(الانتباہ فی سلاسل الاولیاء لشیخ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی: ۲۵) مطبع احمدی مدرسہ عزیزی دہلی

## حضرت ملا علی قاری محدث مکہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا نظریہ

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ قطب الاقطاب اور غوث الاعظم ہیں۔

القطب الربانی ،الغوث الاعظم الصمدانی سلطان الاولیاء والعارفین .

(نزہۃ الخاطر الفاتر لملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ: ۹) موسس الشرف لاہور پاکستان

## حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری عرض کرتے ہیں

یاغوث معظم نورھدی مختار نبی مختار خدا     سلطان دوعالم قطب علی حیران زجلالت ارض وسما



www.waseemziyai.com

حضرت سیدنا خواجہ بختیار کاکی عرض کرتے ہیں

قبلہ اهل صفا حضرت غوث الثقلین دست گیر همه جا حضرت غوث الثقلین

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں

غوث اعظم دلیل راه یقین بایقین رهبر اکابر دین

اوست درجه جمله اولیاء ممتاز چون پیمبر درانبیاء ممتاز

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں

خداوندا بحق شاه جیلانی محی الدین وغوث قطب دوران

بکن خالی مرا از هر خیال ولکن آن که زد پیداست حالے

حضرت بہائدالحق زکریا ملتانی کہتے ہیں

گوئم زکمال توجه غوث الثقلینا محبوب خداابن حسن آل حسینا

حضرت خواجہ گیسودراز عرض کرتے ہیں

یاقطب یاغوث یاولی روشن بنده ام درمانده ام جز تو ندارم دستگیر

محی الدین ترحمنا بسلطنت واسع انت غوث الکل مشهود بانواع الکرم

استاد حاتم بن احمد الاہدل علیہ الرحمہ کہتے ہیں

الغوث الاعظم قطب الاقطاب ، تاج الاحباب ، شیخ الثقلین کهف المراقبین ، صاحب السر الاتم الاعظم المتصرف التکوین بالاذن المطلق مولانا وسیدنا شیخ الشیوخ علی الاطلاق السید عبدالقادر ابن السید ابی صالح .

(تفریح الخاطر:۲۹،۳۰)

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں

ان الامام احمد حنبل صاحب المذهب وعظیم المناقب وفی مذهبه ائمة الکبار ومشائخ العظام فمنهم الشیخ الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی رضی الله عنه .

ترجمہ

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مستقل فقیہ اور امام مذہب، اور عظیم مناقب کے مالک ہیں، آپ کے فقہی مذہب میں بڑے بڑے ائمہ ومشائخ عظام مقلد ہیں، جن میں حضرت سیدنا الشیخ الامام الغوث الاعظم عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(النبراس ازمولانا عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ:۱۴۴) مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان پاکستان)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں

ایں مرتبه ازان مراتب است که هیچ کس را از بشر نداده اند مگربطفیل این محبوب برخے از اولیاء



www.waseemziyai.com

امت اوراشمہ محبوبیت آن نصیب شده ومحبوب دلها گشته اندمثل حضرت غوث اعظم وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرهما.

ترجمہ

یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہیں ہوا، ہاں رسول اللہ ﷺ کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ امت کے اولیاء تک پہنچا، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے محبوب قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالی علیہ۔

(مجموعہ رسائل اعلی حضرت: حصہ دوم ص ۱۲۷، ۱۲۸)

## حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں

آنچه درتاویل قول حضرت غوث الثقلین قدمی هذاعلی رقبة کل ولی الله نوشته اند،
التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقه علیه ایشان بسیارمعلوم باشد باهیچ کس از اهل ایں طریقه ملاقات نشده که توجه مبارک آں حضرت بحالش مبذول نیست .

ترجمہ

حضرت سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوتی ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہیں ہوئی جو آپ رضی اللہ عنہ کی توجہ سے محروم ہو۔

(مجموعہ رسائل اعلی حضرت: حصہ دوم ص ۱۲۷، ۱۲۸)

## حضرت سیدی عبدالرزاق بن حسن البیطار فرماتے ہیں

الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی غوث اعظم ہیں

حضرت سیدی عبدالرزاق بن حسن البیطار المتوفی سنہ (۱۲۳۳ھ) نے الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم لکھا ہے۔

فنزل فی زاویة الغوث الأعظم، سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلی قدس سره الأقوم، وابتدأ هناک بإرشاد الناس.

(حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر: عبدالرزاق بن حسن بن ابراہیم البیطار المید انی الدمشقی (۱:۴۹۴)



www.waseemziyai.com

# ساتویں فصل

## مخالفین کے گھر کی گواہی

اس فصل میں منکرین کی کتب سے لفظ غوث کا استعمال اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اوران کے اپنے مولویوں کیلئے کیا گیا ہے اس کا ثبوت پیش کیا جائے گا، تاکہ یہ بات واضح ہوجائے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟

**مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے**

پس بیانش آنکه بسبب برکت بیعت یمن توجهات آنجناب هدایت مآب روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین وجناب حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رحمة الله تعالی علیهمامتوجه حال حضرت ایشان گردیده وقریب یک ماه فی الجمله تنازعی درمابین روحین مقدسین درحق حضرت ایشان مانده زیراکه هر واحد ازین هر دوامام تقاضه جذب ، حضرت ایشان بتمامه بسوئے خود می فرمود تااین که بعد انقراض زمانه تنازع ووقوع مصالحت برشرکت روزے هر دوروح مقدس برحضرت ایشان جلوه گر شدندوتاقریب یکے پاس هردوامام برنفس نفیس حضرت ایشان توجه قوی وتاثیر زورآوری می فرمودندتااینکه درهمایکے پاس حصول نسبت هر دوطریقه نصیبه حضرت ایشان گردید وامانسبت چشتیه پس بیانش آنکه روزے حضرت ایشان بسوئے مرقد منور حضرت خواجه خواجگان خواجه قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سره العزیز تشریف فرماشدندوبرمرقد مبارک ایشان مراقب نشستنددرین اثناء بروح پرفتوح ایشان ملاقات محقق شده وآن جناب برحضرت ایشان توجهی بس قوی فرمودندکه بسبب آن توجه ابتدائے حصول نسبت چشتیه محقق شده .

**ترجمہ**

بیان تو اس طرح ہے کہ حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی برکت اور انجناب ہدایت مآب کی توجہات کے یمن سے جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح مقدس آپ کے حال کی جانب متوجہ ہوئیں، تقریباً ایک ماہ کے عرصہ تک آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حق میں دونوں روحیں مقدسہ کے مابین تنازع رہا کیونکہ ان دونوں عالی مقام اماموں میں سے ہر ایک اس امر کا تقاضہ کرتے تھے کہ آپ کو بتمامہ اپنی طرف جذب کرلیں، یہاں تک کہ تنازع کا زمانہ گزرنے اور شرکت پر صلح کے واقع ہونے کے بعد ایک دن دونوں مقدس روحیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جلوہ گر ہوئیں، اور تقریباً ایک پہر کے عرصہ تک دونوں امام آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نفس نفیس پر توجہ قوی اور پرزور اثر ڈالتے رہے، پس اسی ایک پہر میں دونوں طریقوں کی نسبت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نصیب ہوئی، لیکن نسبت چشتیہ کا بیان اس طرح ہے کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ خواجگان قطب الاقطاب حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار مبارک کی طرف تشریف لے گئے، اور ان کے مزار ک



www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

مبارک پر مراقبہ کیا اسی اثناء میں ان کی روح مبارک سے ملاقات ہوئی اور حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ پر نہایت قوی توجہ کی اسی توجہ کے سبب ابتدائے حصول نسبت چشتیہ کا تحقق ہو گیا۔

(صراط مستقیم از مولوی شاہ اسماعیل دہلوی:۱۴۴)

دہلوی صاحب کی اس عبارت سے اولیاء کرام کے بعد از وفات تصرفات کے ثبوت کے علاوہ حضرت سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے لئے غوث الثقلین کے لقب کے اطلاق کا جواز ثابت ہو گیا جو حضرات غیر خدا پر غوث کے لفظ کے اطلاق کو شرک قرار دیتے ہیں ان کا اپنے پیشوا جناب دہلوی کے بارے میں کیا فتوی ہے؟

## منکرین کے پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی کا بیان

**روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رحمة الله تعالی علیه متوجه حال حضرت ایشان گردیده .**

ترجمہ

جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روح مقدس میرے پیر کے حال پر متوجہ ہوئی۔

(صراط مستقیم از مولوی اسماعیل دہلوی: باب چہارم در بیان طریق سلوک: (۱۶۶) مطبوعہ المکتبۃ السلفیہ شیش محل روڈ لاہور پاکستان

## شاہ اسماعیل دہلوی نے یہ بھی لکھا ہے

**شخصیکه درطریقه قادریه قصد بیعت می کند البته اورجناب غوث اعظم اعتقادے عظیم بهم می رسد الی قوله که خود راازز مره غلامان آنجناب می شمار دملخصاً.**

ترجمہ

ایک شخص نے قادری طریقہ میں بیعت کا ارادہ کیا، یقیناً اس کو جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت گہرا اعتقاد تھا خود کو حضرت شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں شمار کیا۔

(صراط مستقیم از مولوی اسماعیل دہلوی:۵۴)

## غوث پاک کی فاتحہ اور دہلوی

**اگر شخصیکه بزے راخانه پرور کند تاگوشت اوخوب شود واوراذبح کرده پخته فاتحه حضرت غوث اعظم رضی الله عنه خوانده بخورانده خللے نیست .**

ترجمہ

اگر کوئی شخص کوئی بکرا اپنے گھر میں پالے تا کہ اس کا گوشت اچھا ہو جائے اور اس کو ذبح کر کے کھانا تیار کر کے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو کوئی خلل نہیں ہے۔

(زبدۃ النصائح بحوالہ مجموعۃ رسائل اعلی حضرت (۱۳۱:۲)

## حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ اکابر دیوبند کے شیخ ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نظریاتی طور پر اہل سنت و جماعت تھے۔

## فرماتے ہیں

کہ ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے، نگاہ بصیرت سے ملاحظہ فرمایا: ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ہمت اور توجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔

(شمائم امدادیہ ترجمہ اردو من نفحات مکیہ من ماثر امدادیہ: ۸۰) مطبوعہ لاہور

## دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا نظریہ

قطب عالم ایک ہوتا ہے، اس کو قطب العالم اور قطب اکبر اور قطب الارشاد و قطب الاقطاب، قطب المدار بھی کہتے ہیں، اور عالم غیب میں ان کا نام عبداللہ ہوتا ہے، اور اس کے دو وزیر ہوتے ہیں جو امامین کہلاتے ہیں، وزیر یمین کا نام عبدالملک اور یسار کا نام عبدالرب ہوتا ہے، اور بارہ قطب ہوتے ہیں، سات تو سات اقلیم میں رہتے ہیں، ان کو قطب اقلیم کہتے ہیں، اور پانچ یمن میں رہتے ہیں ان کو قطب ولایت کہتے ہیں، یہ عدد تو قطب معینہ کا ہے، اور غیر معین ہر شہر ہر قریہ میں ایک قطب ہوتا ہے، غوث ایک ہوتا ہے، بعض نے کہا ہے کہ قطب الاقطاب کو ہی غوث کہتے ہیں۔

(تعلیم الدین از اشرف علی تھانوی: ۱۹۴)

## دوسرے مقام پر لکھتے ہیں ،

اقسام اولیاء میں بزرگوں کی مختلف عبارتیں ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ وہ سب بارہ گروہ ہیں، اقطاب، غوث، امین، اوتاد، ابدال، اخیار، ابرار، نقباء، نجباء، عملاء، مکتوبات، مفردون۔

## اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں

وہ اولیاء اللہ جو مختلف اقالیم میں رہتے ہیں وہ سارے عالم کا انتظام سنبھالتے ہیں ان کی تفصیل الی آخرہ

(تعلیم الدین از اشرف علی تھانوی: ۱۹۵)

## التکشف میں لکھتے ہیں

ملفوظات و مکتوبات صوفیہ میں ابدال و اقطاب و اوتاد اور غوث وغیرہ الفاظ اور ان کے مدلولات کی صفات و برکات و تصرفات پائے جاتے ہیں، حدیث میں جب ایک قسم کا اثبات ہے تو دوسرے اقسام بھی مستبعد نہ رہے، ایک نظیر سے دوسری نظیر کی تائید ہونا امر مسلم و معلوم ہے، برکات تو اس حدیث میں منصوص ہیں اور تصرفات تکوینیہ قرآن مجید میں حضرت خضر علیہ السلام کے قصہ سے ثابت ہوتے ہیں۔

(التکشف از اشرف علی تھانوی (۴۲۴) مطبوعہ کتب خانہ مظہری کراچی پاکستان

## الافاضات الیومیہ میں ہے

فرمایا کہ قطب التکوین کو اپنی قطبیت کا علم ہونا ضروری ہے، مگر قطب الارشاد کو اپنی قطبیت کا علم ہونا ضروری نہیں ہے، ابدال



www.waseemziyai.com

وغیرہ بھی تکوینات سے متعلق ہیں، قطب الارشاد میں تعداد ضروری نہیں ہے۔ قطب التکوین متعدد ہوتے ہیں، مگر قطب الاقطاب تمام عالم میں ایک ہی ہوتا ہے اس کا نام غوث ہوتا ہے اور اہل کشف ان کو پہچانتے ہیں۔ قطب التکوین دائما اور قطب الارشاد احیانا متعدد بھی ہوتے ہیں۔

(الافات الیومیہ از اشرف علی تھانوی (۱:۲۱۱)

## ایک اور جگہ کہتے ہیں

جاننا چاہئے کہ اولیاء اللہ کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ جن کے متعلق خدمت وارشاد وہدایت واصلاح قلب وتربیت نفوس وتعلیم، ترک قرب وقبول عنداللہ یہ ہے اور حضرات اہل ارشاد کہلاتے ہیں اور ان میں سے اپنے عصر میں جو اکمل وافضل ہو اور اس کا فیض اتم واعلم ہو اس کو قطب الارشاد کہتے ہیں، اور یہ نائب حقیقی ہوتے ہیں، حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اور ان کا طرز طرز نبوت ہوتا ہے، دوسرے وہ جن کے متعلق خدمت واصلاح معاش وانتظام امور دینہ اور دفع بلیات ہے کہ اپنی ہمت باطنی سے باذن اللہ تعالی ان امور کی درستگی کرتے ہیں اور یہ حضرات اہل تکوین کہلاتے ہیں، جن کو ہمارے عرف میں اہل خدمت کہتے ہیں، ان میں سے جو اعلی اقوی اور دوسروں پر حاکم ہوتا ہے اس کو قطب التکوین کہتے ہیں، اور ان کی حالت مثل حضرات ملائکہ علیہم السلام کی ہوتی ہے، جن کو مدبرات امر فرمایا گیا ہے، حضرت خضر علیہ السلام اسی شان کے معلوم ہوتے ہی، ان کے مقام ومنصب کے لئے ایسے تصرفات عجیبہ کا ہونا لازم ہے، اور بخلاف اہل ارشاد کے ان کا خود صاحب خوارق ہونا بھی ضروری نہیں ہے، البتہ ان حضرات کی کرامات اور طور کی ہوتی ہیں، ان کا ادراک عوام کو نہیں ہوتا، بلکہ وہ امور ذوق ووجدانی ہیں، کہ اکثر اوقات ان کی خدمت وصحبت سے جو شخص مستفید ہوتا ہے اس کو معلوم ہوتا ہے کہ باقی یہ کہ نفع طریقت اہل ارشاد ہی سے ہوتا ہے، تو اہل تکوین کے کمالات بیان کرنے کا کیا فائدہ؟ تو اس میں دو فائدے ہیں ایک علمی اور دوسرا عملی: علمی تو یہ ہے کہ ایک کام کی بات معلوم ہو جائے تاکہ علم ناقص نہ رہے، دوسرا عملی: عملی یہ کہ اکثر لوگ ظاہر صورت سے خستہ وحال شکستہ بال وذلیل وخوار ہوتے ہیں، اگر یہ مسئلہ کسی کو معلوم ہوگا تو مساکین کی تحقیر وتوہین تو نہ کرے گا خوب سمجھ لو۔

(التکشف از اشرف علی تھانوی: (۱۴۲،۱۴۱) مطبوعہ کامران پبلشرز لاہور پاکستان

## مولوی خلیل احمد اور رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت خواجہ بہاء الدین رضی اللہ عنہ کو چونکہ معلوم ہوا تھا کہ سید احمد کی شان بزرگ ہے۔

(براہین قاطعہ از خلیل احمد انبیٹھوی ورشید احمد گنگوہی: (۹۱) مطبوعہ بلالی ساڈھور

## مولوی حسین علی واں بھچروی نے لکھا ہے

نے بھی اپنی کتاب میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو ''غوث اعظم'' لکھا ہے۔

(بلغۃ الحیر ان فی ربط آیات الفرقان از مولوی حسین علی واں بھچروی: ۴) واں بھچران ضلع میانوالی

## مولوی احمد علی لاہوری نے لکھا ہے

ہم میں سے ہر شخص جمعرات کو ذکر جہر سے پہلے گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح کو اس کا ثواب



www.waseemziyai.com

پہنچا تا ہے، یہ ہماری گیارہویں ہے۔

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۷ افروری ۹ جون ۱۹۶۱ء)

## دیوبندی مذہب کے شیخ طریقت کا بیان

شیخ اللہ یار خان دیوبندی لکھتے ہیں: غوث وقیوم کی اصطلاحات تمام کتب نظامیہ میں موجود ہیں اور بڑے بڑے موحدوں نے اپنی ذاتی تحریروں میں یہ اصطلاحات استعمال کی ہیں، مولانا حسین علی نے فوائد عثمانیہ میں کئی مقامات پر لفظ غوث استعمال کیا ہے، اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ اسماعیل شہید، اور امام ربانی مجدد الف ثانی اور قاضی ثناء اللہ پانی پاتی نے تفسیر مظہری میں یہ لفظ استعمال کیا ہے۔

(دلائل السلوک ملفوظات شیخ اللہ یار خان: ۹۴)

## ایک اور مقام پر لکھتے ہیں

صوفیاء کرام کی بعض اصطلاحات کی اصل قرآن وحدیث میں موجود ہیں، جیسے ابرار اخیار، نقباء وغیرہ۔

(دلائل السلوک ملفوظات شیخ اللہ یار خان: ۹۴)

## اخبار دعوت لاہور کا بیان

یہ دیوبندی ہفت روزہ نکلتا تھا، اس میں اس کے ایک مضمون نگار نے بیان کیا ہے کہ

سیدنا شیخ عبد القادر الجیلانی کے لئے لفظ غوث کا استعمال حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے مواعظ میں عام ملتا ہے۔

(اخبار دعوت لاہور ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء)

## مولوی احتشام الحق دیوبندی کی کتاب

دیوبندیوں کے بہت بڑے عالم مولوی احتشام الحق دیوبندی نے ایک کتاب لکھی جس میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی سیرت پاک بیان کی ہے اور اس کتاب کا نام انہوں نے غوث اعظم رکھا ہے۔

## مولوی نذیر حسین دہلوی غیر مقلد کا نظریہ

یہ مولوی نذیر حسین مذہب غیر مقلد کے بانیوں سے ہیں انہوں نے اپنے فتاوی میں حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو الغوث الاعظم لکھا ہے۔

(فتاوی نذیریہ کتاب الایمان والاعتقاد از مولوی نذیر حسین دہلوی (۱: ۱۱۳) اہلحدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور

www.waseemziyai.com

# نویں فصل

## منکرین کا اپنے علماء ومشائخ کو غوث کہنا

### مولوی رشید احمد گنگوہی بھی غوث اعظم ہے

قطب عالم قدوة العلماء ، غوث الاعظم ، اسوة الفقهاء وجامع الفضائل والفواضل العاليه ، مستجمع الصفات والخصائل البهية السنية حامی دين متين ،مجددزمان ،وسيلتناالى الله الصمد الذى لم يلدولم يولد شيخ المشائخ مولاناالحافظ الحاج المولوی رشيد احمد گنگوهی .

(تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الٰہی میرٹھی (۲:۱) مطبوعہ کراچی پاکستان

اب اس عبارت میں غور کریں کہ انہوں نے اپنے مولوی رشید احمد کو غوث اعظم کہا ہے کیا اب شرک نہیں ہے، یا صرف حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دشمنی ہے۔

### حاجی امداد اللہ مہاجر مکی بھی غوث الکاملین ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملفوظات جمع کیے ہیں ان میں حاجی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے لکھا ہے:

ملک التارکین، غوث الکاملین، غیاث الطالبین، سلاسل اربعہ میں مشائخ سے بیعت چمنستان حب کے پھول۔

(امداد المشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی: ۱۵)

### رشید احمد گنگوہی نے حاجی صاحب کو غوث لکھا

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی کتاب امداد السلوک میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ:

سلطان العارفين ، ملک التاركين ، غوث الكاملين ، غياظ الطالبين التى كلت السنة الاقلام من مدائحه البالغة .

(امداد السلوک از مولوی رشید احمد گنگوہی: ۱۳۳)

### دیوبندی شجرہ طریقت میں جابجا غوث اعظم کا استعمال

سید اصغر علی استاد دار العلوم دیوبند لکھتے ہیں

فبمرشدی غوث الوری شمس الهدی — مقدام اهل العشق والايمان
الشيخ امدادالله القطب العلی — الجاه ذی التمکين والعرفان
بمعين دين الله صاحب سره — غوث الوری وبسيدی عثمان

(حیات شیخ الہند: ۲۵۹۰)



www.waseemziyai.com

اس کلام میں حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو غوث الوری کہا گیا ہے اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کو بھی غوث الوری کہا گیا ہے اور ساتھ ساتھ ان کے توسل سے دعا بھی کی گئی ہے۔اب ذرا غور کریں کہ ہم اگر حضرت سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم کہیں تو ہر طرف سے شرک کے فتوے آنے شروع ہو جائیں اگر یہ لوگ ہر ایک کو غوث الوری کہتے رہیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہے تو ثابت ہو گیا کہ بات کوئی اور ہے۔

## مولوی رشید احمد گنگوہی کو غوث زمان کہنا

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے لکھا ہے

قطب عالم غوث دوران بیمثال    گنج عرفان نورایقان خوشخصال

(تذکرۃ الخلیل از مولوی خلیل احمد انبیٹھوی:۵۸)

## مولوی محمود الحسن دیوبندی کا بیان

مولوی محمود الحسن دیوبندی نے اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے لئے لکھا ہے کہ

جنید وشبلی ثانی ابومسعود انصاری    رشید ملت ودین غوث اعظم قطب ربانی

(مرثیہ گنگوہی:۱۱)

# دسویں فصل

## مافوق الاسباب استمداد

## مافوق الاسباب اُمور میں اِستغاثہ شرک ہے کہنے والوں کو جواب

مذکورہ بالا اِعتراض کی بنیاد ایک تقسیم پر مبنی ہے۔اِستغاثہ کی بحث کے دوران اَسباب کے ضمن میں عام طور پر اُمور کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں:

☆......اُمورِ عادیہ.........یعنی..........اُمور ماتحت الاسباب

☆......اُمورِ غیر عادیہ.........یعنی..........اُمور مافوق الاسباب

اِس تقسیم کے تحت ماتحت الاسباب ہونے کے ناطے اُمورِ عادیہ میں اِستغاثہ کو جائز سمجھا جاتا ہے، جبکہ اُمورِ غیر عادیہ جو مافوق الاسباب ہوتے ہیں، میں اِستغاثہ کو شرک قرار دیا جاتا ہے۔وہ کام جو بالعموم اَسباب کے ذریعے سر انجام پاتے ہیں ان عادی اَسباب کو ترک کر کے مدد چاہنا اِستغاثہ مافوق الاسباب کہلاتا ہے اور اَسبابِ عادیہ کو اِختیار کرتے ہوئے مدد چاہنا ماتحت الاسباب ہے، یعنی اس میں کسی سے مدد چاہتے ہوئے ان اسباب کو اختیار کرلیا جاتا ہے جو بالعموم اس امر سے متعلق ہوتے ہیں۔اِس تقسیم کے بعد یہ امر پیشِ نظر رہنا

www.waseemziyai.com

چاہیئے کہ اُن کے نزدیک دُنیاوی حوائج میں آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرنا اور باہمی اُمور میں تعاون کرنا اِستغاثہ ماتحت الاسباب ہے اور یہ جائز ہے، جیسے اِرشادِ ربانی ہے:

﴿وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (سورة المائدة : ۲)

اور نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو۔

ماتحت الاسباب اُمور میں اِستغاثہ کو رَوا رکھنے کے ساتھ ساتھ اُن کے نزدیک وہ اِستغاثہ جو مافوق الاسباب اُمور میں سے ہو وہ حرام و ناجائز ہے۔

## اِعتراض کا علمی محاکمہ

پہلا نکتہ: اِستغاثہ ماتحت الاسباب اور اِستغاثہ مافوق الاسباب (اُمورِ عادیہ و غیر عادیہ) میں سے مؤخر الذکر کو شرک قرار دیا جا رہا ہے جبکہ اِس تقسیم اور اس کے تحت پائی جانے والی ایک قسم کے جواز اور دُوسری کے عدمِ جواز کا قرآن و سنت میں کوئی ذکر نہیں۔ یہ ایک خودساختہ تقسیم ہے اور اِستنباط و اِستخراج کا نتیجہ ہے۔ کسی قسم کی کوئی نصِ قرآنی اِستغاثہ کے ضمن میں اَسباب کے حوالے سے پائی جانے والی تقسیم پر شاہد نہیں۔

یہاں ہمیں یہ بات بھی ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ اُمورِ مافوق الاسباب میں بھی کسی نہ کسی سطح کے اَسباب ضرور کارفرما ہوتے ہیں۔ کُنْ فَیَکُوْن کے علاوہ کوئی اَمر مافوق الاسباب نہیں۔ مگر چونکہ بعض اُمور کے اَسباب ہمیں ظاہری طور پر نظر نہیں آتے اِس لئے ہم اُنہیں عام طور پر اُمورِ مافوق الاسباب کا نام دیتے ہیں۔

دُوسرا نکتہ: سورۂ فاتحہ کی جس آیتِ کریمہ کو مسئلہ کی بنیادی کڑی اور اصل سمجھا جاتا ہے خود اُس میں اَسباب کے تحت کی جانے والی کسی تقسیم کا قطعاً کوئی ذِکر نہیں کیا گیا اور اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کہہ کر مدد طلب کرنے کو مطلق رکھا گیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ

اَلْمُطْلَقُ يَجْرِىْ عَلٰى اِطْلَاقِهٖ.

(مطلق اپنے اِطلاق پر جاری رہتا ہے) اِس لئے ہم کسی خودساختہ تقسیم کے تحت یہ معنی متعین نہیں کر سکتے کہ اَے باری تعالیٰ! ہم تُجھ سے صرف مافوق الاسباب اُمور میں مدد چاہتے ہیں کیونکہ وہ تیرے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا، رہی بات ماتحت الاسباب اُمور کی تو اُن میں چونکہ تیرے علاوہ حصولِ مدد کے اور بھی کثیر ذرائع موجود ہیں اِس لئے اُن معاملات میں تُجھ سے مدد مانگنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ اِس طرح کی تقسیم کم علمی اور نادانی کے سوا کچھ نہیں اور یہی صحیح معنوں میں شرک میں مبتلا کرنے والی ہے۔

تیسرا نکتہ: تفہیمِ مسائل، رفعِ اِلتباس اور بعض اشیاء کو بعض سے ممیّز کرنے کے لئے تقسیمات کی جاتی ہیں، مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں مذکورہ تقسیم کی عدمِ ضرورت کے باوجود تقسیم کرنے اور پھر ماتحت الاسباب میں اِستغاثہ کو جائز سمجھنے کا کیا جواز ہے؟ جبکہ مافوق الاسباب میں شرک کے فتاویٰ جائز اور دُرست قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اگر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں اِستغاثہ حقیقی اور اِستغاثہ مجازی کی تقسیم کی جائے تو پھر اُس کو تسلیم کیوں نہیں کیا جاتا؟ فی الواقع اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں تقسیم تو ہے مگر ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب کی بجائے حقیقت اور مجاز کی ہے۔



www.waseemziyai.com

## صحیح اِسلامی عقیدہ

إِیَّاکَ نَسْتَعِین کے کلمات میں بندہ باری تعالیٰ سے عرض کناں ہوتا ہے کہ اے اللہ ! ہم اپنی ضروریات کی کفالت کے لئے ظاہراً کسی سے بھی مدد کے طلبگار ہوں اُس کو مُستغاثِ حقیقی خیال نہیں کرتے بلکہ مُستغاثِ حقیقی فقط تجھی کو سمجھتے ہیں کیونکہ تیری عدم رضا کی صورت میں کوئی ہمارا مددگار اور پُرسانِ حال نہیں ہوسکتا۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ خواہ ہم ڈاکٹر کے علاج معالجہ سے شفایاب ہورہے ہوں یا کسی بزرگ کے دُعا سے، کسی کو بھی مستعانِ حقیقی خیال نہیں کرتے بلکہ حقیقی مددگار تو اللہ ربّ العزّت ہے۔ ہم دوا اور دُعا دونوں کو سبب سے زیادہ اہمیت نہیں دیتے کیونکہ اصل مُستغاث اور کارساز تو ہی ہے۔

چوتھا نکتہ : اب غور طلب بات یہ ہے کہ دونوں تقسیموں، مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب اور حقیقت و مجاز میں تطبیق کیونکر ممکن ہے؟ بلاشبہ بعض اُمورِ حیات میں ماتحت الاسباب اور مافوق الاسباب کی تقسیم رَوا ہے۔ یہ امرِ واقعہ ہے اور فہم و شعور میں سمانے والی چیز ہے جس کا ثبوت لانے کی بھی ضرورت نہیں۔ کچھ اُمور ماتحت الاسباب حل ہوجاتے ہیں اور کچھ اُمور کا حل مافوق الاسباب تلاش کرنا پڑتا ہے۔ اَسباب دراصل دونوں صورتوں میں پائے جاتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ماتحت الاسباب اُمور میں اَسباب بدیہی ہوتے ہیں جبکہ مافوق الاسباب اُمور میں اَسباب عام آدمی کی نظر سے اوجھل ہوتے ہیں۔ ماتحت الاسباب کو ظاہری اور مافوق الاسباب کو رُوحانی اور باطنی اَسباب کہنا زیادہ موزوں ہوگا۔ مافوق الاسباب اُمور میں اگرچہ اسبابِ عادیہ کا ترک ہوتا ہے مگر اسبابِ غیر عادیہ کا وُجود تو بہرطور یہاں بھی پایا جاتا ہے۔ گویا حقیقی معنوں میں کوئی بھی اُمور مطلقاً مافوق الاسباب نہیں ہوتے۔ فرق صرف اِتنا ہے کہ ماتحت الاسباب میں اسباب ظاہری ہوتے ہیں جو عام بندے کو دِکھائی دے جاتے ہیں۔ جبکہ مافوق الاسباب میں اسباب غیر عادیہ ہونے کی وجہ سے فردِ بشر کی عام نظر سے دکھائی نہیں دے پاتے۔

جب انبیاء، اولیاء، صلحاء یا کسی بھی فردِ بشر کو عالمِ اسباب کے اندر رہتے ہوئے اسی سے متعلق مدد طلب کی جائے تو وہ الفاظ جو حصولِ مدد کے لئے استعمال ہوں اُنہیں حقیقی معنی پر محمول کیا جائے گا، مگر مستغاثِ حقیقی اس صورت میں بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذاتِ برحق ہوگی۔ اور اُمورِ عادیہ کے ماوراء اَسباب کی دُنیا میں جب مدد طلب کی جائے گی تو اِستغاثہ کے لئے اِستعمال ہونے والے اَلفاظ مجازاً اِستعمال ہوں گے جبکہ اِعتقاد اس صورت میں بھی اللہ ربّ العزّت ہی کے مُستغاثِ حقیقی ہونے کا ہوگا۔ یعنی معنی حقیقی دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی نہیں پایا جائے گا۔ فرق صرف اِتنا ہے کہ ماتحت الاسباب میں لفظ کا اِستعمال حقیقت پر مبنی تھا اور مافوق الاسباب میں حقیقی معنی مراد لینا متعذر تھا، اِس لئے لفظ کو بھی حقیقت پر محمول نہ کیا گیا۔ الغرض معناً اور عقیدۃً اِستغاثہ حقیقی اللہ ربّ العزّت ہی کے لئے خاص ہے۔

## حقیقت و مجاز کی تقسیم لابدّی ہے

نفسِ اِستغاثہ کا اِنکار کرنے والے ایک طبقے کا مؤقف یہ ہے کہ ماتحت الاسباب اُمور میں اِستغاثہ جائز ہے، جبکہ اِس سلسلے میں حقیقت و مجاز کی کوئی حیثیت نہیں۔۔۔ اب اس مؤقف کے قائل لوگوں سے سوال یہ ہے کہ اگر ماتحت الاسباب میں اِستغاثہ کو جائز اور درست مانا جائے اور اِستغاثہ حقیقی و مجازی کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر ماتحت الاسباب اُمور میں مُستغاثِ حقیقی کون ہوگا؟۔۔۔ اگر مریض کسی ڈاکٹر کے پاس علاج کے لئے جائے تو مُستعانِ حقیقی کون ہوا؟۔۔۔ کیا مُستعانِ حقیقی وہ ڈاکٹر جو مریض کے معالجے کی تدبیر کررہا ہے یا کہ



www.waseemziyai.com

اللہ تعالیٰ؟ ۔۔۔ اگر اِس کا جواب یہ ہو کہ دُنیوی اُمور میں بھی مُستعانِ حقیقی اللہ ہی ہے تو مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب میں باہم فرق کیا رہا؟ ۔۔۔ مافوق میں اسی اِستغاثہ کا نام شرک اور ماتحت الاسباب میں اجازت ! یہ کہاں کا اصول ہے کہ حقیقت و مجاز کا فرق ملحوظ رکھے بغیر مُستعانِ مطلق بھی اللہ کو قرار دیا جائے اور اُس کے غیر سے مدد بھی طلب کرتے پھریں؟ حالانکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے:

﴿وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾(سورۃ الانبیاء : ۱۱۲)

اور ہمارا ربّ بے حد رحم فرمانے والا ہے اسی سے مدد طلب کی جاتی ہے ان (دل آزار) باتوں پر جو (اے کافرو!) تم بیان کرتے ہو۔

دُوسری صورت میں اگر اِس کا جواب یہ دِیا جائے کہ اُمورِ ماتحت الاسباب میں مستغاثِ حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ نہیں اِنسان ہی ہے تو اس سے تعدّد لازم آئے گا۔۔۔ جو یقیناً شرک ہے۔۔۔ کہ دُنیوی کاموں میں مستعان بندہ ہو اور مافوق الاسباب کاموں میں اللہ تعالیٰ۔ اِس دُوئی کی بنا پر جب بندے کو مستغاث و مستعان تسلیم کیا جائے تو یہ بالکل اُسی طرح کا شرک قرار پائے گا جو کفار و مشرکینِ مکہ کا تھا کہ وہ دُنیوی اُمور میں بندوں کو مددگار تسلیم کرتے اور دیگر اُمور میں اللہ تعالیٰ کو مددگار مانتے تھے۔ اور اگر یہ بات کی جائے کہ دنیوی اُمور میں بھی مستعان اللہ ہی ہے تو پھر اس کے غیر سے مدد مانگنا کیونکر درست ہوگیا؟

فیصلہ کن بات یہ ہے کہ جب معترضین کے نزدیک اُمورِ ماتحت الاسباب میں مُستغاثِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور مخلوق سے اِستعانت فقط ظاہری اور مجازی معنی میں ہے، حقیقی معنی میں نہیں، ۔۔۔ تو اِس صورت میں ایک سوال یہ اُبھرتا ہے کہ اگر ماتحت الاسباب میں غیر سے مدد چاہنا اِستغاثہ مجازی ہونے کی وجہ سے جائز ہے تو مافوق الاسباب میں مجاز ہونے کے باوجود کیسے حرام ہوگیا؟ جبکہ وہاں بھی اِستغاثہ حقیقی کی بجائے اِستغاثہ مجازی ہی تھا۔

## مافوق الاسباب اُمور میں مجاز کا جواز

مافوق الاسباب اُمور میں مجاز کا اِستعمال اِس لحاظ سے بھی جائز ہے کہ وہ بظاہر تو اگرچہ اِستغاثہ ہوتا ہے مگر اِس سے مراد توسل ہے، اور مستعانِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو جانا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ اِستغاثہ کا مجازی معنی میں اِستعمال قرآنِ مجید میں کئی صورتوں میں ہوا ہے، جن میں سے اکثر استعمالِ مجاز مافوق الاسباب کے لئے ہوا ہے۔ قرآنِ حکیم میں مجاز کا اِستعمال جس کثرت کے ساتھ ہوا ہے اُس میں سے چند مقامات کا ہم یہاں ذِکر کریں گے تاکہ قارئین کے اذہان و قلوب میں یہ تصوّر اچھی طرح سے راسخ ہو جائے کہ حقیقت و مجاز کی تقسیم سے اِنکار کی صورت میں کس قدر خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔

## جبرئیل علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ

حضرت جبرئیل علیہ السلام جب اللہ کے اِذن سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وِلادت کے سلسلے میں حضرت مریم علیھا السلام کے پاس اِنسانی رُوپ میں آئے تو اُن سے کہا:

﴿ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا﴾(سورۃ مریم : ۱۹)

(جبرئیل نے) کہا میں تو فقط تیرے ربّ کا بھیجا ہوا ہوں (اس لئے آیا ہوں) کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔

مذکورہ بالا آیت میں جبرئیل امین علیہ السلام کا قول اُمورِ مافوق الاسباب میں سے ہے کیونکہ شادی اور اِزدواجی زندگی کے بغیر



www.waseemziyai.com

بیٹے کا ہونا اور اس پر یہ کہنا کہ میں تجھے پاکیزہ بیٹا دوں ما فوق الاسباب اُمور میں مدد کی بہت بڑی قرآنی مثال ہے اور اسبابِ عادیہ کے بغیر اِس دنیا میں اِس کا تصوّر بھی محال ہے۔

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محض توسل کی نیت سے اللہ ربّ العزّت کے کسی برگزیدہ بندے کے وسیلے سے اولاد طلب کرے تو کچھ نادان دوست فی الفور شِرک کا فتویٰ لگا دینے سے نہیں چوکتے جبکہ کوئی غیر خدا۔۔۔ جبرئیل علیہ السلام۔۔۔ کہے کہ میں بیٹا دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود اُس کا ذِکر قرآنِ مجید میں کرے تو کیا یہ اُسی طرح شِرک نہیں ہوگا؟

مانگنے کی صورت میں تو مانگنے والا پھر بھی اِنسان ہی رہتا ہے مگر یہ کہنا کہ میں بیٹا دیتا ہوں اِس جملے کو اگر مجازی معنی پر محمول نہ کیا جائے تو حقیقی معنوں میں تو یہ سراسر خدا بننے کے مترادف ہے۔ اولاد سے نوازنا فعلِ اِلٰہی ہے اور بندے کا کام اُس سے اُس کی عطا کی بھیک مانگنا ہے۔ بندے کا غیر اللہ سے مانگنا اگر شِرک ہے تو پھر کسی دینے والے غیرِ خدا کا قول یہ کہ میں بیٹا دیتا ہوں تو بدرجۂ اولیٰ شِرک قرار دیا جانا چاہیئے۔ اِس مقام پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جبرئیلِ امین علیہ السلام تو لِاَہَبَ لَکِ غلاماً کہہ کر بھی (معاذ اللہ) مشرک نہ ہوئے بلکہ اُن کا قول، قولِ حق رہا تو اُن کے اس قول کی آخر کیا توجیہہ ہوگی؟

جواب: یہ قول تو اگرچہ روح الامین کا ہے کہ میں بیٹا دیتا ہوں مگر اِس سے مُراد یہ ہے کہ وہ بیٹا جو اللہ تبارک وتعالیٰ عطا فرمانے والا ہے میں اُس کا سبب، وسیلہ اور ذریعہ بنتا ہوں۔ پس مذکورہ آیتِ کریمہ میں لِاَہَبَ لَکِ غُلاماً میں مدد دینے کا عمل پایا گیا مگر اس سے مُراد محض توسل ہے اور ان کا بیٹا دینے کا قول مجازِ قرآنی کی ایک عمدہ مثال ہے۔

## سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر شِرک کا فتویٰ

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب اپنی اُمت کے سامنے اِعلائے کلمۂ حق کیا اور اُنہیں شِرک سے باز آنے اور اللہ وحدہ لاشریک کی وحدانیت کی طرف بلانا چاہا تو اُنہوں نے اپنی قوم کو مختلف معجزات دِکھائے۔ قرآنِ مجید میں آپ کی اس دعوت کا ذکر یوں آیا ہے:

﴿ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ وَأُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾(سورة آل عمران : ۴۹)

ترجمہ

بے شک میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی جانب سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں، میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل جیسا (ایک پتلا) بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں سو وہ اللہ کے حکم سے فوراً اڑنے والا پرندہ ہو جاتا ہے۔ اور میں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو شفایاب کرتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آئے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں تمہیں (وہ سب کچھ) بتا دیتا ہوں، بے شک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اس آیتِ کریمہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دستِ اقدس سے کل پانچ معجزات کے ظہور کا ذکر آیا ہے:

☆......مٹی سے پرندہ بنا کر اُسے زِندہ کرنا

www.waseemziyai.com

☆...... مادر زاد اَندھے کا علاج

☆...... سفید داغ (برص) کا علاج

☆...... اِحیائے موتیٰ (مُردوں کو زندہ کرنا)

☆...... غیب کی خبریں سرِ عام بتانا

یہ پانچ معجزات اللہ ربّ العزّت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے اور آپ علیہ السلام علی الاعلان ان کا اِظہار بھی فرمایا کرتے تھے، جس کی تصدیق خود باری تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمائی ہے۔ یہاں فقط اِتنا سمجھ لینا کافی ہوگا کہ اِس آیتِ کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نشانی لایا ہوں اَنِّی اَخْلُقُ لَکُم میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی مورت بناتا ہوں اَجْعَلُ کی بجائے اَخْلُقُ کا لفظ اِستعمال کیا گیا۔ اگر آپ غور کریں تو مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں ساری بحث ہی حقیقت و مجاز کی ہے۔

## حقیقی کارساز اللہ ربّ العزت ہی ہے

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ میں بھی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مستعانِ حقیقی نہیں ہیں بلکہ اللہ ہی حقیقی مدد کرنے والا ہے۔ البتہ ان الفاظ کا اِستعمال فقط مجازاً ہوا ہے اور ساری بحث الفاظ پر ہے، لہٰذا اُصول اور ضابطہ یہ ہوا کہ ایسے الفاظ کا اِستعمال مجازاً جائز ہے۔ مذکورہ آیت میں تمام صیغے کلام کرنے والے کے ہیں مگر اِس کام کا حقیقت میں کارساز اللہ ہے گویا حقیقت باذن اللہ ہے۔ کلمات میں حقیقت و مجاز کی قرآنِ کریم کے حوالے سے یہ بہترین مثال ہے۔

## کیا یہ معجزہ نہیں؟

اِس موقع پر کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ سارا ماجرا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے اور اِستغاثہ کی بحث میں معجزے کا کیا کام کیونکہ اُس سے تو یہاں بحث ہی نہیں۔ اِس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ معجزہ تو مریضوں کا شفایاب ہوجانا ہے نہ کہ اُن کا اپنی طرف شفا دینے کی نسبت کرنا۔ اصل بات یہی ہے کہ اُن کا اپنی طرف ان مافوق الفطرت اَعمال کی نسبت کرنا مجاز ہے اور شفا اور بیماری درحقیقت اللہ ربّ العزّت کی طرف سے ہے۔ جب یہ بات اٹل ہے کہ مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو شفاء دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہی ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کیوں فرمایا کہ میں شفا دیتا ہوں؟ چاہیئے تو یوں تھا کہ اِرشاد فرماتے کہ اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ پھیرنے سے مادر زاد اَندھے کو بینائی دیتا ہے اور کوڑھی کو شفا عطا فرماتا ہے، معجزے کی شانِ اعجازی میں تب بھی کوئی فرق نہ آتا مگر اُنہوں نے مجازاً اِن اَلفاظ کی نسبت اپنی طرف کی۔

چوتھا قول اُنہوں نے فرمایا: وَ اُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللہِ اور میں مُردوں کو اللہ کے اِذن سے زندہ کرتا ہوں۔ یہاں تو اِنتہاء ہوگئی۔۔۔ ایسا نہیں فرمایا کہ تم مُردہ لے آؤ، میں اللہ سے اِلتجاء کروں گا، اللہ میری دُعا سے زندہ کردے گا، بلکہ یوں اِرشاد فرمایا: میں مُردوں کو اللہ کے اِذن سے زِندہ کرتا ہوں۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ان صیغوں اور کلمات کا اِستعمال اور اُن کی کسی فردِ بشر کی طرف نسبت مجازی طور پر جائز ہے۔ مذکورہ آیتِ کریمہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی طرف اِن اَعمال و اَفعال کی نسبت کرنا نسبتِ مجازی ہونے کی



www.waseemziyai.com

بناء پر درست ہے اور اِسی آیت کے دُوسرے حصے میں آپ نے بِإِذْنِ اللہ کے اَلفاظ کے ذریعے حقیقی کارساز اللہ ربّ العزت ہی کو قرار دیا۔

پانچویں بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمائی :وَ

﴿أُنَبِّئُكُم بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُم﴾

'اور میں تمہیں بتاتا ہوں جوتم کھاتے ہواور جو اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔اس میں کوئی ذِکرنہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مطلع فرمانے سے ایسا کرتا ہوں، بلکہ فرمایا :اُنَبِّئُکُم میں تمہیں خبر دیتا ہوں۔اِن الفاظ میں صراحت کے ساتھ علمِ غیب کا پہلو پایا گیا کیونکہ اِس بات کا علم کہ کسی نے کون سی چیز کھائی ہے علمِ غیب ہے جو باری تعالیٰ کے بتائے بغیر کسی کو معلوم نہیں ہوسکتا۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے یوں نہیں فرمایا کہ خداوندِ قدّوس مجھے آگاہ فرماتا ہے۔اگرچہ واقعتاً حقیقت یہی ہے کہ اللہ ہی آگاہ کرتا ہے مگر اُنہوں نے اِس بات کا اپنے اَلفاظ میں اِظہار نہیں فرمایا اور مجازی طور پر اِس غیب کی نسبت اپنی طرف کی،جس سے یہ ظاہر ہوا کہ غیر اللہ کی طرف علمِ غیب کی نسبت مجازی طور پر جائز ہے ورنہ رسولِ خدا سے یہ فعل ہرگز سرزد نہ ہوتا۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے دعویٰ نبوت کے سلسلے میں جو اِعلانات فرمائے آج کے نام نہاد مؤحدین کے مؤقف کی روشنی میں وہ سب کے سب شرک کی زد میں آئے بغیر نہیں رہتے۔اِس طرح کے طرزِ فکر سے تو اَنبیائے کرام جو خالصتاً توحید ہی کا پیغام سرمدی لے کر انسانیت کی طرف مبعوث ہوتے رہے ہیں،اُن کی قبائے عصمتِ نبوّت بھی تار تار ہوئے بغیر نہیں رہتی اور وہ بھی شرک کے فتویٰ سے نہیں بچ سکتے۔

## اللہ تعالیٰ پر شرک کا فتویٰ

سورۂ آل عمران کی مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ میں تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اَلفاظ مذکور ہیں کہ میں اللہ کے اِذن سے مُردے زِندہ کرتا ہوں،مٹی سے پرندوں کی مُورتیں بنا کر اُن میں جان ڈالتا ہوں وغیرہ،مگر مندرجہ ذیل آیتِ کریمہ میں تو خود اللہ تعالیٰ بھی اُن کے اِس فعل کی تصدیق فرما رہا ہے۔اِرشادِ باری تعالیٰ ہے

﴿ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي ﴾(سورة المائدة : ١١٠)

اور جب تم میرے حکم سے مٹی کے گارے سے پرندے کی شکل کی مانند(مورتی) بناتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے عیسیٰ علیک السلام میں نے تیرے لئے مٹی کے پرندے بنائے اور زِندہ کردیئے،تیرے لئے مادر زاد اَندھوں کو بینائی دی اور برص زدہ لوگوں کو شفا دی۔باوجود یہ کہ اللہ تعالیٰ توحیدِ خالص کے حامل سادہ لوح مؤحدین کی حسبِ خواہش حقیقت پر مبنی اِس اُسلوب کو اپنا بھی سکتا تھا،مگر اِس کے باوجود اُس خالق و مالک نے فرمایا :

﴿فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ﴾(سورة المائدة : ١١٠)

ترجمہ

پھر تم اس میں سے پھونک مارتے تھے تو وہ(مورتی) میرے حکم سے پرندہ بن جاتی تھی۔



www.waseemziyai.com

## رُوح پھونکنا دَرحقیقت فعلِ اِلٰہی ہے

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی میں رُوح پھونکنا اور جان ڈالنا خالقِ کائنات ہی کا کام ہے۔ مگر اُس نے خود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا :

﴿فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي﴾

ترجمہ

پھر تو اُس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی وَتُبْرِیءُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي اور جب تم مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو میرے حکم سے اچھا کر دیتے تھے وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي اور جب تم میرے حکم سے مُردوں کو ( زندہ کر کے قبر سے ) نکال ( کھڑا کر ) دیتے تھے۔ اِن آیاتِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسے کلمات کا غیر اللہ پر اطلاق مجازاً جائز ہے۔ اِن کلمات کو خود اللہ ربّ العزّت نے اِستعمال فرمایا اور انبیائے کرام علیہم السلام نے بھی اِستعمال کیا حالانکہ ایسے کلمات کی ادائیگی فرمانا اُن کی مجبوری نہ تھی۔ اللہ ربّ العزّت کا اپنے کلام مجید میں اِن اَلفاظ کو مجازی معنی میں اِستعمال کرنا نہ صرف مجازی معنی کے جواز کا سب سے بڑا ثبوت ہے بلکہ اس کے سنتِ اِلٰہیہ ہونے پر بھی دال ہے۔

اِس ساری بحث سے ظاہری اور باطنی اَسباب کے لئے ایک خاص ضابطہ بھی میسر آتا ہے کہ تمام مافوق الاسباب اُمور میں اَلفاظ اگر چہ براہِ راست بندے اور مخلوق کی طرف منسوب ہوں تب بھی فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو گردانا جائیگا کیونکہ کارسازِ حقیقی وُہی ہے۔



www.waseemziyai.com

www.waseemziyai.com

# درود شریف کے متعلق الشیخ الامام الجیلانی کا نظریہ

# پہلی فصل

اللہ تعالی نے اہل اسلام کو رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾سورۃ الاحزاب : ٥٦)

## ترجمہ کنز الایمان

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے پر اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

## امام بخاری رحمتہ اللہ تعالی علیہ نقل فرماتے ہیں کہ

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنِ الحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلاَمُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلاَةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

## ترجمہ سند حدیث

مجھے سعید بن یحیی بن سعید نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں میرے والد نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں مسعر نے الحکم سے، انہوں نے ابن ابی لیلی سے، انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ۔

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں عرض کی گئی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام کیسے عرض کرنا ہے یہ تو ہم نے جان لیا، آپ یہ ارشاد فرمائیں کہ ہم آپ ﷺ کی ذات اقدس پر درود شریف کیسے پڑھیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں درود شریف پڑھو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(صحیح البخاری: محمد بن إسماعیل أبو عبداللہ البخاری الجعفی (۶:۱۲۱)

## یہ بھی مسنون درود شریف ہے

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، بِهَذَا الْخَبَرِ، قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ.

## ترجمہ سند حدیث

ہمیں احمد بن یونس نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں زہیر نے یہ حدیث شریف بیان کی، ہمیں محمد بن اسحاق نے یہ حدیث



www.waseemziyai.com

یف بیان کی، ہمیں محمد بن ابراہیم بن الحارث نے محمد بن عبداللہ بن زید سے انہوں نے عقبہ بن عمرو سے یہ خبر دی کہ

جمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ درود شریف پڑھا کرو

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ.

(سنن أبي داود : أبوداود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِستاني (۱:۲۵۸)

بھی مسنون درود شریف ہے

أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: تَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

مہ سند حدیث

مجھے خبر دی احمد بن بکار نے محمد سے وہ ابن سلمہ ہیں، انہوں نے ابن اسحاق سے خبر دی، انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے محمد بن للہ سے انہوں نے ابومسعود سے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہ متن حدیث

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ ﷺ پر سلام ہو، ہم آپ ﷺ پر درود شریف کیسے پڑھیں؟ تو اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی، پھر فرمایا: تم یہ درود شریف پڑھا کرو۔

للّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ لنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

(السنن الكبرى : أبوعبد الرحمٰن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (۹:۲۶)

مسنون درود شریف ہے

روی مالک عن عبد الله بن أبي بكر عن أبيه عن عمرو بن سليم عن أبي حميد أن النبي صلى الله عليه سلم قال (قولوا: اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم، وبارک على حمد وأزواجه وذريته كما باركت على إبراهيم إنک حميد مجيد

ہ سند حدیث

امام مالک عبداللہ بن ابوبکر سے وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں، وہ عمرو بن سلیم سے روایت کرتے ہیں وہ وہ ابوحمید سے ن کرتے ہیں کہ



www.waseemziyai.com

## ترجمہ متن حدیث

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ درود شریف پڑھا کرو۔

اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم، وبارك على محمد وأزواجه وذريته كما باركت على إبراهيم إنك حميد مجيد.

(ناسخ الحديث ومنسوخه: أبو بكر أحمد بن محمد بن هانئ الإسكافي الأثرم الطائي وقيل: الكلبي (٦٠

## صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا درود شریف

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: ثنا سَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ.

## ترجمہ

ہمیں سلیمان بن حرب نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں حماد بن سلمہ نے یہ حدیث شریف بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں سعید الجریری نے زید بن عبداللہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ مستحب جانتے تھے کہ یہ پڑھا جا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ..

(فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم: القاضي أبو إسحاق إسماعيل بن إسحاق بن إسماعيل بن حماد بن زيد الأزدي البصري البغدادي المالكي الجهضمي (١:٥٨)

## سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ درود

أخبرنا أبو طاهر عبد الرزاق بن محمد بن منجويه، أنبأ علي بن محمد بن ميلة، ثنا إسحاق بن إبراهيم بن زيد، ثنا أبو طالب: عبد الله بن أحمد بن سوادة، ثنا ابن أبي المضاء، ثنا زهير بن عباد قال: حدثني محمد بن يوسف العابد الأصبهاني، عن الأعمش، عن زيد بن وهب قال: قال لي ابن مسعود رضي الله عنه (يا زيد بن وهب لا تدع إذا كان يوم الجمعة أن تصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ألف مرة تقول: اللهم صل على محمد النبي الأمي.

## ترجمہ

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا زید بن وہب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم ہر جمعۃ المبارک کو ر اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر یہ درود شریف پڑھنا اور کسی بھی جمعہ کو ناغہ نہ کرنا۔

اللهم صل على محمد النبي الأمي.

(الترغيب والترهيب: إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي التيمي الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة (٢:٣٠

## سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک درود شریف

أبو هريرة رفعه: من سره أن يكتال بالمكيال الأوفى إذا صلى علينا أهل البيت فليقل: اللهم صل على محمد النبي الأمي وأزواجه أمهات المؤمنين وذريته وأهل بيته كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد



www.waseemziyai.com

مجید.

ترجمہ

حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو مرفوعاً نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کا تول پورا پورا ہو تو اس کو چاہئے کہ جب بھی وہ ہم اہل بیت پر درود شریف پڑھے تو ان الفاظ میں پڑھے۔

اللھم صل علی محمد النبی الأمی وأزواجه أمهات المؤمنين وذريته وأهل بيته كما صليت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد.

(جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد محمد بن محمد بن سلیمان بن الفاسی بن طاہر السوسی الردوانی المغربی المالکی (۴:۱۱۷)

یہ درود شریف تو احادیث شریفہ سے ثابت ہیں، غیر مقلدین اسی بات پر سارا زور صرف کرتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود شریف نہیں ہے، وہ صرف اور صرف الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ پڑھنے سے روکنا چاہتے ہیں، اس لئے وہ کہتے ہیں کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں ہے۔

# دوسری فصل

## ائمہ کرام اور محدثین سے منقول درود شریف

غیر مقلدین مسنون درود شریف کے علاوہ درود پاک پڑھنے کے متعلق گھٹیا الفاظ استعمال کرتے ہیں: کبھی کہتے ہیں یہ خود ساختہ درود شریف ہے اور تو کبھی کہتے ہیں کہ غیر مسنون ہے اس کا پڑھانا جائز نہیں ہے۔

اب ہم ائمہ کرام کے نقل کردہ درود شریف بیان کرتے ہیں کہ تاکہ ان کے مکر وفریب کا پردہ چاک ہو جائے۔

### امام ابومحمد عبداللہ بن مسلم المتوفی: ۲۷۶ھ) کا درود شریف

صلی الله عَلَيْهِ وعَلى آله وَسلم تَسْلِيمًا كثيرا.

(تأویل مختلف الحدیث: أبومحمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبۃ الدینوری: ۷) المکتب الاسلامی -مؤسسۃ الإشراق

### امام قرطبی المتوفی سنہ: ۴۶۳ھ) کا درود شریف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا

(الاستذکار: أبوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (۵:۱۱۴) دار الکتب العلمیۃ -بیروت

### امام قرطبی کا دوسرا درود شریف

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى ء اله أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا

(التمہید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید: أبوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (۱:۱)



www.waseemziyai.com

## امام ابن بطال شارح بخاری المتوفی: ۴۴۹) کا درود شریف

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم تسلیمًا کثیرًا۔

(شرح صحیح البخاری لابن بطال: ابن بطال أبو الحسن علی بن خلف بن عبد الملک (۷:۵۲۶) مکتبۃ الرشد - السعودیۃ، الریاض

## امام الباجی الاندلسی المتوفی: ۴۷۴ھ) کا درود شریف

(بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا)

(المنتقی شرح الموطإ أبو الولید سلیمان بن خلف بن سعد بن أیوب بن وارث التجیبی القرطبی الباجی الأندلسی (۳:۲۲۸)

## امام تقی الدین السبکی المتوفی: ۷۵۶ھ) کا درود شریف

صلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا إلی یوم الدین۔

(إبراز الحکم من حدیث رفع القلم: أبو الحسن تقی الدین علی بن عبد الکافی السبکی: ۹۹) دار البشائر الإسلامیۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت - لبنان

## امام نیشاپوری ابن السراج المتوفی: ۳۱۳) کا درود شریف

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صلاۃ تکون لہ رضاً ولحقہ أداء، وعلی آلہ وسلم تسلیماً کثیراً۔

(حدیث السراج: أبو العباس محمد بن إسحاق بن إبراہیم بن مہران الخراسانی النیسابوری المعروف بالسَّرَّاج (۳:۲۶۸)

## امام بیہقی المتوفی (سنہ: ۴۵۸ھ) کا درود شریف

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَاحِبِ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ وَالْمَنْزِلِ الْأَسْنَى، الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْمُنَزَّلِ فِي تَقْرِيبِهِ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْغُرَرِ الْكِرَامِ، نُجُومِ الْهُدَى وَسَلَّمَ، صَلَاةً وَتَسْلِيمًا فَائِضَيِ الْبَرَكَاتِ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ فُرَادَى وَمَثْنَى۔

(الأسماء والصفات للبیہقی: أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (۱:۱۵)

## امام الضیاء المقدسی المتوفی (سنہ: ۶۴۳ھ) کا درود شریف

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَاتَمِ أَنْبِيَائِهِ وَأَكْرَمِ أَصْفِيَائِهِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالسِّرَاجِ الْمُضِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا۔

(الأحادیث المختارۃ أو المستخرج من الأحادیث المختارۃ مما لم یخرجہ البخاری ومسلم فی صحیحیہما: ضیاء الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد المقدسی (۴:۳۴۷)

## امام ابو الحسن السجستانی المتوفی (سنہ ۳۶۳ھ) کا درود شریف

وصلی اللہ علی محمد النبی الأمی وعلی آلہ الطیبین الطاہرین أجمعین وسلم تسلیماً۔

(مناقب الإمام الشافعی: محمد بن الحسین بن إبراہیم بن عاصم، أبو الحسن الآبری السجستانی: ۷۹)

## امام ابن بطہ المتوفی سنہ: ۳۸۷ھ) کا درود شریف

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ۔۔

(إبطال الحیل: أبو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُکبَری المعروف بابن بَطَّۃ العکبری: ۳)



www.waseemziyai.com

## محدث ابو طاہر السّلفی المتوفی (سنہ:۵۷۶ھ) کا درود شریف

وصلى الله على سيدنا محمد النبى الأمى وعلى آله وصحبه وأزواجه وسلم تسليماً كثيراً.

(من حديث الحافظ أبي طاهر السّلفي عن بعض الأبهريين: صدر الدين، أبو طاهر السّلفي أحمد بن محمد بن أحمد بن محمد بن إبراهيم سِلَفَه الأصبهاني:۷۸)

## امام الذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (سنہ:۷۴۸ھ) کا درود شریف

وصلى الله على سيدنا محمد النبى الأمى، وعلى آله وصحبه صلاة دائمة إلى يوم الدين.

(كتاب الأربعين في صفات رب العالمين : شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي:۲۹)

## حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المتوفی (سنہ:۷۷۴ھ) کا درود شریف

فصلوات الله تعالى وسلامه الأتمان الأكملان الأدْوَمان المستمران إلى يوم نصب الميزان، وبروز النيران، وتزخرف الجنان، على سيدنا محمد النبى الأمى العربى القرشى الهاشمى المكى الأبُطحى ثم المدنى، نبى التوبة، ونبى الرحمة، ونبى الملحمة، والعاقب والماحى، والخاتم لجميع الأنبياء والمرسلين، الذى جمع فيه محاسن من كان قبله، واختُص بفضائل لم تكن فى غيره .فلهذا نسخ الله بما شرع له جميع الشرائع المتقدمة، ولم يقبل بعد بعثته من أحد من سائر الأديان عملاً إلا على ما جاء به محمد من الدين القويم، والشرع العظيم.

(جامع المسانيد والسُّنَن الهادى لأقوم سَنَن : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (۱:۵۵)

## حافظ ابن قیم الجوزیہ المتوفی (سنہ:۷۵۱ھ) کا درود شریف

وَصلى الله على رَسُولنَا مُحَمَّد النَّبِي الْأُمِّي وعَلى آله وَصَحبه وتابعيه والمقتدين بآثارهم إِلَى يَوْم الدّين.

(الفوائد : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية:۲۱۲)

## امام ابو اللیث فقیہ سمرقندی المتوفی (سنہ:۳۷۳ھ) نقل فرماتے ہیں

وَقَالَ بَعْضُهُم :أَنْ يَقُولَ :اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ.

### ترجمہ

بعض مشائخ کرام سے یہ بھی درود شریف منقول ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ.

(تنبیہ الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی : أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي:۴۱۲)

## امام عبد الرحمٰن ابن الجوزی المتوفی (سنہ:۵۹۷ھ) کا درود شریف

صلواته على سيد الْمُرْسلين، مُحَمَّد النَّبِي الْأُمِّي وَآله الطاهرين، وَسلم تَسْلِيمًا كثيرا.



www.waseemziyai.com

(ذم الہوی: جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی:۱) دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

امام محمد بن یوسف الصالحی المتوفی (سنہ:۹۴۲ھ) کا درود شریف

والصلاة والسلام على خير البريّة محمد النبى الأمى صلى الله عليه وسلّم وعلى آله وصحبه وسلّم تسليما كثيرا دائما إلى يوم الدين.

(سبل الہدی والرشاد: محمد بن یوسف الصالحی الشامی (۶:۴۴۱) دار الکتب العلمیہ بیروت - لبنان

محدث مکہ ملا علی قاری المتوفی (سنہ:۱۰۱۴ھ) کا درود شریف

والصلاة والسلام على خير أنبيائه ورسله وخير من أشرقت عليه الشمس سيّدنا ونبينا محمد بن عبد الله بن عبد المطلب، وعلى آله وأصحابه أجمعين.

(شرح الشفا: علی بن (سلطان) محمد، ابو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری (۱:۳) دار الکتب العلمیہ - بیروت

قاضی شوکانی غیر مقلد المتوفی (سنہ:۱۲۵۰ھ) کا درود شریف

وَصَلاتـه وَسَلامـه عـلى سيد الـخـلـق مُـحَمَّد النَّبِي الْأُمِّي الْأمين وعَلى آله الطاهرين وَأَصْحَابه أَجْمَعِينَ وَالتَّابِعِينَ لَهُم باحسان إِلَى يَوْم الدّين.

(تحفۃ الذاکرین بعدۃ الحصن الحصین من کلام سید المرسلین: محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی الیمنی:۱۰) دار القلم - بیروت - لبنان

مولوی ارشاد الحق اثری غیر مقلد کا درود شریف

وَصلى الله تعلى على خير خلقه مُحَمَّد النَّبِي الْأُمِّي وَآله وصبه وَسلم تَسْلِيمًا كثيرا.

(مسند السراج: أبو العباس محمد بن إسحاق بن إبراہیم بن مہران الخراسانی النیسابوری المعروف بالسَّرَّاج:۲۹) حققہ وخرج أحادیثہ وعلق علیہ: الأستاذ إرشاد الحق الأثری، دارۃ العلوم الأثریۃ، فیصل آباد - باکستان

# تیسری فصل

## سیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ سے منقول درود شریف کے صیغے

پہلا درود شریف

وصلواته على صفيه ورسوله الذى به من الضلالة هدى، محمد وآله وأصحابه وإخوانه المرسلين والملائكة المقربين، وسلم تسليما.

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق للشیخ الامام عبد القادر الجیلانی (۱:۱) مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت - لبنان

دوسرا درود شریف

الصلوة والسلام على خاتم الرسالة والهادى من الضلالة المشرف المرسل باشرف الكتب الى العجم



www.waseemziyai.com

والعرب، محمدالنبی الامی العربی الامین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ ھداۃ المھتدین واصحابہ الاخیارالمنتجبین وسلم تسلیما، وحمداکثیراکثیراً.

(سرالاسرارلسیدی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی:۴۳) مطبوعہ داالانصاری الحلب شام

تیسرادرودشریف

صلی اللہ علی من لانبی بعدہ .

(الطریق الی اللہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی:۲۷) مطبوعہ داالسنابل الحلب شام

چوتھااور پانچواں درودشریف

صَلی اللہ تعالی سیدناومولانامحمد. وصلی اللہ سیدنامحمدعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیماً کثیراًالی یوم الدین .

(الاورادالقادریہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی:۲۰) مطبوعہ داالالباب دمشق شام

چھٹادرودشریف

الصلوۃُ والسَلامُ عَلیکَ یَارَسُولَ اللہِ　　　الصلوۃُ والسَلامُ عَلیکَ یَارَسُولَ اللہِ

اَلصَلوۃُ وَالسَلامُ عَلیکَ یَاحَبِیبَ اللہِ　　　اَلصَلوۃُ وَالسَلامُ عَلیکَ خَیرَ خَلقِ اللہ

(الاورادالقادریہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی:۳۳)

یہی وہ درودشریف ہے جس کوروکنے کے لئے شیطان وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ درودشریف تو من گھڑت ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے لھذااس کو پڑھنا جائزنہیں ہے۔

اب بتائیں وہ لوگ جواس طرح باتیں کرتے نہیں تھکتے، یہ حضرت سیدناالشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ یہ درودشریف پڑھنا چاہیۓ۔

بلکہ آپ رضی اللہ عنہ جب دعاکیا کرتے تھےتو دعاکے شروع میں یہی درودشریف پڑھا کرتے تھے۔

ساتواں درودشریف

وَصَلّی اللہُ عَلی سَیّدِنَامُحَمَّدِ النَبِی الاُمِیّ الطَاھِرِالزَکِیّ ، صَلوۃٌ تُحَلُّ بِھاالعُقَدُوَتُفَرَّجُ بِھاالکُرَبُ ،وَعَلیٰ آلِہ وَصَحْبِہ وَعَلیٰ سَائِرِ الاَنبِیآءِ وَالمُرسَلِینَ وَعَلیٰ آلِھِمْ وَصَحْبِھِمْ اَجْمَعِیْن.

(الاورادالقادریہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادرالجیلانی:۳۲)

آٹھواں درودشریف

وَصَلّی اللہُ عَلی سَیّدِنَامُحَمَّدِ اَلسَابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُہ' وَالرَحْمَۃِ لِلْعالَمِیْنَ ظُھُورُہ' عَدَدَ مَن مَضیٰ مِن خَلْقِکَ وَمَنْ سَعِدَمِنْھُمْ وَمَن شَقِیَ ، صَلاۃً تَسْتَغْرِقُ العَدَّ وَتُحِیطُ بِالحَدِ، صَلاۃًلاغَایَۃَ لَھاوَلاانْتِھاءَ وَلاامَدَوَلاانْقِضَاءَ،صَلاتُکَ اَلّتِیْ صَلّیْتَ عَلَیْہِ دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِبَقائِکَ لامُنْتَھیٰ لَھادُوْنَ عِلْمِکَ



www.waseemziyai.com

وَعَلٰی آلِہ وَصَحْبِہ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً مِثْلَ ذَالِکَ.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۳۸)

نوواں درود شریف

وَصَلِّ اللّٰھُمَّ اَفْضَلَ صَلَاۃٍ وَاَزْکٰی تَسْلِیْمٍ عَلٰی اَفْضَلِ عِبَادِکَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ، مُحَمَّدٌ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہ وَ صَحْبِہ اَجْمَعِیْنَ صَلَاۃً وَسَلَاماً دَائِمِیْنَ بَاقِیْنَ مُتَلَازِمِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۶۸)

دسواں درود شریف

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مَجْمَعِ کَمَالِہ وَمُحِیْطِ نَوَالِہ وَمَحْضَرِ اَنْزَالِہ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہ.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۶۹)

گیارہواں درود شریف

## حل مشکلات کے لئے درود شریف

اَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَیْرِ خَلْقِکَ وَمُظْھِرِ حَقِّکَ، وَعَلٰی آلِہ وَصَحْبِہ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْماً کَثِیْراً.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۷۳)

بارہواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ الصَّادِقِ الْاَمِیْنِ وَآتِہ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الشَّفِیْعَ الْمُرْتَضٰی الرَّسُوْلَ الْمُجْتَبٰی.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۴۶)

تیرہواں درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی:۴۶)

چودھواں درود شریف

یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَعَلٰی آلِہ وَصَحْبِہ وَسَلِّمْ



www.waseemziyai.com

تَسْلِيماً كَثِيراً.

(الاوراد القادریہ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی:٤٦)

## الصلاۃ الکبریٰ للشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَقَدْ جاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ، أَعْبُدُ اللهَ رَبِّي وَلاَ أُشرِكُ بِهِ شيئاً .اللّٰهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّها، لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْ تُصَلِّيَ على مُحَمَّد وعلى آلِ مُحَمَّد، كَمَا صَلَّيْتَ على إِبْرَاهِيمَ وَعلى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَميدٌ مَجيد .اللّٰهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسليماً وصلَّى اللّٰهُ على مُحَمَّدٍ وَعلى آلِ مُحَمَّدٍ صَلاةً هُوَ أَهلُها؛ اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ على مُحَمَّدٍ وعلى آلِ مُحَمَّد، وَاجزِ مُحَمَّداً ما هُوَ أهلُه .اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبعِ وَرَبَّ العَرْشِ الْعَظِيمِ، ربَّنا ورَبَّ كُلِّ شَيْءٍ ومُنَزِّلَ التَّوراةَ وَالإنجيلَ و الزَّبورَ وَالفُرقانَ العَظيم .اللّٰهُمَّ أنتَ الأَوَّلُ فليسَ قَبلَكَ شَيْء ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيس بَعدَكَ شَيْء ، وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيس فوقَكَ شَيْء ، وَأَنْتَ الباطِنُ فَلَيسَ دونَكَ شَيْء ، فَلَكَ الحمدُ لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، مَا شاءَ اللّٰهُ كانَ، وَمالَم يَشأْ لَم يَكُن لا قُوَّةَ إلا بالله .اللّٰهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ عَبدِكَ ونبيِّكَ وَرَسُولِكَ صلاةً مُباركةً طَيِّبَةً كما أَمَرْتَنا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وسَلِّم تَسليماً؛ اللّٰهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ حَتَّى لا يَبقى مِن صَلاتِكَ شَيْءٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّداً، حَتَّى لا يَبْقَى مِنْ رَحمَتِكَ شَيْءٌ، وَبارِكْ على مُحَمَّدٍ، حَتَّى لا يَبْقَى مِنْ بَرَكاتِكَ شَيْءٌ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على مُحَمَّد أفلَحَ، وَأَنجَحَ، وَأَتَمَّ، وَأَصْلَحَ، وَأَزْكَى، وَأَرْبَحَ، وَأَوْفَى، وَأَرْجَحَ، وَأَعْظَمَ، وَأَفضَلَ الصَّلاة وَأَجْزَلَ الْمِنَنِ؛ وَالتَّحِيّات على عَبْدِكَ وَنبيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ، الَّذِي هُوَ فَلَقُ صُبحِ أَنْوَارِ الوَحْدَانِيَّة، وَطَلْعَةُ شَمْسِ الأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّة، وَبَهْجَةُ قَمَرِ الْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّة، وَعَرْشُ حَضْرَةِ الْحَضَراتِ الرَّحْمانِيَّة، نُورُ كُلِّ رَسُولٍ وَسَنَاه، يس وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ على صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ، سِرُّ كُلِّ نَبِيٍّ وَهُدَاهُ، ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، وَجَوْهَرُ كُلِّ وَلِيٍّ وَضِيَاه، سَلامٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، العَرَبِيِّ، القُرَشِيِّ، الهاشِمِيِّ، الأَبْطَحِيِّ، التِّهَامِيِّ، الْمَكِّيِّ، صَاحِبِ التَّاجِ وَالكَرَامَةِ، صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالبِرِّ، صَاحِبِ السَّرايَا وَالعَطَايَا وَالغَزوِ وَالجِهَادِ وَالمغنَمِ وَالْمَقْسَمِ، صَاحِبِ الآياتِ وَالْمُعجزاتِ وَالعَلامَاتِ البَاهِراتِ، صَاحِبِ الْحَجِّ وَالحَقِّ وَالتَّلبِيَة، صَاحِبِ الصَّفا والْمَرْوَة، وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالمقامِ، وَالقِبْلَةِ وَالْمِحْرَابِ وَالمِنبَر، صَاحِبِ الْمَقامِ الْمَحمودِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُود، وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُودِ لِلرَّبِّ الْمَعْبُود، صَاحِبِ رَمْيِ الْجَمَراتِ وَالوُقُوفِ بِعَرَفَات، صَاحِبِ العِلْمِ الطَّوِيلِ، وَالكَلامِ الْجَلِيل، صَاحِبِ كَلِمَةِ الإِخلاصِ، وَالصِّدقِ وَالتَّصدِيق .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعلى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّد، صلاةً



www.waseemziyai.com

تُنَجِّينا بَها مِنْ جَمِيعِ الْمِحَنِ وَالإِحَنِ وَالْأَهوَالِ وَالبَلِياتِ، وَتُسَلِّمُنَا بِها مِنْ جَمِيعِ الفِتَنِ وَالْأَسْقَامِ وَالآفَاتِ وَالعَاهَاتِ، وَتُطَهِّرُنا بِها مِنْ جَمِيعِ العُيُوبِ وَالسَّيِّئاتِ، وَتَغْفِرُ لَنَا بِها جَمِيعَ الذُّنُوبَاتِ، وَتَمْحُو بِها عَنَّا جَمِيعَ الْخَطِيئَاتِ، وَتَقْضِي لَنا بِها جَمِيعَ مَا نَطْلُبُهُ مِنَ الْحَاجَاتِ، وَتَرْفَعُنا بِها عِنْدَكَ أَعلى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنا بِها أَقْصَى الغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَياةِ وبعدَ الْمَمَاتِ، يَا رَبِّ، يَا اللّٰهُ، يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ .اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ انْ تجعَلَ لي في مُدَّةِ حَياتِي وبَعدَ مَمَاتِي أَضْعَافَ أَضْعَافِ ذٰلِكَ أَلْفَ أَلْفِ صَلاةٍ وَسَلامٍ مَضْرُوبِينَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ، وَأَمْثالَ أَمْثَالِ ذلِكَ على عَبدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَالرَّسُولِ العَرَبِي، وَعلى آلِهِ، وَأَصْحَابِهِ، وَأَوْلادِه، وَأَزْوَاجِه، وذُرِّيَاتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَأَصْهَارِه، وَأَنْصَارِه، وَأَشْيَاعِهِ، وَأَتْبَاعِه، وَمَوَالِيهِ، وخُدَّامِه، وحُجَّابِه؛ إِلٰهِي اجْعَل كُلَّ صَلاةٍ مِنْ كُلِّ ذٰلِكَ تَفُوقُ وَتَفضُلُ صَلاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَأَهْلِ الأَرْضِين أَجْمَعِين، كَفَضْلِهِ الّذى فَضَّلتَهُ على كَافَّةِ خَلْقِكَ، يَا أَكْرَمَ الأَكْرَمِين، وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين؛ رَبَّنَا تقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وكَرِّم على سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ، عَبدِكَ، وَنَبِيِّكَ، ورَسُولِكَ، النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، السَّيِّدِ الكامِلِ، الفَاتِحِ، الْخَاتِمِ، حَاءِ الرَّحْمَةِ، وَمِيْمِ الْمُلْكِ، وَدَالِ الدَّوَامِ، بَحْرِ أَنْوَارِكَ، وَمَعدِنِ أَسْرَارِكَ، وَلِسانِ حُجَّتِكَ، وَعَرُوسِ مَملَكَتِكَ، وعَينِ أَعيانِ خَلِيقَتِكَ، وَصَفِيِّكَ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُه، الرَّحمَةِ لِلعَالَمِينَ ظُهُورُه، الْمُصْطَفى، الْمُجتَبى، الْمُنْتَقى، الْمُرْتَضى، عَينِ العِنَايَة، وَزَينِ القِيامَة، وكَنْزِ الهِدايَة، وَإِمَامِ الْحَضْرَة، وَأَمِينِ المملَكَة، وَطِرازِ الْحُلَّة، وكَنزِ الْحَقِيقَة، وَشَمْسِ الشَّرِيعة، كَاشِفِ دَيَاجِي الظُّلْمَة، وَنَاصِرِ الْمِلَّةِ، وَنَبِيِّ الرَّحمَة، وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ يومَ القِيامَة، يَومَ تَخْشَعُ الأَصْوَاتُ، وَتَشْخَصُ الأَبْصَارُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنا مُحَمَّدٍ، الأَبْلَجِ، وَالبَهاءِ الأَبْهَج، نَامُوسِ تَوْرَاةِ مُوسَى، وقَامُوسِ إِنْجِيلِ عِيسَى، صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلامُهُ عَلَيْهِ وعَلَيْهِم أَجْمَعِينَ، طَلْسَمِ الفَلَكِ الأَطْلَسِ في بُطونِ كُنْتُ كَنزاً مَخفِيّاً فَأَحْبَبْتُ اَنْ أُعْرَفَ، طَاوُوسِ الْمُلْكِ الْمُقَدَّسِ في ظُهُورِ فَخَلَقْتُ خَلْقاً فتعَرَّفْتُ إِلَيْهِمْ فَبِي عَرَفُونِي، قُرَّةِ عَينِ نُورِ اليَقِين، مِرآةِ أُولي العَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ إِلى شُهُودِ الْمَلِكِ الْحَقِّ، الْمُبِين، نُورِ أَنوَارِ أَبْصَارِ بَصَائِرِ الأَنبِيَاءِ الْمُكَرَّمِين، وَمَحَلِّ نَظَرِكَ، وَسَعَةِ رَحمَتِكَ مِنَ العَوَالِمِ الأَوَّلِينَ وَالآخِرِين، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعلى إِخوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعلى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِين .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ، وَأَتْحِف، وَأَنْعِم، وَامْنَح، وَاكْرِم، وَأَجْزِل، وَاعْظِم، أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ، وَأَوفَى سَلامِكَ، صَلاةً وَسَلاماً يَتَنَزَّلانِ مِنْ أُفُقِ كُنْهِ بَاطِنِ الذَّاتِ إِلَى فَلَكِ سَمَاءِ مَظَاهِرِ الأَسْمَاءِ وَالصِّفَات، وَيَرتَقِيَانِ عِنْدَ سَدْرَةِ مُنْتَهى العَارِفِينَ إِلى مَركَزِ جَلالِ النُّورِ الْمُبِين، على سَيِّدِنَا وَمَولانَا مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ، وَنَبِيِّكَ، وَرَسُولِكَ، عِلْمِ يَقِينِ العُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّين، وَعَينِ يَقِينِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِين، وحَقِّ يَقِينِ الأَنبِيَاءِ الْمُكَرَّمِين، الَّذِين تَاهَتْ في أَنْوَارِ جَلالِهِ أُوْلُو الْعَزمِ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَتَحَيَّرَتْ في دَرْكِ حَقَائِقِهِ عُظَمَاءُ الْمَلائِكَةِ الْمُهَيَّمِينَ، الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ في القُرْآنِ العَظِيمِ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ :لَقَدْ مَنَّ

www.waseemziyai.com

اللّٰهُ على الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ صَلَاةَ ذَاتِكَ على حَضْرَةِ صِفَاتِكَ، الجامعِ لِكُلِّ الْكَمَالِ، الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ الْجَلالِ وَالْجَمَالِ، مَنْ تَنَزَّهَ عَنِ الْمَخْلُوقِينَ فى المِثال، يُنْبُوعِ الْمَعَارِفِ الرَّبَّانِيّة، وَحِيطَةِ الْأَسْرارِ الإِلٰهِية، غايَةِ مُنتهَى السَّائِلين، ودَليلِ كُلِّ حائِرٍ مِنَ السَّالِكين، مُحَمَّدٍ، الْمَحْمُودُ بِالْأَوْصَافِ وَالذَّاتِ، وَأَحْمَدَ مَنْ مَضَى مِمَّنْ هُوَ آتٍ، وَسَلِّم تَسليمَ بِدايَةِ الْأَوَّلِ وغايَةِ الْأَبَد، حَتَّى لا يَحصُرَهُ عَدَد، وَلا يُنهِيهِ أَمَدٌ وَارْضَ عَنْ تَوَابِعِهِ فى الشَّرِيعة، وَالطَّرِيقَة، وَالْحَقِيقَةِ، مِنَ الْأَصْحَابِ وَالْعُلَمَاءِ وَأَهْلِ الطَّرِيقَة، وَاجْعَلْنَا يَا مَوْلانَا مِنهُم حَقيقة، آمين .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وعلى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، فاتِحِ أَبْوَابِ حضرَتِك، وعينِ عِنَايَتِكَ بِخَلْقِكَ، وَرَسُولِكَ إِلَى جِنِّكَ وَإِنسِكَ، وَحُدَانِيِّ الذَّاتِ، الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ الآيَاتِ الْوَاضِحَات، مُقِيلِ الْعَثَرات، وَسَيِّدِ السَّادَات، مَاحِي الشِّرْكِ وَالضَّلالاتِ بِالسُّيُوفِ الصَّارِمَات، الآمِرِ بِالْمَعْرُوف، وَالنَّاهِي عَنِ الْمُنكرات، الثَّمِلِ مِنْ شَرَابِ الْمُشَاهَدَات، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، خَيْرِ الْبَرِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على مَنْ لَهُ الْأَخْلاقُ الرَّاضِيَة، وَالْأَوْصافُ الْمَرضِيَّة، وَالْأَقْوَالُ الشَّرْعِيَّة، وَالْأَحْوَالُ الحقيقِيَّة، وَالعِناياتُ الأَزَلِيَّة، وَالسَّعَادَاتُ الأَبَدِيَّة، وَالْفُتُوحَاتُ الْمَكِيَّة، وَالظُّهُورَاتُ الْمَدَنِيَّة، وَالكَمَالاتُ الإِلٰهِية، وَالْمَعالِمُ الرَّبَّانِيّة، وسِرُّ البَرِيَّة، وَشَفِيعُنا يَومَ بَعثِنا، الْمُسْتَغفِرُ لَنا عِندَ رَبِّنا، الدَّاعِي إِلَيْكَ، وَالْمُقْتَدى لِمَنْ أَرَادَ الْوُصُولَ إِلَيْكَ، الْأَنِيسَ بِكَ، وَالْمُسْتَوحِشُ مِنْ غَيْرِكَ حَتَّى تَمَتَّعَ مِنْ نُورِ ذَاتِكَ، وَرَجَعَ بِكَ لا بِغَيْرِك، وَشَهِدَ وَحْدَتَكَ فى كَثرَتِكَ، وقُلْتَ لَهُ بِلِسَانِ حالِكَ، وقَوَّيتَهُ بِجَمالِكَ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ، الذَّاكِرُ لَكَ فى لَيلِكَ، وَالصَّائِمُ لَكَ فى نَهارِك، المعروفُ عِندَ مَلائكَتِكَ أَنَّهُ خَيْرُ خَلْقِكَ .اللّٰهُمَّ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِالْحَرفِ الجامِعِ لمعانى كَمَالِك، نَسأَلُكَ إِيَّاكَ بِكَ أَنْ تُرِينا وَجهَ نَبِيِّنا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْ تَمحُوَ عنّا وُجودَ ذُنُوبِنا بِمُشاهَدَةِ جَمالِكَ، وتُغَيِّبَنا عَنَّا فى بِحارِ أَنوارِك، معصومينَ مِنَ الشَّوَاغِلِ الدُّنيَوِيّة، راغِبِينَ إِلَيْكَ، غائِبِينَ بِكَ، يَا مَنْ هُوَ يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، لا إِلٰهَ غَيْرُكَ، اسْقِنا مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ، وَاغْمِسْنا فى بِحارِ أَحَدِيَّتِك، حَتَّى نَرْتَعَ فى بَحبُوحَةِ حَضْرَتِك، وتَقطَعَ عَنَّا أَوْهامَ خَلِيقَتِكَ بِفَضلِكَ ورَحمَتِكَ، ونَوِّرنا بِنُورِ طاعَتِكَ، وَاهْدِنا وَلا تُضِلَّنا، وبَصِّرْنا بِعُيُوبِنا عَنْ عُيُوبِ غَيْرِنا، بِحُرْمَةِ نَبِيِّنا وسَيِّدِنا مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وَعلى آلِهِ، وَأَصْحابِهِ مَصَابِيحِ الْوُجُود، وَأهلِ الشُّهُود، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين، نَسأَلُكَ أَنْ تُلْحِقَنا بِهِم، وتَمنَحَنا حُبَّهُم، يَا الله، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ، يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرَام؛ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، وَهَبْ لَنا مَعْرِفَةً نافِعَةً إِنَّكَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدير؛ يَا رَبَّ العَالَمِين، يَا رَحْمَنُ، يَا رَحِيمُ، نَسأَلُكَ أَنْ تَرزُقَنا رُؤْيَةَ وَجهِ نَبِيِّنا فى مَنامِنا ويَقَظَتِنا، وَأَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ، صَلاةً دَائِمَةً إِلَى يَومِ الدِّين، وَأَنْ صَلِّ على خَيْرِنا وكُن لنا .اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أفضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَداً، وَأَنْمى بَرَكاتِكَ سَرْمَداً، وَأَزكَى تَحِيّاتِكَ فَضْلاً وَعَدَداً، على أَشْرَفِ الْحَقائِقِ



www.waseemziyai.com

الإِنْسَانِيَّةِ وَالجانِيَّة، ومَجمَعِ الدَّقَائِقِ الإِيمانِيَّة، طَورِ التَّجَلِّيَاتِ الإحسَانِيَّة، ومَهبطِ الأَسرارِ الرَّحْمَانِيَّة، وعَرُوسِ المَملَكَةِ الرَّبَّانِيَّة، وَاسِطَةِ عقدِ النَّبِيِّين، مُقَدَّمَةِ جَيشِ الْمُرسَلِين، وَقَائِدِ رَكبِ الأَوْلِيَاء وَالصِّدِّيقين، وَأَفْضَلِ الْخَلائِقِ أَجْمَعِين، حَامِلِ لِوَاءِ العِزِّ الأعلى، ومَالِكِ أَزِمَّةِ الْمَجْدِ الأَسْنَى، شَاهِدِ أَسْرَارِ الأَزَل، ومُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الأُوَل، وتُرجُمانِ لِسَانِ القِدَم، ومَنبَعِ العِلْمِ وَالحِلْمِ وَالحِكَم، ومُظهِرِ سِرِّ الوُجُودِ الْجُزئِيِّ وَالكُلِّيِّ، وَإِنْسانِ عَيْنِ الوُجُودِ العُلوِيِّ وَالسُّفلِيِّ، رُوحِ جَسَدِ الكَونَين، وَعَيْنِ حَياةِ الدَّارَين، الْمُتَحَقِّقِ بِأَعلى رُتَبِ العُبُودِيَّة، وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلاقِ الْمَقَامَاتِ الاصْطِفائِيَّة، الْخَلِيلِ الأَعْظَم، وَالْحَبِيبِ الأَكْرَم، سَيِّدِنَا وَمَوْلانا وَحَبِيبِنا مُحَمَّدِ بنِ عَبْدِ اللهِ بنِ عبدِ الْمُطَّلِبِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعلى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، عَدَدَ مَعلوماتِکَ ومِدادَ كَلِماتِکَ، كُلَّما ذَكَرَکَ وذَكَرَهُ الذّاكِرون، وغَفَلَ عَنْ ذِكرِکَ وذِكرِهِ الغافِلون، وسَلِّم تَسليماً دائِماً كَثيراً. اللَّهُمَّ إنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْکَ بنورِهِ السّارى فى الوُجُودِ، أن تُحيِيَ قُلُوبَنا بِنُورِ حَياةِ قَلْبِهِ الوَاسِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ رَحمةً، وعِلماً، وهُدىً، وبُشرى للمُسلِمين، وَتَشرَحَ صُدُورَنا بِنُورِ صَدْرِهِ الجامِعِ، مَا فَرَّطنا فى الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ، وضِياءً، وذِكرى للمُتَّقين، وتُطَهِّرَ نُفوسَنا بِطَهارَةِ نَفسِهِ الزَّكِيَّةِ الْمَرضِيَّة، وتُعَلِّمَنا بِأنوَارِ عُلومِ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ، وتُسرِيَ سَرائِرَهُ فينا بِلَوَامِعِ أَنْوَارِکَ، حَتَّى تُفنِينا عَنّا فى حَقِّ حَقيقَتِهِ، فَيَكُونُ هُوَ الْحَيُّ القَيّومُ فِينَا بقَيّومِيَّتِکَ السَّرْمَدِيَّة، فَنَعِيشَ بِرُوحِهِ عَيْشَ الحياةِ الأَبَدِيَّة، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ، وَعلى آلِهِ، وصَحْبِهِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، آمين، بِفَضْلِکَ، وَرَحمَتِکَ عَلَينَا، يَا حَنَّانُ، يَا مَنَّانُ، يَا رَحمنُ، وَبِتَجَلِّيَاتِ مُنازَلاتِکَ فى مِرآةِ شُهُودِهِ لِمُنَازَلاتِ تَجَلِّيَاتِکَ، فَنَكُون فى الْخُلَفاءِ الرَّاشِدِينَ فى وِلايَةِ الأَقْرَبِين. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، جَمالِ لُطفِکَ، وَحَنَانِ عَطفِکَ، وَجَمَالِ مُلكِکَ، وكَمَالِ قُدسِکَ، النُّورِ الْمُطلَق، بِسِرِّ الْمَعِيَّةِ الَّتى لا تَتَقَيَّد، البَاطِنِ مَعنىً فى غَيْبِک، وَالظّاهِرِ حَقّاً فى شَهادَتِک، شَمسِ الأَسرارِ الرَّبَّانِيَّة، ومَجلى حَضرَةِ الْحَضراتِ الرَّحمانِيَّة، منازِلِ الكُتُبِ القَيِّمَة، نُورِ الآياتِ البَيِّنة، الذى خَلَقْتَهُ مِن نُورِ ذَاتِکَ، وحَقَّقتَهُ بِأَسمائِکَ وَصِفَاتِکَ، وَخَلَقْتَ مِنْ نُورِهِ الأَنْبِيَاء وَالْمُرسَلِين، وتَعَرَّفتَ إِلَيهِمْ بِأَخذِ المِيثاقِ عَلَيْهِم بِقَولِکَ الْحَقِّ الْمُبين: وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ على ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ؛ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على بَهجَةِ الكَمال، وَتاجِ الْجَلالِ، وبَهاءِ الْجَمال، وَشَمسِ الوِصال، وعَبَقِ الوُجود، وحَياةِ كُلِّ مَوجُود، عِزِّ جَلالِ سَلطَنَتِکَ، وجَلالِ عِزِّ مَملَكَتِکَ، ومَليكِ صُنعِ قُدرَتِکَ، وطِرازِ صَفوَةِ الصَّفوَةِ مِنْ أَهْلِ صَفوَتِکَ، وخُلاصَةِ الخاصَّةِ مِن أهلِ قُربِکَ، سِرِّ اللهِ الأعظَم، وحَبيبِ اللهِ الأكرَم، وخَليلِ اللهِ الْمُكرَّم، سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ إنّا نَتَوَسَّلُ بِهِ إِلَيْکَ، ونَتَشَفَّعُ بِهِ لَدَيکَ، صاحِبِ الشَّفاعَةِ الكُبرى، وَالوَسِيلَةِ العُظمى، وَالشَّرِيعَةِ الغَرّاء، وَالمَكَانَةِ العُليَا، وَالْمَنْزِلَةِ الزُّلفى، وَقَابَ قَوْسَينِ أَوْ أَدْنى، أنْ تُحَقِّقَنا بِهِ ذاتاً وصِفَاتٍ وَأَسماءً



www.waseemziyai.com

وَأفْعَالاً وَآثَاراً، حَتّى لا نرى وَلاَ نسمَع وَلاَ نَحِسّ وَلاَ نَجِدَ إلاَّ إيّاک .إلَهِى وسَيّدى بفضلِک ورَحمَتِک، أن تَجعَل هُوِيَّتَنا عَيْنَ هُوِيَّتِهِ فى أوَائلِهِ ونِهايَتِهِ بِوِدّ خُلَّتِه، وصَفاءِ مَحَبَّتِه، وفوَاتِحِ أنوَارِ بَصيرَتِه، وجوَامِعِ أسرارِ سَريرَتِه، ورَحيمِ رَحمائِه، ونَعيمِ نعمائه؛ اللّٰهُمَّ إنّا نَسْألُکَ بِجاهِ سَيّدِنَا مُحَمَّدٍ المغفِرَةَ، وَالرِّضا، وَالقَبُولَ قَبوَلاً تامّاً، لا تَكِلنا فيهِ إلَى أنفُسِنا طَرْفَةَ عَينٍ، يَا نِعمَ الْمُجِيبُ، فَقد دَخَلَ الدَّخِيل، يَا مولاى، بِجَاهِ نَبِيّکَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فإنَّ غُفرانَ ذُنوبِ الْخَلقِ بأجمَعِهِم، وَأوَّلِهِم وَآخِرِهِم، بَرِّهِم وفاجِرِهِم، كقَطرَةٍ فى بِحرِ جودِکَ الوَاسِعِ الذى لا ساحِلَ له، فقَد قُلتَ وقَولُکَ الْحَقُّ المُبين :وَمَا أَرْسَلْنَاکَ إلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، صلّ اللّٰهم عَلَيْهِ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أجمعين؛ رَبِّ إنّى وَهَنَ الْعَظْمُ مِنّى وَاشْتَعَلَ الرَّأسُ شَيْباً وَلَمْ أكُنْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِيّاً، رَبِّ أنّى مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَأنْتَ أرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، رَبِّ إنّى لِمَا أَنْزَلْتَ إلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ، يا عَوْنَ الضُّعَفَاءِ، يَا عَظِيمَ الرَّجَاء ، يَا مُنقِذَ الغَرْقى، يَا مُنَجِّىَ الْهَلْكَى، يَا نِعمَ الْمَوْلى، يَا أَمَانَ الْخَائِفِين، لا إلَهَ إلا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ، لا إلَهَ إلا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيم، لا إلَهَ إلا اللّٰهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الأرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمُ الْحَلِيمُ .اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على الجامِعِ الأكمَل، وَالْقُطبِ الرَّبّانِىّ الأفْضَل، طِرازِ حُلَّةِ الإيمَان، وَمَعدِنِ الْجُودِ وَالإحسَانِ، صَاحِبِ الْهِمَمِ السَّمَاوِيَّة، وَالعُلومِ اللَّدُنِّيَّة .اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على مَنْ خَلَقْتَ الوُجُودَ لأجْلِهِ، وَرَخَّصْتَ الأشْياءَ بِسَبَبِه، مُحَمَّدٍ الْمَحْمُودِ، صَاحِبِ الْمَكارِمِ وَالْجُود، وَعلى آلِهِ وَأصْحَابِهِ الأقطابِ السَّابِقينَ إلَى جَنَابِ ذلکَ الْجَنَاب. اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا مُحَمَّد، النورِ البَهِىّ، وَالبَيانِ الْجَلِىّ، وَاللّسانِ العَرَبِىّ، وَالدِّيْنِ الْحَنَفِىّ، الرَّحْمَةِ للعالَمين، الْمُؤيَّدِ بالروح الأمينِ وَالكِتابِ الْمُبين، وخاتَمِ النّبيين، ورَحمَةِ اللهِ للعالَمينَ وَالخلائِقِ أجمعين .اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُورِکَ، وَجَعَلْتَ كَلامَهُ مِنْ كَلامِکَ، وفَضَّلتَهُ على أَنْبِيائِکَ وَأوْلِيَائِک، وجَعَلتَ السّعايَةَ مِنکَ إليهِ ومنهُ إلَيْهِم، كَمَالِ كُلِّ وَلِىّ لَکَ، وَهَادِى كُلّ مُضِلٍّ عَنْکَ، هَادِى الْخَلْق إلَى الْخَلق، تَارِکِ الأشْيَاءِ لأجْلِکَ، وَمَعدِنِ الْخَيْرَاتِ بِفَضْلِکَ، وَمَنْ خاطَبْتَهُ على بِسَاطِ قُرْبِک وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْکَ عَظِيماً، القائمِ لَکَ فى لَيلِک، وَالصَّائِمِ لَکَ فى نَهارِک، وَالْهَائِمِ بِکَ فى جَلالِک؛ اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على نَبِيّک، الْخَلِيفَةِ فى خَلْقِکَ، الْمُشتَغِلِ بِذِكرِکَ، الْمُتفكّرِ فى خَلْقِکَ، وَالأمِينِ لِسِرّکَ، وَالبُرهَانِ لِرُسُلِک، الْحَاضِرِ فى سَرَائِرِ قُدْسِکَ، وَالْمُشَاهِدِ لْجَمَالِ جَلالِک، سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ، الْمُفَسِّرِ لآيَاتِکَ، وَالظَّاهِرِ فى مُلْكِکَ، وَالنَّائِبِ فى مَلَكُوتِک، وَالْمُتَخَلّقِ بِصِفَاتِک، وَالدَّاعِى إلَى جَبَرُوتِک، الْحَضْرَةِ الرَّحْمَانِيَّة، وَالبُرْدَةِ الْجَلالِيّةِ، وَالسَّرابيلِ الْجَمالِيّة، العَرِيشِ السَّقِىّ، وَالنّورِ البَهِىّ، وَالْحَبِيبِ النَّبَوِىّ، وَالدُرِّ النَّقِىّ، وَالْمِصْباحِ القَوِىّ .اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعلى آلِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ على إبْرَاهِيمَ وَآلِ إبْرَاهِيمَ، إنَّکَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .اللّٰهُمَّ صَلّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا ونبيّنا مُحَمَّدٍ، بَحْرِ أنْوَارِکَ، وَمَعْدِنِ أسْرارِک، وَرُوحِ أرْوَاحِ عِبَادِکَ، الدُّرَّةِ الْفَاخِرَة، وَالعَبَقَةِ النَّافِحة، بُؤبُؤِ الْمَوجُودات، وَحَاءِ الرَّحْمَاتِ، وَجِيمِ الدَّرَجات، وَسِينِ السَّعَادَات، وَنُونِ العِنَايَات،

www.waseemziyai.com

وَكَمَالِ الْكُلّيَات، وَمَنْشَأُ الأَزَلِيّات، وَخَتمِ الأَبَدِيّات، الْمَشغُولِ بِكَ عَنِ الأشياءِ الدُّنيَوِيّات، الطاعِمِ مِنْ ثَمَراتِ الْمُشاهَدَات، وَالْمُسْقَى مِنْ أَسرارِ الْقُدسِيّات، الْعَالِم بالماضِي وَالْمُستَقبَلات، سَيِّدِنَا وَمَوْلانَا مُحَمَّدٍ، وَعلى آلِهِ الأَبْرار، وَأَصْحَابِهِ الأَخيار .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على روحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ في الأَرْوَاح، وعلى جَسدِهِ في الأجساد، وعلى قَبْرِهِ في القُبور، وعلى سَمعِهِ في الْمَسامِع، وعلى حَرَكَتِهِ في الحرَكات، وعلى سُكُونِهِ في السَّكَنات، وعلى قُعُودِهِ في القُعُوداتِ، وَعلى قِيامِهِ في القِياماتِ، على لِسانِهِ البَشّاشِ الأَزَلِيّ، وَالْخَتمِ الأبَدِيّ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعلى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، عَدَدَ ما عَلِمت، ومِلْءَ ما عَلِمت .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا مُحَمَّد، الّذى أعطيتَه، وكَرَّمتَهُ وفَضَّلتَه، ونَصرتَه، وَأَعَنْتَه، وَقرَّبتَه، وَأَدْنيتَه، وَسَقيتَه، ومَكَّنتَه، ومَلَأتَهُ بعِلمِكَ الأَنفس، وبَسَطتَهُ بحُبِّكَ الأَطوَس، وزَيَّنتَهُ بقولِكَ الأقبَس، فَخرِ الأفلاكِ، وعَذْبِ الأخلاق، ونورِكَ المُبين، وعبدِكَ القَديم، وحَبلِكَ الْمَتين، وحِصنِكَ الْحَصين، وجَلالِكَ الْحَكيم، وجَمالِكَ الكَريم، سَيِّدِنَا ومولانا مُحَمَّدٍ، وَعلى آلِهِ، وَأَصْحَابِهِ مَصابيحِ الْهُدى، وقَناديلِ الوُجود، وكَمالِ السُّعود، الْمُطَهَّرينَ مِنَ العُيوب؛ اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ صلاةً تَحُلُّ بها العُقَد، ورِبْحاً تَفُكُّ بِها الكُرَب، وتَرَحُّماً تُزيلُ بها العَطَب، وتكريماً يَنقَضى بِهِ الأَرَب، يَا ربِّ، يا اللّٰهُ، يَا حَيُّ، يَا قَيّومُ، يَا ذا الجلالِ وَالإكرام، نَسأَلُكَ ذٰلِكَ مِن فضائلِ لُطفِك، وغَرائِبِ فَضلِك، يَا كَريمُ، يَا رَحيم .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على عَبدِك، وَنَبِيِّك، وَرَسُولِك، سَيِّدِنَا ونبيِّنا مُحَمَّدٍ، النَّبِيِّ الأُمِّيِّ، وَالرَّسُولِ العَرَبِيِّ، وَعلى آلِهِ، وَأَصْحَابِهِ، وَأَزْوَاجِهِ، وذُرِّيّاتِه، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، صلاةً تكونُ لكَ رِضاءً، ولهُ جَزاءً، ولِحَقِّهِ أَداءً، وَأَعْطِهِ الوَسيلَةَ وَالفضيلةَ وَالشَّرفَ وَالدَّرَجَةَ العالِيَةَ الرَّفيعة، وَابعَثهُ المقامَ المَحمودَ الّذى وعدْتَه، يَا أَرْحَمَ الرّاحِمين .اللّٰهُمَّ إنّا نَتَوَسَّلُ بِكَ، وَنَسأَلُكَ وَنَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بكتابِكَ العَزيز، وَبِنَبِيِّكَ الكَريم، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وبشرَفِهِ الْمَجيد، وبأبويهِ إبراهيمَ وَإِسْمَاعِيل، وَبِصاحِبَيْهِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَر، وَصِهْرِهِ ذِى النُّورَيْن عُثْمان، وَآلِهِ فاطِمَةَ وعَلِيّ، والسِّبْطَيْنِ الْحَسَنَ وَالْحُسَين، وَعَمَّيهِ الحمزةَ وَالعبّاس، وَزَوْجَتَيْهِ خَدِيجةَ وَعَائِشَة .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَعلى أبويهِ إبراهيمَ وَإِسْمَاعِيل، وَعلى آلِ كُلٍّ، وَصَحْبِ كُلٍّ، صَلاةً يُتَرجِمُها لِسانُ الأَزَلِ في رِياضِ الْمَلَكُوتِ، وَأَعلى الْمَقَامَاتِ، وَنَيْلِ الكَرَامَات، وَرَفْعِ الدَّرَجَات، وَينْعِقُ بِها لِسَانُ الأَبَدِ في حَضِيضِ النَّاسُوتِ لِغُفرانِ الذُّنُوب، وكَشْفِ الكُرُوْب، وَدَفْعِ الْمُهِمّات، كَمَا هُوَ اللائِقُ بأُلوهِيَّتِكَ وَشَأْنِكَ العَظِيم، وكَما هُوَ اللّائِقُ بأَهْلِيَّتِهِم ومَنصِبِهِمُ الكَرِيم، بِخُصُوصِ خَصَائِص :وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ .اللّٰهُمَّ حَقِّقْنا بِسَرَائِرِهِم في مَدَارِجِ مَعَارِفِهِم، بِمَثُوبَةِ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالفَوْزَ بِالسَّعادَةِ الكُبْرَى بِمَوَدَّتِهِ القُرْبى، وَعُمَّنا في عِزِّهِ الْمَصمُودِ في مَقامِهِ الْمَحمُود، وتَحتَ لِوَائِهِ الْمَعْقُود، وَاسْقِنا مِنْ حَوضِ عِرْفانِ مَعرُوفِهِ الْمَوْرُود، يَوْمَ لا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ ﷺ، بِبُروزِ بِشارَة، قُلْ تُسمَع، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّع، بِظُهُورِ بِشارَة وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى، تبارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرام.

www.waseemziyai.com

اللّٰهُمَّ إنّا نعوذُ بِعِزِّ جلالِك، وَبِجَلالِ عِزَّتِك، وَبِقُدْرَةِ سُلْطَانِك، وَبِسُلْطَانِ قُدْرَتِك، وَبِحُبِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ القَطِيعَة، وَالأهواءِ الرَّدِيَّة، يَا ظَهِيرَ اللاجئين، يَا جَارَ الْمُسْتَجِيرين، أَجِرْنَا مِنَ الخَوَاطِرِ النَّفسانِيَّة، وَاحْفَظْنَا مِنَ الشَّهَوَاتِ الشَّيطانِيَّة، وَطَهِّرنا مِنْ قاذُوراتِ البَشَرِيَّة، وَصَفِّنا بِصَفَاءِ الْمَحبَّةِ الصِّدّيقِيَّة، مِنْ صَدَءِ الغَفْلة، وَوَهْمِ الْجَهْل، حَتّٰى تَضْمَحِلَّ رُسُومُنَا بِفَنَاءِ الأنانِيَّة، وَمُبَايَنَةِ الطَّمعَةِ الإنْسَانِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الْجَمْعِ، وَالتَّخْلِيَةِ وَالتَّحلّي بِألُوهِيَّةِ الأحَدِيَّة، وَالتَّجَلّي بِالْحَقَائِقِ الصَّمَدَانِيَّة فِي شُهُودِ الوَحْدَانِيَة، حَيْثُ لا حَيْثُ وَلا أَيْنَ وَلا كَيْف، وَيَبْقَى الْكُلُّ للهِ، وباللهِ، وَمِنَ اللهِ، وَإلَى اللهِ، وَمَعَ اللهِ، غَرَقاً بِنِعْمَةِ اللهِ فِي بَحْرِ مِنَّةِ اللهِ، مَنصُورينَ بِسَيْفِ اللهِ، مَحظُوظِينَ بعِنايَةِ اللهِ، مَحفُوظِينَ بِعِصْمَةِ اللهِ مِنْ كُلِّ شاغِلٍ يَشغَلُ عَنِ اللهِ، وَخاطِرٍ يَخطُرُ بِغَيْرِ اللهِ، يَا رَبّ، يَا ألله، يَا ألله، يَا ألله، رَبِّيَ اللّٰهُ، وَمَا تَوْفِيقِي إلّا باللهِ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْهِ أُنِيبُ .اللّٰهُمَّ اشْغَلْنا بِكَ، وَهَبْ لنا هِبَةً لا سَعَةَ فِيها لِغَيْرِكَ، وَلا مَدْخَلَ فِيها لِسِوَاكَ، وَاسِعَةً بِالْعُلُومِ الإلٰهِيّة، وَالصِّفاتِ الرَّبّانِيّة، وَالأخلاقِ الْمُحَمَّدِيَّة، وَقَوِّ عَقائِدَنا بِحُسْنِ الظَّنِّ الْجَمِيل، وَحَقِّ اليَقِين، وَحَقِيقَةِ التَّمكِين، وَسَدِّد أحْوالَنا بالتَّوفيقِ وَالسَّعادَةِ وحُسْنِ اليَقِين، وَشُدَّ قَوَاعِدَنا عَلى صِرَاطِ الاستقامة وقَواعِدِ العِزِّ الرَّصِين صِرَاطِ الَّذِينَ أنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ، مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً، وَشُدَّ مَقاصِدَنا فِي الْمَجدِ الأثِيلِ عَلى أعْلى ذُرْوَةِ الكَرائِم، وعَزائِمِ أُولِي العَزْمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ، يَا صَرِيخَ الْمُستصرِخين، يَا غِياثَ الْمُستغيثين، أغِثنا بِألْطافِ رَحمَتِكَ مِن ضَلالِ البُعْد، وَاشْمَلْنا بِنَفَحاتِ عِنايَتِكَ فِي مَصَارِعِ الْحُبّ، وَأسْعِفْنا بِأنْوَارِ هِدَايَتِكَ فِي حَضائِرِ القُرب، وَأيِّدْنا بِنَصْرِكَ العَزِيزِ نَصْراً مُؤَزَّراً، بالقُرآنِ الْمَجيد، بِفَضْلِكَ ورَحمَتِكَ يَا أرْحَمَ الرَّاحِمِين، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إنَّكَ أنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إنَّكَ أنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيّ، وَأزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤمِنِين، وَذُرِّيَّتِه، وَأهْلِ بَيْتِه، كَما صَلَّيْتَ على إبراهِيمَ وعلى آلِ إبراهِيم، إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيد، يَا عِمادَ مَنْ لا عِمادَ لَه، يَا سَنَدَ مَن لا سَنَدَ لَه، يَا ذُخرَ مَن لا ذُخرَ لَه، يَا جابِرَ كُلِّ كَسير، يَا صاحِبَ كُلِّ غَرِيب، يَا مُؤنِسَ كُلِّ وَحِيد، لا إلٰهَ إلّا أنْتَ سُبْحَانَكَ إنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، أنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِماً وَألْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ، وَأصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إنِّي تُبْتُ إلَيْكَ وَإنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ، صَلَوَاتُ الله، وملائكَتِه، وَأنبيائِه، ورُسُلِه، وجَمِيعِ خَلقِه، على سَيِّدِنَا مُحَمَّد، وعلى آلِ مُحَمَّد، عَلَيْهِ وعليهِمُ السَّلام، ورَحمةُ اللهِ وبَرَكاته .اللّٰهُمَّ أدْخِلْنا مَعَهُ بِشَفاعَتِه، وَضَمانِه، ورِعايَتِه، مَعَ آلِهِ وَأصْحَابِه، بدارِكَ دارِ السَّلام فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ، يَا ذا الْجَلالِ وَالإكْرام، وَاتْحِفْنا بِمُشاهَدَتِهِ بِلَطِيفِ مُنَازَلَتِه، يَا كَرِيمُ، يَا رَحِيمُ، أكْرِمْنا بِالنَّظَرِ إلَى جَمَالِ سُبُحاتِ وَجهِكَ العَظِيم، وَاحْفَظْنَا بِكَرامَتِهِ بالتَّكريمِ وَالتَّبْجِيلِ وَالتَّعْظِيم، وَأكْرِمْنا بِنُزُلٍ نُزُلاً مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ، فِي رَوْضِ رِضْوَانِ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلا أسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أبَداً .وَأعْطِنَا مَفَاتِحَ الغَيْبِ لِخَزائِنِ السِّرِّ الْمَكْنُون وَجَنّاتِ صِفاتِ الْمَعاني، بِأنْوارِ ذاتِ :عَلى الأرائِكِ يَنْظُرُونَ، وَلَهُمْ

www.waseemziyai.com

مَا يَدَّعُونَ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ، بِانْعِطَافِ رَأْفَةِ الرَّأْفَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مِنْ عَيْنِ عِنَايَةٍ فَضْلاً مِنْ رَبِّكَ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، فِي مَحَاسِنِ قُصُورِ ذَخَائِرِ سَرَائِرٍ فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ، فِي مِنَصَّةِ مَحَاسِنِ خَوَاتِمِ دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادريةللشيخ مخلف العلى الحذيفى القادرى

# صَلَوَاتُ الْكِبْرِيتِ الْأَحْمَرِ لِلْإِمَامِ الْجِيلَانِي

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَداً، وَأَنْمَى بَرَكَاتِكَ سَرْمَداً، وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ فَضْلاً وَعَدَداً، على أَشْرَفِ الْحَقَائِقِ الْإِنْسَانِيَّةِ، وَمَعْدِنِ الدَّقَائِقِ الْإِيمَانِيَّةِ، وَطُورِ التَّجَلِّيَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ، وَمَهْبِطِ الْأَسْرَارِ الرَّحْمَانِيَّةِ، وَعَرُوسِ الْمَمْلَكَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَاسِطَةِ عقدِ النَّبِيِّين، وَمُقَدَّمِ جَيشِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَفْضَلِ الْخَلائِقِ أَجْمَعِينَ، حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الْأَعلى، وَمَالِكِ أَزِمَّةِ الشَّرَفِ الْأَسْنَى، شَاهِدِ أَسْرَارِ الْأَزَلِ، وَمُشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الْأُوَلِ، وَتُرجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ، وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ، مَظْهَرِ سِرِّ الْوُجُودِ الْجُزْئِيِّ وَالْكُلِّى، وَإِنسانِ عينِ الْوُجُودِ الْعُلوِيِّ وَالسُّفلِي، رُوحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ، وَعَينِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ، الْمُتَخَلِّقِ بِأَعلى رُتَبِ الْعُبُودِيَّةِ، الْمُتَحَقِّقِ بِأَسْرارِ الْمَقَامَاتِ الاصْطِفَائِيَّةِ، سَيِّدِ الْأَشْرَاف، وَجَامِعِ الْأَوْصَافِ، الْخَلِيلِ الْأَعْظَمِ، وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ، الْمَخْصُوصِ بِأَعْلَى الْمَرَاتِبِ وَالْمَقَامَات، الْمُؤَيَّدِ بِأَوْضَحِ الْبَرَاهِينِ وَالدَّلالات، الْمَنْصُورِ بالرُّعبِ وَالْمُعجزات، الْجَوهَرِ الشَّرِيفِ الْأَبَدِيِّ، وَالنُّورِ الْقَدِيمِ السَّرْمَدِيِّ؛ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، الْمَحمُودِ فى الإِيجادِ وَالْوُجُود، الْفَاتِحِ لِكُلِّ شاهِدٍ وَمَشْهُود، حَضرَةِ الْمشاهَدة، نُورِ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدَاه، سِرِّ كُلِّ سِرٍّ وَسَنَاه، الَّذى انْشَقَّتْ مِنهُ الْأَسْرَار، وَانْفَلَقَتْ مِنْهُ الْأَنْوَار، السِّرِّ الْبَاطِنِ، وَالنُّورِ الظَّاهِرِ، السَّيِّدُ الكَامِلِ، الْفَاتِحُ، الْخَاتِمُ، الْأَوَّلُ، الآخِرُ، البَاطِنُ، الظَّاهِرُ، العَاقِبُ، الْحَاشِرُ، النَّاهِي، الآمِرُ، النَّاصِحُ، النَّاصِرُ، الصَّابِرُ، الشَّاكِرُ، القَانِتُ، الذَّاكِرُ، الْمَاحِي، الْمَاجِدُ، الْعَزِيزُ، الْحَامِدُ، الْمُؤْمِنُ، العَابِدُ، الْمُتَوَكِّلُ، الزَّاهِدُ، القَائِمُ، التَّابِعُ، الشَّهِيدُ، الوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، البُرهَانُ، الْحُجَّةُ، الْمُطَاعُ، الْمُخْتَارُ، الْخَاضِعُ، الْخَاشِعُ، البَرُّ، الْمُسْتَنصِرُ، الْحَقُّ، الْمُبِينُ طٰهٰ، وَيٰس، الْمُزَّمِلِ، الْمُدَّثِرِ، سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وحَبِيبُ رَبِّ العَالَمِين، النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى، وَالرَّسولُ الْمُجْتَبَى، الْحَكَمُ، العَدْل، الْحَكِيم، الْعَلِيمُ، الْعَزِيزُ، الرَّؤُوفُ، الرَّحِيمُ، نُورُكَ الْقَدِيم، وَصِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمُ، اللَّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ، عَبْدِكَ، وَرَسُولِكَ، وَصَفِيِّكَ، وَخَلِيلِكَ، وَدَلِيلِكَ، وَنَجِيِّكَ، وَنُخبَتِكَ، وَذَخِيرَتِكَ، وخِيرَتِكَ، وَإِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ، النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، العَرَبِيِّ، القُرَشِيِّ، الْهَاشِمِيِّ، الْأَبْطَحِيِّ، الْمَكِّيِّ، الْمَدَنِيِّ، التِّهَامِيِّ، الشَّاهِدِ، الْمَشهُود، الوَلِيِّ، السَّعِيد، الْمُقَرَّب، الْمَسْعُود، الْحَبِيبِ، الشَّفِيعِ، الْحَسِيبِ،

www.waseemziyai.com

الرَّفِيع، الْمَلِيح، الْبَدِيع، الْوَاعِظِ، الْبَشِير، النَّذِير، الْعَطُوفِ، الْحَلِيمِ، الْجَوَّادِ، الكَرِيمِ، الطَّيِّبِ، الْمُبَارَكِ، الْمَكِينِ، الصَّادِقِ، الْمَصْدُوقِ، الْأَمِينِ، الدَّاعِي إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ، السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، الَّذِى أَدْرَكَ الْحَقَائِقَ بِحُجَّتِهَا، وَفَاقَ الْخَلَائِقَ بِرُمَّتِهَا، وَجَعَلْتَهُ حَبِيباً، وَنَاجِيتَهُ قَرِيباً، وَأَدْنَيْتَهُ رَقِيباً، وَخَتَمْتَ بِهِ الرِّسَالَةَ، وَالدِّلالَةَ، وَالْبِشَارَةَ، وَالنِّذَارَةَ، وَالنُّبُوَّةَ، وَنَصَرْتَهُ بِالرُّعْبِ، وَظَلَّلْتَهُ بِالسُّحُبِ، وَرَدَدْتَ لَهُ الشَّمْسَ، وَشَقَقْتَ لَهُ الْقَمَرَ، وَأَنْطَقْتَ لَهُ الضَّبَّ وَالظَّبْيَ وَالذِّئْبَ وَالْجِذْعَ وَالذِّرَاعَ وَالْجَمَلَ وَالْجَبَلَ وَالْمَدَرَ وَالشَّجَرَ، وَأَنْبَعْتَ مِن أَصَابِعِهِ الْمَاءَ الزُّلَالَ، وَأَنزَلْتَ مِنَ الْمُزْنِ بِدَعْوَتِهِ فِي عَامِ الْجَدْبِ وَالْمُحْلِ وَابِلَ الغَيْثِ وَالمَطَرِ، فَاعْشَوْشَبَتْ مِنهُ القَفْرُ وَالصَّخْرُ وَالوَعْرُ، وَالسَّهْلُ وَالرَّمْلُ وَالْحَجَرُ، وَأَسْرَيتَ بِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الحَرَامِ إِلَى المَسجِدِ الأَقْصَى، إِلَى السَّمٰوَاتِ العُلى، إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، إِلَى قَابَ قَوْسَيْنِ أَو أَدْنَى، وَأَرَيْتَهُ الآيَةَ الْكُبْرَى، وَأَنَلْتَهُ الغَايَةَ القُصْوَى، وَأَكْرَمْتَهُ بِالْمُخَاطَبَةِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَافَهَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَالْمُعَايَنَةِ بِالْبَصَرِ، وَخَصَصْتَهُ بِالوَسِيلَةِ العَذْرَاءِ، وَالشَّفَاعَةِ الْكُبرى يَومَ الفَزَعِ الأَكْبَرِ فِي الْمَحْشَرِ، وَجَمَعْتَ لَهُ جَوَامِعَ الكَلِمِ وَجَوَاهِرَ الحِكَمِ، وَجَعَلْتَ أُمَّتَهُ خَيْرَ الْأُمَمِ، وَغَفَرْتَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؛ الَّذِى بَلَّغَ الرِّسَالَةَ، وَأَدَّى الْأَمَانَةَ، وَنَصَحَ الْأُمَّةَ، وَكَشَفَ الغُمَّةَ، وَجَلَى الظُّلْمَةَ، وَجَاهَدَ فِى سَبِيلِ اللهِ، وَعَبَدَ رَبَّهُ حَتَّى أَتَاهُ اليَقِينُ، اللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالآخِرُونَ، اللّٰهُمَّ عَظِّمْهُ فِى الدُّنْيَا بِإِعْلَاءِ ذِكْرِهِ، وَإِظْهَارِ دِينِهِ، وَإِبْقَاءِ شَرِيعَتِهِ، وَفِى الآخِرَةِ بِشَفَاعَتِهِ فِى أُمَّتِهِ، وَأَجْزِلْ أَجْرَهُ وَمَثُوبَتَهُ، وَأَيِّدْ فَضْلَهُ عَلَى الأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ، وَتَقْدِيمَهُ عَلَى كَافَّةِ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ .اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ الْكُبْرَى، وَارفَعْ دَرَجَتَهُ العُلْيَا، وَاعْطِهِ سُؤْلَهُ فِى الْآخِرَةِ وَالأُولَى، كَمَا أَعْطَيْتَ إِبرَاهِيمَ وَمُوسَى، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ شَرَفاً، وَمِنْ أَرفَعِهِم عِنْدَكَ دَرَجَةً، وَأَعْظَمِهِم خَطَراً، وَأَمْكَنِهِم شَفَاعَةً .اللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ، وَأَبْلِجْ حُجَّتَهُ، وَأَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِى أَهْلِ بَيْتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ؛ اللّٰهُمَّ أَتْبِعْهُ مِن ذُرِّيَّتِهِ وَأُمَّتِهِ مَا تَقَرُّ بِهِ عَيْنُهُ، وَاجْزِهِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ بِهِ نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ، وَاجْزِ الْأَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ خَيْراً، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا شَاهَدَتْهُ الأَبْصَارُ، وَسَمِعَتْهُ الآذَانُ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرضَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِى أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ .اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ عَدَدَ نَعْمَاءِ اللهِ وَأَفْضَالِهِ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ، وَأَصْحَابِهِ، وَأَوْلَادِهِ، وَأَزْوَاجِهِ، وَذُرِّيَاتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، وَعِتْرَتِهِ، وَعَشِيرَتِهِ، وَأَصْهَارِهِ، وَأَحْبَابِهِ، وَأَتْبَاعِهِ، وَأَشْيَاعِهِ، وَأَنْصَارِهِ خَزَنَةِ أَسرَارِهِ، وَمَعَادِنِ أَنْوَارِهِ، وَكُنُوزِ الْحَقَائِقِ، وَهُدَاةِ الْخَلَائِقِ، نُجُومِ الْهُدَى لِمَنِ اقْتَدَى، وَسَلِّم تَسْلِيماً كَثِيراً دَائِماً أَبَداً، وَارْضَ عَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ رِضَى سَرْمَداً، عَدَدَ خَلْقِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَرِضَاءَ نَفْسِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ ذَاكِرٌ، وَسَهَا عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ، صَلَاةً تَكُونُ لَكَ رِضَاءً، وَلِحَقِّهِ أَدَاءً، وَلَنَا صَلَاحاً، وَآتِهِ الوَسِيلَةَ وَالفَضِيلَةَ، وَالدَّرَجَةَ العَالِيَةَ الرَّفِيعَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ، وَأَعْطِهِ اللِّوَاءَ الْمَعْقُودَ، وَالْحَوْضَ الْمَوْرُودَ؛ وَصَلِّ يَا

www.waseemziyai.com

رَبِّ علـى جَـمِيـعِ إخـوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرسَلِينَ، وعلى جَمِيعِ الْأَوْلِيَاء وَالصَّالِحِين، وعلى سَيِّدِنَا الشَّيْخ مُحْيِى الدِّيْـن أَبـى مُحَمَّد عَبُدِ القَادِرِ الكيلانِيِّ الْأَمينِ الْمَكين، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِم أَجُمَعِينَ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمُ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، السَّابِق للخَلْقِ نورُه، الرَّحْمَةِ للعالَمِينَ ظُهُورُه، عَدَدَ مَنْ مَضَى مِنُ خَلْقِكَ وَمِنُ بَقِى، وَمِنُ سَعِدَ مِنْهُمُ وَمِنُ شَقِى؛ صَلاةً تَستغرِقُ العَدّ، وتُحيطُ بِالْحَدّ؛ صَلاةً لا غايَةَ لَها وَلاَ انْتِهاء ، وَلاَ أَمَدَ لَهـا وَلاَ انْـقِـضَـاء ؛ صَـلـوَاتِکَ التـى صَلَّيُتَ عَلَيْهِ، صَلاةً مَعروضَةً عَلَيْهِ، ومَقبولَةً لَدَيْه؛ صَلاةً دائِمَةً بِدَوَامِک، وبـاقِيَةً بِبَـقَـائِک، لا مُنْتَهَـى لَهـا دونَ عِلمِک؛ صَلاةً تُرضِيک، وتُرضيهِ، وتَرْضَى بِها عَنَّا؛ صَـلاةً تَـمْلَأُ الأَرضَ وَالسَّـمـاء ؛ صَلاةً تَحُلُّ بِها العُقَد، وتُفَرِّجُ بِها الكُرَب، ويُجْزى بِها لُطفُکَ مِنُ أمرى وَأُمُورِ الْـمُسلِمِين، وبارِک على الدَّوَامِ، وعافِنا، وَاهدِنا، وَاجعَلْنا آمِنِينَ، وَيَسِّر أُمورَنا مَعَ الرَّاحَةِ لقُلوبِنا وَأَبْدانِنا، وَ السَّلامةِ وَالعافِيَةِ فى دِينِنا ودُنيانا وَآخرتِنا، وتَوَفَّنا على الكِتابِ وَالسُّنَّةِ، وَاجْمَعْنا مَعَهُ فى الجَنَّةِ مِن غَيْـرِ عَـذابٍ يَسبِقُ وَأَنْتَ راضٍ عَنَّا، وَلاَ تَمْكُرُ بِنا، وَاختِمْ لِنا بِخَيْرٍ مِنْکَ وعافِيَةٍ بِلا مِحْنَةٍ أَجْمَعين، سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلامٌ على الْمُرسَلِينَ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية

## صلاۃ بشائر الخیرات للشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

بسم الله الرحمن الرحيم ..الحمد لله رب العالمين .اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر لـلـمـؤمـنـيـن بـمـا قال الله العظيم وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ، اللهم صل وسلم على سيـدنـا محمد البشير المبشر للذاكرين بما قال الله العظيم :فَاذْكُرُونِى أَذْكُرْكُمْ اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيراً وَسَبِّـحُـوهُ بُكْـرَـةً وَأَصِيلاً هُوَ الَّـذِى يُـصَـلِّـى عَـلَيْكُمْ وَمَلاَئِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَكَانَ بِـالْـمُـؤْمِـنِيـنَ رَحِيمًا تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلاَمٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشيـر الـمبشر للعاملين بما قال الله العظيم :أَنِّـى لاَ أُضِيـعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَمَنْ عَمِلَ صَـالِـحًـا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُوْلَئِکَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ، اللهم صل وسلم عـلى سيدنا محمد البشير المبشر للأوابين بما قال الله العظيم :فَإِنَّهُ كَانَ لِلأَوَّابِينَ غَفُورًا لَهُم مَّا يَشَاء وِنَ عِـنـدَ رَبِّهِمْ ذَلِکَ جَزَاء الْمُحْسِنِينَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للتوابين بما قال الـلـه العظيم :إِنَّ الـلَّـهَ يُـحِـبُّ التَّـوَّابِـيـنَ وَيُـحِـبُّ الْـمُتَطَهِّرِينَ وَهُوَ الَّذِى يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمخلصين بما قال الله العظيم :فَمَن كَانَ يَـرْجُـو لِـقَـاء رَبِّهِ فَـلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلا يُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ، اللهم صل وسلم عـلـى سيـدنـا مـحـمـد البشير المبشر للمصلين بما قال الله العظيم :وَأَقِمِ الـصَّلاَةَ إِنَّ الصَّلاَةَ تَنْهَى عَنِ الْـفَـحْشَـاء وَالْـمُـنكَرِ أَقِمِ الصَّلاَةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَکَ إِنَّ ذَلِکَ مِنْ

www.waseemziyai.com

عَزْمِ الْأُمُورِ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للخاشعين :بما قال الله العظيم وَاسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلاَةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلاَّ عَلَى الْخَاشِعِينَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاَقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَاماً وَقُعُودًا وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للصائمين بما قال الله العظيم :إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُوْلَئِكَ هُمْ أُوْلُوا الْأَلْبَابِ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للخائفين بما قال الله العظيم :وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَى فإن الجنة هى المأوى، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمتقين بما قال الله العظيم :وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ لَهُمْ جَزَاء الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمخبتين بما قال الله العظيم :وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ أُوْلَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للصابرين بما قال الله العظيم :وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُواْ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعونَ إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للكاظمين بما قال الله العظيم :وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ لا يُحِبُّ الظالمين، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمحسنين بما قال الله العظيم :وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ، مَن جَاء بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَن جَاء بِالسَّيِّئَةِ فَلاَ يُجْزَى إِلاَّ مِثْلَهَا وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمتصدقين بما قال الله العظيم :وَأَن تَصَدَّقُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمنفقين بما قال الله العظيم :وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للشاكرين بما قال الله العظيم :وَاشْكُرُواْ نِعْمَةَ اللّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ لَئِن شَكَرْتُمْ لأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للسائلين بما قال الله العظيم :فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للصالحين بما قال الله العظيم :أَنَّ الأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ أُوْلَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمحبين بما قال الله العظيم :إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

www.waseemziyai.com

وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمبشرين بما قال الله العظيم : وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الآخِرَةِ لاَ تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للفائزين بما قال الله العظيم : وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيماً، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للزاهدين بما قال الله العظيم :الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلاً، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للأميين بما قال الله العظيم :كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُم ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمذنبين بما قال الله العظيم :قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمستغفرين بما قال الله العظيم :وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّهَ يَجِدِ اللّهَ غَفُورًا رَّحِيماً، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمقربين بما قال الله العظيم :إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُم مِّنَّا الْحُسْنَى أُوْلَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ لا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَتْ أَنفُسُهُمْ خَالِدُونَ لا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلائِكَةُ هَذَا يَوْمُكُمُ الَّذِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ، اللهم صل وسلم على سيدنا محمد البشير المبشر للمسلمين بما قال الله العظيم :إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَى وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاء الْأَوْفَى وَأَنَّ إِلَى رَبِّكَ الْمُنتَهَى .

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية



www.waseemziyai.com

# چوتھی فصل

## حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی دعائیں

### الحزب المبارک لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ . بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ، مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ، اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْھِمْ، غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾(۱) ﴿الٓمّٓ، ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ، الَّذِیْنَ
یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ، وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ
قَبْلِکَ وَ بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ، اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾(۲) ﴿وَ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ
وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (۳) ﴿اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، لَآ
اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰہِ فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی
لَا انْفِصَامَ لَھَا وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ، اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـئُھُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَھُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ﴾(۴) ﴿لِلّٰہِ
مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ
وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا☆ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ، لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ﴾(۵) ﴿شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ
وَ اُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ، اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلٰمُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا
الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ، فَاِنْ
حَآجُّوْکَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ
اھْتَدَوْا وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ﴾(۶) ﴿قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ

www.waseemziyai.com

مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ، تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾(٧)﴿اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي
الْاَلْبَابِ، الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَه وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
اَنْصَارٍ، رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا، رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْعَنَّا سَيِّاٰتِنَا
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ، رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ
﴾(٨)﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُه حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِه اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ،
اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّه لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ، وَ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾(٩)﴿قُلِ ادْعُوا اللهَ اَوِادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا، وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّه شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّه وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴾(١٠)
اَللهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِه بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا. بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
.وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا، فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا، فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا، اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا وَ
رَبُّ الْمَشَارِقِ، اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ، وَ حِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ، لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ
الْاَعْلٰى وَ يُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ، دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ، اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَه شِهَابٌ ثَاقِبٌ
، فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴾(١١)﴿يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴾(١٢)﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا
الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَه خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللهِ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ، هُوَ
اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ
الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ، هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَه مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾(١٣)﴿وَّ اَنَّه
تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا وَلَدًا، وَّ اَنَّه كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللهِ شَطَطًا ﴾(١٤)
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. ﴿وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾(١٥)اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ وَاَتَوَسَّلُ
وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ وَاَتَضَرَّعُ اِلَيْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ،
الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيْمِنُ، الْعَزِيْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ،
الْغَفَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيْمُ، الْقَائِمُ، الدَّائِمُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيْعُ،

www.waseemziyai.com

اَلْبَصِيرُ، اَلْحَكَمُ، اَلْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْقَهَّارُ، الْمُحِيطُ
الْمُغِيثُ، الْحَسِيبُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحْصِي،
الْمُبْدِئُ، الْمُعِيدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ،
الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِ، الْمُتَعَالِ، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّءُوفُ،
مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، النَّافِعُ، الضَّارُّ، الْمَانِعُ، النُّورُ،
الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الشَّدِيدُ، الصَّبُورُ، الرَّقِيبُ، الْحَفِيظُ، الْمَجِيدُ، مَالِكُ يَوْمِ الدِّينِ،
الْوَاسِعُ، الْكَرِيمُ، الْأَعْلَى، الْقَهَّارُ﴾بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ،اَللهُ الصَّمَدُ ،لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ
يُوْلَدْ ، لَمْ يَكُنْ لَّه كُفُوًا اَحَدٌ ﴾(١٦)هُوَاللهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُالَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدَ
لَه' الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالصِّفَاتُ الْعُلْيَا .﴿وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ﴾(١٧)﴿لَيْسَ كَمِثْلِه شَىْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾(١٨)﴿لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَ هُوَ يُدْرِكُ
الْاَبْصَارَ وَ هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ﴾(١٩)﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ
عَلِيْمٌ﴾(٢٠)﴿اٰمَنَّا بِاللهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ
اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَه مُسْلِمُوْنَ﴾(٢١)﴿رَبَّنَآ
اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾(٢٢)آمَنَّابِاللهِ وَمَلَائِكَتِه وَكُتُبِه وَرُسُلِه وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَبِالْقَدْرِ كُلِّه خَيْرِه وَشَرِّه حُلْوِه وَمُرِّه ، رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِالْقُرْآنِ اِمَامًا وَبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
نَبِيًّا وَرَسُوْلًا رَبَّنَا آمَنَّا بِكَ وَبِاَسْمَآئِكَ وَصِفَاتِكَ وَبِمَا اَنْتَ بِه مَوْصُوْفٌ فِىْ عُلُوِّ ذَاتِكَ كَمَا يَنْبَغِىْ بِجَلَالِ
وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِمَا اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ فِىْ عَظِيْمِ رُبُوْبِيَّتِكَ وَكَمَا هُوَ اللَّائِقُ فِىْ كَمَالِ اُلُوْهِيَّتِكَ، آمَنَّا بِكَ
وَبِرُسُلِكَ وَمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ ﷺ وَبِمَا جَآءَ بِه مِنْ عِنْدِكَ عَلٰى مُرَادِكَ وَمُرَادِ رَسُوْلِكَ
وَكَمَا تُحِبُّ ذَالِكَ وَتَرْضٰى وَعَلٰى مَاهُوَ اللَّائِقُ فِىْ عِلْمِكَ يَاعَالِمَ السِّرِّ وَاَخْفٰى ،يَاقَيُّوْمَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
عَاجِزِيْنَ قَاصِرِيْنَ بُرَآءَ اِلَيْكَ مِنَ الزَّيْغِ وَالزَّلَلِ، مُطِيْعِيْنَ لِمَا اَمَرْتَ بِه مِنْ قَوْلٍ وَعَقْدٍ وَعَمَلٍ﴿فَتَعٰلَى اللهُ
الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ﴾(٢٣)﴿سُبْحٰنَه وَ تَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ،بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ اَنّٰى يَكُوْنُ لَه وَلَدٌ وَّ لَمْ تَكُنْ لَّه صَاحِبَةٌ وَ خَلَقَ كُلَّ شَىْءٍ وَ هُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ﴾(٢٤)

اَللّٰهُمَّ فَاَحْيِنَا عَلٰى ذٰلِكَ وَاَمِتْنَا عَلٰى ذٰلِكَ وَابْعَثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ وَاهْدِنَا لِحَقَائِقِ ذٰلِكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ، يَامَنْ
هُوَ الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْئٍ وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْئٍ وَالظَّاهِرُ دُوْنَ كُلِّ شَيْئٍ وَالْبَاطِنُ دُوْنَ كُلِّ شَيْئٍ يَامُنَوِّرَ
الْاَنْوَارِ يَاعَالِمَ الْاَسْرَارِ يَامُدَبِّرَ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَامَالِكُ يَاعَزِيْزُ يَاجَبَّارُ يَاقَهَّارُ يَارَحِيْمُ يَاوَدُوْدُ يَاغَفَّارُ يَاعَلِيْمُ
يَاعَلَّامَ الْغُيُوْبِ يَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ يَاسَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَاغَفَّارَ الذُّنُوْبِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ وَآتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الشَّفِيْعَ الْمُرْتَضٰى الرَّسُوْلَ الْمُجْتَبٰى .



www.waseemziyai.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ كَمَاصَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِى الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. يَارَبَّ الْعَالَمِينَ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَانَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً كَثِيراً. اَللّٰهُمَّ إِنِّى اَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَبِصِفَاتِكَ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَاتِ وَبِكُتُبِكَ الْمُنَزَّلَةِ وَبِكِتَابِكَ الْعَزِيزِ وَبِمُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ ﷺ. ﴿يَارَبَّ الْاَرْبَابِ يَامُنَزِّلَ الْكِتَابِ يَاسَرِيعَ الْحِسَابِ يَامَنْ إِذَادُعِىَ اَجَابَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ(ثلاثا)﴾ ﴿يَاقَرِيبُ يَامُجِيبُ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (ثلاثا)﴾ ﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾(۲۵) اللّٰهُمَّ إِنِّى اَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ جُهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ، اللّٰهُمَّ إِنَّانَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَآجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ. اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ سَيِّدِنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم؛ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ سَيِّدِنَا نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ -صلى الله عليه وسلم -وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ﴿اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّى لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِى وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِى فَاغْفِرْ لِى فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، (ثلاثا)﴾ للّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مَحَبَّةَ الْخَوْفِ وَغَلَبَةَ الشَّوْقِ وَثَبَاتَ الْعِلْمِ وَدَوَامَ الْفِكْرِ وَنَسْئَالُكَ سِرَّالْاَسْرَارِالْمَانِعِ مِنَ الْاِعْصَارِالنَّافِعِ مِنَ الْاَصْرَارِ، حَتّٰى لَايَكُوْنَ لَنَامَعَ الذَّنْبِ اَوِ الْعَيْبِ قَرَارٌ وَثَبِّتْنَالِلْعَمَلِ الصَّالِحِ بِهٰذِهِ الْكَلِمَاتِ الَّتِىْ بَسَّطْهَالَنَاعَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِكَ وَابْتَلَيْتَ بِهِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلِكَ ﴿فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِينَ﴾(۲۶) فَاجْعَلْنَامِنَ الْمُحْسِنِيْنَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَمَنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَنُوْحٍ وَاَسْأَلُكَ بِنَاسَبِيْلَ الْاَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ ﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾(۲۷) حَسْبِىَ اللّٰهُ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾(۲۸) يَاعَلِىُّ يَاعَظِيْمُ يَاحَلِيْمُ يَاسَمِيْعُ يَابَصِيْرُ يَامُرِيْدُيَاقَدِيْرُ، يَاحَىُّ يَاقَيُّوْمُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ. يَاهُوَ يَامَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. يَااَوَّلُ يَاآخِرُ يَاظَاهِرُ يَابَاطِنُ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنَابِنُوْرِكَ اِلَيْكَ، وَاَقِمْنَابِصِدْقِ الْعُبُوْدِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ وَاجْعَلْ اَلْسِنَتَنَارَطْبَةً بِذِكْرِكَ وَاَنْفُسَنَامُطِيْعَةً لِاَمْرِكَ، وَقُلُوْبَنَا مَمْلُوْئَةً بِمَعْرِفَتِكَ وَاَرْوَاحَنَامُكَرَّمَةً بِمُشَاهَدَتِكَ، وَاَسْرَارَنَامُنَعَّمَةً بِقُرْبِكَ وَارْزُقْنَازُهْداً فِىْ دُنْيَانَاوَمَزِيْداً لَدَيْكَ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، يَامَنْ لَايَسْكُنُ قَلْبُ اِلَّابِقُرْبِهٖ وَاَنْوَارِهٖ، وَلَايَحْيىٰ عَبْدُ اِلَّابِلُطْفِهٖ وَاَبْرَارِهٖ، وَلَايَبْقىٰ وُجُوْدُ اِلَّابِاَمْدَادِهٖ وَاِظْهَارِهٖ. يَامَنْ اَنَسَ عِبَادَهُ الْاَبْرَارَ وَاَوْلِيَائَهُ الْمُقَرَّبِيْنَ بِمُنَاجَاتِهٖ وَاَسْرَارِهٖ. يَا مَنْ أَمَاتَ وَأَحْيَا، وَأَقْصٰى وَأَدْنٰى، وَأَسْعَدَ وَأَشْقٰى وَأَضَلَّ وَهَدٰى، وَأَفْقَرَ وَأَغْنٰى، وَأَبْلٰى وَعَافٰى، وَقَدَّرَ و؟قَضٰى، كُلُّ بِعَظِيْمِ

www.waseemziyai.com

تَدْبِيرِه وَسَالَفَ اَقْدَارِه وَسَابِقِ اَقْدَارِه ، رَبِّ اَیُّ بَابٍ يُقْصَدُ غيرُ بَابِکَ؟ وَاَیُّ جَنَابٍ يُتَوَجَّهُ إليه غَيْرَ جَنابِکَ؟ وَاَنْتَ العَلِیُّ العَظِيْمُ الذِیْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ لَنَا إِلَّا بِکَ. رَبِّ إِلى مَنْ اَقْصَدُ وَاَنْتَ المَقْصُوْدُ؟ وَإِلیٰ مَنْ اَتَوَجَّهُ وَاَنْتَ الحَیُّ المَوْجُوْدُ؟ وَمَنْ ذَا الذِیْ يُعْطِیْ وَاَنْتَ صَاحِبُ الجُوْدِ؛ وَمَنْ ذَا الذِیْ يُسْأَلُ وَاَنْتَ الرَّبُّ المَعْبُوْدُ. يَامَنْ لَا مَلْجَأَ مَنْهُ إِلَّا إِلَيْه، يَا مَنْ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْه. رَبِّ إِلیٰ مَنْ اَقْصَدُ وَاَنْتَ المَقْصُوْدُ وَإِلیٰ مَنْ اَتَوَجَّهُ وَاَنْتَ الْحَقُّ المَعْبُوْدُ وَمَنْ ذَالَّذِیْ يُعْطِيْنِیْ وَاَنْتَ صَاحِبُ الْكَرَمِ وَ الْجُوْدِ حَقِيقٌ عَلَیَّ اَنْ لَااَشْكُوْ اِلَّااِلَيْکَ وَلَازِمٌ عَلَیَّ اَنْ لااَتَوَكَّلَ اِلَّاعَلَيْکَ يَامَنْ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ يَامَنْ اِلَيْهِ يَلْجَئاالخَائِفُوْنَ . يَامَنْ بِكَرَمِه وَجَمِيْلِ عَوَائِدِه يَتَعَلَّقُ الرَّاجُوْنَ يَامَنْ بِسُلْطَانِ قَهْرِه وَعَظِيْمِ رَحْمَتِه وَبِرِّه يَسْتَغِيْثُ الْمُضْطَرُّوْنَ. يَامَنْ اَوْسَعَ عَطَائِه وَجَمِيْلَ فَضْلِه وَنَعْمَائِه . تُبْسَطُ الاَيْدِیْ وَيَسْئَالُهُ السَّائِلُوْنَ. رَبِّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَيْکَ ، وَاَمِّنْ خَوْفِیْ اِذَاوَصَلْتُ اِلَيْکَ وَلَاتُخَيِّبْ رِجَائِی اِذَاصِرْتُ بَيْنَ يَدَيْکَ يَاقَرِيْبُ يَامُجِيْبُ يَاسَمِيْعُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّاضَالُّوْنَ فَاهْدِنَا، وَاِنَّافُقَرآءُ فَاغْنِنَاوَاِنَّاضُعَفَاءُ فَقَوِّنَاوَاِنَّامُذْنِبُوْنَ فَاغْفِرْلَنَايَانُوْرُ يَاهَادِیْ يَاغَنِیُّ يَاقَوِیُّ يَاغَفُوْرُ يَارَحِيْمُ. اَللّٰهُمَّ بِرُوْحٍ مِنْکَ اَيِّدْنَاو. مِنْ عِلْمِکَ الْمَكْنُوْنِ عَلِّمْنَا. وَعَلیٰ دِيْنِکَ الَّذِیْ ارْتَضِيْتَهُ ثَبِّتْنَا، وَاجْعَلْنَامِمَنْ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْکَ الْحُسْنیٰ وَزِيَادَةٌ.

اَللّٰهُمَّ اِنَّانَسْئَلُکَ فِیْ الدُّنْيَا طَاعَتَکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ مَعْصِيَّتِکَ وَ فِیْ الآخِرَةِ جَنَّتَکَ وَرُئُويَتَکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ. اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَافِیْ الدُّنْيَا مُوْمِنِيْنَ طَائِعِيْنَ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ تَائِبِيْنَ ، وَاجْعَلْنَا يَوْمَ الْفَزَعِ الاَكْبَرِ آمِنِيْنَ وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَاعَلیٰ الصِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَاَدْخِلْنَا بِرَحْمَتِکَ وَكَرَمِکَ فِیْ جَنَّاتِ النَعِيْمِ، وَنَجِّنَابِعَفْوِکَ وَحِلْمِکَ مِنَ الْعَذَابِ الاَلِيْمِ. يَارَبُّ يَارَحِيْمُ يَاحَلِيْمُ يَاكَرِيْمُ. اَللّٰهُمَّ اِنَّااَصْبَحْنَالَانَمْلِکُ لِاَنْفُسِنَادَفْعاً وَلَاضَرّاً، فُقَرَاءُ لَاشَيَ لَنَاضُعَفَاءُ لَاقُوَّةَ لَنَا، وَاَصْبَحَ الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدِکَ وَاَمْرُ كُلِّ شَيْیٍ رَاجِعُ اِلَيْکَ ، اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَالِمَااَمَرْتَنَاوَاَعِنَّاعَلیٰ مَابِه كَلَّفْتَنَاوَاَغْنِنَاعَلیٰ كُلِّ شَيْیٍ بِفَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ وَجُوْدِکَ وَكَرَمِکَ وَاَجْبِرْ كَسْرَنَاوَمَافَاتَ مِنَّابِعِنَايَتِکَ وَكَرَمِکَ وَاَيِّدْنَابِالتَوَجُّهِ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ يَامَالِکُ يَاقَدِيْرُ يَاسَمِيْعُ يَابَصِيْرُ .

اَللّٰهُمَّ مَاقَصَرَ عَنْهُ رَائِيْنَاوَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتُنَامِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ اَحَداً مِنْ خَلْقِکَ اَوْ خَيْرٌ اَنْتَ مُعْطِيْهِ اَحَداً مِنْ عِبَادِکَ فَاِنَّانَرْغَبُ اِلَيْکَ فِيْه وَنَسْئَالُکَ بِرَحْمَتِکَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْكُوْاِلَيْکَ ضُعْفَ قُوَّتِیْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِیْ وَهَوَانِیْ عَلیٰ النَّاسِ المَخْلُوْقِيْنَ. اَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ،اَنْتَ رَبِّیْ اِلیٰ مِنْ تَكِلُنِیْ اِلیٰ صِدِيْقٍ يَتَجَهَّمُنِیْ اَمْ اِلیٰ عَدُوٍ مَلَّكْتَهُ اَمْرِیْ. اِنْ لَمْ يَكُنْ لَکَ عَلَیَّ غَضَبٌ فَلَااُبَالِیْ ، وَلٰكِنْ عَافِيَّتُکَ هِیَ اَوْسَعُ لِیْ. اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِکَ الَّذِیْ اَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَن يحلّ عَلَیَّ غَضَبُکَ اَوْ يَنزِلَ بِی سَخَطُکَ لَکَ الْحَمْدُ حَتّٰی تَرْضیٰ ،وَلَکَ الشُّكْرُ عَلیٰ رِضَاکَ ، وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّابِاللهِ العَلِیِّ العَظِيْمِ. رَبِّ اِنِّیْ اَشْكُوْاِلَيْکَ تَلَوُّنَ اَحْوَالِیْ وَتَوَقُّفَ سُئوَالِیْ يَامَنْ تَعَلَّقَتْ بِلَطِيْفِ كَرَمِه وَجَمِيْلِ عَوَائِدِه آمَالِیْ . يَامَنْ لَايَخْفیٰ عَلَيه خَفِیَّ حَالِیْ، يَامَنْ يَعْلَمُ عَاقِبَةَ اَمْرِیْ وَمَآلِیْ

www.waseemziyai.com

.رَبِّ اِنَّ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ وَاُمُورِیْ كُلُّهَا رَاجِعَةٌ اِلَيْكَ وَاَحْوَالِي لَاتَخْفیٰ عَلَيْكَ ، وَهُمُومِیْ وَاَحْزَانِیْ مَعْلُومَةٌ لَدَيْكَ ، قَدْ حَلَّ مُصَابِیْ وَعَظُمَ اِكْتِئَابِیْ وَانْصَرَمَ شَبَابِیْ ، وَتَكَدَّرَ عَلَیَّ صَفْوُ شَرَابِیْ وَتَجَمَّعَتْ عَلَیَّ هُمُومِیْ وَاَوْصَابِیْ وَتَاخَّرَ عَلَیَّ تَعْجِيلَ مَطْلَبِیْ وَتَنْجِزَ مَتَابِیْ . يَامَنْ اِلَيْهِ مَرْجَعِي وَمَآبِیْ، يَامَنْ يَسْمَعُ هَوَاجِسَ سَرِيْرَتِیْ وَعَلَانِيَةَ خِطَابِیْ يَامَنْ يَعْلَمُ مَاعَنهُ اَلَمْ ،وَحَقِيْقَةَ مَابِیْ .اِلٰهِی قَدْعَجِزَتْ قُدْرَتِیْ وَقَلَّتْ حِيْلَتِیْ وَضَعُفَتْ قُوَّتِیْ وَسَاءَ تْ حَالَتِیْ وَبَعُدَتْ اُمْنِيَّتِیْ ، وَتَاهَتْ فِكْرَتِیْ وَاشْتَكَلَتْ قَضِيَّتِیْ وَعَظُمَتْ حَسْرَتِیْ وَتَصَاعَدَتْ زُفْرَتِیْ وَفَضَحَ مَكْنُوْنَ سِرِّیْ بِانْسِلَالِ دَمْعَتِیْ وَاَنْتَ مَلْجَائِیْ وَوَسِيْلَتِیْ وَاِلَيْكَ اَرْفَعُ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ وَشِكَايَتِیْ وَاَرْجُوكَ لِدَفْعِ مَلَمَّتِیْ .يَامَنْ يَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ . اِلٰهِی بَابُكَ مَفْتُوحٌ لِلسَّائِلِ وَفَضْلُكَ مَبْذُوْلٌ لِلنَّائِلِ وَاِلَيْكَ مُنْتَهیٰ الشِكْوٰی وَغَايَةُ الْمَسَائِلِ . اِلٰهِی دَمْعِیَ السَّائِلُ وَجِسْمِیَ النَّاحِلُ وَحَالِیَ الْحَائِلُ وَسَنَدِیَ الْمَائِلُ، يَامَنْ اِلَيْهِ تُرْفَعُ الشِكْوٰی ، يَامَنْ يَعْلَمُ السِّرَّ وَالنَجْوٰی يَامَنْ يَسْمَعُ وَيَرٰی ،يَامَنْ هُوَ بِالْمَنْظَرِ الاَعْلیٰ ، يَارَبَّ الاَرْضِ وَالسَّمَا،يَامَنْ لَهُ الاَسْمَاءُ الْحُسْنیٰ، يَاصَاحِبَ الدَّوَامِ وَالبَقَاءِ، رَبِّیْ عَبْدُكَ قَدْضَاقَتْ بِهِ الاِسْبَابُ وَغُلِّقَتْ دُوْنَهُ الاَبْوَابُ وَتَعَذَّرَ عَلَيْهِ سُلُوْكُ طَرِيقِ الصَّوَابِ وَزَادَ بِهِ الغَمُّ وَالهَمُّ وَالاِكْتِئَابُ،وَتَقَضیٰ عُمْرُهُ وَلَمْ يُفْتَحْ اِلیٰ فَسِيْحِ تِلْكَ الحَضْرَةِ وَمَنَاهِلِ الصَّفَاوالرَّاحَاتِ بَابٌ اِنْصَرَمَتْ اَيَّامُهُ وَالنَفْسُ رَاتِعَةٌ فِیْ مَيَادِيْنِ الغَفْلَةِ وَدَنِیِّ الاِكْتِسَابُ وَاَنْتَ الْمَرْجُوُّ لِكَشْفِ ضَرِّ هٰذَاالْمَصَائِبِ ، يَامَنْ اِذَادُعِیَ اَجَابَ ، يَاسَرِيْعَ الحِسَابِ ، يَارَبَّ الاَرْبَابِ يَاعَظِيْمَ الجَنَابِ رَبِّ لَاتَحْجُبْ دَعْوَتِیْ وَلَاتَرُدَّ مَسْئَلَتِیْ وَلَاتَدَعْنِیْ بِحَسْرَتِیْ وَلَاتَكِلْنِیْ اِلیٰ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَارْحَمْ عِجْزِیْ وَفَاقَتِیْ فَقَدْضَاقَ صَدْرِیْ وَتَاهَ فِكْرِیْ وَتَحَيَّرْتُ فِیْ اَمْرِیْ ، و. اَنْتَ العَالِمُ سِرِّیْ وَجَهْرِیْ، الْمَالِكُ لِنَفْعِیْ وَضَرِّیْ اَلْقَادِرُ عَلیٰ تَفْرِيْجِ كُرْبِیْ وَتَيَسُّرَ عُسْرِیْ .

رَبِّ ارْحَمْ مَنْ عَظُمَ مَرَضُهُ وَعَزَّ شِفَاؤهُ وَكَثُرَ دَاؤهُ وَقَلَّ دَوَاؤهُ وَقَلَّتْ حِيْلَتُهُ وَقَوىٰ بَلَاؤهُ وَاَنْتَ مَلْجَاهُ وَرَجَاءُ هُ وَغَوْثُهُ وَشِفَاؤهُ.اللّٰهُمَّ يَا مَنْ عَمَّ الْعِبَادِ فَضْلُهُ وَنَعْمَاؤهُ وَوَسِعَ الْبَرِيَّةَ جُوْدُهُ وَنَعْمَائه ، هَااَنَاعَبْدُكَ مُحْتَاجٌ اِلیٰ مَاعِنْدَكَ مُقِيْمٌ مُنْتَظِرٌ جُوْدُكَ وَرِفْدُكَ. **مُذْنِبٌ يَسْئَالُ مِنْكَ الْغُفْرَانَ .**

خَائِفٌ يَطْلُبُ مِنْكَ الصَفْحَ وَالعَفْوَ وَالاَرْمَانَ. مُسِيْئٌ عَاصٍ فَعَسیٰ تَوْبَةٌ تَمْحُوْ اَنْوَارُهَاظُلَمَ الاِسَائَةِ وَالعِصْيَانِ .سَائِلٌ بَاسِطٌ يَدِ الْفَاقَةِ الْكُلِيَّهِ يَرْتَجِیْ مِنْكَ الجُوْدَ وَالاِحْسَانَ .مَسْجُونٌ مُقَيَّدٌ فَعَسیٰ يُفَكُّ قَيْدَهُ وَيُطْلَقُ مِنْ سِجْنِ حِجَابِهِ اِلیٰ فَسِيْحِ حَضَرَاتِ الشُهُوْدِ وَالعَيَانِ. جَائِعٌ عَارٌ فَعَسیيُطْعِمِنْ ثَمَرَةِ القُرْبِ وَيُكْتَسیٰ مِنْ حُلَلِ الْاِيْمَانِ. ظَمْآنٌ وَاَیُّ ظَمْآنٍ يَتَاجَّجُ فِیْ اَحْشَائِهِ لَهِيْبُ النِيْرَانِ فَعَسیٰ تُبَرِّدُ مِنْهُ نِيْرَانَ الْكَرْبِ وَيُسْقیٰ مِنْ شَرابِ الحُبِّ ، وَيَكْرَعُ مِنْ كَاسَاتِ الْقُرْبِ وَيَذْهَبُ عَنْهُ البُؤسُ وَالاَلَمُ وَالاَحْزَانُ وَيَنْعَمُ مِنْ بَعْدِ بُئُوْسِهِ وَاَلِمِهِ وَيُشْفیٰ مِنْ مَرَضِهِ وَسُقْمِهِ حَتّیٰ يَزُوْلَ مَابِهِ . كَانَ مَاكَانَ هَااَنَاعَبْدٌ نَاءٍ غَرِيْبٌ مُصَابٌ قَدْبَعُدَ مِنَ الاَهْلِ وَالاَوْطَانِ، فَعَسیٰ اَنْ يَزُوْلَ عَنْهُ هٰذَاالتَعَبُ وَالشَقَاءُ ،وَيَغْدُوْ لَهُ القُرْبُ وَاللِقَآءُ، وَيَتَراءىٰ لَهُ السِلْمُ وَالنَّدَاء وَيَلُوْحُ الاَنْسُ وَالبَانُ،وَيَنَالُهُ اللُّطْفُ وَالاِحْسَانُ ، وَتُحَلُّ عَلَيْهِ الرَحْمَةُ وَالرِضْوَانُ

www.waseemziyai.com

يَاعَظِيْمُ ،يَامَنَّانُ ، يَاكَرِيْمُ ، يَارَحْمٰنُ ، يَاصَاحِبَ الجُودِوَالامْتِنَانِ وَالرَّحْمَةِ وَالغُفْرَانِ .اللّٰهُمَّ يَارَبِّ ارْحَمْ عَبْدً ضَاقَتْ عَلَيْهِ الأَكْوَانُ وَلَمْ تُونِسْهُ الثَّقْلانُ .

(۱)(سورۃ الفاتحۃ کاملۃ)(۲)(سورۃ البقریۃ: رقم الآیۃ: ۱الی ۵)(۳)(سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ: ۱۶۳)(۴)سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ: ۲۵۶،۲۵۷)(۵)سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ: ۲۸۴تا۲۸۶)(۶) سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ: ۱۸تا۲۰)(۷)سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ: ۲۶،۲۷)(۸) سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ: ۱۹۰تا۱۹۴)(۹) سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ: ۵۴،۵۵،۵۶)(۱۰) سورۃ الاسراء: رقم الآیۃ: ۱۱۰،۱۱۱)(۱۱) سورۃ الصافات: رقم الآیۃ: ۱تا۱۱)(۱۲)سورۃ الرحمٰن: رقم الآیۃ: ۳۳)(۱۳) سورۃ الحشر: رقم الآیۃ: ۲۱،۲۲،۲۳،۲۴)(۱۴) سورۃ الجن: رقم الآیۃ: ۳،۴)(۱۵) سورۃ الاعراف: رقم الآیۃ: ۱۸۰)(۱۶) سورۃ الاخلاص کامل)(۱۷) سورۃ الروم: رقم الآیۃ: ۲۷)(۱۸) سورۃ الشوری: رقم الآیۃ: ۱۱)(۱۹) سورۃ الانعام: رقم الآیۃ: ۱۰۳)(۲۰) سورۃ الحدید: رقم الآیۃ: ۳)(۲۱) سورۃ البقرۃ: رقم الآیۃ: ۱۳۶)(۲۲) سورۃ آل عمران: رقم الآیۃ: ۵۳)(۲۳) سورۃ المومنون: رقم الآیۃ: ۱۱۶)(۲۴) سورۃ الانعام: رقم الآیۃ: ۱۰۰،۱۰۱)(۲۵) سورۃ البقرۃ: ۲۰۱)(۲۶) سورۃ البقرۃ: ۱۲۴)(۲۷) سورۃ آل عمران: ۱۶۰)(۲۸) سورۃ الانبیاء: رقم الآیۃ: ۸۷)

### یا اللہ! ہمیں مذہب اہل سنت پر موت عطا فرما

اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ بِجَاهِ نَبِيِّكَ المُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ المُرْتَضٰى ،طَهِّرْ قُلُوْبَنَامِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ،وَاَمِتْنَا عَلَى السُّنَّةِ وَالجَمَاعَةِ وَالشَّوْقِ اِلٰى لِقَائِكَ يَاذَاالجَلالِ وَالاِكْرَامِ.

ترجمہ

اے اللہ! اے میرے رب! تجھے تیرے پسندیدہ نبی اور چنے ہوئے رسول ﷺ کا واسطہ ہمارے دلوں کو ہر ایسے وصف سے پاک فرما جو تیرے مشاہدہ سے دور رکھیں اور تیری محبت سے غافل کر دیں، اور ہمیں مذہب مہذب اہل سنت و جماعت پر موت عطا فرما، اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمایا، اے عزت وجلال والے۔

(الاوراد القادریۃ لسیدی الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی: ۳۴)

## حزب النور وقضاء الحوائج للإمام الجیلانی

حل مشکلات کے لئے وظیفہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِوصَلَى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ، بِسْمِ اللهِ النُّورِ، الحَمْدُ الَّذِى هُوَ مُدَبِّرُ الْأُمُورِ، وَالحَمْدُ لله الَّذِى هُوَ خَالِقُ النُّورِ، وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى جَبَلِ الطُّورِ، فِى كِتَابٍ مسطورٍ، وَعَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ مَشْكُورٌ، الحَمْدُ لله الَّذِى أَنْزَلَ الكِتَابَ، الحَمْدُ لله الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ، ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ .كهيعص حم عسق إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اللهَ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يُرْزَقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ القَوِيُّ العَزِيزَ .يَا كَافِ كُلَّ شَيْءٍ اِكْفِنِى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْرِفْ عَنِّى كُلَّ شَيْءٍ فَإِنَّكَ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، سُبْحَانَ اللهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَالحَمْدُ للهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ



www.waseemziyai.com

وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ .بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللهِ خَيْرُ الأَسْمَاءِ إِلٰهُ الأَرْضِ وَالسَّمَاءِ، بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا يُضِرُّ مَعَ اِسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ، بِسْمِ اللهِ أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ وَعَلَى اللهِ تَوَكَّلْتُ .اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ العَظِيمِ الأَعْظَمِ، وَبِوَجْهِكَ الكَرِيمِ الأَكْرَمِ، وَأَسْأَلُكَ بِفَضْلِكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ يَا عَالِمَ السِّرِّ وَأَخْفَى يَا غَافِرَ الخطيئاتِ يَا قَابِلَ التوباتِ يَا مُقِيلَ العَثَرَاتِ يَا مُضَاعِفَ الحَسَنَاتِ يَا مُتَجَاوِزًا عَنِ السَّيِّئَاتِ يَا مفرِّجَ الكرباتِ يَا قَابِلَ الصَّدَقَاتِ يَا دَافِعَ البليات يَا وَاسِعَ العطياتِ يَا هَادِياً عَنِ الضلالة يَا فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ يَا مُنْزِلَ الآيَاتِ، مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ، يَا سَاتِرَ القَبِيحَاتِ، يَا قَاضِيَ الحَاجَاتِ يَا دَافِعَ البلياتِ .يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ انْقَطَعَ الرَّجَاءُ إِلَّا مِنْكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَصِلِيَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ خَلْقِكَ وَمُظْهِرِ حَقِّكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً كَثِيراً وَحَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الوَكِيلُ نِعْمَ المَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ، وَلا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ العَلِيِّ العَظِيمِ .اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هَذَا السِّرِّ المَكْنُونِ المَخْزُونِ الَّذِي هُوَ بَيْنَ الكَافِ والنونِ، أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَغَمٍّ فَرَجاً، وَمِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجاً، وَأَنْ تَجْمَعَ لِي بَيْنَ خَيْرَيِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَأَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِي الَّتِي أَنْتَ تَعْلَمُهَا فِي وَقْتِي هَذَا، مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

نقلاً عن كتابالكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية

## دُعَاءِ خَتْمِ القُرآنِ لِلشَّيْخِ لِلإمَامِ الجِيْلَانِى

صَدَقَ اللّٰهُ العَظِيمُ الَّذِي خَلَقَ الخَلْقَ فَابْتَدَعَهُ، وَسَنَّ الدِّينَ وَشَرَّعَهُ، وَنَوَّرَ النُّورَ وَشَعْشَعَهُ، وَقَدَّرَ الرِّزْقَ وَوَسَّعَهُ، وَضَرَّ خَلْقَهُ وَنَفَعَهُ، وَأَجْرَى المَاءَ وَأَنْبَعَهُ، وَجَعَلَ السَّمَاءَ سَقْفاً مَحْفُوظاً مَرْفُوعاً رَفَعَهُ، والأَرْضَ بِسَاطاً وَضَعَهُ، وَسَيَّرَ القَمَرَ فَأَطْلَعَهُ، سُبْحَانَهُ مَا أَعْلَى مَكَانَهُ وَأَرْفَعَهُ، وَأَعَزَّ سُلْطَانَهُ وَأَبْدَعَهُ، لا رَادَّ لِمَا صَنَعَهُ، وَلا مُغَيِّرَ لِمَا اخْتَرَعَهُ، وَلا مُذِلَّ لِمَنْ رَفَعَهُ، وَلا مُعِزَّ لِمَنْ وَضَعَهُ، وَلا مُفَرِّقَ لِمَا جَمَعَهُ، وَلا شَرِيكَ لَهُ، وَلا إِلَهَ مَعَهُ .صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِي دَبَّرَ الدُّهُورَ، وَقَدَّرَ المَقْدُورَ، وَصَرَّفَ الأُمُورَ، وَعَلِمَ هَوَاجِسَ الصُّدُورِ، وَتَعَاقُبَ الدَّيْجُورِ، وَسَهَّلَ المَعْسُورَ، وَيَسَّرَ المَيْسُورَ، وَسَخَّرَ البَحْرَ المَسْجُورَ، وَأَنْزَلَ الفُرْقَانَ وَالنُّورَ، وَالتَّوْرَاةَ والإِنْجِيلَ وَالزَّبُورَ، وَأَقْسَمَ بِالفُرْقَانِ وَالطُّورِ، وَالكِتَابِ المَسْطُورِ فِي الرَّقِّ المَنْشُورِ، وَالبَيْتِ المَعْمُورِ، وَالبَعْثِ وَالنُّشُورِ، وَجَاعِلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ، وَالوِلْدَانَ وَالحُورَ، وَالجِنَانَ وَالقُصُورَ، إِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَشَاءُ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي القُبُورِ .صَدَقَ اللّٰهُ العَظِيمُ، الَّذِي عَزَّ فَارْتَفَعَ، وَعَلا فَامْتَنَعَ، وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهِ وَخَضَعَ، وَسَمَّكَ السَّمَاءَ وَرَفَعَ، وَفَرَشَ الأَرْضَ وَأَوْسَعَ، وَفَجَّرَ الأَنْهَارَ فَأَنْبَعَ، وَمَرَجَ البِحَارَ فَأَتْرَعَ، وَسَخَّرَ النُّجُومَ فَأَطْلَعَ، وَنَوَّرَ النُّورَ فَلَمَعَ، وَأَنْزَلَ الغَيْثَ فَهَمَعَ، وَكَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ فَأَسْمَعَ، وَتَجَلَّى لِلْجَبَلِ فَتَقَطَّعَ، وَوَهَبَ وَنَزَعَ، وَضَرَّ وَنَفَعَ، وَأَعْطَى وَمَنَعَ، وَسَنَّ وَشَرَعَ، وَفَرَّقَ وَجَمَعَ، وَأَنْشَأَكُمْ



www.waseemziyai.com

مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌ .صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ، التَّوَّابُ الْغَفُورُ الْوَهَّابُ، الَّذِى خَضَعَتْ لِعَظَمَتِهِ الرِّقَابُ، وَذَلَّتْ لِجَبَرُوتِهِ الصِّعَابُ، وَلَانَتْ لَهُ الشِّدَادُ الصِّلَابُ، وَاسْتَدَلَّتْ بِصَنْعَتِهِ الْأَلْبَابُ، وَيُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ الرَّعْدُ وَالسَّحَابُ، وَالْبَرْقُ وَالسَّرابُ، وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُ، رَبُّ الْأَرْبَابِ، وَمُسَبِّبُ الْأَسْبَابِ، وَمُنْزِلُ الْكِتَابِ، وَخَالِقُ خَلْقِهِ مِنَ التُّرَابِ، غَافِرُ الذَّنْبِ، وَقَابِلُ التَّوْبِ، شَدِيدُ الْعِقَابِ، لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ .صَدَقَ اللّٰهُ الَّذِى لَمْ يَزَلْ جَلِيلًا دَلِيلًا، صَدَقَ مَنْ حَسْبِىَ بِهِ كَفِيلًا، صَدَقَ مَنِ اتَّخَذْتُهُ وَكِيلًا، صَدَقَ اللّٰهُ الْهَادِى إِلَيْهِ سَبِيلًا، صَدَقَ اللّٰهُ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيلًا، صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَنْبَاؤُهُ، وَصَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَنْبِيَاؤُهُ، صَدَقَ اللّٰهُ وَجَلَّتْ آلَاؤُهُ، صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَتْ أَرْضُهُ وَسَمَاؤُهُ، صَدَقَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَدِيمُ الْمَاجِدُ الْكَرِيمُ الشَّاهِدُ الْعَلِيمُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ الشَّكُورُ الْحَلِيمُ، قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ، صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ الَّذِى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، الْحَىُّ الْعَلِيمُ، الْحَىُّ الْكَرِيمُ، الْحَىُّ الْبَاقِى، الْحَىُّ الَّذِى لَا يَمُوتُ أَبَداً، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْأَسْمَاءِ الْعِظَامِ، وَالْمِنَنِ الْجِسَامِ، وَبَلَّغَتِ الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ .وَنَحْنُ عَلَى مَا قَالَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَسَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مِنَ الشَّاهِدِينَ، وَمَا أَوْجَبَ وَأَلْزَمَ غَيْرَ جَاحِدِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَصَلَوَاتُهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى أَبَوَيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ سَيِّدِنَا آدَمَ وَالْخَلِيلِ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّاهِرِيْنَ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ الْمُنْتَخَبِيْنَ، وَعَلَى أَزْوَاجِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَلَى التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، عَلَيْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .صَدَقَ اللّٰهُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، وَالْعَظَمَةِ وَالسُّلْطَانِ، جَبَّارٌ لَا يُرَامُ، عَزِيزٌ لَا يُضَامُ، قَيُّومٌ لَا يَنَامُ، لَهُ الْأَفْعَالُ الْكِرَامُ، وَالْمَوَاهِبُ الْعِظَامُ، وَالْأَيَادِى الْجِسَامُ، وَالْإِفْضَالُ وَالْإِنْعَامُ، وَالْكَمَالُ وَالتَّمَامُ، تُسَبِّحُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ الْكِرَامُ، وَالْبَهَائِمُ وَالْهَوَامُّ، وَالرِّيَاحُ وَالْغَمَامُ، وَالضِّيَاءُ وَالظَّلَامُ، وَهُوَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ وَنَحْنُ عَلَى مَا قَالَ اللّٰهُ رَبُّنَا جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُهُ، وَجَلَّتْ آلَاؤُهُ، وَشَهِدَتْ أَرْضُهُ وَسَمَاؤُهُ، وَنَطَقَتْ بِهِ رُسُلُهُ وَأَنْبِيَاؤُهُ شَاهِدُونَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِماً بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ .وَنَحْنُ بِمَا شَهِدَ اللّٰهُ رَبُّنَا وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ لَمِنَ الشَّاهِدِينَ، شَهَادَةٌ شَهِدَ بِهَا الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ، وَدَانَ بِهَا الْمُؤْمِنَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ، وَأَخْلَصَ بِالشَّهَادَةِ لِذِى الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، يَرْفَعُهَا بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيدِ، يُعْطَى قَائِلُهَا الْخُلُودَ فِى جَنَّةٍ ذَاتِ سِدْرٍ مَخْضُودٍ وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ يُرَافِقُ فِيهَا النَّبِيِّينَ الشُّهُودَ، وَالرُّكَّعَ السُّجُودَ، وَالْبَاذِلِيْنَ فِى طَاعَتِهِ غَايَةَ الْمَجْهُودِ .اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا بِهٰذَا التَّصْدِيقِ صَادِقِيْنَ، وَبِهٰذَا الصِّدْقِ شَاهِدِيْنَ، وَبِهٰذِهِ الشَّهَادَةِ مُؤْمِنِيْنَ، وَبِهٰذَا الْإِيمَانِ مُوَحِّدِيْنَ، وَبِهٰذَا التَّوْحِيدِ مُخْلِصِيْنَ، وَبِهٰذَا الْإِخْلَاصِ مُوقِنِيْنَ، وَبِهٰذَا الْإِيقَانِ عَارِفِيْنَ، وَبِهٰذِهِ الْمَعْرِفَةِ مُعْتَرِفِيْنَ، وَبِهٰذَا الْاِعْتِرَافِ مُنِيبِيْنَ، وَبِهٰذِهِ الْإِنَابَةِ فَائِزِينَ، وَفِيمَا لَدَيْكَ رَاغِبِينَ، وَلِمَا عِنْدَكَ طَالِبِيْنَ، وَبَاهِ بِنَا الْمَلَائِكَةَ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ، وَاحْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ

www.waseemziyai.com

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ، فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنيا عَنِ الدِّينِ، فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ، وَفِي الآخِرةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ، وَأَوْجِبْ لَنَا الْخُلُودَ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ لِلْحَمْدِ أَهْلٌ، وَأَنْتَ الْحَقِيقُ بِالْمِنَّةِ ثُمَّ الْفَضْلِ، لَكَ الْحَمْدُ عَلَى تَتَابُعِ إِحْسَانِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى تَوَاتُرِ إِنْعَامِكَ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى تَرَادُفِ اِمْتِنَانِكَ، اللَّهُمَّ عَطَّفْتَ عَلَيْنَا قُلُوبَ الآبَاءِ والأُمَّهَاتِ صِغَاراً، وَضَاعَفْتَ عَلَيْنَا نِعَمَكَ كِبَاراً ، وَوَالَيْتَ إِلَيْنَا بِرَّكَ مِدْرَاراً، وَجَهِلْنَا وَمَا عَاجَلْتَنَا مِرَاراً، فَلَكَ الْحَمْدُ .اللَّهُمَّ فإِنَّا نَحْمَدُكَ سِراً وَجِهَاراً، وَنَشْكُرُكَ مَحَبَّةً وَاخْتِيَاراً ، فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ أَلْهَمْتَنَا مِنَ الخطأ اسْتِغْفاراً، وَلَكَ الْحَمْدُ فَارْزُقْنَا جَنَّةً وَاحْجُبْ عَنَّا بِعَفْوِكَ ناراً، وَلَا تُهْلِكْنَا يَوْمَ الْبَعْثِ فَتَجْعَلَنَا بَيْنَ الْمَعَاشِرِ عَاراً، وَلا تَفْضَحْنَا بِسُوءِ أَفْعَالِنَا يَوْمَ لِقَائِكَ، فَتُكْسِبَنَا ذِلَّةً وَانْكِساراً بِرَحْمَتِكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا هَدَيْتَنَا لِلْإِسلامِ وَعَلَّمْتَنَا الْحِكْمَةَ وَالْقُرْآنَ؛ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَلَّمْتَنَا قَبْلَ رَغْبَتِنَا فِي تَعْلِيمِهِ، وَمَنَنْتَ بِهِ عَلَيْنَا قَبْلَ عِلْمِنا بِمَعْرِفَتِهِ، وَخَصَّصْتَنَا بِهِ قَبْلَ مَعْرِفَتِنَا بِفَضْلِهِ .اللَّهُمَّ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ مِنْ فَضْلِكَ لُطْفاً بِنَا وَامْتِنَاناً عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِ حِيلَتِنَا وَلَا قُوَّتِنَا، فَهَبْ لَنَا اَللَّهُمَّ رِعَايَةَ حَقِّهِ، وَحِفْظَ آيَاتِهِ، وَعَمَلاً بِمُحْكَمِهِ، وَإِيمَاناً بِمُتَشَابِهِهِ، وَهُدَىً فِي تَدَبُّرِهِ، وَتَفَكُّراً فِي أَمْثَالِهِ وَمُعْجِزَتِهِ، وَتَبْصِرَةً فِي نُورِهِ وَحُكْمِهِ، لَا تُعَارِضُنَا الشُّكُوكُ فِي تَصْدِيقِهِ، وَلَا يَخْتَلِجُنَا الزَّيْغُ فِي قَصْدِ طَرِيقِهِ .اَللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِالقُرآنِ الْعَظِيمِ، وَبَارِكْ لَنَا فِي الآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ، وَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؛ اَللَّهُمَّ اجْعَلِ القُرْآنَ رَبِيعَ قُلُوبِنَا، وَشِفَاءَ صُدُورِنَا، وَجَلاءَ أَحْزَانِنَا، وَذَهَابَ هُمُومِنَا وغُمُومِنَا، وَسَائِقَنَا وَقَائِدَنَا وَدَلِيلَنَا إِلَيْكَ وَإِلَى جَنَّاتِكَ جَنَّاتِ النَّعِيمِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .اللَّهُمَّ اجْعَلِ القُرآنَ لِقُلُوبِنَا ضِيَاءً، وَلِأَبْصَارِنَا جَلاءً، وَلِأَسْقَامِنَا دَوَاءً، وَلِذُنُوبِنَا مُمَحِّصاً، وَمِنَ النَّارِ مُخَلِّصاً؛ اَللَّهُمَّ اكْسُنَا بِهِ الحُلَلَ، وَأَسْكِنَّا بِهِ الظُّلَلَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا بِهِ النِّعَمَ، وَادْفَعْ بِهِ عَنَّا النِّقَمَ، وَاجْعَلْنَا بِهِ عِنْدَ الْجَزَاءِ مِنَ الفَائِزِينَ، وَعِنْدَ النَّعْمَاءِ مِنَ الشَّاكِرِينَ، وَعِنْدَ البَلاءِ مِنَ الصَّابِرِينَ، وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ، فَشَغَلَتْهُ بِالدُّنْيَا عَنِ الدِّينِ، فَأَصْبَحَ مِنَ الخَاسِرِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .اَللَّهُمَّ لَا تَجْعَلِ القُرْآنَ بِنَا مَاحِلاً، وَلَا الصِّرَاطَ بِنَا زَائِلاً، وَلَا نَبِيَّنَا وَسَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي القِيَامَةِ عَنَّا مُعْرِضاً وَلَا مُوَلِّياً، اجْعَلْهُ يَا رَبَّنَا يَا خَالِقَنَا يَا رَازِقَنَا لَنَا شَافِعاً مُشَفَّعاً، وَأَوْرِدْنَا حَوْضَهُ وَاسْقِنَا بِكَأْسِهِ مَشْرَباً رَوِيّاً سَائِغاً هَنِيّاً لَا نَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَداً، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَاكِثِينَ، وَلَا جَاحِدِينَ وَلَا مَغْضُوباً عَلَيْنَا وَلَا ضَالِّينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .اَللَّهُمَّ انْفَعْنَا بِالقُرْآنِ الَّذِي رَفَعْتَ مَكَانَهُ وَثَبَّتَّ أَرْكَانَهُ، وَأَيَّدْتَ سُلْطَانَهُ وَبَيَّنْتَ بَرَكَاتِهِ، وَجَعَلْتَ اللُّغَةَ العَرَبِيَّةَ الفَصِيحَةَ لِسَانَهُ، وَقُلْتَ يَا عَزَّ مِنْ قَائِلٍ سُبْحَانَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ وَهُوَ أَحْسَنُ كُتُبِكَ نِظَاماً وَأَوْضَحُهَا كَلَاماً وَأَبْيَنُهَا حَلَالاً وَحَرَاماً، مُحْكَمُ البَيَانِ ظَاهِرُ البُرْهَانِ مَحْرُوسٌ مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ، فِيهِ وَعْدٌ وَوَعِيدٌ وَتَخْوِيفٌ وَتَهْدِيدٌ لَا يَأْتِيهِ البَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ اَللَّهُمَّ فَأَوْجِبْ لَنَا بِهِ الشَّرَفَ وَالمَزِيدَ، وَأَلْحِقْنَا بِكُلِّ بَرٍّ

www.waseemziyai.com

سَعِيدٍ، وَاسْتَعْمِلْنَا فِي العَمَلِ الصَّالِحِ الرَّشِيدِ، إِنَّكَ أَنْتَ القَرِيبُ المُجِيبُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.
اَللّٰهُمَّ فَكَمَا جَعَلْتَنَا بِهِ مُصَدِّقِينَ وَلِمَا فِيهِ مُحَقِّقِينَ فَاجْعَلْنَا بِتِلَاوَتِهِ مُنْتَفِعِينَ، وَاِلَى لَذِيذِ خِطَابِهِ مُسْتَمِعِينَ، وَبِمَا فِيهِ مُعْتَبِرِيْنِ، وَلِأَحْكَامِهِ جَامِعِيْنَ، وَلِأَوَامِرِهِ وَنَوَاهِيهِ خَاضِعِينَ، وَعِنْدَ خَتْمِهِ مِنَ الفَائِزِينَ، وَلِثَوَابِهِ حَائِزِينَ، وَلَكَ فِي جَمِيعِ شُهُودِنَا ذَاكِرِينَ، وَإِلَيْكَ فِي جَمِيعِ أُمُورِنَا رَاجِعِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ؛ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ حَفِظُوا لِلْقُرْآنِ حُرْمَتَهُ لَمَّا حَفِظُوهُ، وَعَظَّمُوا مَنْزِلَتَهُ لَمَّا سَمِعُوهُ، وَتَأَدَّبُوا بِآدَابِهِ لَمَّا حَضَرُوهُ، وَالْتَزَمُوا حُكْمَهُ لَمَّا فَارَقُوهُ، وَأَحْسَنُوا جِوَارَهُ لَمَّا جَاوَرُوهُ، وَأَرَادُوا بِتِلَاوَتِهِ وَجْهَكَ الكَرِيمَ وَالدَّارَ الآخِرَةَ، فَوَصَلُوا بِهِ إِلَى المَقَامَاتِ الفَاخِرَةِ، وَاجْعَلْنَا بِهِ مِمَّنْ فِي دَرَجِ الجِنَانِ يَرْتَقِي، وَبِنَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرْضِهِ وَهُوَ رَاضٍ عَنْهُ يَلْتَقِي، فَالمُتَشَفِّعُ بِالقُرْآنِ غَيْرُ شَقِيٍّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا خَتْمَةً مُبَارَكَةً عَلَى مَنْ قَرَأَهَا وَحَضَرَهَا وَسَمِعَهَا وَأَمَّنَ عَلَى دُعَائِهَا، وَأَنْزِلْ اَللّٰهُمَّ مِنْ بَرَكَاتِهَا عَلَى أَهْلِ الدُّورِ فِي دَوْرِهِمْ، وَعَلَى أَهْلِ القُصُورِ فِي قُصُورِهِمْ، وَعَلَى أَهْلِ الثُّغُورِ فِي ثُغُورِهِمْ، وَعَلَى أَهْلِ الحَرَمَيْنِ فِي حَرَمَيْهِمْ مِنَ المُؤْمِنِينَ، اَللّٰهُمَّ وَأَهْلِ القُبُورِ مِنْ أَهْلِ مِلَّتِنَا أَنْزِلْ عَلَيْهِمْ فِي قُبُورِهِمُ الضِّيَاءَ وَالفُسْحَةَ، وَجَازِهِمْ بِالإِحْسَانِ إِحْسَاناً، وَبِالسَّيِّئَاتِ غُفْرَاناً، وَارْحَمْنَا إِذَا صِرْنَا إِلَى مَا صَارُوا إِلَيْهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ يَا سَائِقَ القُوْتِ، وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ، وَيَا كَاسِيَ العِظَامَ بَعْدَ المَوْتِ، صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَلَا تَدَعْ لَنَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ الشَّرِيفَةِ المُبَارَكَةِ ذَنْباً إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمّاً إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا كَرْباً إِلَّا نَفَّسْتَهُ، وَلَا غَمّاً إِلَّا كَشَفْتَهُ، وَلَا سُوءاً إِلَّا صَرَفْتَهُ، وَلَا مَرِيضاً إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مُبْتَلًى إِلَّا عَافَيْتَهُ، وَلَا ذَا إِسَاءَةٍ إِلَّا أَقَلْتَهُ، وَلَا حَقّاً إِلَّا اسْتَخْرَجْتَهُ، وَلَا غَائِباً إِلَّا رَدَدْتَهُ، وَلَا عَاصِياً إِلَّا هَدَيْتَهُ، وَلَا وَلَداً إِلَّا جَبَرْتَهُ، وَلَا مَيِّتاً إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ لَكَ فِيهَا رِضاً وَلَنَا فِيهَا صَلَاحٌ إِلَّا أَعَنْتَنَا عَلَى قَضَائِهَا بِيُسْرٍ مِنْكَ وَعَافِيَةٍ مَعَ المَغْفِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا بِعَفْوِكَ العَظِيمِ، وَسِتْرِكَ الجَمِيلِ، وَإِحْسَانِكَ القَدِيمِ، يَا دَائِمَ المَعْرُوفِ، يَا كَثِيرَ الخَيْرِ، وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَسَنَدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى إِخْوَانِهِ الأَنْبِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَالمَلَائِكَةِ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً، رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّءْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً، وَوَفِّقْنَا لِعَمَلٍ صَالِحٍ يُرْضِيكَ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اسْتَنْقَذْتَنَا بِهِ مِنَ الجَهَالَةِ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَلَّغَ الرِّسَالَةَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ البِلَادِ وَقَمَرِ المِهَادِ وَزَيْنِ الوُرَّادِ وَشَفِيعِ المُذْنِبِينَ يَوْمَ التَّنَادِ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَذُرِّيَّتِهِ وَجَمِيعِ صَحَابَتِهِ، الَّذِينَ قَامُوا بِنُصْرَتِهِ وَجَرَوْا عَلَى سُنَّتِهِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي بِالحَقِّ بَعَثْتَهُ، وَبِالصِّدْقِ نَعَتَّهُ، وَبِالحِلْمِ وَسَمْتَهُ، وَبِأَحْمَدَ سَمَّيْتَهُ، وَفِي القِيَامَةِ فِي أُمَّتِهِ شَفَّعْتَهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا أَزْهَرَتِ النُّجُومُ، وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا تَلَاحَمَتِ الغُيُومُ، وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا

www.waseemziyai.com

مُحَمَّدٍ مَا ذَكَرَهُ الْأَبْرَارُ، وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ، وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية للشيخ مخلف العلى الحذيفى القادرى

# حضرت سیدنا الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

## یہ وظائف روزانہ پڑھا کرتے تھے

## وِرْدُ الصباح و یُسَمّٰی دعاء الابتہال

یہ دعا الابتہال ہے اور اسے صبح کے وقت پڑھا کرتے تھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ، إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ، اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الم، ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ، الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ، وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ، أُولٰئِكَ عَلَى هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ. اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.

شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ، فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ.

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ، ادْعُوا

www.waseemziyai.com

رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ،وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ،وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا. اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيراً، وَالْحَمْدُ للهِ حَمْداً كَثِيراً، وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلاً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِوَالصَّافَّاتِ صَفًّا ،فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا ،فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا ، إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ،رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ،إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ،وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ،لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَى وَيُقْذَفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ،دُحُورًا وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ،إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ،فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّى حِينٍ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ،سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِاللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ، وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ، وَأَتَضَرَّعُ إِلَيْكَ، بِأَسمائِكَ الْحُسْنَى، هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ جَلَّ جَلالُهُ ،الرَّحِيمُ جَلَّ جَلالُه ،الْمَلِكُ جَلَّ جَلالُهُ، الْقُدُّوسُ جَلَّ جَلالُهُ،السَّلام جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُؤْمِنُ جَلَّ جَلالُهُ،الْمُهَيْمِنُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْعَزِيزُ جَلَّ جَلالُه،الْجَبَّارُ جَلَّ جَلالُهُ،الْمُتَكَبِّرُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْخَالِقُ جَلَّ جَلالُهُ،الْبَارِىءُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُصَوِّرُ جَلَّ جَلالُهُ، الْغَفَّارُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْقَهَّارُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْوَهَّابُ جَلَّ جَلالُهُ ،الرَّزَّاقُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْفَتَّاحُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْعَلِيمُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْقَابِضُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْبَاسِطُ جَلَّ جَلالُهُ، الْخَافِضُ جَلَّ جَلالُهُ ، الرَّافِعُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُعِزُّ جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُذِلُّ جَلَّ جَلالُهُ ،السَّمِيعُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْبَصِيرُ جَلَّ جَلالُهُ . الْحَكَمُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْعَدْلُ جَلَّ جَلالُهُ ، اللَّطِيفُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْخَبِيرُ جَلَّ جَلالُهُ، الْحَلِيمُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْعَظِيمُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْغَفُورُ جَلَّ جَلالُهُ ، الشَّكُورُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْحَفِيظُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُقِيتُ جَلَّ جَلالُهُ، الْحَسِيبُ جَلَّ جَلالُهُ، الْجَلِيلُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْكَرِيمُ جَلَّ جَلالُهُ، الرَّقِيبُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُجِيبُ جَلَّ جَلالُهُ،الْوَاسِعُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْحَكِيمُ جَلَّ جَلالُهُ الْوَدُودُ جَلَّ جَلالُهُ، الْمَجِيدُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْبَاعِثُ جَلَّ جَلالُهُ ،الشَّهِيدُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْحَقُّ جَلَّ جَلالُهُ ، الْوَكِيلُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْقَوِيُّ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمَتِينُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْوَلِيُّ جَلَّ جَلالُهُ، الْحَمِيدُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُحْصِي جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُبْدِءُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُعِيدُ جَلَّ جَلالُهُ ، المحيى جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُمِيتُ جَلَّ جَلالُه، الْحَيُّ جَلَّ جَلالُهُ ،الْقَيُّومُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْوَاجِدُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمَاجِدُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْوَاحِدُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْأَحَدُ جَلَّ جَلالُهُ ،الصَّمَدُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْقَادِرُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُقْتَدِرُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُقَدِّمُ ، جَلَّ جَلالُهُ ، الْمُؤَخِّرُ جَلَّ جَلالُه، الْأَوَّلُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْآخِرُ جَلَّ جَلالُهُ ،الظَّاهِرُ جَلَّ جَلالُه، الْبَاطِنُ جَلَّ جَلالُهُ ، الْوَالِي جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُتَعَالِ جَلَّ جَلالُهُ ،الْبَرُّ جَلَّ جَلالُه،التَّوَّابُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْمُنْتَقِمُ جَلَّ جَلالُهُ ،الْعَفُوُّ جَلَّ جَلالُهُ ،الرَّؤُوف



www.waseemziyai.com

جَلَّ جَلالُهُ، مَالِكُ الْمُلْكِ جَلَّ جَلالُه، ذُو الْجَلالِ وَالإِكْرَامِ جَلَّ جَلالُه، جَلَّ جَلالُهُ، الْمُقْسِطُ جَلَّ جَلالُه، الْجَامِعُ جَلَّ جَلالُهُ، الْغَنِيُّ جَلَّ جَلالُهُ، الْمُغْنِي جَلَّ جَلالُه، الْمَانِعُ جَلَّ جَلالُهُ، الضَّارُّ جَلَّ جَلالُهُ، النَّافِعُ جَلَّ جَلالُهُ، النُّورُ جَلَّ جَلالُهُ، الْهَادِي جَلَّ جَلالُهُ، الْبَدِيْعُ جَلَّ جَلالُهُ، الْبَاقِي جَلَّ جَلالُهُ، الْوَارِثُ جَلَّ جَلالُهُ، الرَّشِيْدُ جَلَّ جَلالُهُ، الصَّبُورُ جَلَّ جَلالُهُ، هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ، الْفَرْدُ الصَّمَدُ، الَّذِى لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً، لم يَلِدْ وَلَمْ يولَدْ، ولم يَكُن لَهُ كُفُوَاً أَحَد، لَهُ الأسماءُ الْحُسْنَى وَالصِّفَاتُ العُلا، وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَعلى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ، آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ على إِبْرَاهِيمَ وَاسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ، رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ، آمَنَّا باللهِ وَمَلائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيومِ الآخِرِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلوِهِ وَمُرِّهِ مِنَ اللهِ تعالى، ربَّنا آمَنَّا بِكَ وبِأَسمائِكَ وَصِفَاتِكَ، وَمَا أَنتَ بِهِ مَوصوفٌ فِى عُلُوِّ ذاتِكَ كَما يَنبَغى لِجَلالِ وَجهِكَ، وَمَا أَنتَ لَهُ أَهلٌ فِى عَظِيمِ رُبوبِيَّتِكَ، وكَما هُوَ اللّائِقُ بِكَ فِى كَمالِ أُلوهِيَّتِكَ، آمَنَّا بِكَ وبِكُتُبِكَ ورُسُلِكَ وبِمُحَمَّدٍ صلى الله عليهِ وآله وسلم عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، وبِما جاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِكَ، وَعلى مُرادِكَ ومُرادِ رُسُلِكَ، وكَما تُحِبُّ وتَرضَى، وَعلى مَا هُوَ فِى عِلمِكَ الأَعلى؛ يَا عالِمَ السِّرِّ وَأَخفى، يَا قَيُّومَ الأَرضِ وَالسَّماءِ. اللّٰهُمَّ إِنَّا عاجِزونَ، قاصِرون، بُرآءُ إِلَيْكَ مِنَ الزَّيغِ وَالزَّلَلِ، مُطيعونَ لِمَا أَمَرْتَ بِهِ مِنْ قَولٍ وَفِعلٍ وَعَمَلٍ، فَتَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يَصِفُونَ، بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. اللّٰهُمَّ فَأَحْيِنا على ذلكَ، وَأَمِتْنا على ذلكَ، وَابعَثنا على ذلكَ، وَاهدِنا لِحقائِقِ ذلكَ، يا رَبَّ العالمين، يَا مَنْ هُوَ الأَوَّلُ قبلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالآخِرُ بَعدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالظَّاهِرُ فوقَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالباطِنُ دونَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالقاهِرُ فوقَ كُلِّ شَيْءٍ، يَا نُورَ الْأَنْوَارِ، يَا عالِمَ الْأَسْرار، يَا مُدَبِّرَ اللَّيلِ وَالنَّهار، يَا مَلِكُ يَا عَزِيزُ يَا قَهَّار، يَا رَحِيمُ يَا وَدودُ يَا غَفَّار، يَا عَلَّامَ الغُيوب، يَا مُقَلِّبَ القُلوب، يَا سَتَّارَ العُيُوب، يَا غَفَّارَ الذُّنُوب. اللّٰهُمَّ صَلِّ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عبدِكَ ورسولِكَ، السَّيِّدِ الكامِلِ، الْفَاتِحِ الخاتِمِ، نورِكَ الْمُبِينِ، وَرَسُولِكَ الصَّادِقِ الأَمينِ، اللّٰهُمَّ وَآتِهِ الْفَضِيلَةَ وَالوَسِيلَةَ وَالشَّفاعة، وَابعَثهُ المقامَ المحمودَ الذى وعدتَهُ، الشَّفيعِ المرتَضى، وَالرَّسولِ المجتبى، اللّٰهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّدٍ، وَعلى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ على إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ على مُحَمَّدٍ وَعلى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ على إِبْرَاهِيمَ وَعلى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، عَدَدَ خَلقِكَ وَرِضاءَ نَفسِكَ، وزِنَةَ عَرشِكَ، ومِدادَ كَلِماتِكَ، وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلِّمْ تَسْلِيماً كَثِيراً. اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى، وصِفاتِكَ العُلْيَا، وَكَلِماتِكَ التَّامَّاتِ، وَبِكُتُبِكَ المنزَّلة، وبكتابِكَ العَزيز، وبِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبدِكَ وَرَسُولِكَ؛ يَا رَبِّ،


www.waseemziyai.com

الأَرْبَابِ، يَا مُنْزِلَ الْكِتَابِ، يَا سَرِيعَ الْحِسَابِ، يَا مَنْ إِذَا دُعِيَ أَجَابَ، يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ، يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ؛ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى؛ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الأَعْدَاءِ .اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، لَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ .اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وآله وسلم، وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّد صلىَ الله عليهِ وآله وسلم .(اللَّهُمَّ لا إِلَهَ إِلا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَعلى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بنعمَتِكَ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ، يَا غفور، (أربعاً .((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صُحْبَةَ الْخَوْفِ، وَغَلَبَةَ الشَّوقِ، وَثابِتَ العِلْمِ، وَدَوَامَ الفِكْرِ؛ وَنَسْأَلُكَ بِسِرِّ الأَسْرَارِ المَانِعِ مِنَ الأَضْرَارِ، حَتَّى لا يكونَ لنا مَعَ الذُنوبِ وَالعُيوبِ قَرار؛ وثَبِّتنا وَاهْدِنا لِلْعِلمِ وَالعَمَلِ، وزَيِّنا بهذهِ الكَلماتِ التي بَسَطْتَها على لِسانِ رَسولِكَ مُحَمَّد صلى الله عليهِ وآله وسلم وَابْتَلَيْتَ بِهِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلكَ عَلَيْهِ السَّلامِ، فَأَتِمَّهُنَّ فَقُلتَ :إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَاماً قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، فَاجْعَلْنا مِنَ الْمُحْسِنِين مِنْ ذُرِّيَّتِهِ وَمِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَنُوح؛ وَاسْلُكِ اللَّهُمَّ بنا سَبِيلَ الأَئِمَّةِ الْمُتَّقين، بِسْمِ اللهِ، وَمِنَ اللهِ، وَإِلَى اللهِ، وَعلى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ، حَسْبِيَ الله، آمَنْتُ بِاللهِ، رَضِيتُ بِاللهِ، تَوَكَّلتُ على اللهِ، لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ إِلَّا باللهِ، لا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ؛ يَا عَلِيُّ، يَا عَظِيمُ، يَا حَلِيمُ، يَا عَلِيمُ، يَا سَمِيعُ، يَا بَصِيرُ، يَا مُؤَيِّدُ، يَا قَدِيرُ، يَا حَيُّ، يَا قَيُّومُ، يَا رَحْمَنُ، يَا رَحِيمُ، يَا مَنْ هُوَ هُوَ هُوَ، يَا هُوَ، يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ، يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ، تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .اللَّهُمَّ اهْدِنا بِنُورِكَ إِلَيْكَ، وَأَقِمْنا بِصِدْقِ العُبُودِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ .اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَلسِنَتَنا رَطْبَةً بِذِكْرِكَ، وَنُفُوسَنا مُطِيعَةً لِأَمْرِكَ، وَقُلوبَنا مَملوءَةً بِمَعرِفَتِك، وَأَرواحَنا مُكَرَّمَةً بِمُشاهَدَتِك، وَأَسرارَنا مُنَعَّمَةً بِقُربِك، وَارْزُقنا زُهداً في دُنْيَاكَ، ومَزيداً لَديك، إِنَّكَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِير؛ يَا مَنْ لا يَسكُنُ قَلبٌ إِلَّا بِقُربِهِ وقَرارِه، وَلا يَحيا عَبدٌ إِلَّا بِلُطفِهِ وَإِبرارِه، وَلا يَبقى وُجودٌ إِلَّا بِإِمْدَادِهِ وَإِظْهَارِه؛ يَا مَنْ آنَس عِبادَهُ الأَبْرَار، وَأَولِياءَهُ المُقَرَّبينَ الأخيارَ بِمُناجاتِه وَأَسرارِه؛ يَا مَنْ أَماتَ وَأَحيَا، وَأَقصَى وَأَدْنَى، وَأَسْعَدَ وَأَشْقَى، وَأَضَلَّ وهَدَى، وَأَفقَرَ وَأَغْنَى، وَأَبْلَى وَعَافَى، وقَدَّرَ وقَضَى، كُلٌّ بِعظيمِ لُطفِكَ تَدبيرُهُ وَسَابِقِ إِقدارِه؛ رَبِّ أَيُّ بابٍ أَقْصِدُ غَيرَ بابِك، وَأَيُّ جَنابٍ أَتَوَجَّهُ غَيرَ جَنابِكَ، أَنْتَ العَلِيُّ العَظِيمُ، وَلا حَولَ وَلا قُوَّةَ لنا إِلَّا بِكَ؛ رَبِّ إِلَى مَنْ أَقْصِدُ وَأَنْتَ الرَبُّ المَقصود، وَإِلَى مَنْ أَتَوَجَّهُ وَأَنْتَ الْحَقُّ المعبود؛ وَمَنْ ذا الّذي يُعطِيني وَأَنْتَ صَاحِبُ الكَرَمِ وَالْجُود؛ رَبِّ حَقيقٌ عَلَيَّ أَلَّا أَشْتَكِي إِلَّا إِلَيْكَ، وَلازِمٌ عَلَيَّ أَنْ لا أَتَوَكَّلَ إِلَّا عَلَيكَ؛ يَا مَنْ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُون، يَا مَنْ إِلَيهِ يَلجَأُ الخائِفُون، يَا مَنْ بِكَرَمِهِ وَجَمِيلِ



www.waseemziyai.com

عَوَائِدِهِ يَتَعَلَّقُ الرَّاجُون، يَا مَنْ بِسُلطانِ قَهرِهِ وعَظيمِ رَحمَتِهِ وبِرِّهِ يَستَغيثُ الْمُضطَرّون، يَا مَنْ لِوَاسِعِ عَطائِهِ وجَميلِ فَضلِهِ ونَعمائِهِ تَبسَطُ الْأَيْدى ويَسالُهُ السَّائِلُون؛ رَبِّ اجْعَلْنِي مِمَّن تَوَكَّلَ عَليكَ، وَأمِّنْ خَوفِى إذا وَصَلتُ إِلَيكَ، وَلاَ تُخَيِّبْ رَجَائى إذا صِرتُ بَيْنَ يَدَيْكَ؛ يَا قَرِيبُ يَا مُجيبُ يَا سَميع .اللّٰهُمَّ إنَّا ضالّونَ فَاهْدِنا، وَإنَّا فُقَراءُ فَأَغْنِنا، وَإنَّا ضُعَفاءُ فَقَوِّنا، وَإنَّا مُذْنِبُونَ فَاغْفِرْ لَنا؛ يَا نُورُ يَا هَادِى يَا غَنِيُّ يَا قَوِىّ، يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ؛ اللّٰهُمَّ بِرُوحٍ مِن عِندِكَ أيِّدنا، وَمِنْ عِلمِكَ الْمَكنونِ عَلِّمْنا، وَعلى دِينِكَ الَّذى ارتَضَيتَهُ ثَبِّتنا، وَاجْعَلْنا مِمَّنْ سَبَقَتْ لَهُم مِنكَ الْحُسنى وزِيادَة .اللّٰهُمَّ إنِّى أَسْأَلُكَ فى الدُّنْيَا طاعَتَكَ وَالفِرارَ عَنْ مَعصِيَتِكَ، وفى الآخِرَةِ جَنَّتَكَ ورُؤيَتَكَ وَ السَّلامَةَ مِن عُقُوبَتِكَ .اللّٰهُمَّ أحيِنا مُؤمِنينَ طائِعين، وتَوَفَّنا مُسلِمِينَ تائِبِين، وَاجْعَلنا عِندَ السُّؤالِ ثابِتين، وَاجعَلنا مِمَّن يَأخُذُ الكِتابَ بِاليَمين، وَاجعَلنا يَومَ الفَزَعِ الْأَكبَرِ آمِنِين، وثَبِّت أقدامَنا على الصِّراطِ الْمُستَقيم، وَأدخِلنا بِرَحمَتِكَ وكَرَمِكَ فى جَنّاتِ النَّعيم، ونَجِّنا بِعَفوِكَ وحِلمِكَ مِنَ العَذابِ الْأَليم؛ يَا بَرُّ يَا رَحِيمُ يَا حَلِيمُ يَا كَرِيم، اللّٰهُمَّ إنّا أصبَحنا لا نَملِكُ لأنفُسِنا دفعاً وَلاَ رَفعاً وَلاَ ضَرّاً وَلاَ نَفعاً، إنَّا فُقَراءُ لا شَىْءَ لَنا، ضُعَفاءُ لا قُوَّةَ لَنا، وَأصبَحَ الخَيرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ، وَأمْرُ كُلِّ شَىْءٍ رَاجِعٌ إِلَيْكَ، اللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا بِهِ أمَرتَنا، وَأعِنّا على مَا بِهِ كَلَّفتَنا، وَأغنِنا عَنْ كُلِّ شَىْءٍ بِفَضْلِكَ وَرَحمَتِكَ، وَاجْبُرْ كَسْرَنا وَمَا فَاتَ مِنّا بِعِنَايَتِكَ وكَرَمِكَ، وَأيِّدْنا بالتَّوَجُّهِ إِلَيْكَ بِحَولِكَ وَقُوَّتِكَ؛ يَا مَلِكُ يَا قَدِيرُ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِير .اللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عنهُ رَأيُنا وَلَم تَبلُغهُ مَسْألَتُنا مِنْ خَيرٍ وَعَدْتَهُ أَحَداً مِنْ خَلْقِكَ، أَوْ خَيرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَداً مِنْ عِبادِكَ، فإنَّا نَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَنَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِين .اللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِى، وَقِلَّةَ حِيلَتِى، وَهَوَانِى على النَّاسِ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، أَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ وَأَنْتَ رَبِّى، إِلَى مَنْ تَكِلُنِى؟ إِلَى بَعِيدٍ يَتَجَهَّمُنِى؟ أَوْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِى إِنْ لَمْ يَكُنْ بِكَ غَضَبٌ عَلَىَّ فَلا أُبَالِى، وَلَكِنَّ عَافِيَتَكَ هِىَ أَوْسَعُ لِى، أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِى أَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ، وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ أَنْ يَحِلَّ عَلَىَّ غَضَبُكَ أَوْ أَنْ يَحِلَّ عَلَىَّ سَخَطُكَ لَكَ الْعُتْبَى حَتَّى تَرْضَى وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ لَنا إِلّا بِكَ .رَبِّ إِنِّى أَشْكُو إِلَيْكَ تَلَوُّنَ أَحْوَالِى، وتَوَقُّفَ سُؤالِى، يَا مَنْ تَعَلَّقَتْ بِلُطْفِ كَرَمِهِ، وجَمِيلِ عَوَائِدِهِ آمالِى، يَا مَنْ لا يَخفى عَلَيْهِ خَفِيُّ حالِى، يَا مَنْ يَعلَمُ عاقِبَةَ أَمْرِى ومَآلِى .رَبِّ إِنَّ نَاصِيَتِى بِيَدَيْكَ، وَأُمُورِى كُلّها راجِعَةٌ إِلَيْكَ، وَأَحْوَالِى لا تَخفى عَلَيْكَ، وَهُمُومِى وَأَحْزَانِى مَعْلُومَةٌ لَدَيْكَ، قَد جَلَّ مُصَابِى وعَظُمَ اكْتِئَابِى، وَانْصَرَمَ شَبَابِى، وتَكَدَّرَ عَلَىَّ صَفْوُ شَرَابِى وَاجتَمَعَتْ عَلَىَّ هُمُومِى وَأَوْصَابِى، وَتَأَخَّرَ عَنِّى تَعجِيلُ مَطلَبِى وتَنجِيزُ إعتابِى وعِتابِى، يَا مَنْ إِلَيهِ مَرجِعِى ومَآبِى، يَا مَنْ يسمَعُ ويَعلَمُ هَوَاجِسَ سِرِّى وعَلانِيَةَ خِطابِى، ويَعلَمُ ماهِيَّةَ أَمَلِى وَحَقِيقَةَ مَا بِى . إِلَهِى قَد عَجَزَت قُدرَتِى، وقَلَّتْ حِيلَتِى، وضَعُفَتْ قُوَّتِى، وتاهَتْ فِكرَتِى، وَأَشكَلَتْ قَضِيَّتِى، وَساءَتْ حالَتِى، وبَعُدَت أُمنِيَتِى، وعَظُمَت حَسْرَتِى، وَتَصاعَدَتْ زَفرَتِى، وَاتَّضَحَ مَكنُونُ سَرِيرَتِى، وَسالَتْ عَبْرَتِى، وَأَنتَ مَلْجَئِى ووَسِيلَتِى، وَإِلَيْكَ ارفَعُ بَثِّى وَحُزْنِى وشِكايَتِى، وَأَرْجُوكَ لِدَفعِ مُلِمَّتِى، يَا مَنْ يعلَمُ سِرِّى

www.waseemziyai.com

وعَلانِيَّتِي .إلَهِي بابُكَ مَفْتُوح لِلسّائِل، وفَضلُكَ مَبذولٌ للنائِل، وَإلَيْكَ مُنتَهى الشَّكوى وغايَة المسائِل؛ إلَهِي اِرحَم دَمعِيَ السَّائلَ وجسمِيَ الناحِل، وحالِيَ الحائِل، وَشَبابِيَ المائِل، يَا مَنْ إليهِ أرفَعُ الشَّكوى، يَا عالِمَ السِّرّ وَالنَّجوى، يَا مَنْ يَسمعُ ويَرى، ويَا مَنْ هُوَ بِالمنظَرِ الأعلى، يَا رَبَّ الأرضِ وَالسَّماء ، يَا مَنْ لَهُ الأسماءُ الحُسنَى، يَا مَنْ لهُ الدَّوَام وَالبَقا، يَا رَبِّ عبدُكَ قَد ضاقَتْ بِهِ الأسْبابُ، وغُلِّقَت دونَهُ الأبوَابُ، وتَعَذَّرَ عَلَيْهِ سُلوكُ طَريقِ أهلِ الصَّوَاب، وزادَ بِهِ الْهَمُّ وَالغَمُّ وَالاِكْتِئاب، وَانقَضى عُمْرَهُ ولَمْ يُفتَح لَهُ إلَى فَسيحِ تِلكَ الْحَضَرات ومَناهِلِ الصَّفوِ وَالراحاتِ باب، وَانصَرَمَت أيامُهُ وَالنَّفسُ راتِعَةٌ فِي مَيادِينِ الغَفلَةِ ودُنى الاِكتِساب، وَأنتَ الْمَرجُوُّ لِكَشفِ هَذا الْمُصابَ، يَا مَنْ إذا دُعِيَ أَجاب، يَا سَرِيعَ الحِساب، يَا رَبَّ الأرباب، يَا عظيمَ الْجَناب، يَا كريمُ يَا وَهّاب .رَبِّ لا تَحجُب دَعوَتي، وَلا تَرُدَّ مَسأَلَتي، وَلا تَدَعْنِي بِحَسرَتِي، وَلا تَكِلني إلَى حَولي وقُوَّتي، وَارحَم عَجزِي وفاقَتي، فقد ضاقَ صَدرِي، وتاهَ فِكرِي وتَحَيَّرتُ فِي أمرِي، وَأنتَ الْعَالِمُ بِسِرّي وجَهرِي، المالِكُ لنَفعي وضُرّي، القادِرُ على تَفريجِ كَربِي وتَيسيرِ عُسري؛ رَبّي اِرحَم مَن عَظُمَ مَرَضُهُ، وعَزَّ شِفاؤه، وكَثُرَ داؤهُ وقَلَّ دَواؤه، وضَعُفَت حيلَتُه، وقَوِيَ بَلاؤه، وَأنتَ مَلجَؤُهُ ورَجاؤه، وعَونُهُ وشِفاؤه، يَا مَنْ غَمَرَ العِبادَ فَضلُهُ وعَطاؤه، ووَسِعَ البَرِيَّةَ جودُهُ ونَعماؤه، ها أنا عَبدُكَ مُحتاجٌ إلَى ما عِندِك، فَقيرٌ أنتَظِرُ جودَكَ ورِفدَك، مُذنِبٌ أسأَلُكَ مِنكَ العَفوَ وَالغُفران، خائِفٌ أطلُبُ مِنكَ الصَّفحَ وَالأمان، مُسيءٌ عاصٍ فَعَسى توبَةٌ تَمحُو ظُلَمَ الإسَاءَةِ وَالعِصْيَان، سَائِلٌ باسِطٌ يَدَيهِ بالْفَاقَةِ الكُلِّيَّةِ يطلُبُ منكَ الجودَ وَالإحسان، مَسجونٌ مُقَيَّدٌ فَعسى يُفَكُّ قيدُه، ويُطلَقُ مِن سِجنِ حِجابِهِ إلَى فَسيحِ حَضراتِ الشُّهُودِ وَالأعيان، جائِعٌ عارٍ فعسى يُطعَمُ مِن شرابِ التَّقريب، ويُكسَى مِن حُلَلِ الإيمان، ظَمآنُ، ظَمآنُ، وَأيُّ ظَمآن، يَتَأَجَّجُ فِي أحشائِهِ لَهيبُ النيران، فَعسى أن تَبرُدَ عنهُ نيرانُ الكُرَب، ويُسقى مِن شرابِ الْحُب، ويَكرَعَ مِن كاساتِ القُرب، ويَذهَبَ عنهُ البُؤسُ وَالآلامُ وَالأسقامُ وَالأحزان، ويَنعَمَ مِن بعدِ بُؤسِهِ وأَلَمِه، ويُشفى مِن مَرَضِهِ وسَقَمِه، حَتَّى يَزولَ ما بِهِ كانَ ما كان، وها أنا عَبدٌ ناءٍ غَريبٌ مُصاب، قد بَعُدَ عَنِ الأهلِ وَالأوطان، فعسى يَزولُ عنهُ هذا التَّعبُ وَالشّقا، ويَعودُ لَهُ القُربُ وَاللقا، ويَتَراءى لهُ السَّلَعُ وَالنَّقا، ويَلوحُ لهُ الإثلُ وَالبَانُ، ويَنالُهُ اللُّطفُ وَالإحسان، وتَحِلُّ عَلَيْهِ الرَّحمَةُ وَالرِضوَان؛ يَا عَظيمُ يَا مَنّانُ يَا كَريمُ يَا رَحمن، يَا صاحِبَ الجودِ وَالإحسَانِ، وَالرَّحمَةِ وَالغُفران، يَا اللّهُ يَا رَبُّ، يَا اللّهُ يَا رَبُّ، يَا اللّهُ يَا ربّ، اِرحَم مَن ضاقَت عَلَيْهِ الأكوَان، ولَم تُؤنِسهُ الثَّقلان، وقَد أصبَحَ وَأمسَى مُولَهاً حيرَان، وَأضحَى غريباً ولَو كانَ بَيْنَ الأهلِ وَالأوطان، مُنزَعِجاً لا يَأويهِ مَكان، قَلِقاً لا يُلهيهِ عَنْ بَثِّهِ وحُزنِهِ تَغَيُّرُ الأزمان، مُستَوحِشاً لا يأنَسُ قلبُهُ بِإنسٍ وَلا جَانٍّ؛ رَبّي هَل فِي الوُجودِ رَبٌّ سِوَاكَ فيُدعَى؟ أم هَل فِي المملَكَةِ إلهٌ غَيرُكَ فيُرجَى؟ أم هَل كَريمٌ غَيرُكَ فيُطلَبُ مِنهُ العَطا؟ أم هَل ثَمَّ جَوَّادٌ سِوَاكَ فيُسأَلُ منهُ الفَضلُ وَالنُّعما؟ أم هَل حاكِمٌ غَيرُكَ فتُرفَعُ إليهِ الشَّكوى؟ اِثُمَّ مَن يُحالُ العبدُ الفَقيرُ عَلَيْهِ؟ ام هَل ثَمَّ مَن تُبسَطُ الأكُفُّ وتُرفَعُ

www.waseemziyai.com

الحاجاتُ إليه؟ فَلَيسَ إلّا كَرَمُكَ وجودُكَ، يَا مَنْ لا مَلجَأَ مِنهُ إلّا إليه، يَا مَنْ يُجيرُ وَلا يُجار عَلَيْهِ، أهَهُنا كريمٌ غَيرُكَ فَيُرجى؟ أم مَن سِوَاكَ جَوَّادٌ فَيُسأل مِنهُ العَطا؟ رَبِّ قَد جَفاني الْحَبِيب، وَمَلَّني الطَّبيب، وشَمِتَ بِيَ العَدُوُّ والقَرِيب، وَاشتَدَّ بِيَ الكَربُ وَالنَّحيب، وَأنتَ الوَدودُ القَرِيب، الرَّؤوفُ الْمُجيب؛ رَبِّ إلَى مَنْ أَشْكُو حالَتي وَأنتَ العَليمُ القادر؟ أم بِمَن أستَنصِرُ وَأنتَ الوَلِيُّ النّاصِر؟ أم بِمَن أستَغيثُ وَأنتَ الوَلِيُّ النّاظِر؟ أم إلَى مَن أَلتَجِئُ وَأنتَ الكَريمُ السّاتِر؟ أم مَنْ ذا الّذي يَجبرُ كَسرى وَأنتَ لِلقلوب جابِر؟ أم مَنْ ذَا الَّذي يَغفِرُ عَظيمَ ذَنبي وَأنتَ الرَّحيمُ الغافِر؟ أيَا عالِماً بِما فِي السَّرائر، يَا مَنْ هُوَ الْمُطَّلِعُ عَلَى مَكنونِ الضَّمائر، يَا مَنْ هُوَ فوقَ عِبادِهِ قاهِر، يَا مَنْ هُوَ الأوَّل قبلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالآخِرُ بعدَ كُلِّ شَيْءٍ، أسألُكَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ بِقُدرَتِكَ على كُلِّ شَيْءٍ، اغفِر لي كُلَّ شَيْءٍ حَتّى لا تَسألني عَنْ شَيْءٍ، يَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكوتُ كُلِّ شَيْءٍ، يَا مَنْ لا يَضُرُّهُ شَيْءٌ، وَلا يَنفَعُهُ شَيْءٌ، وَلا يَغلِبُهُ شَيْءٌ، وَلا يَعزُبُ عنهُ شَيْءٌ، وَلا يَؤُدُهُ شَيْءٌ، وَلا يَستَعينُ بِشَيْءٍ، وَلا يُشغِلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ، وَلا يُشبِهُهُ شَيْءٌ، وَلا يُعجِزُهُ شَيْءٌ، يَا مَنْ هُوَ آخِذٌ بِناصِيَةِ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِيَدِهِ مَقالِيدُ كُلِّ شَيْءٍ، اِصرِف عَنّي ضُرَّ كُلِّ شَيْءٍ، وَسَهِّل لي كُلَّ شَيْءٍ، وبارِكْ لي بِكُلِّ شَيْءٍ، وَلا تُحاسِبني بِكُلِّ شَيْءٍ، وَلا تُؤاخِذني بِكُلِّ شَيْءٍ، وَيَسِّر لي كُلَّ شَيْءٍ، وَهَب لي كُلَّ شَيْءٍ، وأعطِني خيرَ كُلِّ شَيْءٍ، وَاكفِني شَرَّ كُلِّ شَيْءٍ، يَا أوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَا آخِرَ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَا ظاهِرَ كُلِّ شَيْءٍ، وَيَا باطِنَ كُلِّ شَيْءٍ، وفوقَ كُلِّ شَيْءٍ، وَمُحصِيَ كُلِّ شَيْءٍ، وَمُبدِءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَمُعيد كُلِّ شَيْءٍ، وَعَليماً بِكُلِّ شَيْءٍ، وَمُحيطاً بِكُلِّ شَيْءٍ، وَبَصيراً بِكُلِّ شَيْءٍ، وَشَهيداً على كُلِّ شَيْءٍ، وَرَقيباً عَلى كُلِّ شَيْءٍ، وَلَطيفاً بِكُلِّ شَيْءٍ، وَخَبيراً بِكُلِّ شَيْءٍ، وَوارِثَ كُلِّ شَيْءٍ، وقائماً على كُلِّ شَيْءٍ، يَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكوتُ كُلِّ شَيْءٍ، اِغفِر لي كُلَّ شَيْءٍ، إنَّكَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدير. اللّهُمَّ إنَّكَ آمِنٌ مِن كُلِّ شَيْءٍ، وكُلُّ شَيْءٍ خائِفٌ مِنكَ، فَبِأمنِكَ مِن كُلِّ شَيْءٍ وخَوفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنكَ، اغفِر لي كُلَّ شَيْءٍ حَتّى لا تَسألني عَنْ شَيْءٍ؛ يَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكوتُ كُلِّ شَيْءٍ إنَّكَ على كُلِّ شَيْءٍ قَديرٌ. اللّهُمَّ يَا رجاءَ الْمُؤمِنِينَ لا تُخَيِّبْ رَجاءَنا، وَيَا غِياثَ الْمُستَغيثينَ أغِثنا، وَيَا عَونَ الْمُؤمِنِينَ أعِنّا، وَيَا حَبيبَ التَّوّابينَ تُب عَلَينا وعلى عِبادِكَ الْمُسلِمينَ أجمَعين، بِجاهِ سَيِّدِ الْمُرسَلِينَ وخاتَمِ النَّبِيِّينَ الْمُصطَفَى الأمين، حَبيبِ رَبِّ العالَمين، آمين، اللّهُمَّ آمينَ يا رَبَّ العالَمين، إنَّ اللهَ وَمَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ على النَّبِيِّ يَا أيُّهَا الَّذِينَ آمَنوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسليماً، اللّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وبارِكْ على سَيِّدِنا مُحَمَّدٍ وعلى آلِهِ وَصَحبِهِ وَسَلِّمْ أجمَعين، سُبحانَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ عَمَّا يَصِفونَ وَسَلامٌ على الْمُرسَلِينَ وَالْحَمدُ للهِ رَبِّ العالَمين.

## وِرْدُ الإشْرَاقِ يُقرَأُ عِندَ الإشْرَاقِ

یہ وردالاشراق ہے اور اسے اشراق کے وقت پڑھا کرتے تھے

بِسمِ اللّهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ، أشرَقَ نورُ اللهِ، وظَهَرَ كَلامُ اللهِ، وَثَبَتَ أمرُ اللهِ، وَنَفَذَ حُكمُ اللهِ، وتَوَكَّلتُ



www.waseemziyai.com

علی اللہِ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إلاَ باللهِ، تَحَصَّنْتُ بِخَفِیِّ لُطْفِ اللهِ، وبِلُطْفِ صُنْعِ اللهِ، وَبِجَمِيلِ سَتْرِ اللهِ، وَبِعَظِيمِ ذِكْرِ اللهِ، وَبِقُوَّةِ سُلْطانِ اللهِ، دَخَلْتُ فی كَنَفِ اللهِ، وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم .تَبَرَّأْتُ مِنْ حَوْلی وَقُوَّتی، وَاسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللهِ وَقُوَّتِهِ، اللَّهُمَّ اسْتُرْنی، وَاحْفَظْنی فی دينی ودُنْيایَ، وَأَهْلِیَ، وَمالِیَ، وَوَلَدی، وَأَصْحابی، وَأَحْبابی، بِسَتْرِكَ الَّذی سَتَرْتَ بِهِ ذاتَكَ، فَلا عَيْنٌ تَراكَ، وَلاَ يَدٌ تَصِلُ إلَيْكَ .يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ احْجُبْنِی عَنِ القَوْمِ الظَّالِمين، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ احْجُبْنِیَ عَنِ القَوْمِ الظَّالِمين، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ احْجُبْنِیَ عَنِ القَوْمِ الظَّالِمين، بِقُدْرَتِكَ يَا قَوِیُّ يَا مَتينُ، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بِكَ نَسْتَعِينُ .اللَّهُمَّ يَا سَابِقَ الفَوْت، يَا سَامِعَ الصَّوْتِ، وَيَا كَاسِیَ العِظامَ لَحماً بَعْدَ الْمَوْتِ، أَغِثْنِی وَأَجِرْنِی مِنْ خِزْیِ الدُّنْيا وَعَذابِ الآخِرَةِ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إلّا باللهِ العَلِیِّ العَظِيم.

# الحزب السِّريانِی ويقرأ بعد صلاة الظُّهر

*یہ حزب السریانی ہے اور اسے بعد نماز ظہر پڑھا کرتے تھے*

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،اللَّهُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ وَعلی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّم، اللَّهُمَّ إنَّهُ ليسَ فی الرِّياحِ مَرَّةٌ، وَلاَ فی السَّحابِ قَطرَةٌ، وَلاَ فی البَرقِ لَمعَةٌ، وَلاَ فی الرُّعودِ زَجرَةٌ، وَلاَ فی العَرْشِ وَالكُرْسِیِّ شَیْءٌ، وَلاَ فی الْمُلْكِ آيَةٌ، إلَّا وهِیَ لَكَ، وَأنَّها شَهِدَت بِأنَّكَ أنتَ اللَّهُ لا إلهَ إلَّا أنْتَ، رَبُّ الأرْضينَ وَالسَّموَات، كاشِفُ الكُرُوبِ، عَلّامُ الغيوب، ومُخرِجُ الْحبوب، ومُسَخِّرُ القُلوب لِمَن كانَ مَهجُوراً حَتَّی يَعودَ مَحبوباً، بِهُبوبِ هُبوبٍ، بلُطفِ خَفِیِّ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا الله، بِصَعْصَعِ صَعْصَعٍ، وَالبَهاءِ وَالنُّورِ التَّامِّ، بِسَهْسَهُوبِ سَهْسَهُوبِ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ، بِطَهْطَهُوبِ لَهُوبٍ يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا الله، حَم حَم، كَهُوبِ كَهُوبِ الَّذی سَخَّرَ كُلَّ شَیْءٍ، يَا اللَّهُ يا اللَّهُ يا الله، إلّا مَا سَخَّرتَ لی قُلُوبَ عِبادِكَ أجمَعينَ مِنَ الجِنِّ وَالإنْسِ، وَاجلِب خَواطِرَهُم، يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا الله، اللَّهُمَّ إنّی عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ، جَمِيعُ الْخلقِ مَقهُورُون بِقُدرَتِكَ، وَنَواصِيهِمْ بِيَدِكَ، وقُلوبُهُمْ فی قَبضَتِكَ، ومَفاتِحُهُمْ عِندَكَ لا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ إلّا بإذْنِكَ، لَيسَ مَعَكَ مُدَبِّرٌ فی الْخلْقِ، وَلاَ شَريكَ لَكَ فی الْمُلْكِ، يَا إلَهَ الأَوَّلينَ وَالآخِرينَ، رَبَّ إبْراهيمَ وَإسْماعِيلَ وجبرائيلَ ومِيكَائِيلَ، تَوَسَّلتُ إلَيْكَ باسْمِكَ العَظِيمِ، وبوَجهِكَ الكَريم، وبدِينِكَ القَوِيم، وَبِصراطِكَ الْمُسْتَقِيم، وَبالسَّبْعِ الْمَثانِیَ وَالقرآنِ العَظِيم، وَبِأَلِفِ أَلِفِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ، وبِبَيْتِكَ الْحَرام، وَباسْمِكَ العَظِيمِ الأَعظَم، القَدِيمِ الأَكرمِ الْمُكَرَّمِ الَّذی أخفَيتَهُ فی كِتابِكَ العَزيز، الذی أنارَت بِهِ الظُّلُمات، وقامَت بِهِ السَّموَات، وخَضَعَت بِهِ الأقدامُ وَالأَفلاكُ، وذَلَّت بِهِ الأرَضون، وَانخَمَدَت بِهِ الشَّياطين، وَانفَتَحَت بِهِ الأَقفال، وتَصَدَّعَت مِن خَشيَتِهِ الجِبال، ولانَت بِهِ الصُّخور، وهانَتْ بِهِ صِعَابُ الأُمُور، وذَلَّ مِن خَشيَتِهِ كُلُّ ذِی رُوحٍ، وَسَلِمَتْ بِهِ سَفِينَةُ نُوحٍ، وتَكَلَّمَتْ بِهِ الْمَوْتَی لِعِيسَی بنِ مَرْيمِ عَلَيْهِ السَّلامِ، وَسَخَّرتَ بِهِ العربَ وَالعَجَمَ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی



www.waseemziyai.com

اللہ علیه وآله وسلّم، وَأَجَبْتَ بِهِ الدُّعاء ، وَأنقَذْتَ بِهِ الغَرْقی، وَأنْجَيْتَ بِهِ الهَلْكی، وَأخرَسْتَ بِهِ الألسُن، وبِهِ تُعِزُّ مَن تَشاءُ وتُذِلُّ مَن تَشاءُ؛ تَوَسَّلتُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيّوم، يَا قائِماً على كُلِّ نفسٍ بِما كَسَبَتْ، وَأَسأَلُكَ أنْ تُسَخِّرَ لی قُلُوبَ عِبادِكَ أجمَعين، كَمَا سَخَّرتَ حَمَلَةَ عَرْشِكَ لِعَرْشِكَ، وَكَما سَخَّرتَ الطَّيْرَ فی جَوِّ السَّماء ، وكَما سَخَّرتَ الشَّمسَ وَالقَمَرَ كُلٌّ يَجری لأجَلٍ مُسَمّی، وكَما سَخَّرتَ البَحرَ لِسَيِّدِنَا موسی بنِ عِمرانَ عَلَيْهِ السَّلام، اللّٰهُمَّ إنَّهُم بِأمرِكَ أمَرْتَهُم، وَبِدَعوَتِكَ اسْتَجلَبْتَهُم، وَبِحِكمَتِكَ لَقَّنْتَهُم، وبِأسمائِكَ الحُسنَی كُلّها مَا عَلِمنا مِنها وَمَا لم نَعلَم اسْتَجلَبْتَهُم لِرُوحِی ، إنْ رَأَوْنِی جَاءُونِی، وَإنْ دَعَوتُهُمْ أجابُونی، وإنْ كُنتُ مَعَهُمْ أحَبُّونی، وإنْ غِبتُ عَنهُمْ اِشتاقُونی، لا يَعصُونَ أمْرِی، وَلاَ يَنظُرُونَ فی مَجلِسِ غَيْرِی، بإذنِكَ يَا حَيُّ يَا قَيّوم، يَا مَنْ لَهُ الخَلقُ وَالأمر، يَا مَنْ إلَيْهِ تَصيرُ الأمور، يَا مَنْ أمْرُهُ بَيْنَ الكافِ وَالنون، يَا مَنْ لَم يَتَّخِذ صاحِبَةً وَلاَ وَلَداً، يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا الله، يَا رَحمَنُ، يَا رَحِيمُ، لا إلٰهَ إلّا أنت، مَيِّل لی قُلُوبَهُم، يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا الله، يَا رَحمنُ يَا رَحيم، هَيِّج عَلَیَّ مَحَبَّةَ روحانِيَّتِهِم بالمَحَبَّةِ الدائِمَةِ على الدَّوَام، بِدَوَامِ اللَّيلِ وَالنَّهار، إنَّكَ أنتَ العَزيزُ الجَبّار؛ قُلْ إنْ كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونی يُحبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ، إلَيْهِ المَصِيرُ، وَهُوَ على جَمْعِهِمْ إذَا يَشاءُ قَدِيرٌ، وَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إخْوَاناً على سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ، يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أشَدُّ حُبّاً لِلّٰهِ؛ بِخَفِیِّ لُطفِ الله، بِجَمِيلِ سَترِ الله، دَخَلتُ فی كَنَفِ الله، وتَشَفَّعتُ بِرَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلّم ، أنا فی حِصنِ الله، أنا فی ذِمَّةِ الله، أنا تَحتَ حُكمِ الله، أنا فی قَبضَةِ الله، وَلاَ يَصرِفُ السّوءَ إلّا الله، وَلاَ قُوَّةَ لِخَلقٍ إذا كُنتُ مَعَ الله، وخَمَدَ كُلُّ جَبّارٍ بِسَطوَةِ الله، مَا شَاءَ اللّٰهُ لا قُوَّةَ إلّا بالله، الخيرُ كُلُّهُ بِيَدِ الله، وَلاَ غالِبَ إلّا الله، إنَّا جَعَلْنَا فِی أعْنَاقِهِمْ أغْلالاً فَهِیَ إلَی الأذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُونَ وَجَعَلْنَا من بَيْنِ أيْدِيهِمْ سَدّاً وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدّاً فَأغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لا يُبْصِرُونَ، اللّٰهُمَّ بِحقِّ مَا دَعَوتُكَ بِهِ ارزُقنِی هَيبَتَكَ على جَميعِ خَلقِكَ، مَن يَرانِی مِنهُم وَمِنْ لَم يَرَنِی، وتَعَصَّمتُ بالتَّوراةِ عَنْ يَمينی، وَالإنجيلِ عَنْ يَساری، وَالزَّبورِ خَلفِی، وَالقُرآنِ أمامی، ومُحَمَّد صلی الله علیه وآله وسلّم شَفيعی، وَالله سُبحانَهُ وتَعالَی رَفيقی ومُطَّلِعٌ عَلَیَّ، يَحفَظُنی ويَرعانی مِن كُلِّ مَن أخافُ أن يَضُرَّنی، وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِی لَوْحٍ مَحفُوظٍ، وعَقَدتُ عَنّی الحَدَّ وَالحَديد، وَالبَأسَ الشَّديد، وكُلَّ إنسانٍ عَنيد، وَالجِنَّ على التّأكيد، وكُلَّ شَيطانٍ مَريد، عَقَدتُ السُّيوفَ الهِندِيّات، وَالرِّماحَ التّالِيَات، وَالسِّهامَ الطَّيّارات، وَالسَّكاكينَ الوَادِيات الحادّاتِ الجَندَلِيّات، سُيوفُ أعدائی مالوَا، ورِماحُهُم وَأحجارُهُم زُجِروا ورَجَعوا فی أعيُنِهِم، فَرَّقَ اللّٰهُ جَمعَهُم، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لا يَعْقِلُونَ فَهُمْ لا يَتَكَلّمون، وَلاَ يَنطِقونَ إلّا بِخيرٍ أو يَصمِتون؛ اللّٰهُ أكبَرُ اللّٰهُ أكبَرُ اللّٰهُ أكبَر، فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هَذَا بَشَراً إنْ هَذَا إلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ، بَسَوْسَمِ سَوْسَمِ دَوْسَمِ حَوْسَمِ يَراسُمِ كَاهِ بَرْكَاهِ أهيَا شَراهيَا آذُونَائ أصباؤُوت آلْ شَدّای، تَوَكّلْ يَا عُنقُود وَيَنقودَ المَلِك، وَيَا عَبدَ النّارِ بِعَقدِ ألسِنَةِ النّاسِ أجمَعينَ عَنّی، بِسْمِ اللهِ ألجَمتُ أعدائی، وَبِعَصَا

www.waseemziyai.com

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام ضَربتُهم، بِأَلفِ أَلفِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، أَصْمَمتُهم وَأَبْكَمتُهم، لا يَجُورُونَ عَلَيَّ وَلَو كَانُوا مِثلَ الجِبال، وَدَكَكتُهُم كَما دُكَّتِ الأَرضُ تَحتَ الأَقدَام، هُمُ النَّاقَةُ وَأَنَا الأَسَدُ، لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ، مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ، وَصَلَّى اللَّهُ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِين، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيم، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ.

# وِردُ العصر ويسمى فَتْحِ البَصَائِر

## اس ورد کا نام فتح البصائر ہے اور اسے عصر کے وقت پڑھا کرتے تھے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ :قَيُّومِ السَّموَاتِ وَالأَرضين، مُدبِّرِ الْخَلائِقِ أجمعين، مُنوِّرِ أبصارِ بَصائِرِ العارِفِينَ بِنورِ المعرِفَةِ وَاليَقين، جاذِبِ أزِمَّةِ أسرارِ الْمُحقِّقينَ بِجَذبِ القُربِ وَالتَّمكين، وفاتِحِ قُلوبِ الْمُوحِّدينَ بِمَفاتيحِ حَمدِ الشَّاكِرين، جامِعِ أشتاتِ شَملِ الْمُحِبِّينَ فِي حَظائِرِ قُدسِهِ وَأُنسِهِ بِمَجمَعِ الحِفظِ وَاليَقين؛ أحمَدُهُ حَمْداً يَفوقُ وَيَعْلُو وَيَفضُلُ حَمدَ الحامِدِين، حَمْداً يَكونُ لي فيهِ رِضاً وَفَيْضاً وَحِفظاً وَحَظّاً وَذُخراً وَحِرزاً عِندَ خالِقي، وَخالِقِ الأقاليمِ وَالجِهاتِ وَالأقطارِ وَالأمصارِ وَالأعصارِ وَالأملاكِ وَالأفلاكِ، رَبِّ العالمين، رَبِّ السَّموَاتِ وَرَبِّ الأرضين، وَرَبِّ الأقرَبينَ وَرَبِّ الأبعَدِين، وَرَبِّ الأوَّلِينَ وَرَبِّ الآخِرِين، وَرَبِّ المَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَرَبِّ الأنبِياءِ وَالْمُرْسَلِينَ، وَرَبِّ الخَلائِقِ أجمَعين؛ الرَّحمنِ الرَّحيم، الأزَلِيِّ القَديم، السَّميعِ العَليم، العَلِيِّ العَظيم، العَزيزِ الْحَكيم، الذى دَحا الإقلِيمَ، وَاختَصَّ مُوسَى الكَلِيمَ، وَاختارَ سَيِّدَنا مُحَمَّداً ﷺ حَبِيباً مِن بَيْنِ الأنبِياءِ وَالْمُرسَلِينَ، وَسَمَّى نَفسَهُ :الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ :فَهُما اسمانِ عَظيمانِ كَريمانِ جَليلان، فيهِما شِفاءٌ لِكُلِّ سَقيمٍ، وَدَواءٌ لِكُلِّ عَليلٍ، وَغِناءٌ لِكُلِّ فَقيرٍ وَعَديمٍ .مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ :لَيسَ لَهُ فِي مُلكِهِ مُنازِعٌ وَلاَ شَرِيكٌ، وَلاَ ظَهيرٌ وَلاَ شَبيهٌ، وَلاَ نَظيرٌ وَلاَ مُدَبِّرٌ، وَلاَ وَزيرٌ وَلاَ مُعين، بَل كانَ قَبلَ وُجودِ العالَمينَ أجمَعين، وَلَم يَزَل سُبحانَهُ وَتَعالَى مَليكاً كَريماً قَيُّوماً أبَدَ الآبِدينَ، وَدَهرَ الدَّاهِرين، فَهُوَ إحاطَتي مِنْ جَميعِ الشَّياطينِ وَالسَّلاطين، وَعَونٌ لي مِن جَميعِ الأقرَبينَ وَالأبعَدين .إيَّاكَ نَعْبُدُ :يَا مَولانا بِالإقرار، وَنَعتَرِفُ لَكَ أيضاً بِالعَجزِ وَالتَّقصير، وَنُؤمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيكَ في سائِرِ الأُمور، وَنَعتَصِمُ بِكَ مِن جَميعِ الذُّنُوب، وَنَشهَدُ أن لا إلَهَ إلّا أنتَ يَا ذا الجَلالِ وَالإكرام.وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ :وَنَستَعينُ بِاللهِ على كُلِّ حاجَةٍ مِن أمورِ الدُّنيا وَالدين. اللَّهُمَّ يَا هادِيَ الْمُضِلِّين، لا هَادِيَ لَنا غَيرُكَ وَحدَكَ، لا شَريكَ لَكَ أنتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِين؛ وَنَشهَدُ أنَّ سَيِّدَنا وَنَبِيَّنا وَهادِينا وَمُهدِينا مُحَمَّداً عَبدُكَ وَرَسُولُكَ وَحَبيبُكَ وَنَبِيُّكَ النَّبِيُّ الأُمِّيُّ الصَّادِقُ الوَعْدِ الأَمِينُ، الْمَبْعُوثُ رَحمةً إلى كافَّةِ الْخَلائِقِ أجمَعين، صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَشيعَتِهِ وَوارِثيهِ وَحِزبِهِ الطَّيِّبينَ الطَّاهِرين، صَلاةً وَسَلاماً دائِمَينِ مُتَلازِمَينِ باقِيَينِ إلى يَومِ الدِّيْنِ .اِهْدِنَا



www.waseemziyai.com

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ :مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً، ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَكَفَى بِاللهِ عَلِيماً؛ صِراطَ أَهْلِ الاِسْتِقَامَةِ وَالدِّيْنِ وَالتَّعظِيمِ، صِرَاطَ أَهْلِ الإِخْلاصِ وَالتَسْلِيمِ، صِراطَ الرَّاغِبِينَ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ، صِرَاطَ الْمُسْتَأْنِسِينَ إِلَى وَجْهِكَ الكَرِيمِ.غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ :بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اللَّهُمَّ لا تَغْضَبْ عَلَينَا، وَسَهِّلْ لَنَا طَرِيقاً بَيِّناً لِمَا قَدْ نَطْلُبُهُ مِنْكَ يَا رَبَّ العَالَمِين، وَاحْجُبْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ وَمَانِعٍ وَحَاسِدٍ وَبَاغِضٍ مِنَ الْخَلْقِ وَالجِنِّ وَالإِنسِ أَجْمَعِين .وَلَا الضَّالِّينَ :آمِين، آمِين، اللَّهُمَّ يَا مَالِكَ مُلُوكِ العَوَالِمِ كُلِّها، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِين ، رَبِّ تَدارَكْنا بِرَحمَتِك، ونَجِّنا مِنَ الغَمِّ يَا مُنَجِّي المؤمِنين، وَفَرِّج عَنَّا ما نَحنُ فيه، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغِثْنا .اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِمَوضِعِكَ فِي قُلُوبِ العَارِفِين، وَبِبَهاءِ كَمَالِ جَلالِ جَمَالِ سِرِّكَ فِي سَائِرِ الْمُقَرَّبِين، وَبِدَقَائِقِ طَرائِقِ السَّادَاتِ الْفَائِزِين، وبِخُضوعِ خُشوعِ دُمُوعِ أَعْيُنِ البَاكِين، وبِرَجِيفِ وَجِيفِ قُلُوبِ الْخَائِفِين، وبِتَرَنُّمِ تَوَاتُرِ خَوَاطِرِ الوَاصِلِين، وَبِرَنِينِ وَنِينِ حَنِينِ أَنِينِ الْمُذْنِبِين، وبِتَوحِيدِ تَمهِيدِ تَمجِيدِ تَحمِيدِ أَلسِنَةِ الذَّاكِرين، وَبِرَسَائِلِ مسائِلِ الطَّالِبِين، وبِمُكاشَفاتِ لَمَحاتِ نَظَراتِ أَعيُنِ النَّاظِرِينَ إِلَى عَيْنِ اليَقِين، وبِوُجودِ وَجدِ وُجودِكَ وُوُجودِهِم لَكَ فِي غَوَامِضِ أَفئِدَةِ سِرِّ الْمُحِبِّين؛ أن تَغرِسَ فِي حَدَائِقِ بَسَاتِينِ قُلُوبِنَا أَشْجارَ تَوحِيدِكَ وتَمجِيدِكَ لِنَقتَطِفَ بِهَا أَثْمَارَ تَقدِيسِكَ وَتَسْبِيحِكَ بِأَنَامِلِ أَكُفِّ اجْتِنَاءِ لُطْفِكَ وَإِحْسَانِكَ، اللَّهُمَّ وَاكْشِفْ عَنْ عُيُونِ أَبْصَارِ بَصَائِرِنا حُجُبَ احْتِجابِنا، وَاجْعَلنا مِمَّن رَمى إِلَيْكَ بِسَهْمِ الابْتِهالِ فَأَصَاب، ومِمَّن دَعَوْتَ جَوارِحَ أركانِهِ لِخِدمَتِكَ فَأَجَاب، وجَعَلتَهُ مِن خَوَاصِّ أَهْلِ العِنايَةِ وَالأَحْبَاب، اللَّهُمَّ إِنَّ أَرْضَ الوِلايَةِ مِن قُلُوبنا مُجدِبَةٌ يابِسَةٌ عابِسَةٌ فَاسْقِها مِنْ سَحَائِبِ أَمْطارِ الوِلايَةِ بالأَزهارِ لِتُصْبِحَ مُخضَرَّةً بِجَمِيعِ رَياحِينِ القَبولِ وَالإِيمان، مُتَفَتِّقَةً كَمَائِمُ أَزهارِ طَلعَتِها بِشَقَائِقِ الرُّؤيَةِ وَالعِيان، مُتَرَنِّمَةً بِغالِبِ بُلبُلِ فَرحَتِها كَتَرَنُّمِ البُلبُلِ فِي أَفْنَانِ الأَغْصَان، شَاكِرَةً ذاكِرَةً لَكَ عَلَى مَا أَولَيْتَها مِنْ فَوائِدِ النِّعَمِ وَالإِحْسَان، اللَّهُمَّ مِنَّا الدُّعاءُ ومِنكَ الإِجابَة، ومِنَّا الرَّميُ بِسَهْمِ الرَّجاءِ ومِنكَ الإِصابَة؛ وَاجعَلنا اللَّهُمَّ مِمَّن دَعا مَحبُوبَهُ فَأَجابَه، وَأَعْطاهُ ما تَمَنَّاهُ عَلَيْهِ وَمَا أَخابَه، اللَّهُمَّ نَحنُ عَبيدُكَ، الفُقَراءُ، الضُّعَفاءُ، المُقَصِّرونَ، المساكِين، الوَاقِفونَ على عَتَبَةِ جَنَابِ سَاحَةِ أَلطافِكَ، الْمُنتَظِرونَ شَرْبَةً مِن جَنابِ حُمَيَّا خَنْدَرِيسِ رَحِيقِ عِنايَةِ شَرابِكَ، لِنُصْبِحَ بِهَا نَشَاوَى مُوَلَّهِينَ مِنْ سَكرَةِ لَحظَةِ خِمارِك، وَاجعَلنا مِمَّن جَدَّتْ بِهِ إِلَيْكَ مَطايَا الهِمَم مُتَمَلِّقَةً مُتَعَلِّقَةً بِأَذيالِ الْمَعْرُوفِ وَالكَرَم، وَقَدْ حَطَطْنا أَحْمَالَ أَثْقالِنا على سَاحَاتِ قُدْسِكَ، مُتَعَطِّرَةً مِنْ نَفَحاتِ نَسَمَاتِ قُربِكَ وَأُنسِكَ، مُسْتَجِيرةً بِكَ أَيُّها الْمَلِكُ الدَّيَّانُ مِنْ جَورِ سُلْطَانِ القَطِيعَةِ وَالْهِجْران؛ اِسمَعْ تَبَتُّلَنا وَابْتِهَالَنا إِلَيْكَ، وقَد تَوَكَّلنا في جَمِيعِ أُمُورِنَا عَلَيكَ، لا مَلْجَأً وَلا مَنجَا مِنكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ سُقْ إِلَينا مِنْ رَحمَتِكَ مَا يُغنِينَا، وَأَنْزِلْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ مَا يَكْفِينَا، وَادْفَع عَنَّا مِنْ بَلائِكَ مَا يُبْلِينَا، وَأَلْهِمْنَا مِنَ العَمَلِ الصَّالِحِ مَا يُنْجِينَا، وَجَنِّبْنَا مِنَ العَمِلِ السَّيِّءِ ما يُردِينَا، وَأَفِضْ عَلَيْنَا مِنْ نُورِ هِدايَتِكَ ما يُقَرِّبُنا مِنَ



www.waseemziyai.com

مَحَبَّتِکَ ویُدنِینَا، وَادْفَعْ عَنَّا مِنْ مَقتِکَ ما یُؤذِینَا، وَاقْذِفْ فِی قُلُوبِنَا مِنْ نُورِ مَعرِفَتِکَ ما یُحْیِینَا، وَارْزُقنَا مِنَ الیَقِینِ مَا تُثَبِّتُ بِهِ أفئِدَتَنا ویَشْفِینا، وَعَافِنَا ظَاهِراً وَبَاطِناً مِنْ کُلِّ مَا فِینَا، اللّٰهُمَّ إنّا نَسْأَلُکَ فَوَاتِحَ الخیرِ وخَوَاتِمَه، وجَوَامِعَهُ و کَوَامِلَهُ، وَاوَّلَهُ وَآخِرَه، وظاهِرَهُ وباطِنَه، وَانظُمنا بِسِلْکِ خَیرِ البَرِیَّةِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَنْتَ راضٍ عنّا، ولَکَ الْحَمدُ یَا رَبَّ العالَمِین، یَا هادِیَ الْمُضَلِّین لا هادِیَ لَنا غیرُکَ یَا رَبَّ العالمین، یَا هادِیَ عِبادِکَ الْمُضَلِّین، قَرِّبنا إِلَیْکَ یَا رَبَّ العالمین آمین ، آمِنَّا مِنَ الْخَوفِ مِنکَ یَا أمانَ الخائفین یا رَبَّ العالمین، اللّٰهُمَّ إنّا نَسْأَلُکَ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، أَنْ تُنْعِمَ عَلَیْنَا بِرِضَاکَ، یَا مَالِکَ رِقابِ الأَوَّلِینَ وَالآخِرینَ وَالعَوَالِمِ أجمعین، لا إلٰهَ إلّا أنتَ سُبحانَکَ إنّی کُنتُ مِنَ الظّالمین؛ اللّٰهُمَّ أدرِکنا برَحمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِین، وفَرِّج عنّا ما نحنُ فیهِ یَا مُفَرِّجَ کُرَبِ الْخَلائِقِ أجمَعین، ونَجِّنا مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ یَا مُنَجِّیَ المؤمِنین، وَارحَمنا برَحمَتِکَ یَا رَبَّ العالمین، اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ أَنْ تفتَحَ لی مِنْ سَائِرِ الطُّرُقِ وَالأبوَابِ إِلَی اسْمِکَ القَدیم، وتُیَسِّرَ لی بِهِ کُلَّ عِلمٍ وأمرٍ عَسیر، وسَهِّل لی بِهِ کُلَّ أمرٍ یَسیر، وتُقَرِّبَ بِهِ کُلَّ أمرٍ صَعبٍ بَعید، وتُسَخِّرَ لی بِهِ الوُجود، یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ مَکِّنّی مِنَ التَّفَرُّجِ فی سَعَةِ مُلکِکَ ومَلکوتِکَ، مَلِّکنِی یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ ناصِیَةَ کُلِّ ذی رُوحٍ نَاصِیَتُهُ بِیَدِکَ، وَنَجِّنی یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، مِنْ مُوجباتِ غَضَبِکَ، وتُبَعِّدَ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ، بَیْنِی وَبَیْنَ مَعَاصِیکَ، وَأَنْ تُدرِکَنی بِخَفِیِّ لُطفِکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، وَأَنْ تُسَخِّرَ لی وتُمَکِّنَنی مِن کُلِّ ما أُرِیدُهُ کَمَا أَنْتَ تُرِید، إنَّکَ علی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ، فَإنَّکَ أنتَ الغَنِیُّ الْحَمِید، الوَلِیُّ الْمَجِید، البَاعِثُ الشَّهِیدُ، الْمُبدِیءُ الْمُعِیدُ، الفَعَّالُ لِمَا تُرِیدُ، یَا بَارِءُ یَا مَعْبُودُ، یَا مَقصودُ یَا مَوجود، یَا حَقُّ یَا مَعْبُودُ، یَا مَنْ عَلَیْهِ العَسِیرُ یَسِیر، یَا مَنْ بیدِهِ الخیرُ وَإِلَیْهِ المصیر، وهُوَ علی کُلِّ شَیْءٍ قَدیر، اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ یَا الله، أن تَکفِیَنی شَرَّ ما یَلِجُ فی الأرضِ، وَمَا یَخرُجُ مِنها، وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّماءِ، وَمَا یَعرُجُ فیها، وشَرَّ کُلِّ ذی شَرٍ، وشَرَّ کُلِّ أسَدٍ وحَیَّةٍ وَعَقرَبٍ، وکُلِّ شَیْءٍ یَکُونُ عَقُوراً، وَشَرَّ سَاکِنِ القُرَی وَالْمُدُنِ، وَالْحُصُونِ وَالقِلاعِ، وَالْحَمِیَّاتِ، وسائِرِ الوَحْشِیّاتِ، یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ یَا رَبُّ، یَا رَبُّ، یَا رَبُّ، یَا رَحْمَنُ، یَا رَحْمَنُ، یَا رَحْمَنُ، یَا رَحِیمُ، یَا رَحِیمُ، یَا رَحِیمُ یَا مَالِکُ، یَا مَالِکُ یَا مُعِینُ، یَا مُعِینُ، یَا مُعِینُ یَا هَادِی، یَا هَادِی، یَا هَادِی یَا مُهْدِیّ، یَا مُهْدِیّ، یَا مُهْدِیّ أَسْأَلُکَ بِحَقِّ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ أَنْ تُسَخِّرَ لِی کُلَّ شَیْءٍ؛ یَا وَهَّابُ، یَا وَهَّابُ، یَا وَهَّابُ یَا رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ أَنْتَ قَادِرٌ علی کُلِّ شَیْءٍ، اِصْرِفْ عَنِّی شَرَّ کُلِّ شَیْءٍ، وَبَارِکْ لِی فِی خیرِ کُلِّ شَیْءٍ، وَسَهِّلْ لِی کُلَّ شَیْءٍ، وَاعْصِمْنِی مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ، وَاغْفِرْ لِی کُلَّ شَیْءٍ، حَتّٰی لا تَسْأَلنی عَنْ شَیْءٍ، بِرَحمَتِکَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ، یَا مُجِیبَ السَّائِلِینَ، یَا رَبَّ العَالَمِینَ، اللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّورةِ الشَّرِیفَةِ الْمُبارَکَةِ، بِفَوَاضِلِ التَّفْضِیلِ فی الوُجُود، أَسْأَلُکَ أَنْ تَتَفَضَّلَ عَلَیَّ بِفَضْلِکَ العَمِیم، وَجُودِکَ الکَرِیم، یَا حَلِیمُ، یَا حَلِیمُ، یَا حَلِیمُ یَا عَظِیمُ، یَا عَظِیمُ، یَا عَظِیمُ، اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسْأَلُکَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ، یَا اللّٰهُ أَنْ تَرْزُقَنَا رِزْقاً حَلالاً مُبارَکاً طَیِّباً، وَأَنْ تُهَذِّبَ أَخلاقَنَا یَا ذَا الْجُودِ وَالإحسانِ، وَالفَضْلِ وَالامتِنانِ، یَا سُلْطَانُ یَا دَیَّانُ، وَأَنْ تَبْسُطَ

www.waseemziyai.com

لَنا مِنْ عِنايَتِكَ ما قَد تَجودُ عَلَينا، حَتّى تَتَقَلَّبَ إِلَيكَ قُلُوبُنا فى بَحْرِ طاعَتِكَ، وَأبصارُ بَصائِرِنا مُنَوَّرَةٌ بِهِدايَتِكَ يَا رَبَّ العَالَمِين، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، أَنْ تُحَقِّقَ أرواحنا بِحَقائِقِ العِرفان، وَأَنْ تُتَوِّجَنا بِتيجانِ القَبولِ وَالإِكرامِ وَالامْتِنان، يَا رَبَّ العالَمين، اللّٰهُمَّ آمِينَ آمِينَ آمِينَ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ *أنْ تُعْطِيَنا صَبْراً جَميلاً، وفَرَجاً قَريباً، وَأجراً عَظِيماً، وَقَلْباً سَليماً، وَلِسَاناً ذَاكِراً، وَسَعْياً مَشْكُوراً، وَذَنْباً مَغْفُوراً، وَعَمَلاً صَالِحاً مَقْبُولاً، وَعِلْماً نَافِعاً، وَقَلْباً خَاشِعاً، وَرِزْقاً وَاسِعاً، وَتَوْبَةً نَصُوحاً، وَدُعاءً مُسْتَجاباً، وَكَسْباً طَيِّباً حَلالاً، وَإِيمَاناً ثَابِتاً، وَدِيْناً قَيِّماً، وَجَنَّةً وَحَرِيراً، وَعِزّاً وَظَفَراً، وَفَتْحاً قَريباً، يَا خَيْرَ النَّاصِرِينَ، يَا خَيْرَ الغَافِرِينَ، وَيَا مُجِيبَ دُعاءِ عِبادِكَ المُضْطَرِّين، إِنَّكَ أَنْتَ رَبُّ العالَمِين، آمِينَ آمِينَ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ أَفْضَلَ صَلاةٍ وَأَزْكَى تَسْلِيمٍ، على أَفْضَلِ عِبادِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضِينَ، مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الأَنْبِياءِ وَالمُرْسَلِينَ، وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أجمَعِين، صَلاةً وَسَلاماً دَائِمَيْنِ بَاقِيَيْنِ مُتلازِمَيْنِ إِلَى يَوْمِ الدِّيْن، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## حزب الفَتْحِيَّة ويقرأ بعد المغرب

﴿یہ حزب الفتحیۃ ہے اور اسے بعد نماز مغرب پڑھا کرتے تھے﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ،يَا مَوْلاىَ يَا قادِر، يَا مَوْلاىَ يَا عَافِر، يا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ، سُبْحَانَ اللهِ تَعْظِيماً لِأَسْمَائِهِ عَدَدَ الْمَعْلُومَاتِ، وَالْحَمْدُ للهِ الكَبِيرِ المتَعالِ مُبدِءِ المخلوقات، وَلاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الْمُخْلِصِينَ أَصْحَابِ العِنايَات، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تَكْبِيراً لِجَلالِكَ وعَظَمَتِكَ مِلْءَ الأَرْضِ وَالسَّمٰوَات، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ العَلِيِّ العَظِيمِ، كَنزِ الْخَيرِ وَالسَّعادَات، إِلَهنا لَكَ هَذَا الْجَلالُ فى انْفِرادِ وَحْدانِيَّتِكَ، وَلَكَ سُلْطَانُ الْعِزِّ فى دَوَامِ رُبُوبِيَّتِكَ، بَعُدَتْ على قُربِكَ أَوْهَامُ البَاحِثِينَ على بُلُوغِ صِفَاتِكَ، وتَحَيَّرَتْ أَلْبَابُ العَارِفِينَ بِجَلالَتِكَ وعَظَمَتِكَ؛ إِلَهنا فَاغْمِسْنا فى بَحْرٍ مِنْ نُورِ هَيبَتِكَ حَتّى نَخْرُجَ وَفى رُوحِنا شُعَاعَاتُ رَحْمَتِكَ، وَقَابِلْنا بِنُورِ اسْمِكَ الْمَكنُون، وَامْلأْ وُجُودَنَا بِوُجُودِ سِرِّكَ الْمَخْزُونِ، حَتّى نَرَى الكَمَالَ الْمُطْلَقَ فى الْمَكْنُونِ الْمُطلَقِ الْمَصُون ، وَأَشْهِدْنَا مَشَاهِدَ قُدْسِكَ مِنْ غَيرِ تَقَلُّبٍ وَلاَ فُتُون، وَاجْعَلْ لَنا مَدَداً رُوحانِيا تَغسِلُنا بِهِ مِنَ الْحَمأ الْمَسْنُون، وَأَدْرِكْنَا بِاللُّطْفِ الْخَفِيِّ الَّذِى هُوَ أَسْرَعُ مِنْ إِطْبَاقِ الْجُفُون، وَأَوْقِفنا مَوَاقِفَ الْعِزِّ، وَاحْجُبْنا عَنِ الْعُيُون، وَأَشْهِدْنَا الْحَقَّ الْيَقِين، يَا قَوِيُّ يَا مَتِينُ، يَا نُورُ يَا مُبِينُ، يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ؛ إِلَهَنا فاطلِعْ على وُجودِنا شَمسَ شُهُودِكَ فى الأَكْوَان، وَنَوِّرْ وُجُوهَنا بِنُورِ وُجُودِكَ فى كُلِّ الأَحْيَان، وَأَدْخِلْنَا فى رِياضِ العَافِيَةِ وَالعَيَان، يَا حَنَّانُ يَا مَنَّان، يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ، يَا ذَا العِزَّةِ وَالبُرْهَان، يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالغُفْران، يا ذَا الفَضْلِ وَالإِحْسَان، يَا ذَا الْجَلالِ وَالإِكْرام، يَا مَولاىَ يَا قادِر، يَا مَولاىَ يَا غافِرُ، يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ؛ إِلَهَنا أَلْبِسْنَا مَلابِسَ لُطْفِكَ، وَأَقْبِلْ عَلَينَا بِحَنَانِكَ وَعَطفِك، وَأَخْرِجْنا مِنَ التَدبيرِ مَعَكَ وعَلَيكَ، وَاهْدِنا بِنُورِكَ إِلَيْكَ، وَأَقِمْنا بِصِدْقِ العُبُودِيَّةِ بَيْنَ يَدَيْكَ،

www.waseemziyai.com

وَأَخْرِجْ ظُلُمَاتِ التَّدْبِيرِ مِنْ قُلُوبِنَا، وَانْشُرْ نُورَ التَّفْوِيضِ فِي أَسْرَارِنَا، وَأَشْهِدْنَا حُسْنَ اخْتِيَارِكَ لَنَا حَتَّى يَكُونَ مَا تَقْضِيهِ فِينَا، وَتَخْتَارُهُ لَنَا أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنِ اخْتِيَارِنَا لِأَنْفُسِنَا، وَاهْدِنَا لِلْحَقِّ الْمُبِينِ، وَعَلِّمْنَا مِنْ عِلْمِ الْيَقِينِ، يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ، يَا غَنِيُّ يَا كَرِيمُ، يَا غَفُورُ يَا حَلِيمُ، يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ، يَا مَوْلَايَ يَا قَادِرُ، يَا مَوْلَايَ يَا غَافِرُ، يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ؛ إِلَهَنَا نَسْأَلُكَ بِجَلَالِ كَمَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ، وَبِضِيَاءِ سَنَاءِ نُورِكَ الْعَظِيمِ، وَبِتَدْقِيقِ تَحْقِيقِ عِلْمِكَ يَا عَلِيمُ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَى قُلُوبِنَا مِنْ نُورِ الذِّكْرِ وَالْحِكْمَةِ مَا نَجِدُ بِالْحِسِّ وَالْمُشَاهَدَةِ بَرْدَهُ، حَتَّى لَا نَنْسَاكَ وَلَا نَعْصِيكَ أَبَداً، وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النِّيَّةِ وَالصِّدْقِ وَالْإِخْلَاصِ وَالْخُشُوعِ وَالْهَيْبَةِ وَالْحَيَاءِ وَالْمُرَاقَبَةِ وَالنُّورِ وَالنَّشَاطِ وَالْقُوَّةِ وَالْحِفْظِ وَالْعِصْمَةِ وَالْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ وَالْفَهْمِ وَالْقُرْآنِ، وَخُصَّنَا بِالْمَحَبَّةِ وَالْاصْطِفَائِيَّةِ وَالتَّخْصِيصِ، وَكُنْ لَنَا سَمْعاً وَبَصَراً وَلِسَاناً وَقَلْباً وَيَداً وَمُؤَيِّداً، يَا مُغِيثُ يَا مُجِيبُ، يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ يَا خَبِيرُ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِجَوَامِعِ أَسْرَارِ أَسْمَائِكَ، وَلَطَائِفِ مَظَاهِرِ صِفَاتِكَ، وَقِدَمِ وُجُودِ ذَاتِكَ، أَنْ تُنَوِّرَ قُلُوبَنَا بِنُورِ هِدَايَتِكَ، وَأَنْ تُلْهِمَنَا حُبَّ مَعْرِفَتِكَ، وَأَنْ تَسْتُرَ عَلَيْنَا بِسَتْرِ حِمَايَتِكَ، وَأَنْ تَجْعَلَ أُنْسَنَا بِكَ، وَشَوْقَنَا إِلَيْكَ، وَخَوْفَنَا مِنْكَ، حَتَّى لَا نَرْجُو أَحَداً غَيْرَكَ، وَلَا نَخْشَى أَحَداً سِوَاكَ، اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا الاعْتِمَادَ عَلَيْكَ، وَالانْقِيَادَ إِلَيْكَ، وَالْحُبَّ فِيكَ، وَالْقُرْبَ مِنْكَ، وَالْأَدَبَ مَعَكَ، وَأَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَتَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ، وَعَظُمَ شَأْنُكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ، سَلِّمْنَا وَسَلِّمْ دِينَنَا، وَكَمِّلْ إِيمَانَنَا، وَتَمِّمْ عِرْفَانَنَا، وَوَجِّهْنَا بِكُلِّيَّتِنَا إِلَيْكَ، وَلَا تَكِلْنَا إِلَى أَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَيْنٍ وَلَا أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ، وَشَوِّقْنَا إِلَى لِقَائِكَ، وَاقْطَعْ عَنَّا كُلَّ قَاطِعٍ يَقْطَعُنَا عَنْكَ، وَقَرِّبْنَا إِذَا أَبْعَدْتَنَا، وَاقْرُبْ مِنَّا إِذَا قَرَّبْتَنَا، وَعَلِّمْنَا إِذَا جَهِلْنَا، وَفَهِّمْنَا إِذَا عَلَّمْتَنَا، يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ، يَا ظَاهِرُ يَا قَادِرُ، يَا غَافِرُ يَا عَلِيمُ، يَا مَوْلَايَ يَا قَادِرُ، يَا مَوْلَايَ يَا غَافِرُ، يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ، إِلَهِي لَوْلَا مَا جَهِلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا شَكَوْتُ عَثَرَاتِي، وَلَوْلَا مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْإِفْرَادِ مَا سَفَحْتُ عَبَرَاتِي، فَأَصْلِحْ مُشَتَّتَاتِ الْعَثَرَاتِ بِمُرْسَلَاتِ الْعَبَرَاتِ، وَهَبْ كَثِيرَ السَّيِّئَاتِ لِقَلِيلِ الْحَسَنَاتِ، إِلَهِي أَخْرَسَتِ الْمَعَاصِي لِسَانِي فَمَا لِي مِنْ وَسِيلَةٍ مِنْ عَمَلٍ، وَلَا شَفِيعٍ سِوَى الْأَمَلِ؛ إِلَهِي أَقْصَتْنِي الْحَسَنَاتُ مِنْ جُودِكَ وَكَرَمِكَ، وَأَلْقَتْنِي السَّيِّئَاتُ بَيْنَ عَفْوِكَ وَمَغْفِرَتِكَ، إِنَّ رَجَائِي لَا يَنْقَطِعُ عَنْكَ وَإِنْ عَصَيْتُكَ، كَمَا أَنَّ خَوْفِي لَا يُزَايِلُنِي مِنْكَ وَإِنْ أَطَعْتُكَ، إِلَهِي لَا أَسْتَطِيعُ حَوْلاً عَنْ مَعْصِيَتِكَ إِلَّا بِعِصْمَتِكَ، وَلَا قُوَّةَ لِي عَلَى الطَّاعَةِ إِلَّا بِتَوْفِيقِكَ؛ مَنْ هُوَ فِي قَبْضَةِ قَهْرِكَ كَيْفَ يَخَافُ، مَنْ هُوَ دَائِرٌ فِي دَائِرَةِ لَذَّاتِكَ أَيْنَ يَذْهَبُ؛ يَا إِلَهِي أَنَا مَسْلُوبُ الْإِرَادَةِ، عَارٍ عَنِ الْمَشِيئَةِ، عَاجِزٌ عَنِ الْحَوْلِ وَالْقُوَّةِ، أَشْكُو إِلَيْكَ ضَعْفَ قُوَّتِي، وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عَلَى الْمَخْلُوقِينَ، وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَأَنْتَ رَبُّ الْمُسْتَضْعَفِينَ، وَأَنْتَ رَبِّي، إِلَى مَنْ تَكِلُنِي إِلَى عَبْدٍ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَى عَدُوٍّ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي، إِنْ لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ غَضَبٌ مِنْكَ فَلَا أُبَالِي، وَلَكِنَّ عَافِيَتَكَ هِيَ أَوْسَعُ لِي، رَبِّ فَلَا تَحْجُبْ دَعْوَتِي، وَلَا تَرُدَّ مَسْأَلَتِي، وَلَا تَدَعْنِي بِحَسْرَتِي، وَلَا تَكِلْنِي إِلَى حَوْلِي وَقُوَّتِي، وَارْحَمْ عَجْزِي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي، وَاجْبُرْ كَسْرِي، وَارْحَمْ ذُلِّي وَحَالَتِي؛ يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، يَا اللّٰهُ، يَا رَحْمٰنُ يَا



www.waseemziyai.com

رَحِيمُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يا ذا الفَضلِ وَالإحسان؛ يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يا ذا الرَّحمةِ وَالغُفران، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا ذا العَظَمَةِ وَالسُلطان؛ يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا ذَا العِزِّ وَالبُرهان؛ يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يَا اللَّهُ، يا ذا الْجَلالِ وَالإكرام، وسِعتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحمَةً وعِلماً، وجُدْتَ بِفَضلِكَ وَإحسانِكَ عَلَيناً مِنَّةً و حِلماً، يَا مُحسِنُ يَا مُجَمِّل، يَا مُنعِمُ يا مُتفَضِّل، يَا ذَا النَّوَالِ وَالنِّعَم، يَا ذَا الْجُودِ وَالكَرَم، يَا عَظِيمُ يا ذا العَرشِ العَظيم، نَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِاسمِكَ العَظيمِ الأعظَم، الكَبيرِ الأكبَرِ، الَّذى مَنْ أسعدْتَهُ ورَحِمتَهُ وَألْهَمتَهُ يَدعُوكَ بِهِ، وَبِمعاقِدِ العِزِّ مِنْ عَرْشِكَ، وَبِمُنتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتابِكَ، أنْ تَقْسِمَ لَنَا مِنَ الرَّحْمَةِ وَالمَغفِرَةِ مَا تُصلِحُ بِهِ شأننا كُلَّه، وَأنْ تُحيِنَا حياةً طَيِّبَةً فى أرْغَدِ عَيْشٍ وَأهْنَاهُ، يَا جَامِعُ يَا مَنْ لا يَمنَعُهُ عَنِ العَطاءِ مَانِع، يَا مُعطِيَ النَّوَالِ قَبلَ السُّؤال، فَتوَلَّنا يَا مَوْلانَا فَأنْتَ بِنَا أوْلى، يَا مَولاىَ يَا قادِر، يَا مَولاىَ يَا غافِر، يَا لَطيفُ يَا خَبير؛ إلهنا فَاجْعَلنَا مِنَ الْمُخلِصِين، ومِمَّن سَلَكَ الطَّرِيقَ مِنْ اَهْلِ اليَقين، وَ ارْعَنا بِرِعايَتِكَ، وَاحْفَظْنَا بِرأفَتِكَ لِنَكُونَ مِنَ الآمِنِين، وَأرْشِدْنا إلى سَبِيلِكَ لِنَكُونَ مِنَ العَالِمِين، إنَّ وَلِيِّىَ اللَّهُ الَّذِى نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ، (ثُمَّ تَذكُر حاجَتَكَ) وَتقول :فَاللَّهُ خَيْرٌ حافِظاً وَهُوَ أرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، وَصَلَّى اللَّهُ على سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ الصَّادِقِينَ بِنُبُوَّةِ الأقدَمِين وَالمبعوثِ رَحمَةً للعالَمين، عَدَدَ مَن تَقَدَّمَ مِنَ الخَلقِ وَمِنْ تَأخَّر، وَمَنْ حَقَّ عَلَيهِ القَولُ وَمَنْ تَذكَّر، صَلاةً مَمنوحَةً بالرَّحْمَةِ وَ السَّلام، مَخصوصَةً بالقَبولِ على الدَّوَام، صَلاةً دائِمَةً بِدوَامِ الدَّهرِ الموجُود، باقِيَةً بأحكامِ الوُجُود، وَعلى آلِهِ وَأصْحَابِهِ وَأوْلادِهِ وَأزْوَاجِهِ وذُرِّيَتِهِ الطَّيِّبِينَ كَما تَقَدَّم، الْحَمْدُ للهِ على ما أنْعَم، يَا مَوْلاىَ يَا قَادِر، يَا مَولاىَ يَا غافِر، يَا لَطِيفُ يَا خَبير، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلامٌ على الْمُرسَلِينَ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَا أرْحَمَ الرَّاحِمين.

## وِردُ التَّمجيد ويقرأ بعد صلاة العشاء

﴿یہ ورد بعد نماز پڑھا کرتے تھے﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيم،سُبْحَانَ اللهِ تَسبيحاً يَليقُ بِجَلالِهِ يَا مَنْ لَهُ السُّبُحات، وَالْحَمْدُ للهِ حَمداً كَثيراً يُوَافى نِعَمَه، ويُدافِعُ نِقَمَه، ويُكافِءُ مَزِيدَهُ على جَمِيعِ الحالات، وَلاَ إلَهَ إلَّا اللَّهُ تَوحيدَ مُحَقِّقٍ مُخلِصٍ قَلبُهُ بِحَقِّ اليَقِينِ عَنِ الشُكوكِ وَالظُنونِ وَالأوهامِ وَالشُّبُهات، وَاللَّهُ أكبَرُ مِنْ أنْ يُحاطَ ويُدْرَكَ، بَلْ هُوَ مُدرِكٌ مُحيطٌ بِكُلِّ الْجِهات، رَفِيعُ الدَّرَجات، وَلاَ حَولَ، وَلاَ قُوَّةَ إلَّا باللهِ العَلِيِّ العَظِيم، إلَهنا تَعاظَمْتَ على الكُبَراءِ وَالعُظَماءِ فَأنتَ العَظيمُ الكَبير، وتَكَرَّمتَ على الفُقَراءِ وَالأغنِياءِ فَأنتَ الغَنِيُّ الكَريم، وَمَنَنْتَ على العُصاةِ وَالطَّائِعِين لِسِعَةِ رَحمَتِكَ فَأنْتَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، تَعْلَمُ سِرَّنَا وَجَهْرَنَا وَأنْتَ أعْلَمُ بِنَا مِنَّا فَأنْتَ العَلِيمُ، لا تَدْبِيرَ لِلعَبْدِ مَعَ تَدْبِيرِكَ، وَلاَ إرادَةَ لَهُ مَعَ مَشيءِ تِكَ وتَقديرِكَ، لَوْلاَ وُجُودُكَ لَمَا كَانَتِ الْمَخْلُوقَات، وَلَوْلاَ حِكمَةُ صُنعِكَ لَمَا عُرِفَتِ الْمَصْنُوعَات، خَلَقتَ الآدَمِيَّ وَبَلَوْتَهُ بِالْحَسَنَاتِ

وَالسَّيِّئَاتِ، وَأَبْرَزْتَهُ فِي هَذِهِ الدَّارِ لِمَعْرِفَتِكَ، وَحَجَبْتَهُ عَنْ بَاطِنِ الْأَمْرِ بِظَاهِرِ الْمَرْئِيَّاتِ، وَكَشَفْتَ لِمَنْ شِئْتَ عَنْ سِرِّ سِرِّ التَّوْحِيدِ، فَبِهَذَا شَهِدَ الْكَوْنُ وَالتَّكْوِينُ وَالْكَائِنَاتُ، وَأَشْهَدْتَهُ بِهِ حَضَرَاتِ قُدْسِكَ بِلَطَائِفِ مَعَانِي سِرِّكَ الْبَاطِنِ فِي مَظَاهِرِ الْمَظَاهِرِ بِأَنْوَاعِ التَّجَلِّيَاتِ، إِلَهَنَا أَيُّ كَيْدٍ لِلشَّيْطَانِ فَهُوَ ضَعِيفٌ مَعَ قُوَّتِكَ وَاقْتِدَارِكَ، وَأَيُّ رَانٍ عَلَى الْقُلُوبِ مَعَ ظُهُورِ أَنْوَارِكَ، إِلَهَنَا إِذَا عَمَّرْتَ قَلْبًا اضْمَحَلَّ عَنْهُ كُلُّ شَيْطَانٍ، وَإِذَا عَنَيْتَ بِعَبْدٍ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ، اتَّصَفْتَ بِالْأَحَدِيَّةِ فَأَنْتَ الْمَوْجُودُ، وَرَفَعْتَ نَفْسَكَ بِجَلَالِ الرُّبُوبِيَّةِ فَأَنْتَ الْمَعْبُودُ، وَخَلَّصْتَ ضِيقَ أَرْوَاحِ مَنِ اخْتَصَصْتَ مِنْ رَبَقِ الْأَشْبَاحِ إِلَى قَضَاءِ الشُّهُودِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ، وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ حَادِثٌ مَفْقُودٌ، لَا مَوْجُودَ إِلَّا بِوُجُودِكَ، لَا حَيَاةَ لِلْأَرْوَاحِ إِلَّا بِشُهُودِكَ، أَشَرْتَ إِلَى الْأَرْوَاحِ فَأَجَابَتْ، وَكَشَفْتَ عَنِ الْقُلُوبِ فَطَابَتْ، فَهَنِيئًا لِهَيَاكِلَ أَرْوَاحُهَا لَكَ مُجِيبَةٌ، وَلِقَوَالِبَ قُلُوبُهَا فَاهِمَةٌ عَنْكَ مُنِيبَةٌ إِلَيْكَ، إِلَهَنَا فَطَهِّرْ قُلُوبَنَا مِنَ الدَّنَسِ لِنَكُونَ مَحَلًّا لِمُنَازَلَاتِ وُجُودِكَ، وَخَلِّصْنَا مِنْ لَوْثِ الْأَغْيَارِ لِخَالِصِ تَوْحِيدِكَ، حَتَّى لَا نَشْهَدَ لِغَيْرِ أَفْعَالِكَ وَصِفَاتِكَ وَتَجَلِّي عَظِيمِ ذَاتِكَ، فَأَنْتَ الْوَهَّابُ الْمَانِحُ الْهَادِي الْقَادِرُ الْفَاتِحُ، إِلَهَنَا إِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِيَدَيْكَ وَأَنْتَ مُوهِبُهُ وَمُعْطِيهِ، وَعِلْمُهُ مُغَيَّبٌ عَنِ الْعَبْدِ لَا يَدْرِي مِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ، وَطَرِيقَةُ عَلَيْهِ مُبْهَمٌ مَجْهُولٌ لَوْلَا أَنَّكَ أَنْتَ دَلِيلُهُ وَقَائِدُهُ وَمُهْدِيهِ؛ إِلَهَنَا فَخُذْ بِنَوَاصِينَا إِلَى مَا هُوَ أَحْسَنُهُ وَأَتَمُّهُ، وَخُصَّنَا مِنْكَ بِمَا هُوَ أَوْسَعُهُ وَأَخَصُّهُ وَأَتَمُّهُ وَأَعَمُّهُ، فَإِنَّ الْأَكُفَّ لَا تُبْسَطُ إِلَّا لِلْغَنِيِّ الْكَرِيمِ، وَلَا تُطْلَبُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنَ الْغَفُورِ الرَّحِيمِ، وَأَنْتَ الْمَقْصِدُ الَّذِي لَا يَتَعَدَّاهُ مُرَادٌ، وَالْكَنْزُ الَّذِي لَا حَدَّ لَهُ وَلَا نَفَادَ؛ إِلَهَنَا فَأَعْطِنَا فَوْقَ مَا نُؤَمِّلُ وَمَا لَا يَخْطُرُ بِبَالٍ، يَا مَنْ هُوَ وَاهِبٌ كَرِيمٌ مُجِيبُ السُّؤَالِ، فَإِنَّهُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ، وَلَا مُبَدِّلَ لِمَا حَكَمْتَ، وَلَا هَادِيَ لِمَا أَضْلَلْتَ، وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، وَلَا [illegible] لِمَنْ أَقَمْتَ، وَلَا مُعَذَّبَ لِمَنْ رَحِمْتَ، وَلَا حِجَابَ لِمَنْ عَنْهُ كَشَفْتَ، وَلَا كُرُوبَ ذَنْبٍ لِمَنْ بِهِ عَنَيْتَ وَعَصَمْتَ. [illegible] وَنَهَيْتَ، وَلَا قُوَّةَ لَنَا عَلَى الطَّاعَةِ، وَلَا حَوْلَ لَنَا عَنِ الْمَعْصِيَةِ إِلَّا بِكَ، فَبِقُوَّتِكَ عَلَى الطَّاعَةِ قَوِيًّا، وَبِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ جَنِّبْنَا، حَتَّى نَتَقَرَّبَ إِلَيْكَ بِطَاعَتِكَ، وَنَبْعُدَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ، وَنَدْخُلَ فِي وَصْفِ هِدَايَةِ مَحَبَّتِكَ، وَنَكُونَ بِآدَابِ عُبُودِيَّتِكَ قَائِمِينَ، وَبِجَلَالِ رُبُوبِيَّتِكَ طَائِعِينَ، وَاجْعَلْ أَلْسِنَتَنَا لَاهِيَةً بِذِكْرِكَ، وَجَوَارِحَنَا قَائِمَةً بِشُكْرِكَ، وَنُفُوسَنَا سَامِعَةً مُطِيعَةً لِأَمْرِكَ، وَأَجِرْنَا مِنْ مَكْرِكَ، وَلَا تُؤَمِّنَّا مِنْهُ حَتَّى لَا نَبْرَحَ لِعَظِيمِ عِزَّتِكَ مُذْعِنِينَ، وَمِنْ سَطْوَةِ هَيْبَتِكَ خَائِفِينَ، فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ، وَأَجِرْنَا اللَّهُمَّ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَرُؤْيَةِ أَعْمَالِنَا، وَمِنْ شَرِّ كَيْدِ الشَّيْطَانِ، وَاجْعَلْنَا مِنْ خَوَاصِّ أَحْبَابِكَ الَّذِينَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ، فَإِنَّهُ لَا قُوَّةَ لَهُ إِلَّا مَنْ سَلَبْتَ عَنْهُ نُورَ التَّوْفِيقِ وَخَذَلْتَهُ، وَلَا يَقْرُبُ إِلَّا مِنْ قَلْبٍ حَجَبْتَهُ عَنْكَ بِالْغَفْلَةِ وَأَهَنْتَهُ وَأَمَتَّهُ، إِلَهَنَا فَمَا حِيلَةُ الْعَبْدِ وَأَنْتَ تُقْعِدُهُ، وَمَا وُصُولُهُ وَأَنْتَ تُبْعِدُهُ، هَلِ الْحَرَكَاتُ وَالسَّكَنَاتُ إِلَّا بِإِذْنِكَ، وَمُنْقَلَبُ الْعَبْدِ وَمَثْوَاهُ إِلَّا بِعِلْمِكَ؛ إِلَهَنَا فَاجْعَلْ

www.waseemziyai.com

حَرَكَاتِنا وسُكونَنا إلَيْكَ، وشُكرَنا لَكَ، وَاقطع جَميعَ جِهاتِنا بالتَّوَجُّهِ إلَيْكَ، وَاجعَل اعتِمادَنا في كُلِّ الأُمورِ عَلَيكَ، فمَبدَأُ الأَمرِ مِنكَ راجِعٌ إلَيْكَ، إلَهَنا إنَّ الطَّاعَةَ وَالمعصِيَةَ سَفينَتانِ سائرَتانِ بالعَبد، فالعَبدُ في بَحرِ المشيءِ ةِ إلَى ساحِلِ السَّلامةِ وَالهلاكِ، فالوَاصِلُ على ساحِلِ السَّلامةِ هُوَ السَّعيدُ المُقرَّب، وذو الهلاكِ هُوَ الشَّقِيُّ المبعَدُ وَالمعذَّب؛ إلَهَنا أمرتَ بالطَّاعَةِ ونَهَيتَ عَنِ المعصِيَةِ وقَد سَبَقَ تَقديرُهُما، وَالعَبدُ في قَبضَةِ تَصَرُّفِكَ، زِمامُهُ في يَدِكَ تَقودُهُ إلَى أيِّهِما شِئتَ، وقَلبُهُ بَينَ أُصبُعَينِ مِن أَصابِعِكَ تُقَلِّبُهُ كَيفَ شِئتَ، إلَهَنا فَثَبِّت قُلوبَنا على ما أمَرتَنا، وجَنِّبنا عَمَّا عَنهُ نَهَيتَنا، فإنَّهُ لا حَولَ وَلاَ قُوَّةَ إلّا بِكَ، سُبحانَكَ لا إلَهَ إلّا أنت، خَلَقتَ الخَلقَ قِسمَين، ففَرَّقتَهُم فَريقَين، فَريقٌ في الجَنَّةِ وفَريقٌ في السَّعير، هذا حُكمُكَ عَدل، وتقديرُكَ حَقّ، وسِرُّكَ غامِضٌ في هذا الخَلق، وَمَا نَدري ما يُفعَل بِنا، فافعَل بِنا ما أنتَ أهلُهُ وَلاَ تَفعَل بِنا ما نَحنَ أهلُه، فإنَّكَ أهلُ التَّقوى وأهلُ المغفِرَة؛ إلَهَنا فاجعَلنا مِن خَيرِ فَريق، ومِمَّن سَلَكَ الأيمَنَ في الطَّريقِ مِنَ الآخِرة، وَارحَمنا بِرَحمَتِكَ، وَاعصِمنا بعِصمَتِكَ لِنَكونَ مِنَ الفائِزين، ودُلَّنا عَلَيكَ لِنَكونَ مِنَ الوَاصِلين المَوصُولين، إنَّ وَلِيِّيَ اللّهُ الَّذِي نَزَّلَ الكِتاب وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ، فَاللّهُ خَيرٌ حَافِظاً وَهُوَ أرحَمُ الرَّاحِمِينَ، وصَلَّى اللّهُ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السّابِقِ لِلخَلقِ نُورُهُ، وَالرَّحمَةِ لِلعَالَمِينَ ظُهُورُه، عَدَدَ مَن مَضَى مِن خَلقِكَ وَمَن بَقِيَ، وَمَن سَعِدَ مِنهُم وَمَن شَقِي، صَلاةً تَستَغرِقُ العَدَّ وتُحِيطُ بالحَدِّ، صَلاةً لا غايَةَ لَها وَلاَ أمَدَ، وَلاَ انتِهاءَ وَلاَ انقِضاءَ، صَلَوَاتِكَ الّتي صَلَّيتَ عَلَيهِ، صَلاةً دائِمَةً بِدَوَامِكَ، باقِيَةً بِبَقائِكَ، لا مُنتَهَى لَها دُونَ عِلمِكَ، وَعلى آلِهِ وَصَحبِهِ وعِترَتِهِ وسَلِّم، وَالحَمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ، آمينَ يَا مُعِينُ، بِرَحمَتِكَ يَا أرحَمَ الرّاحِمين.

نقلاً عن كتاب الكنوز النورانية من أدعية واوراد السادة القادرية

# ہفتہ وار وظائف

## أدعية الأيام للإمام الجيلاني

هذه الأدعية المباركة وتعتبر من أعظم الأوراد في الطريقة القادرية وهي عظيمة القدر عالية الشأن، فحافظ عليها بقدر المستطاع فإنك ستنال خيراً عظيماً، فما واظب عليها سالك إلا نال الخير العظيم والفضل الكبير، واعلم أنَّ أفضل وقت لقراءتها هو وقت السحر، أو بعد الفجر، فإن تعسر ذلك فأي وقت يصلح، ولكن كن حريصاً على أن تستفتح بها يومك لتنال بركتها وفضلها طوال اليوم ويستحب قراءة كل دعاء سبع مرات وذلك لتمام الفائدة، ويستحب قراءة هذه الآيات قبل الأدعية المباركة وهي استفتاح لها:



www.waseemziyai.com

## وظیفہ یہاں سے شروع کریں

الم، ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ، الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ، وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَیْکَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ، أُولٰئِکَ عَلٰی هُدًی مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمَاوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ إِلَّا بِإِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ أَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهٖ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا أَحَدٌ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ، وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ، وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، مَلِکِ النَّاسِ، إِلٰهِ النَّاسِ، مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ، الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ، مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾

## ورد یوم الجمعة

### جمعۃ المبارک کا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ بِعَظِیْمِ قَدِیْمِ کَرِیْمِ مَکْنُوْنِ مَخْزُوْنِ أَسْمَائِکَ، وَبِأَنْوَاعِ أَجْنَاسِ رُقُوْمِ نُقُوْشِ أَنْوَارِکَ، وَبِعَزِیْزِ إِعْزَازِ عِزَّتِکَ، وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِیْدِ قُوَّتِکَ، وَبِقُدْرَةِ مِقْدَارِ اقْتِدَارِ قُدْرَتِکَ، وَبِتَأْیِیْدِ تَحْمِیْدِ تَمْجِیْدِ عَظَمَتِکَ، وَبِسُمُوِّ عُلُوِّ نُمُوِّ رِفْعَتِکَ، وَبِقَیُّوْمِ دَیْمُوْمِ دَوَامِ مُدَّتِکَ، وَبِرِضْوَانِ غُفْرَانِ أَمَانِ مَغْفِرَتِکَ، وَبِرَفِیْعِ بَدِیْعِ مَنِیْعِ سُلْطَانِکَ وَسَطْوَتِکَ، وَبِرَهَبُوْتِ عَظَمُوْتِ جَبَرُوْتِ جَلَالِکَ، وَبِصَلَاةِ سَعَاةِ سِعَةِ بِسَاطِ رَحْمَتِکَ، وَبِلَوَامِعِ بَوَارِقِ صَوَاعِقِ عَجِیْجِ هَجِیْجِ رَهِیْجِ وَهِیْجِ بَهِیْجِ نُوْرِ ذَاتِکَ، وَبِبَهْرِ قَهْرِ جَهْرِ مَیْمُوْنِ ارْتِبَاطِ وَحْدَانِیَّتِکَ، وَبِهَدِیْرِ هَیَّارِ تَیَّارِ أَمْوَاجِ بَحْرِکَ الْمُحِیْطِ بِمَلَکُوْتِکَ، وَبِاتِّسَاعِ انْفِسَاحِ مَیَادِیْنِ بَرَازِخِ کُرْسِیِّکَ، وَبِهَیْکَلِیَّاتِ عُلْوِیَّاتِ رُوْحَانِیَّاتِ أَمْلَاکِ أَفْلَاکِ عَرْشِکَ، وَبِالْأَمْلَاکِ الرُّوْحَانِیِّیْنَ الْمُدِیْرِیْنَ الْکَوَاکِبَ الْمُنِیْرَةِ بِأَفْلَاکِکَ، وَبِحَنِیْنِ أَنِیْنِ تَسْکِیْنِ قُلُوْبِ الْمُرِیْدِیْنَ لِقُرْبِکَ، وَبِخَضَعَاتِ حَرَقَاتِ زَفَرَاتِ الْخَائِفِیْنَ مِنْ سَطْوَتِکَ، وَبِآمَالِ نَوَالِ أَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِیْنَ فِیْ مَرْضَاتِکَ، وَبِتَخْضِیْعِ تَقْطِیْعِ تَقَطُّعِ مَرَائِرِ الصَّابِرِیْنَ علی بَلْوَائِکَ، وَبِتَعَبُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِیْنَ علی طَاعَتِکَ. یَا أَوَّلُ یَا آخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا قَدِیْمُ یَا مُقِیْمُ، اطْمِسْ بِطَلْسَمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَرَّ سُوَیْدَاءِ قُلُوْبِ أَعْدَائِنَا وَأَعْدَائِکَ، وَدُقَّ أَعْنَاقَ رُؤُوْسِ الظَّلَمَةِ بِنَمِشَاتِ سُیُوْفِ قَهْرِکَ وَسَطْوَتِکَ وَاحْجُبْنَا بِحُجُبِکَ الْکَثِیْفَةِ بِحَوْلِکَ وَقُوَّتِکَ عَنْ لَحَظَاتِ لَمَحَاتِ لَمَعَاتِ أَبْصَارِهِمُ الضَّعِیْفَةِ بِعِزَّتِکَ وَسَطْوَتِکَ وَاحْجُبْنَا یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ وَصُبَّ عَلَیْنَا مِنْ



www.waseemziyai.com

أَنَابِيبِ مَيَازِيبِ التَّوْفِيقِ فِي رَوْضَاتِ السَّعَادَاتِ آنَاءَ لَيْلِكَ وَأَطْرَافَ نَهَارِكَ، وَاغْمِسْنَا فِي حِيَاضِ سَوَاقِي مَسَاقِي بَرِّ بِرِّكَ وَرَحْمَتِكَ وَقَيِّدْنَا بِقُيُودِ السَّلَامَةِ عَنِ الْوُقُوعِ فِي مَعْصِيَتِكَ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيمُ يَا قَوِيمُ يَا مُقِيمُ يَا مَوْلَايَ يَا قَادِرُ يَا مَوْلَايَ يَا غَافِرُ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ. اللَّهُمَّ ذَهِلَتِ الْعُقُولُ وَانْحَصَرَتْ أَفْهَامُ الْأَبْصَارِ وَحَارَتِ الْأَوْهَامُ وَبَعُدَتِ الْخَوَاطِرُ وَقَصُرَتْ عَنْ إِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ ذَاتِكَ وَمَا ظَهَرَ مِنْ بَوَادِي عَجَائِبِ أَصْنَافِ قُدْرَتِكَ دُونَ الْبُلُوغِ بِتَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ بُرُوقِ شُرُوقِ أَسْمَائِكَ* يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيمُ يَا قَوِيمُ يَا مُقِيمُ يَا نُورُ يَا هَادِي يَا بَدِيعُ يَا بَاقِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغِثْنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ ارْحَمْنَا، اللَّهُمَّ مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَمُبْدِيَ نِهَايَاتِ الْغَايَاتِ وَمُخْرِجَ يَنَابِيعِ قُضْبَانِ قَصَبَاتِ النَّبَاتَاتِ وَمُشَقِّقَ صُمِّ جَلَامِيدِ الصُّخُورِ الرَّاسِيَاتِ وَالْمُنْبِعَ مِنْهَا مَاءً مَعِيناً لِلْمَخْلُوقَاتِ وَالْمُحْيِي مِنْهَا سَائِرَ الْحَيَوَانَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَالْعَالِمَ بِمَا اخْتَلَجَ فِي صُدُورِهِمْ مِنْ أَسْرَارِهِمْ وَأَفْكَارِهِمْ وَفَكَّ رَمْزَ نُطْقِ إِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ مَنْ سَبَّحَتْ وَقَدَّسَتْ وَمَجَّدَتْ وَكَبَّرَتْ وَحَمَّدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ كَمَالِ إِقْدَامِ أَقْوَالِ إِعْظَامِ عِزِّكَ وَجَبَرُوتِكَ مَلَائِكُ سَمَوَاتِكَ اجْعَلْنَا فِي هَذَا الْعَامِ وَفِي هَذَا الشَّهْرِ وَفِي هَذِهِ الْجُمُعَةِ وَفِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هَذَا الْوَقْتِ الْمُبَارَكِ مِمَّنْ دَعَاكَ فَأَجَبْتَهُ وَسَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ وَتَضَرَّعَ إِلَيْكَ فَرَحِمْتَهُ وَإِلَى دَارِكَ دَارِ السَّلَامِ أَدْنَيْتَهُ بِفَضْلِكَ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ جُدْ عَلَيْنَا وَعَامِلْنَا بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تُعَامِلْنَا بِمَا نَحْنُ أَهْلُهُ إِنَّكَ أَنْتَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيمُ يَا قَوِيمُ يَا مُقِيمُ يَا نُورُ يَا هَادِي يَا بَدِيعُ يَا بَاقِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ، يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ أَغِثْنَا، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ بِرَحْمَتِكَ ارْحَمْنَا، أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّي على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ وَأَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجَنَا يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ورد يوم السبت

### ہفتے کے دن کا وظیفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، اللَّهُمَّ يَامَنْ نِعَمُهُ لَا تُحْصَى وَأَمْرُهُ لَا يُعْصَى، وَنُورُهُ لَا يُطْفَى وَلُطْفُهُ لَا يَخْفَى يَامَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى وَأَحْيَا الْمَيِّتَ لِعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَجَعَلَ النَّارَ بَرْدًا وَسَلَامًا على إِبْرَاهِيمَ صَلِّ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا. اللَّهُمَّ بِتَلَأْلُؤِ نُورِ بَهَاءِ حُجُبِ عَرْشِكَ مِنْ أَعْدَائِي احْتَجَبْتُ وَبِسَطْوَةِ الْجَبَرُوتِ مِمَّنْ يَكِيدُنِي تَحَصَّنْتُ وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِيدِ قُوَّتِكَ مِنْ كُلِّ سُلْطَانٍ تَحَصَّنْتُ وَبِدَيْمُومِ قَيُّومِ دَوَامِ أَبَدِيَّتِكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ اسْتَعَذْتُ وَبِمَكْنُونِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ هَامَّةٍ تَخَلَّصْتُ وَتَحَصَّنْتُ يَا حَابِسَ الْوَحْشِ يَا شَدِيدَ الْبَطْشِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ احْبِسْ عَنِّي



www.waseemziyai.com

مَنْ ظَلَمَنِي وَاغْلِبْنِي علي مَنْ غَلَبَنِي، كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي إِنَّ اللهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعاً اللَّهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ ، أَعُوذُ بِاللهِ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ أَنْ تَقَعَ علي الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ (فُلان) وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ .اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَاراً مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَأَنْتَ علي كُلِّ شيءٍ قَدِيرٌ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ورد يوم الأحد

## اتوار کے دن کا وظیفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،هُوَ اللَّهُ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْجَمِيلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ الْحَلِيمُ الرَّؤُوفُ، الْعَفُوُّ الْمُؤْمِنُ، النَّصِيرُ الْمُجِيبُ، الْمُغِيثُ الْقَرِيبُ، السَّرِيعُ الْكَرِيمُ، ذُو الجلال والإِكْرَامِ، ذُو الطَّوْلِ وَالإِنْعَامِ، رَبِّ اكْسِنِي مِنْ جَمَالِ بَدِيعِ الْأَنْوَارِ الْجَمَالِيَّةِ مَا يُدْهِشُ أَلْبَابَ الذَّوَاتِ الْكَوْنِيَّةِ فَتَتَوَجَّهُ إِلَى حَقَائِقِ الْمُكَوَّنَاتِ تَوَجُّهَ الْمَحَبَّةِ الذَّاتِيَّةِ الْجَاذِبَةِ إِلَى شُهُودِ مُطْلَقِ الْجَمَالِ الَّذِي لاَ يُضَادُّهُ قُبْحٌ وَلاَ يَقْطَعُ عَنْهُ إِيلاَمٌ وَاجْعَلْنِي مَرْحُوماً مِنْ كُلِّ رَاحِمٍ بِحُكْمِ الْعَطْفِ الْحُبِّيِّ الَّذِي لا يَشُوبُهُ انْتِقَامٌ وَلاَ يُنْقِصُهُ غَضَبٌ وَلاَ يَقْطَعُ مَدَدَهُ سَبَبٌ وَتَوَلَّ ذٰلِكَ بِحُكْمِ أَبَدِيَّةِ وَارِثِيَّتِكَ إِلَى غَيْرِ نِهَايَةٍ تَقْطَعُهَا غَايَةٌ يَا رَحِيمُ هُوَ الرَّحِيمُ رَبَّاهُ رَبَّاهُ غَوْثَاهُ يَا خَفِيّاً لاَ يَظْهَرُ يَا ظَاهِراً لاَ يَخْفَى لَطُفَتْ أَسْرَارُ وُجُودِكَ الْأَعْلَى فَتُرَى فِي كُلِّ مَوْجُودٍ وَعَلَتْ أَنْوَارُ ظُهُورِكَ الْأَقْدَسِ فَبَدَتْ فِي كُلِّ مَشْهُودٍ فَأَنْتَ الْحَلِيمُ الْمَنَّانُ بِالرَّأْفَةِ وَالْعَفُوُّ السَّرِيعُ بِالْمَغْفِرَةِ مَأْمَنُ الْخَائِفِينَ نَصِيرُ الْمُسْتَغِيثِينَ الْقَرِيبُ بِمَحْوِ جِهَاتِ الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ عَنْ عُيُونِ الْعَارِفِينَ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالإِكْرَامِ سَلاَمٌ قَوْلاً مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ورد يوم الاثنين

## پیر شریف کا وظیفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،هُوَ اللَّهُ الَّذِي لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَلِيمُ الرَّحِيمُ الْفَعَّالُ اللَّطِيفُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الصَّبُورُ الرَّشِيدُ الرَّحْمٰنُ رَبِّ أَذِقْنِي بَرْدَ حِلْمِكَ علي حَتَّى أَبْتَهِجَ بِهِ فِي عَوَالِمِي فَلاَ أَشْهَدُ فِي الْكَوْنِ إِلَّا مَا يَقْتَضِي سُـ ـوتِي وَرِضَائِي فَإِنَّكَ الْحَقُّ وَأَمْرُكَ الْحَقُّ، وَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرحيمُ، رَبِّ أَشْهِدْنِي مُطْلَقَ فَاعِلِيَّتِكَ فِي كُلِّ مَفْعُولٍ حَتَّى لاَ أَرَى فَاعِلاً غَيْرَكَ لِأَكُونَ مُطْمَئِناً تَحْتَ جَرَيَانِ أَقْدَارِكَ، مُنْقَاداً لِكُلِّ حُكْمٍ وَوُجُودٍ عَيْنِيٍّ وَغَيْبِيٍّ وَبَرْزَخِيٍّ، يَا نَافِخاً رُوحَ أَمْرِهِ فِي كُلِّ عَيْنٍ اجْعَلْنِي مُنْفَعِلاً فِي كُلِّ حَالٍ لِمَا يُحَوِّلُنِي عَنْ ظُلُمَاتِ تَكْوِينَاتِي، وَالْحَقُّ فِعْلِي وَفِعْلَ الْفَاعِلِينَ فِي أَحَدِيَّةِ فِعْلِكَ، وَتَوَلَّنِي بِجَمِيلِ حَمِيدِ

www.waseemziyai.com

اخْتِيَارِكَ لِي فِي جَمِيعِ تَوَجُّهَاتِي وَأْفُنِ مِنّي إِرَادَتِي، وَصَبِّرْنِي وَسَدِّدْنِي، وَارْحَمْنِي وَاصْحَبْنِي يَا لَطِيفَ الْعِنَايَةِ بِمَعِيَّةٍ خَاصَّةٍ مِنْكَ، وَحَقِّقْنِي بِقُرْبِكَ الَّذِي لاَ وَحْشَةَ مَعَهُ، يَا رَحْمنُ يَا سَلاَمُ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ورد يوم الثلاثاء

## منگل کا وظیفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِلٰهِي مَا أَحْلَمَكَ على مَنْ عَصَاكَ، وَمَا أَقْرَبَكَ مِمَّنْ دَعَاكَ، وَمَا أَعْطَفَكَ على مَنْ سَأَلَكَ، وَمَا أَرْأَفَكَ بِمَنْ أَمَّلَكَ مَنْ ذَا الَّذِي سَأَلَكَ فَحَرَمْتَهُ، أَوِ التجأَ إِلَيْكَ فَأَسْلَمْتَهُ، أَوْ تَقَرَّبَ مِنْكَ فَأَبْعَدْتَهُ، أَوْ هَرَبَ إِلَيْكَ فَطَرَدْتَهُ، لَكَ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ، إِلٰهِي أَتُرَاكَ تُعَذِّبُنَا وَتَوْحِيدُكَ فِي قُلُوبِنَا؛ وَمَا أَخَالُكَ تَفْعَلُ، وَلَئِنْ فَعَلْتَ أَتَجْمَعُنَا مَعَ قَوْمٍ طَالَمَا بَغَضْنَاهُمْ لَكَ؟ فَبِالْمَكْنُونِ مِنْ أَسْمَائِكَ وَمَا وَارَتْهُ الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ؛ أَنْ تَغْفِرَ لِهٰذِهِ النَّفْسِ الْهَلُوعِ، وَلِهٰذَا الْقَلْبِ الْجَزُوعِ الَّذِي لاَ يَصْبِرُ لِحَرِّ الشَّمْسِ، فَكَيْفَ يَصْبِرُ لِحَرِّ نَارِكَ، يَا حَلِيمُ يَا عَظِيمُ يَا كَرِيمُ يَا رَحِيمُ .اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الذُّلِّ إِلاَّ لَكَ، وَمِنَ الْخَوْفِ إِلاَّ مِنْكَ، وَمِنَ الْفَقْرِ إِلاَّ إِلَيْكَ .اللَّهُمَّ كَمَا صُنْتَ وُجُوهَنَا أَنْ تَسْجُدَ لِغَيْرِكَ؛ فَصُنْ أَيْدِينَا أَنْ تَمْتَدَّ بِالسُّؤَالِ لِغَيْرِكَ، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

## ورد يوم الأربعاء

### بدھ کے دن کا وظیفہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، إِلٰهِي عَمَّ قِدَمُكَ حَدْثِي وَلاَ أَنا، وَأشرَقَ سُلطانُ نورِ وَجهِكَ فأضاءَ هَيكَلَ بَشَرِيَّتِي، فَلا سِوَاكَ فَما دامَ مِنّي فَبِدوَامِكَ، وَمَا فَنِيَ عَنّي فَبِرُؤْيَتِي إِلَيْكَ وأنت الدّائِم، لا إِلٰهَ إِلّا أنت، أَسأَلُكَ بالأَلِفِ إذا تَقَدَّمَت، وبالهاءِ إِذا تَأَخَّرَت، وبالهاءِ مِنّي إذا إنقلَبَت لاماً ، أن تُفنينى بِكَ عَنّي، حَتّى تَلتَحِقَ الصِّفَةُ بالصِّفَةِ، وتَقَعَ الرابطَةُ بالذات، لا إِلٰهَ إِلّا أنتَ يَا حَيُّ يَا قَيوم، يَا ذا الجلالِ وَالإِكرام، وصَلَّى اللّهُ على سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعلى آلِهِ وصَحْبِهِ وسَلَّم أجمعين، وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

ثُمَّ تقرأُ أَربَعَ عَشرَةَ مرَّة (وَالْحَمْدُ للهِ وَحدَه)

پھر یہ چودہ بار پڑھیں

(وَالْحَمْدُ للهِ وَحدَه)

www.waseemziyai.com

# ورد يوم الخميس

## جمعرات کا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ،اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، الم اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوم، وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ. اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِمَا سَأَلَكَ بِهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، يَا مُبْدِءُ يَا مُعِيدُ، يَا فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ، أَسْأَلُكَ بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذى مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِي قَدِرْتَ بِهَا على جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً، لاَ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا. اللّٰهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ يَا لَطِيفاً قَبْلَ كُلِّ لَطِيفٍ وَيَا لَطِيفاً بَعْدَ كُلِّ لَطِيفٍ وَيَا لَطِيفاً لَطَفْتَ بِخَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ؛ أَسْأَلُكَ يَا رَبِّ كَمَا لَطَفْتَ بِى فِى ظُلُمَاتِ الْأَحْشَاءِ اُلطفْ بِى فِى قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ، وَفَرِّجْ عَنِّى مِنَ الضِّيقِ، وَلاَ تُحَمِّلْنِى مَالاَ أُطِيقُ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِى بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ؛ الطف بِى بِخَفِيِّ خَفِيِّ خَفِيِّ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ؛ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ: اللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية

### الحزب الصغير للإمام الجيلاني

اللّٰهمَّ حُلَّ هذه العُقْدة و أزِلْ هذه العُسْرة، و لقِّنى حُسْنَ المَيْسور، و قِنى سُوءِ المَقْدور، و ارْزُقْنى حُسْنَ الطَّلب، و اكْفِنى سُوءِ المُنْقلب، اللّٰهمَّ حُجَّتى وعُدَّتى، فاقتى و وسيلتى انْقطاع حيلتى، و رأْس مالى عدم احْتيالى، و شفيعى دُموعى و كنْزى و عجْزى، إلهى قطْرةٌ مِنْ بحْرِ جُودكَ تُغْنينى، و ذَرَّةٌ مِنْ تيَّار عفْوكَ تكْفينى، فارْزقنى و عافنى، و اعْفُ عنِّى و اغْفر نى، و اقْضِ حاجتى و نفِّسْ كُرْبتى، و فرِّجْ همِّى و اكْشفْ غمِّى برحْمتكَ يا أرْحم الرَّاحمين، والحمْد لله ربِّ العالمين.

### دعاء الفاتحة للإمام الجيلاني

بسم الله الرحمن الرحيمالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ: مُنوِّرِ أبْصَارِ العَارِفِينَ بِنُورَ المعْرِفَةِ واليَقِينِ، وجَاذِبِ أَزِمَّةِ أَسْرَارِ الْمُحَقِّقِينَ بِجَذَبَاتِ القُرْبِ والتَّمْكِينِ، فَاتِحِ أقْفَالِ قُلُوبِ الْمُوَحِّدِينَ بِفَاتِحَةِ التَّوحِيدِ والفَتحِ المبِينِ، الَّذِى أَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلاَلَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ. الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ: العزيزِ الحَكِيمِ العلىِّ العَظِيمِ الأوَّلِ القَدِيمِ، خَاطَبَ مُوسى الكَلِيمَ بِخِطابِ التَّكْرِيمِ، وشَرَّفَ نَبِيَّهُ الكَرِيمَ بالنَّصِ الشَّرِيف: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِى وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ. مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ: قَاهِرِ الجَبَابِرةِ والمُتمرِّدينَ وَمُبِيدِ الطُّغَاةِ الجَاحِدِينَ، ذَلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ



www.waseemziyai.com

# ورد يوم الخميس

## جمعرات کا وظیفہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ،اَللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، الم اللّٰهُ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوم، وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ، .اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ بِمَا سَأَلَکَ بِهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ، يَا مُبْدِءُ يَا مُعِيدُ، يَا فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ، أَسْأَلُکَ بِنُورِ وَجْهِکَ الَّذِى مَلأَ أَرْكَانَ عَرْشِکَ وَبِقُدْرَتِکَ الَّتِي قَدِرْتَ بِهَا على جَمِيعِ خَلْقِکَ، وَبِرَحْمَتِکَ الَّتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْماً، لاَ إِلٰهَ إِلاَّ أَنْتَ، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا، يَا مُغِيثُ أَغِثْنَا .اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ يَا لَطِيفاً قَبْلَ كُلِّ لَطِيفٍ وَيَا لَطِيفاً بَعْدَ كُلِّ لَطِيفٍ وَيَا لَطِيفاً لَطَفْتَ بِخَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ؛ أَسْأَلُکَ يَا رَبِّ كَمَا لَطَفْتَ بِي فِي ظُلُمَاتِ الْأَحْشَاءِ اُلطفْ بِي فِي قَضَائِکَ وَقَدَرِکَ، وَفَرِّجْ عَنِّي مِنَ الضِّيقِ، وَلاَ تُحَمِّلْنِي مَالاَ أُطِيقُ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ؛ الطفْ بِي بِخَفِيِّ خَفِيِّ خَفِيِّ خَفِيِّ لُطْفِکَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ؛ فَإِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ :اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

نقلاً عن كتاب الكنوز النوارنية من أدعية واوراد السادة القادرية

### الحزب الصغير للإمام الجيلاني

اللّٰهمَّ حُلَّ هذه العُقْدة و أزِل هذه العُسْرة، و لقِّني حُسْن المَيْسور، و قِني سُوء المَقْدور، و ارْزُقْني حُسْن الطَّلب، و اكْفني سُوء المُنْقلب، اللّٰهمَّ حُجَّتي وعُدَّتي، فاقتي و وسيلتي انْقطاع حيلتي، و رأْس مالي عدم احْتيالي، و شفيعي دُموعي و كنْزي و عجْزي، إلهي قطْرةٌ مِنْ بحْر جُودك تُغْنيني، و ذَرَّةٌ مِنْ تيَّار عفْوك تكْفيني، فارْزقني و عافني، و اعْفُ عنِّي و اغْفر لي، و اقْضِ حاجتي و نفِّسْ كُرْبتي، و فرِّجْ همِّي و اكْشفْ غمِّي برحْمتك يا أرْحم الرَّاحمين، والحمْد لله ربِّ العالمين.

### دعاء الفاتحة للإمام الجيلاني

بسم الله الرحمن الرحيمالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ :مُنوِّرِ أبْصَارِ العَارِفِينَ بِنُورَ المعْرفَةِ واليَقِينِ، وجَاذِبِ أَزِمَّةِ أسْرَارِ المُحقِّقينَ بِجَذَبَاتِ القُرْبِ والتَّمْكِينِ، فَاتِحِ أقْفَالِ قُلُوبِ المُوَحِّدينَ بِفَاتِحةِ التَّوْحِيدِ والفَتْحِ المُبينِ، الَّذِى أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ .الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ :العزيزِ الحَكِيمِ العليِّ العَظِيمِ الأوَّلِ القَدِيمِ، خَاطَبَ مُوسى الكَلِيمَ بِخِطَابِ التَّكْرِيمِ، وشَرَّفَ نَبِيَّهُ الكَريمَ بالنَّصِ الشَّرِيف :وَلَقَدْ آتَيْنَاکَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ .مَالِکِ يَوْمِ الدِّينِ :قَاهِرِ الجَبَابِرةِ والمُتمرِّدينَ وَمُبِيدِ الطُّغَاةِ الجَاحِدِينَ، ذَلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتبارَکَ اللّٰهُ أَحْسَنُ



www.waseemziyai.com

الْخَالِقِينَ، فَيَا مَنْ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَلا مُعِينٌ .إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ :مُعْتَرِفِينَ بِالْعَجْزِ عَنِ الْقِيَامِ بِحَقِّكَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وحِينٍ، يَا بَاعِثَ الرِّيحِ الْعَقِيمِ، يَا مُحْيِيَ الْعِظَامَ وهِيَ رَمِيمٌ .اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ :صِرَاطَ أَهْلِ الإِخْلاَصِ والتَّسْلِيمِ .صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ :صِرَاطَ الَّذِينَ تَسَلَّوا بِالْهُدى وَفَرِحُوا بِمَا لَدَيْهِمْ .غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ :هَبْنَا اللَّهُمَّ مِنْكَ مَوَاجِبَ الصِّدِّيقِينَ، وَأَشْهِدْنَا مَشَاهِدَ الشُّهَدَاءِ، وَلاَ تَجْعَلْنَا ضَالِّينَ ولا مُضِلِّينَ، وَلاَ تَحْشُرْنَا فِي زُمْرَةِ الظَّالِمِينَ .وَلا الضَّالِّينَ :(آمينَ :(اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الفَاتِحَةِ افْتَحْ لَنَا فَتْحاً قَرِيْبَاً، اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الشَّافِيَةِ اشْفِنَا مِنْ كُلِّ آفةٍ وَعَاهَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الْكَافِيَةِ اكْفِنَا مَا أَهَمَّنَا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وأَجِرِ تَعَلُّقَاتِنَا وَتَعَلُّقَاتِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلى أَجَلِّ عَوَائِدِكَ، واشْفَعْ لَنَا بِنَفْسِكَ عِنْدَ نَفْسِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، إِذْ لاَ أَرْحَمَ بِنَا وَبِهِمْ مِنْكَ يا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، وصَلَّى الله عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وعلى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً إِلى يَوْمِ الدِّينِ، والحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِين

## دعاء اسم الله الأعظم

بسم الله الرحمن الرحيم،اللهم إني أسألك بالألف القائم الذى ليس قبله سابق إلا أنت الله وباللامين اللتين طمست بهما الأسرار وجعلتهما بين العقل والروح وأخذت عليهما العهد الواثق وبالهاء المحيطة بالعلوم الجوامد والمتحركة والصوامت والنواطق، وأسألك اللهم بأسمك العظيم الأعظم هو الله الذى لا إله إلا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر النور الهادى البديع القادر المقتدر القاهر الذى تشعشع فارتفع وقهر فصدع ونظر نظرة للجبل فتقطع وخر موسى صعقاً من الفزع أنت الله الإله الأكرم الأزلى والسرمدى الذى لا يحول ولا يزول تدهش منه العقول بسر السر الذى هو أنت وعدت به قلوب أهل الذكر بخفى جولان معرفتك بالفكر (أغمسنى يا لله ثلاثاً) فى بحر أنوارك وأملأ قلبى من أسرارك ومكنى فيك ومنك وأسألك الوصول بالسر الذى تدهش منه العقول فهو من قربه ذاهل أتينوخ ,بأملوخ ,ب أى ,وأمنِ أى وأمن مهياش الذى له ملك السموات والأرض اللهم إن سمعى وبصرى وسرى وجهرى وباطنى وظاهرى يشهد لك بالوحدانية اجعلنى أشاهد القدرة النورانية يا لله ياهو ( تدعو بما تريد) يامن يستغاث به إذا عدم المغيث وينتصر به إذا عدم النصير ويفتتح به إذا أغلقت أبواب الملوك المرتجه وحجبته القلوب الغافلة طهفلوش انقطع الرجاء إلا منك وسدت الطرق إلا إليك وخابت الآمال إلا فيك واغوثاه العجل إلا أجبت دعوتى واقض حاجتى واكشف عن بصيرتى وشيخى وأخوانى فى طريقى وأهلى واجعلنا من أهل طاقتك وودك يا لله ياهو بألف لا حول ولا قوة إلا بالله العلى العظيم يا قديم يا حى يا دائم يا باقى يا قائم يا فرد يا مهدى يا واحد يا أحد يا جميل يا رحمن يا رحيم يا حى يا قيوم يا ذا الجلال والإكرام يا نور السموات والأرض ورب السموات والأرض وما بينهما ورب العرش العظيم يا من لم يلد ولم يولد ولم

www.waseemziyai.com

يكن له كفواً أحد يا كافي يا هادى يا عالم يا صادق يا عليم يا حكيم يا علام الغيوب يا كهيعص اكفنا يا حمعسق احمنا يا رب الأرباب ويا سيد السادات ويا مالك الملك يا ولى الدنيا والآخرة يا من طهفلوش أحون قاف أدم حم هاء أمين ( تدعو ما تشاء ) اللهم أنت إله من فى السموات وإله من فى الأرض لا إله فيهما غيرك وأنت حاكم من فى السموات والأرض لا حاكم فيهما غيرك وأنت ملك من فى السموات والأرض لا مالك فيهما غيرك قدرتك فى السموات كقدرتك فى الأرض سلطانك فى الأرض كسلطانك فى السماء وأسألك اللهم بنور وجهك الكبير أن تقربنا منك إليك أنك على كل شئ قدير وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم أجمعين والحمد لله رب العالمين.

## دعوة اسم الله الودود للإمام الجيلاني

وهذا الحزب من الأحزاب العظيمة للشيخ عبد القادر t، وهو على اسم الله الودود، ويقرأ كورد يومى، ويستحب أن يقرأه بعد تلاوة اسم الله الودود، وتلاوة هذا الاسم تكون مفتوحة ويستحب الإكثار منها، وأما إن أردت العدد الخاص به فهو عشرون مرة وهو العدد الأصغر، ثم يرتقى إلى ثمانين مرة، ثم إلى أربعمائة مرة، وكلما زاد العدد كان أفضل، ثم يدعو بهذه الدعوة المباركة سبع مرات .وليحذر قارئها من استخدامها إلا بالحق، كأن يقرأها لتسخير شخص ليستغله بأى شىء ، وليعلم أنها لا تستخدم إلا بما يرضى الله تعالى، وقد خاب وخسر كل من استخدمها بما لا يرضى الله تعالى، وأفضل استخداماتها فى الإصلاح بين المتخاصمين، أو الإصلاح بين زوجين، أو لتسخير ظالم ومغتصب لحق لإرجاعه، وأفضل استخداماتها أن يقرأ لله تعالى كورد لا يطلب به إلا محبة الله ورسوله وعباده الصالحين،

فهذه أشرف استخداماتها، وهذه هى الدعوة المباركة:

بِسْمِ اللهِ الرَّحمنِ الرَّحِيمِ،وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ يا وَدُودُ أَنْتَ الَّذِى أَوْدَعْتَ سِرَّ الْمَحَبَّةِ وَالْمَوَدَّةِ فِى قُلُوبِ أَهْلِ الأَسْرَارِ، وَأَنْتَ الْعَزِيزُ الَّذِى أَكْمَلْتَ ذَوَاتِ الطَّالِبِينَ بِنَوَرِ الأَنْوَارِ، وَتَجَلَّيْتَ بِالْعِزِّ وَالنُّورِ الْقَائِمِ عَلَى الأَرْوَاحِ، فَأَلَّفْتَ بَيْنَ الأَشْبَاحِ، اللَّهُمَّ إِنِّى أَسْأَلُكَ بِسِرِّ وِدِّكَ وَسَرَيَانِ حُبِّكَ فِى قُلُوبِ أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ أَنْ تُلْقِىَ وِدِّى وَحُبِّى فِى قُلُوبِ عِبَادِكَ وَسَخِّرْهُمْ لِى، اللَّهُمَّ كَمَا أَلْقَيْتَ الْوَحْىَ عَلَى قَلْبِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيه وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، اللَّهُمَّ سَخِّرْ لِى رَوْحَانِيَةَ هَذَا الاسْمِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٍ وَإِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ، وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آله وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمَا كَثِيراً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رُبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رُبِّ الْعَالَمِينَ.



www.waseemziyai.com

## المناجاة السحرية للشيخ عبد القادر الجيلانى

إلهى أغلقت الملوك أبوابها وبابك مفتوح للسائلين إلهى غارت النجوم ونامت العيون وأنت الحى القيوم الذى لا تأخذه سنة ولا نوم إلهى فرشت الفرش ..وخلا كل حبيب بحبيبه !!وأنت حبيب المتهجدين وأنيس المستوحشين !!إلهى ..ان طردتنى عن بابك فإلى باب من ألتجأ ؟ !وإن قطعتنى عن خدمتك فخدمة من أرتجء ؟ !إلهى ..إن عذبتنى فإنى مستحق العذاب والنقم وإن عفوت عنى فأنت أهل الجود والكرم ..يا سيدى ..لك أخلص العارفون وبفضلك نجا الصالحون وبرحمتك أناب المقصرون يا جميل العفو أذقنى برد عفوك وحلاوة مغفرتك وإن لم أكن أهلا لذلك فأنت أهل التقوى و أهل المغفرة ,اللهم إنى أسالك إيماناً يصلح للعرض عليك، ويقيناً نقف به فى القيامة بين يديك، وعصمة تنقذنا بها من ورطات الذنوب، ورحمة تطهرنا بها من دنس العيوب، وعلماً نفقه أوامرك ونواهيك، وفهماً نعرف به كيف نناجيك، واجعلنا فى الدنيا والآخرة من أهل ولايتك، وأملأ قلوبنا بنور معرفتك، وكحل عيون عقولنا بأثمد هدايتك، واحرس أقدام أفكارنا من مزالق مواطء الشبهات، وامنع طيور أنفسنا من الوقوع فى موبقات الشبكات، وأعنا فى إقامة الصلاة على ترك الشهوات، وامح سطور سيئاتنا من جرائد أعمالنا بأيدى الحسنات، كن لنا حيث ينقطع الرجاء منا إذا أعرض أهل الوجوه عنا حتى يحصل فى ظلمات اللحود، ورهائن أفعالنا إلى يوم الشهود، أجر العبد الضعيف على ما ألف من العظمة من الزلل، ووفقنى وإخوانى لصالح القول والعمل، واجر على لسانى ما ينتفع به السامع، وتذرف له المدامع، ويلين له القلب الخاشع، واغفر لى وللحاضرين ولجميع المسلمين، آمين، والحمد لله رب العالمين، وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين، يا رب العالمين.

## الفتح الربانی میں موجود ادعیہ

☆ اَللّٰهُمَّ اُشْغُلْ جَوَارِ حَنَابِطَاعَتِكَ وَنَوِّرْ قُلُوْبَنَا بِمَعْرِ فَتِكَ وَاشْغُلْنَا طُوْلَ حَيَاتِنَا فِىْ لَيْلَنَا وَنَهَارِ نَا بِمُرَا قَبَتِكَ وَالْحِقْنَابِالَّذِيْنَ تَقَدَّمُوْا مِنَ الصّٰلِحِيْنَ وَارْزُقْنَا كَمَا رَزَقْتَهُمْ وَكُنْ لَّنَا كُنْتَ لَهُمْ. آمين!ہ

☆ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِہ

(پہلی مجلس، منعقدہ ۳ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الصِّحَّةَ مَعَكَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِہ

(دوسری مجلس، منعقدہ ۵ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)



www.waseemziyai.com

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا لِقَآئِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ لَذِّذْنَا بِالْقُرْبِ مِنْکَ وَالرُّؤْیَۃِ لَکَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّرْضٰی بِکَ عَمَّا سِوَاکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(تیسری مجلس، منعقدہ ۸ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا فِی جَنَّاتِکَ وَمَعَکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(چوتھی مجلس، منعقدہ ۱۰ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ قَرِّبْنَا اِلَیْکَ وَلَاتُبَاعِدْنَا عَنْکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(پانچویں مجلس، منعقدہ ۱۲ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنَنَاوَبَیْنَ النِّفَاقِ فِی جَمِیْعِ اَحْوَالِنَا وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(چھٹی مجلس، منعقدہ ۱۵ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَاَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَکَثِّرْ عَطَائَکَ لَنَا وَارْزُقْنَا الشُّکْرَ عَلَیْہِ اِلٰی اٰخِرِ الدُّعَآءِo

(ساتویں مجلس، منعقدہ ۱۷ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ لَا تَبْتَلْنَاo اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْکَ بِلَا بَلَاءٍ o اَللّٰھُمَّ قُرْبًاوَّلُطْفًا o اَللّٰھُمَّ قُرْبًا بِلَا بُعْدٍo لَا طَاقَۃَ لَنَا عَلَی الْبُعْدِ مِنْکَ وَلَا عَلٰی مُقَاسَاۃِ الْبَلَآءِ فَارْزُقْنَا الْقُرْبَ مِنْکَ مَعَ عَدْمِ نَارِ الْاٰفَاتِ کَانَ وَلَابُدَّ مِنْ نَارِ الْاٰفَاتِ فَاجْعَلْنَا فِیْھَا کَالسَّمَنْدَلِ الَّذِیْ یَبِیْضُ وَیَفْرِخُ فِی النَّارِ وَھِیَ لَا تَضُرُّہٗ وَلَا تَحْرِقُہٗ اجْعَلْھَا عَلَیْنَا کَنَارِ اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِکَ اَنْبِتْ حَوَالَیْنَا عُشْبًا کَمَا اَنْبَتَّ حَوَالَیْہِ وَاَغْنِنَا عَنْ جَمِیْعِ الْاَشْیَآءِ کَمَا اَغْنَیْتَہٗ وَاٰنِسْنَا وَتَوَلَّنَا کَمَاتَوَلَّیْتَہٗ وَاحْفَظْنَا کَمَا حَفِظْتَہٗ آمِیْن!

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْمُوَافَقَۃَ وَتَرْکَ الْمُنَازَعَۃِ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(دسویں مجلس، منعقدہ ۲۴ رشوال ۵۴۵ھ)

☆ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ وَھَبْنَا کُلَّنَالِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا بِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَللّٰھُمَّ لَا تُسَلِّطْ بَعْضَنَا عَلٰی بَعْضٍ وَّانْفَعْ بَعْضَنَا بَعْضٍ وَّاَدْخِلْنَا کُلَّنَا فِیْ رَحْمَتِکَ اٰمِیْنَo

(گیارہویں مجلس، منعقدہ ۲۹ رشوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ لَاھُلْکَ نَسْئَلُکَ الْقُرْبَ مِنْکَ وَالنَّظْرَ اِلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِی الدُّنْیَا بِقُلُوْبِنَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ بِاَعْیُنِنَاo

(بارہویں مجلس، منعقدہ ۲ رذیعقدہ ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)



www.waseemziyai.com

☆ اَللّٰهُمَّ اهْدِ جَمِيْعَ الْخَلْقِ اِلٰى بَابِكَ هٰذَا اَبَدًا سُؤَالِىْ وَالْاَمْرُ اِلَيْكَ

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَارَزَقْتَ الْقَوْمَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(چودہویں مجلس، منعقدہ ۷ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰذِهِ الْحَالَةِ نَسْئَلُكَ اِخْلَاصًا فِى الدُّنْيَا وَاِخْلَاصًا غَدًا. آمِيْنo

☆ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا بِطَاعَتِكَ وَلَاتَخْذُلْنَابِمَعْصِيَتِكَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(سترہویں مجلس، منعقدہ ۷ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ طَيِّبْنَا بِالتَّوْحِيْدِ وَبَخِّرْنَا بِالْفَنَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَمَاسِوَاكَ فِى الْجُمْلَةِo

☆ اَللّٰهُمَّ اَعِنَّاعَلٰى نُفُوْسِنَا وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(اٹھارہویں مجلس، منعقدہ ۱۶ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَامُوَافَقَةَ قَدْرِكَ فِىْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(انیسویں مجلس، منعقدہ ۱۸ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مَحَبَّتَكَ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِo

(بیسویں مجلس، منعقدہ ۲۱ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا وَوَفِّقْنَا وَجَنِّبْنَا الْاِبْتِدَعَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(اکیسویں مجلس، منعقدہ ۲۵ رذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ اَفْنِنَا عَمَّ سِوَاكَ وَاَوْجِدْنَابِكَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(بائیسویں مجلس، منعقدہ آخری ذیقعدہ ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْنَا مِنْ طَعَامِ قُرْبِكَ وَاسْقِنَامِنْ شَرَابِ اُنْسِكَ وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(تیئیسویں مجلس، منعقدہ ۱۲ رذی الحجہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنَنَاوَبَيْنَ نُفُوْسِنَا وَاٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(پچیسویں مجلس، منعقدہ ۱۹ رذی الحجہ ۵۴۵ھ)

☆ يَارَبِّ دُلَّنِىْ عَلَى الصَّالِحِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ دُلَّنِىْ عَلٰى مَنْ يُّدُلُّنِىْ عَلَيْكَ وَيُطْعِمُنِىْ مِنْ طَعَامِكَ



www.waseemziyai.com

یَسْقِیْنِیْ مِنْ شَرَابِکَ وَیَکْحَلُ عَیْنَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ قُرْبِکَ وَیُخْبِرُنِیْ بِمَارَاٰی عِیَانًاتَقْلِیْدًا٥

☆ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا کَمَا اَرَیْتَھُمْ اَرَیْتَھُمْ مَعَ الْعَفْوِ وَالْعَافِیَةِ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ٥

(چھبیسویں مجلس، منعقدہ ۲۰ ر ذی الحجہ ۵۴۵ ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْقُرْبَ مِنْکَ بِلَابَلَاءٍ اُلْطُفْ بِنَا فِیْ قَضَآئِکَ وَقَدْرِکَ اَکْفِنَا شَرَّالْاَشْرَارِ وَکَیْدَا الْفُجَّارِ اِحْفَظْنَا کَیْفَ شِئْتَ وَکَمَاشِئْتَ نَسْئَلُکَ الْعَفْوَاوَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا نَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ لِلْاَفِیْقَ لِلْاَعْمَالِ الصَّالِحَةِ وَالْاَخْلَاصِ فِی الْاَعْمَالِ اٰمِیْنَ٥

(ستائیسویں مجلس، منعقدہ ۷ ر جمادی الآخر ۵۴۵ ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ سَلِّمْنَا مِنْ شُرُوْرِھِمْ وَرْزُقْنِیْ خَیْرَکَ دُنْیَا وَاٰخِرَةً٥

☆ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْنَابِکَ حَتّٰی نَعْرِفَکَ. آمِیْنَ٥!

(اٹھائیسویں مجلس، منعقدہ ۹ ر جمادی الآخر ۵۴۵ ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاَعِدْعَلَیْنَا مِنْ بَرَکَاتِھِمْ ٥ آمِیْنَ!

☆ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ عَلَیْنَا فِی الدُّنْیَا وَزَھِّدْنَاوَزَھِّدْنَا فِیْھَا وَلَا تَزْوِیْھَا وَتُرْغِبْنَا فِیْھَا فَنَھْلِکَ بِطَلَبِھَا ٥اَللّٰھُمَّ اُلْطُفْ بِنَافِیْ اَقْضِیَتِکَ وَاَقْدَرِکَ٥

(انتیسویں مجلس، منعقدہ ۱۱ ر جمادی الآخر ۵۴۵ ھ، مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ٥ اَللّٰھُمَّ اَیْقِظْنِیْ وَاَیْقِظْھُمْ وَارْحَمْنِیْ وَارْحَمْھُمْ فَرِّغْ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِ حَنَالَکَ وَاِنْ کَانَ وَلَا بُدَّفَالْجَوَارِحُ لِلْعِیَالِ فِیْ اُمُوْرِ الدُّنْیَا وَالنَّفْسُ لِلْاُخْرٰی وَالْقَلْبُ وَالسِّرُّلَکَ . آمین٥!

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْاِتِّکَالِ عَلَی الْاَسْبَابِ وَالْوُقُوْفِ مَعَ الْھَوَسِ وَالْاَھْوِیَةِ وَالْعَادَاتِ نَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّرِّفِیْ سَائِرِ الْاَحْوَالِ٥ رَبَّنَآ اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ٥

(بتیسویں مجلس، منعقدہ ۲۱ ر جمادی الآخر ۵۴۵ ھ، مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْحَمْھُمْ٥

(تینتیسویں مجلس، منعقدہ ۲۳ ر جمادی الآخر ۵۴۵ ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الصَّبْرَ مَعَکَ وَنَسْئَلُکَ التَّقْوٰی وَالْکِفَایَةَ وَالْفَرَاغَ مِنَ الْکُلِّ وَالْاِشْتِغَالَ بِکَ وَرَفْعَ الْحُجُبِ٥

☆ یَاوَاحِدُ وَحِّدْ نَا لَکَ خَلِّصْنَا مِنَ الْخَلْقِ وَاسْتَخْلِصْنَالَکَ صَحِّحْ دَعَا وِیَنَابِبَیِّنَةِ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ طَیِّبْ قُلُوْبَنَا وَیَسِّرْ اُمُوْرَنَا اِجْعَلْ اُنْسَنَا بِکَ وَوَحْشَنَا مِمَّنْ سِوَاکَ اِجْعَلْ ھُمُوْمَنَا ھَمًّا وَّاحِدًا وَّ ھُوَالْھَمُّ بِکَ وَالْقُرْبُ مِنْکَ دُنْیَانَاوَاُخْرَانَا٥

رَبَّنَآ اٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ٥



www.waseemziyai.com

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَاوَالْاِخْلَاصِ فِیْهِ

(سینتیسویں مجلس، منعقدہ ۵؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ اَحْیِ قُلُوْبَنَا بِالتَّوَکُّلِ عَلَیْکَ بِالطَّاعَةِ لَکَ بِالذِّکْرِ لَکَ بِالْمُوَافَقَةِ لَکَ بِالتَّوْحِیْدِ○

(اڑتیسویں مجلس، منعقدہ ۷؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ لَاتَدَعْنَامِنْ یَدِ رَحْمَتِکَ فَنَغْرَقَ فِیْ بَحْرِ الدُّنْیَا وَبَحْرِ الْوُجُوْدِ یَا مَانِحَ الْکَرَمِ وَالْاٰرَآءِ وَالسَّابِقَةِ اَدْرِکْنَا○

(اکتالیسویں مجلس، منعقدہ تاریخ ومقام نامعلوم)

☆ اَللّٰھُمَّ اھْدِ قُلُوْبَنَا اِلَیْکَ وَاٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(بیالیسویں مجلس، منعقدہ ۱۹؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قُلُوْبَنَا وَدُلَّھَا عَلَیْکَ وَصِفْ اَسْرَارَنَا وَقَرِّبْھَا مِنْکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(تینتالیسویں مجلس، منعقدہ ۲۱؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِمَایُرْضِیْکَ عَنَّا وَاٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(چوالیسویں مجلس، منعقدہ ۲۳؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ عَرِّفْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ دُنْیَاوَاٰخِرَةً○

(پینتالیسویں مجلس، منعقدہ ۲۶؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیَّ وَعَلَیْھِمْ وَخَلِّصْھُمْ مِنْ ذُلِّ النِّفَاقِ وَقَیْدِ الشِّرْکِ○

(چھیالیسویں مجلس، منعقدہ ۲۸؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الصَّادِقِیْنَ وَاٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(چوالیسویں مجلس، منعقدہ ۲۳؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ رُدَّنَا اِلَیْکَ وَاَوْقِفْنَا عَلٰی بَابِکَ اجْعَلْنَالَکَ وَفِیْکَ وَمَعَکَ اِرْضِبْنَا بِخِدْمَتِکَ اِجْعَلْ اَخْذَنَا وَعَطَاءَ نَالَکَ طَھِّرْ بَوَاطِنَنَا عَنْ غَیْرِکَ لَاتَرَنَا حَیْثُ نَھَیْتَنَا لَا تَفْقِدْنَا حَیْثُ اَمَرْتَنَالَا تَجْعَلْ ظَوَاھِرَنَافِیْ مَعَاصِیْکَ وَبَوَاطِنَنَا فِی الشِّرْکِ بِکَ خُذْنَا مِنْ نُّفُوْسِنَا اِلَیْکَ اِجْعَلْ کُلَّنَا لَکَ اَغْنِیَآءَ بِکَ عَنْ غَیْرِکَ نَبِّھْنَا مِنَ الْغَفْلَةِ عَنْکَ اَرِدْنَا بِطَاعَتِکَ وَمُنَاجَاتِکَ لَذِّذْقُلُوْبَنَا وَاَسْرَارَنَا بِقُرْبِکَ اَحِلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ کَمَااَحَلْتَ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَقَرِّبْنَا اِلٰی طَاعَتِکَ کَمَا قَرَّبْتَ بَیْنَ سَوَادِ الْعَیْنِ وَبَیَاضِھَا اَحِلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَاتَکْرَھُهٗ کَمَا اَحَلْتَ بَیْنَ یُوْسُفَ وَزَلِیْخَافِیْ مَعْصِیَتِکَ○

(انچاسیویں مجلس، منعقدہ ۲؍رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)



www.waseemziyai.com

☆ اِلٰهِیْ اِنِّیْ کُنْتُ اَخْرَسَ فَانْطَقْتَنِیْ فَانْفَعِ الْخَلْقَ بِنُطْقِیْ وَکَمِّلْ لَهُمُ الصَّلَاحَ عَلٰی یَدِیْ وَاِلَّا رُدَّنِیْ اِلَی الْخَرَسِ○

☆ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَابِکَ وَامْتَنَاعَنْ غَیْرِکَ○

☆ اَللّٰهُمَّ اَحْیِ اَجْسَادَ اَعْمَالِنَا بِرُوْحِ اِخْلَاصِکَ○

☆ اَللّٰهُمَّ اَکْسِرْ شَوْکَةَ الْمُنَافِقِیْنَ وَاخْذُلْهُمْ اَوْتُبْ عَلَیْهِمْ وَاَقْمَعِ الظَّلَمَةَ وَطَهِّرِ الْاَرْضَ مِنْهُمْ اَوْ اَصْلِحْهُمْ اٰمِیْنَ!○

(اکیاون مجلس، منعقدہ ۲۰ ر رجب ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ یَّرَاکَ فِی الدُّنْیَا بَعَیْنِیْ قَلْبِهٖ وَل فِی الْاٰخِرَةِ بِعَیْنِیْ رَاْسِهٖ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

(باون ویں مجلس، منعقدہ ۳ ر رمضان ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ طَیِّبْ قُلُوْبَنَا وَاخْلَعْ عَلٰی اَسْرَارِنَا وَصِفْ عُقُوْلَنَا فِیْمَابَیْنَنَا وَبَیْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ عُقُوْلِ الْخَلْقِ وَعُقُوْلَنَا○

☆ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ عَنِ الْکُلِّ اَغْنِنِیْ بِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ عَنِ الْمُعَلِّمِ وَعَنِ الصِّبْیَانِ وَعَمَّافِیْ بُیُوْتِهِمْ وَاجْعَلْ دَارَهٗ دَارَالسِّمَاطِ مَعَ التَّعْلِیْمِ○

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْکَلَامَ قَدْغَلَبَ عَلَیَّ فَاعْذِرْنِیْ فِیْهِ جَامَکِّیِیْ قَدْ تَمَّتْ وَحَصَلَتْ لِیْ مِنْکَ بَقِیَّةُ جَامَکِیَّةِ الْاَطْفَالِ وَالْاِتْبَاعِ وَالطَّوَارِقِ فَاسْئَلُکَ تَسْهِیْلَ ذٰلِکَ مَعَ طَیْبَةِ قَلْبِیْ وَصَفَاءِ سِرِّیْ○

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّ حُسْنَ الْکَرَمِ وَحُسْنَ الْجُوْدِ مِنْ صِفَاتِکَ وَنَحْنُ عَبِیْدُکَ فَاَعْطِنَا ذَرَّةً مِّنْهُمَا اٰمِیْنَ○

(ترپین ویں مجلس، منعقدہ ۷ ر رمضان ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنَا فِیْ طَاعَتِکَ وَاحْشُرْنَا مَعَ اَهْلِ طَاعَتِکَ اٰمِیْنَ○

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاحْفَظْنَا کَمَا حَفِظْتَهُمْ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○

☆ اَللّٰهُمَّ عَفْوًا وَّغُفْرَانًا وَّسِتْرًا وَّسِتْرًا وَّتَجَاوُزًا وَّتَوْبَةً لَاتَهْتِکْ اَسْتَارَنَا لَاتُؤَاخِذْ بِذُنُوْبِنَا ○یَااَللّٰهُ یَاکَرِیْمُ اَنْتَ قُلْتَ وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ تُبْ عَلَیْنَا وَعْفُ عَنَّاوَاٰمِیْنَ○

☆ اَللّٰهُمَّ اَجْرِ الْخَیْرَاتِ عَلٰی اَیْدِیْنَا وَاَلْسِنَتِنَا وَاجْعَلْنَا مِنْ اَهْلِ لُطْفِکَ وَعِنَایَتِکَ

(چون ویں مجلس، منعقدہ ۱۰ ر رمضان ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ دَلِّنِیْ○اِلٰهِیْ اَعِنِّیْ وَصَبِّرْنِیْ وَاکْشِفْ عَنِّیْ○

☆ اَللّٰهُمَّ عَامِلْنَابِکَرَمِکَ وَاِحْسَانِکَ وَتُجَاوُزِکَ وَلُطْفِکَ بِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ○



www.waseemziyai.com

(پچپن ویں مجلس، منعقدہ ۱۷ ررمضان ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الْعِلْمِ بِکَ

(چھپن ویں مجلس، منعقدہ ۱۹ ررمضان ۵۴۵ھ، بمقام خانقاہ شریف)

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ غِذَاءَ نَاذِکْرَ کَ وَغِنَانَاقُرْبَکَ

(ستاون ویں مجلس، منعقدہ ۲۴ ررمضان ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِیْنَo اٰمین

(اٹھاون ویں مجلس، منعقدہ یکم شوال ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُؤْمِنِیْنَ وَلَاتَجْعَلْنَا مُنَافِقِیْنَo

(اُنسٹھویں مجلس، منعقدہ ۵۴۵ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ تَوَلِّ اُمُوْرَنَافِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَاتَکِلْنَا اِلٰی نُفُوْسِنَا وَلَا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَo

☆ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْلِیْ اِنِّیْ مُبَالِغٌ فِیْ مَوَاعِظِ عِبَادِکَ مُجْتَھِدٌ فِیْ صَلَاحِھِمْ اَنَانَاحِیَةٌ عَنْ جَمِیْعِ مَااَنَافِیْهِ اَنَا خَارِجٌ عَنْهُ کَخُرُوْجِکُمْ عَنْهُ مِنْ حَیْثُ الْمَعْنٰی وَالسِّرِّ لَا کَرَامَةَ لِیْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَهٗ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ تَدْبِیْرِهٖ وَتَصَارِیْفِهٖo

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ مَعَکَ وَمَعَ خَوَاصِّکَ مِنْ خَلْقِکَ لَاتَبْتَلِنَا بِالتَّعَلُّقِ بِالْاَسْبَابِ وَالْاِعْتِمَادِ عَلَیْھَا ثَبِّتْ عَلَیْنَا تَوْحِیْدَنَالَکَ وَتَوَکُّلَنَا عَلَیْکَ یَقِیْنَا بِکَ وَرَدَّالْحَوَائِجِ اِلَیْکَ لَاتَبْتَلِنَا بِاَقْوَالِنَا وَاَعْمَالِنَا وَلَاتُؤَاخِذْنَا بِھَا عَامِلْنَا بِکَرَمِکَ وَتَجَاوُزِکَ وَمُسَامَحَتِکَ. اٰمینo

☆ یَارَبِّ دُلَّنِیْ عَلٰی عَبْدِمِّنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ الْمُقَرَّبِیْنَ حَتّٰی یُدَلِّنِیْ وَیُعَرِّفَنِیْo

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُسْنَ الْاَدَبِ مَعَکَ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِo

☆ اَللّٰھُمَّ خَلِّصْهُ مِنْ اِسْرِهٖ وَخَلِّصْنَا اٰمِیْنَo

☆ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُکْمَکَ وَعِلْمَکَ وَقُرْبَکَ. اٰمینo

(اکسٹھویں مجلس، منعقدہ ۲۰ رجب ۵۴۶ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ قَوِّاَدْیَانِنَا وَاِیْمَانِنَا وَاَبْدَانَنَا بِقُرْبِکَ o وَاٰتِنَافِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِo

(باسٹھویں مجلس، منعقدہ ۳۰ رجب ۵۴۶ھ، بمقام مدرسہ قادریہ)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذِرُ اِعْتِذَارًا اِلَیْکَ مِنَ الْکَلَامِ فِیْ ھٰذِهِ الْاَسْرَارِ وَاَنْتَ تَعْلَمُ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌo

☆ رَبَّنَالَا نُرِیْدُ بَقَاءَ الْاِیْمَانَ وَالْمَعْرِفَةِ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا بِذٰلِکَ قَدْ تَمَسَّکْنَا بِذَیْلِ رَحْمَتِکَ فَلَاتُخَیِّبْ



www.waseemziyai.com

ظَنَنَّا فِیکَ کَوْنُ ذٰلِکَ فَاِنَّکَ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا قُلْتَ لَهُ کُنْ فَیَکُوْنُ ○

☆ اِلٰهِیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ هٰذِهِ النِّیَابَةِ اَعْنِیْ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ قَدْ اَخَذْتَ الْاَنْبِیَآءَ وَالرُّسُلَ اِلَیْکَ وَقَدْ اَوْقَفْتَنِیْ فِی الصَّفِّ الْاَوَّلِ اُقَاسِیْ خَلْقَکَ فَاَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ شَرَّ شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَشَرَّ جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اٰمِیْنَ ○

☆ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْنَا وَلَا تَفْضَحْنَا فِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ○

☆ یَا حَآئِلُ بَیْنَ الْمَآءِ الْمَالِحِ وَالْعَذْبِ حُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ التَّسَخُّطِ عَلَیْکَ وَالْمُنَازَعَةِ لَکَ فِیْ اَقْدَارِکَ حُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ بِبَرْزَخٍ مِنْ رَحْمَتِکَ. اٰمِیْنَ ○

☆ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِنَا کَذَا وَاِنْ کُنَّا لَا نَسْتَحِقُّ عَامِلْنَا بِکَرَمِکَ لَا تَحَاقِقْنَا وَلَا تُوَارِ نَا وَلَا تُوَافِقْنَا ○ اٰمِیْنَ

☆ اَللّٰهُمَّ یَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ خَلِّقْنَا مِنْ قَیْدِ الشِّرْکِ بِخَلْقِکَ وَاَسْبَابِکَ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

☆ اَللّٰهُمَّ حَقِّقْ لِیْ هٰذَا وَثَبِّتْهُ وَثَبِّتْنِیْ عَلَیْهِ اِجْعَلْهُ مَوْهِبَةً عَارِیَةً ○

☆ اِلٰهِیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَاَنْ لَّا یَقْبِضَ مَلَکُ الْمَوْتِ رُوْحِیْ وَتَتَوَلّٰی قَبْضَهَا ○ (ملفوظات غوثیہ)

☆ اَللّٰهُمَّ لَا تُبْدِ اَخْبَارَنَا ○

☆ اَغْنِنَا عَنْ غَیْرِکَ لَا تَشْغَلْنَا بِغَیْرِکَ اَیْشَ هٰذَا ○

☆ اَللّٰهُمَّ کُفَّ الْخَلْقَ عَنَّ ○ اَللّٰهُمَّ کُفَّ النَّفْسَ عَنَّا وَالْاَ هْوِیَةَ وَالطِّبَاعَ ○

☆ اَللّٰهُمَّ صَبْرًا وَّ عَفْوًا ○ اَللّٰهُمَّ غِنًی ○

☆ اَللّٰهُمَّ عَفْوًا ○ اَللّٰهُمَّ سِتْرًا ○ اَللّٰهُمَّ ثَبَاتًا ○ اَللّٰهُمَّ رِضًا ○

☆ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا وَهْدِبِنَا وَارْحَمْنَا وَارْحَمْ بِنَا عَرِّفْنَا وَعَرِّفْ بِنَا اِجْعَلْنِیْ مُبَارَکًا ○

☆ اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ بُعْدًا وَاِلَیْکَ قُرْبًا ○ اَللّٰهُمَّ عَنْهُمْ غِنًی وَاِلَیْکَ فَقْرًا اِحْفَظِ اللّٰهَ بِالْغِنٰی ○

☆ اَللّٰهُمَّ خَلَاصًا یَاْتِیْ ○

☆ اَللّٰهُمَّ مَامِنَّا اِلَّا مَنْ یُّرِیْدُکَ وَلٰکِنَّ لِاٰفَاتٍ تَمْنَعُنَا عَنْکَ اَوَامِرُ اللّٰهِ ○

☆ اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنَا مِنْ رَقْدَةِ الْغَافِلِیْنَ وَانْفَعْ بَعْضَنَا بِبَعْضٍ اشْتَغِلْنَا بِنَا وَبِکَ حَتّٰی تُصْلِحَ نُفُوْسَنَا وَتَهْدِیَهَا لَکَ وَاشْتَغِلْ بَقِیَّةَ الْعُمْرِ ○

☆ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحِ الْکُلَّ ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا صَالِحِیْنَ وَاَصْلِحْ بِنَا اِجْعَلْ اِجْعَلْ حَوَائِجَنَا اِلَیْکَ ○

☆ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ○

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهٖ ○

☆ نَحْنُ حَاجُوْکَ قُصَّادُکَ مُرِیْدُوْکَ طُلَّابُکَ مُحِبُّوْبُکَ طَالِبُوْکَ نَاءٍ عَنَّا اَوْلَادُنَا وَاَهْلُوْنَا وَدِیَارُنَا ○

☆ اَللّٰھُمَّ اُرْزُقْ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا لِمَعُوْنَتِهٖ عَلَی الدِّیْنِ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ لِوَجْھِکَ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا لِلدُّنْیَا فَلَا تَرْزُقْهُ وَمَنْ طَلَبَ الْاٰخِرَةَ رِیَآءً فَلَاتَرْزُقْهُ لِاَنَّھُمَا حِجَابٌo(فتوحات غوثیه)

☆ اَللّٰھُمَّ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ اُرِیْدُ فَصَبِّرْ نِیْ عَلٰی مَاتُرِیْدُo

☆ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا جَیِّدِیْنَo

☆ اَللّٰھُمَّ رَضِّنِیْ بِقَضَآئِکَ وَصَبِّرْنِیْ عَلٰی بَلَائِکَ وَاَوْزِعْنِیْ شُکْرَ نَعْمَآئِکَ وَاَسْئَلُکَ تَمَامَ نِعْمَتِکَ وَدَوَامَ عَافِیَتِکَ وَالثَّبَاتَ عَلٰی مَحَبَّتِکَo

☆ اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْ غُرْبَتِیْ فِیْ دُنْیَایَo



www.waseemziyai.com

# حصہ منقبت

## کلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زبسم الله کنم مدح شاہ گیلانی
که برقدّش درست آمد لباس اعظم الشانی

☆ میں بسم اللہ سے حضور شاہ گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مدح وتعریف کا آغاز کرتا ہوں کہ (عظمت ورفعت کا پیرہن آپ کے ہی سراپا کو زیبا ہے۔

زہے غوثے که غوثیت مُدام اورامسلم شد
زہے قطبے که قطبیت مراوراهست ارزانی

☆ آپ کیا خوب غوث ہیں کہ غوثیت ہمیشہ سے آپ کے لئے مسلمہ ہے، اور آپ کیا قطب الخم ہیں کہ قطبیت آپ کو ہی حاصل ہے۔

بتوزاہر شود آنگه که کنیت دارد آنحضرت
اگرلفظ ابورابامحمد متصل خوانی

☆ تم پر ان کی کنیت ظاہر ہوگی اگر تم لفظ ابو کو محمد کے ساتھ ملا کر (یعنی ابو محمد) پڑھو گے

ابوصالح صلاح آثارِنام والدش آمد
بعصمت فاطمه امش که بوده مرم ثانی

☆ آپ کے صلاح شعار والد ماجد کا اسم گرامی ابو صالح ہے، اور آپ کی والدہ ماجدہ فاطمہ عصمت میں مریم ثانی ہیں۔

خطاب او محی الدین وعبدالقادر اسم او
شده قادر به احیاء کردن دینِ مسلمانی

☆☆ آپ کا خطاب محی الدین اور اسم گرامی عبد القادر ہے، اور آپ دین اسلام کے احیاء پر قادر ہوئے۔

سیادت از امامین ست اورادر نسب نامه
حسن از جانب والد حسین از جانب ثانی



www.waseemziyai.com

☆نسب نامہ میں آپ کی سیادت امامین سے ثابت ہے کہ والد کی طرف سے امام حسن اور والدہ کی طرف امام حسین رضی اللہ عنھما کی اولاد سے ہیں۔

زقاضی بوسعید آمد مبارك خرقه اش دربر    که مخرومی مبارك خواند خلقش در سخن دانی

☆☆حضرت قاضی ابوسعید سے آپ کو خرقہ مبارک حاصل ہوا، کہ جن کو لوگ مخرومی مبارک کے طور پر یاد کرتے ہیں۔

از اں کشف وکرامات که دارد آں شه جیلاں    نه در دتحریر می گنجدنه درتقریری انسانی

☆☆جو کشف وکراماتِ شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ سے صادر ہوئی ہیں، وہ کسی انسانی تقریر میں سما سکتی ہیں اور نہ ہی تحریر میں سما سکتی ہیں۔

دراں حالے که از صلب پدرشدمنتقل آں شه    بسنّ شصت ساله مادراو داشت حیرانی

☆☆جس وقت آپ صلب پدر میں سے صدف مادر میں منتقل ہوئے، تو اس وقت آپ کی والدہ کی عمر مبارک ساٹھ سال تھی جو بڑی حیرانگی کی بات ہے۔

بوقت ناامیدی مادرش راشد امیدازوے    چنیں خارق طفیل اواز فضل سبحانی

☆اس ناامیدی کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ امید سے ہوئیں، یہ خارق عادت آپ کے طفیل اللہ تعالی کے فضل سے وقوع پذیر ہوا۔

ابوصالح دراں حالے که رفت از عالمِ فانی    ہماں درّیتیماں اندر جہاں بگذاشت بعد از خود

☆جب آپ کے والد ماجد ابوصالح رضی اللہ عنہ کا وصال مبارک ہوا، تو آپ کو در یتیم اپنے بعد اس دنیا میں چھوڑ گئے۔

درایام صیام فرض اُمش گفت درطفلی    نخورده شیر من ہرگز بروز آں مونس جانی

☆ماہ رمضان المبارک میں آپ کی والدہ ماجدہ آپ کے بچپن میں فرمایا کرتی تھیں جانِ مادر دن کو ہرگز دودھ نہیں پیتا۔

ہلال ماه صوم ازابرشدیکبار پوشیده    زاُمش آشکارا گشت حال ماه پنہانی

☆ایک سال بادلوں کی وجہ سے چاند نظر نہیں آرہا تھا، تو آپ کی والدہ سے چاند کے متعلق معلوم ہوا۔

که گفت امروز فرزندم نخواه شیر من ہرگز    که اول روز بود ازروزه ہائے فرض یزدانی

☆انہوں نے فرمایا میرے بچے نے آج دودھ بالکل نہیں پیا، اسلئے آج ہی رمضان کا پہلا دن ہے۔

زنذرهدیه پیشش ہرکه آدمی آورد بگرفتے    عطابرحاضراں کردے برسمِ عذر مہمانی

☆جو کوئی شخص آپ کی خدمت میں کوئی ھدیہ پیش کرتا تو اس کو قبول فرما کر حاضرین میں بطریق مہمانی تقسیم فرما دیتے تھے۔

شدے ہمدم بدروشاں تواضع باہمه کردے    نمی ہر خواهشے ہرگز بدنیادارنفسانی



www.waseemziyai.com

☆ آپ درویشوں کے ہمدم تھے اور سب کے ساتھ تواضع سے پیش آتے تھے، اور کسی دنیادار سے کسی قسم کی خواہش نہ رکھتے تھے۔

درایام صبی خود نقل کرد آں شاہ حق گویاں    به خورداں خواستم بازی کنم از راه نادانی

☆ حق گوئی کرنے والوں کے بادشاہ نے خود بیان کیا ہے، کہ ایک دفعہ میں نے بچوں کے ساتھ ملکر کھیلنا چاہا۔

مرا از عالم غیب ایں ندا آمد بیا سویم    مبارک گفت مادر درحق من شاه جیلانی

☆ مجھے عالم غیب سے آواز آئی کہ میری طرف آؤ، اس انتباہ کو میری والدہ نے میرے حق میں بہتر کہا۔

زترس ایں ندا اکثر جدامی نماندم از مادر    بود از استماعش بردلم صدگونه حیرانی

☆ اس ندا کے ڈر سے میں کبھی والدہ سے جدا نہیں ہوتا تھا، اور اسے سن کر بہت زیادہ حیرانی ہوتی تھی۔

ازاں مردم چوں پرسیدم کے معلوم گردانی    که هستی اولیاء حق جوابے داد حقانی

☆ لوگوں نے جب آپ سے سوال کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ آپ برحق ولی ہیں؟ تو آپ نے سچا جواب دیا۔

که من ده ساله بودم جانب مکتب رواں گشته    ملائک گرد من بودندباهم درسخن رانی

☆ میں جب دس سال کا تھا تو مدرسہ کی طرف روانہ ہوا، تو فرشتے میرے اردگرد جمع ہو کر آپس میں باتیں کررہے تھے۔

چوں در مکتب ملائک افسحوا خواندند درشانم    ببدانستم ولیم من ز جود وفضل سبحانی

☆ جب میں مدرسہ میں پہنچا تو فرشتوں میرے بارے میں کہا، افسحوا (جگہ دو) تو مجھے معلوم ہو گیا کہ میں اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ولی ہوں۔

بروز در کنار دایه وقت طفولیت    یکایک برهوا رفت ونیز کوس مسلمانی

☆ بچپن کے عالم ایک دایہ کی گود میں تھے، یکا یک ہوا پر چلے گئے اور کوس مسلمانی بجایا۔

بدیداوراچودایه مثل سیمائے که مے گردد    به نزد آفتاب افسوس میخورد از پشیمانی

☆ جب دایہ نے آپ کو دیکھا کہ بادل کی طرح سورج کے نزدیک گھوم رہے ہیں تو پریشان سی ہونے لگی تھی۔

بفضل حق همان دم درکنار دایه باز آمد    درآں دم زاں کرامت شادگشته چشم نوارنی

☆ حق تعالی کے فضل سے اسی وقت دایہ کی گود میں واپس آگئے، اس وقت اس کرامت کو دیکھ کر اس کی آنکھ ٹھنڈی اور خشک ہو گئیں۔

درایام بلوغش داد روزے یاد آں قصه    که اکنوں همچناں حالت بتومی گردد ارزانی

☆ آپ کی نوجوانی کے ایام میں دایہ نے اس واقعہ کو یاد دلا کر آپ سے کہا کہ کیا اب بھی آپ کی وہی حالت ہوتی ہے؟۔



www.waseemziyai.com

تبسم کرد آں حضرت جوابش داد کاے دار     ہماں حالست بیش از بیش اما ایں قدردانی

☆ جناب نے مسکرائے اور فرمایا اب وہ حالت اس سے بھی بیش از بیش ہے، لیکن جس قدر ہے آپ کو معلوم ہے۔

بہ طفلی از ضعیفی تاب آں حالت نمی بردم     ہزاراں مثل آں حلات کنوں می گرددارزانی

☆ بچپن میں کمزوری کی وجہ سے میں اس حالت کی تاب نہیں لاسکتا تھا، اب ایسی ہزاروں حالتیں پیش آتی ہیں۔

پگاہے رفت آنحضرتبروز غرفہ در منزل     رواں شد در پئے گاوے کند تا دانہ افشانی

☆ ایک بار آپ یوم عرفہ کو گھر میں تشریف لے گئے اور ایک گائے آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑی تا کہ آپ اس کو چارہ ڈالیں۔

بگردانیدروآں گائو گفت اے شہ زمن بشنو     نہ مخلوقے بایں کار دانہ امر ت کردربانی

☆ آپ نے چہرہ مبارک اس کی طرف پھیرا تو گائے نے کہا اے شاہ میری بات سنئے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلئے پیدا کیا کہ جانوروں کو چارہ ڈالا کریں۔

بگفت آں شہ شنیدم چوں زگاواں آں حرف برجستہ     ببگردیم بسوئے بام خود از لطف ،یزدانی

☆ شاہ جیلاں ارشاد فرماتے ہیں کہ: جب میں نے اس گائے سے برجستہ یہ الفاظ سنے تو میں اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گیا۔

بدیدم حاجیاں آنجاہ کر عرفات استادہ     بمادر آمدہ گفتم مرادر کار حق مانی

☆ ☆ اور میں نے وہاں سے حاجیوں کو دیکھا کہ وہ عرفات میں کھڑے ہیں تو میں نے اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے دین کے لئے وقف کر دیں۔

اجازت جانب بغداد دہ تامن روم آمن     بے بینم مردم صالح بخوانم علم عرفانی

☆ مجھے بغداد کی طرف جانے کی اجازت دیں تا کہ میں وہاں جاؤں اور مردان صالح کی زیارکروں اور علم معرفت حاصل کروں۔

زمن پرسید مادر علت رفتن چہ پیش آمد     بگفتم آنچہ گاوم گفتہ بود از لطف ربانی

☆ والدہ ماجدہ نے مجھ سے پوچھا کہ جانے کا کیا سبب پیش آیا؟ گائے نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے وہ واقعہ عرض کر دیا۔

شتابان مادرم آوردہ چھل دینار درپشیم     بدستم دوخت درزیر بغل گفتا کہ بستانی

☆ میری والدہ نے فوراً چالیس دینار لے آئیں اور میرے بغل کے نیچے انہیں سی کر کہا کہ انہیں ساتھ لے جاؤ۔

برواذن سفر دادم بہ ایں شرط     کہ دایم راست گوباشی بہ [illegible] کہ می مانی

☆ میں نے تم کو جانے کی اجازت دے دی لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ہمیشہ سچ کہنا، جہاں [illegible] حالت میں بھی تم ہو۔



www.waseemziyai.com

چوبا او عهد بربستم دعائے کرد تعلیمم پس آنگه داد رخصت تا روان گشتم بآسانی

☆ جب میں نے ان سے عہد باندھ لیا تو انہوں نے مجھے اس پر عمل کرنے کی دعا دی اور پھر رخصت کی اجازت دی تاکہ میں آسانی سے روانہ ہو سکوں۔

روان یک قافله دیدم سوئے بغداد مردم کم چو بگذشتم به همراهی شبان از شهر جیلانی

☆ میں نے بغداد کی طرف چند آدمیوں پر مشتمل ایک قافلہ جاتے ہوئے دیکھا، تو ان کے ساتھ شہر جیلان سے روانہ ہو گیا۔

سواره شصت گرد آمد بگرددقافله ناگه یکے پرسید از من کاے چه داری کنزه پنهانی

☆ راستہ میں اچانک گھات لگائے ہوئے کچھ ڈاکو نمودار ہوئے اور قافلے پر حملہ کر دیا، ایک ڈاکو نے مجھ سے سوال کیا کہ اے بچے کیا تمھارے پاس کوئی پوشیدہ مال ہے۔؟

چهل دینار دارم گفتمش در دلق پنهاں باستهزاء گمانمبود وبگذشت او از شیطانی

☆ میں نے اسکو کہا کہ چالیس دینار میرے پاس ہیں جو میری گدڑی کی بغل میں ہیں اور چھپے ہوئے ہیں، اس نے اس کو مذاق سمجھا اور ڈاکہ زنی سے باز آ گیا۔

پس از وے دیگرے آمد جوابے اولش گفتم به پیش مهتر خود قصه ام گفت اول وثانی

☆ اس کے بعد ایک دوسرا ڈاکو آیا تو میں نے اس کو بھی پہلے والا جواب دیا چنانچہ اپنے سردار کے سامنے انہوں نے میرا قصہ سنایا۔

مرآں مهتر دُزداں بخوانندآخر به پیشِ خود زِمن پُرسید القصه بگفتم اول وثانی

☆ ڈاکوؤں کے سردار نے مجھے اپنے سامنے بلایا اور مجھ سے قصہ پوچھا تو میں نے سب کچھ اس کو بھی بیان کر دیا

چهل دینار دلقم رابرآوردند پیش او بمن گفت اے چراخود کشف کردی سرپنهانی

☆ انہوں نے چالیس دینار میری گدڑی سے نکال کر اس کے سامنے پیش کر دئے اور اس نے مجھ سے کہا کہ: اے بچے تم نے خود ہی اپنا چھپایا ہوا راز کیوں ظاہر کر دیا؟

بگفتم عهد من برراستی چوں بود بامادر نه گفتم جز بحق گوئی زجان ومال وارخوانی

☆ میں نے کہا: کیونکہ میں نے اپنی والدہ سے ہمیشہ سچ بولنے کا عہد کیا تھا، اسلئے میں نے اپنے مال و جان کے بارے میں سچ ہی بتایا ہے

چوں بشنید ایں سخن از من بگریست آں مهتر بجوئے اشک حسرت غرق شد بعد از پشیمانی

☆ ڈاکوؤں کے اس سردار نے میری بات سنی تو وہ بہت رویا، اور حسرت و پشیمانی سے جوئے اشک میں غرق ہو گیا



www.waseemziyai.com

بگفت اے وائے گرا نیست فرماں داری مادر چہ باشد حال من آخرتورم ز امرربانی

☆ کہنے لگا اے افسوس: یہ تو ماں کی فرمانبرداری کا معاملہ ہے، میرا آخر کیا حال ہوگا کہ میں اللہ تعالی کے حکم سے اس قدر دور ہوں

زِ بے فرمانی حق آنکہ برمن رفت از غفلت کنوں زانم بدہ توبہ تونئی چوں ہادی آنی

☆ حق کی نافرمانی سے مجھ پر جو غفلت طاری رہی اس سے مجھے توبہ کروائیں، اور آپ ہی میرے ہادی ورہبر ہیں،

بآخر مہتر دزداں چوں تائب شد بقومِ خود بداد اموال مردم رابسجدہ سودپیشانی

☆ بالآخرڈاکوؤں کا سردار اپنے گروہ کے ساتھ تائب ہوگیا، اور لوگوں کا لوٹا ہوا مال واپس کردیا اور اپنی پیشانی سجدہ میں رکھ دی

بپیش از اولین وتاباپائے قوم گردیدم چنیں گفتہ شہِ شاہاں زِ فیض فضلِ سبحانی

☆ اوراس کی پہلے سے بھی زیادہ بہتر حالت ہوگئی، یہاں تک کہ قوم کے درمیان آگیا، ایسے ہی کیا ہے اس شاہوں کے شاہ نے اللہ تعالی کے فیض وفضل سے

عزیزِ بود در بغداد کآں راغوث گفتند ے بخواب اندر بدیداوجلوہ آں شاہ جیلانی

☆ ایک مردعزیز بغداد میں رہتے تھے، جنہیں لوگ غوث کہتے تھے، انہوں نے خواب میں اس شاہِ جیلانی کا جلوہ دیکھا

کہ او بر منبرِ بغداد ایستادست ومی گوید قدم منسوب خودکردہ علی رقبہ کہ میدانی

☆ کہ وہ بغداد میں ایک منبر پر کھڑے کہہ رہے ہیں کہ: میرا یہ قدم سب اولیاء کی گردنوں پر ہے،

بآں حسن وادب کنیت بآں غوثِ کہ او کردہ میانِ اولیاء اوصفیاء اش امرسلطانی

☆ اس قدر حسن وادب کے ساتھ اس غوث کی کنیت ونسبت سے دیکھا کہ اولیاء واصفیاء کے نزدیک ان کا یہ فرمان امرسلطانی کی حیثیت رکھتا ہے۔

نود سالے حیاتش بود تفصیلش زِ من بشنو بہ ہیجدہ سالش از جیلان ببغدادآمدہ دانی

☆ آپ کی کل عمر مبارک نوے سال ہوئی، اسکی تفصیل مجھ سے سنو، اٹھارہ سال کی عمر میں جیلان سے بغداد آئے جیسا کہ تجھے معلوم ہے

پے تحصیلِ علم ہفت سال اندرشمار آمد بہ بست وپنج سالش انقطاع از خلقِ ربانی

☆ تحصیل علم میں سات سال لگے، پچیس سال کی عمر میں خلق اللہ سے انقطاع ہوگیا

چہل سالہ بدعوت سوئے حق خونداں خلائق را حساب عمرِ ایشاں بود من گفتم بآسانی

☆ چالیس سال خلائق کو حق کی دعوت دیتے رہے، آپ کی عمر کا حساب میں نے آسانی سے بیان کردیا ہے،



www.waseemziyai.com

به سال پانصد وشصت وبیک شاہ ہمه شاہاں    رواں سوئے جناں دشت وگزشت از عالمِ فانی

☆ پانچ سو چھ ہجری میں وہ شاہِ شاہاں اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے اور جنت کی طرف رواں ہو گئے

نه چوں او صاحبِ تجرید درعالم کسے باشد    نه مثل اوکسے پیدا قریبِ قرب ربانی

☆ اولیاء اللہ میں آپ کی طرح دنیا میں کوئی صاحب تجرید (توحید) نہیں ہوگا، اور نہ ہی آپ کی مثل کوئی اللہ تعالی کے اس قدر قریب ہوگا

کمالاتش ز حدِ بیروں خوارق از شمار افزوں    باعلم وحلم وصوفیش چواو پیدانشد ثانی

☆ آپ کے کمالات حد سے باہر ہیں، اور خوارق وکرامات شمار سے زیادہ ہیں اور صوفیانہ علم وحلم میں آپ کی طرح (ولی) پیدا نہیں ہوا۔

چه جائے آنکه درمدحش زبانِ من سخن راند    چویک حرفِ بصد تکلیف گوید درسخن رانی

☆ کیا مجال کہ کوئی آپ کی مدح وتعریف میں زبان کھولے، ایک حرف بصد تکلیف زبان سے ادا کر سکے گا

چوں حرفِ بیش ازیں نتواندا ندرمدح وگفتن    بگویم گو توانم گفت اخلاق میدانی

☆ کیونکہ ایک بھی حرف میں آپ کی مدح وستائش میں نہیں کہہ سکتا، اگر میں کہہ سکتا تو ضرور کہہ دیتا، آپ کے اخلاق وکمالات کے بارے میں جیسا کہ تجھے معلوم ہے

طفیلِ خاص اخلاص قطب الدین کاکی را    بآں درگاہ بالا دست گاہ شاہ جیلانی

☆ آپ کے ساتھ خاص اخلاص کے طفیل جو کہ قطب الدین کاکی کو شاہِ جیلانی کی درگاہ والا دست گاہ سے حاصل ہے۔

توئی شاہ ہمه شاہاں شاہاں گدائے تو    گدایانِ جہان از دست تو یابند سلطانی

☆ آپ ہی تمام شاہوں کے شاہ ہیں اور آپ کے گدا دنیا بھر کے گدا ہیں، جو کہ آپ سے سلطانی ولایت کی بادشاہی حاصل کرتے ہیں۔

بعرفان عارفِ حق بسرِ سرِ اہل الله    میرِ میر میدانی بپیرِ پیرِ پیرانی

☆ آپ عرفان (معرفت) میں عارف حق ہیں اور سر الہی میں محرم راز ہیں، سرداری میں میر میداں ہیں اور پیری میں پیرِ پیراں ہیں۔

بمشائخ رازشانے تو نشانِ فیض بخش آمد    نشانِ شانِ تو در شان بود چوں اعظم الشانی

☆ مشائخ کو آپ کی شان سے نشان بخش ملتا ہے، آپ کی شان کا نشان ان کے حق میں اعظم الشانی کا ہے (یعنی میری شان



www.waseemziyai.com

سب سے عظیم ہے)

گدائے درگہ عالیست شاہا آمدہ کاکی		به بخش او راسرافرازی ز اسراخدادانی

☆اے شاہِ ولایت یہ آپ ہی کے درگاہ عالی کا گدا ہے، اس کو بھی معرفت الہیہ کے اسرار سے سرفراز فرمائیں۔

بکامش کامراں گرداں خداوندابفیض خود		ز روح پُر فتوح فیضہا اش دارارزانی

☆اے خدائے بزرگ و برتر مجھے اپنے فیض وفضل سے کامران وکامگار فرما، اورآپ کی روح پرفتوح کے فیوضات میسر فرما۔

در آں مجلس کہ ایں ابیات مدح شاہ جیلاں را		بخواند ہر کہ برکاتش رسد از لطف یزدانی

☆جس مجلس میں کوئی شاہِ جیلاں کی مدحت میں یہ اشعار پڑھے تو اسے اپنے لطف وکرم یزدانی سے ان کی برکات حاصل ہوں۔

بمدحت تاسخن انم مددیاشاہ جیلانی		مددیاغوث انس وجن مددیاقطب ربانی

☆اے شاہِ جیلانی میری مدد فرمائیں، کہ آپ کی مدحت میں سخن رانی اور قصیدہ گوئی کرتا رہوں۔اے غوث جن وانس مدد فرمائیں ،اے قطب ربانی مدد فرمائیں۔

(ماہنامہ ضیائے حرم جنوری ۲۰۱۷ ص ۵۳)

## منقبت وعظمت شاہ جیلاں رحمۃ اللہ تعالی علیہ

### خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ

قبلہ اہل صفاء حضرت غوث الثقلین		دست گیر ہمہ جاحضرت غوث الثقلین

☆ اہل صفاء کے قبلہ حضرت غوث پاک ہیں، اور ہر جگہ مدد فرمانے والے بھی حضرت غوث پاک ہیں۔

یک نظر از تو بود دردوجہاں بس مارا		نظرے جانبِ ماحضرت غوث الثقلین

☆ آپ کی ایک نظر مبارک ہم کو دو جہان کے لئے کافی ہے، ایک نظر میری طرف بھی فرمایئے۔

کارہائے من سر گشتہ بسے بستہ شدہ		رحم کن بازکشاحضرت غوث الثقلین

☆ مجھ حیران کے بہت سے کام بند ہو گئے ہیں، رحم فرما کر میری دوبارہ عقدہ کشائی فرمایئے حضرت غوث الثقلین۔

خاک پائے توبود روشنی اہل نظر		دیدہ رابخش ضیاحضرت غوث الثقلین

☆ آپ کی خاکِ پا اہل نظر روشنی ہے، میری آنکھ کو بھی روشنی بخشئے حضرت غوث الثقلین۔

درمندم ہمہ اسبابِ شفامفقود است		کرم تست دواحضرت غوث الثقلین



www.waseemziyai.com

☆ میں دردمند ہوں تمام اسباب شفا مفقود ہو چکے ہیں، آپ کا کرم میری دوا ہے حضرت غوث الثقلین۔

حضرتِ کعبہ حاجات ہمہ خلقانست     حاجتم ساز رواحضرت غوث الثقلین

☆ آپ کی درگاہ تمام مخلوقات کیلئے کعبہ حاجات ہے، از راہ کرم میری بھی حاجت روائی فرمایئے حضرت غوث الثقلین۔

مردہ دل گشتم ونام تومحی الدین است     مردہ رازندہ نما حضرت غوث الثقلین

☆ میرا دل مردہ ہو چکا ہے اور آپ کا نام محی الدین ہے، میرے مردہ دل کو بھی زندہ فرمایئے حضرت غوث الثقلین۔

قطبِ مسکین بغلامی درت منسوب است     داغ مہرش بفزا حضرت غوث الثقلین

☆ قلبِ مسکین کو آپ کے در کی غلامی کا شرف حاصل ہے، اس کی محبت میں اور بھی اضافہ فرمایئے حضرت غوث الثقلین۔

## منقبت بخدمت جناب غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

## حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ

یاغوثِ معظم نورِھدی مختارِنبی مختارِخدا     سلطانِ توعالم قطبِ علی حیران ز جلالت ارض وسما

☆☆ اے غوث معظم آپ نور ھدایت ہیں، اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے آپ مختار ہیں، آپ دو جہانوں کے بادشاہ اور قطبِ اعلی ہیں، آپ کی عظمت وشان کو دیکھ کر آسمان وزمین حیران ہیں۔

درصدق ہمہ صدیق وشی درعدل عدالت چوں عمری     اے کانِ حیاعثمان منشی مانند علی باجود وسخا

☆ صدق میں آپ رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرح ہیں اور عدل میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی طرح ہیں، اور آپ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرح حیا کی کان ہیں، اور آپ کی سخاوت شیر خدا مولا علی رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

دربزمِ نبی عالی شانی ستارِ عیوب مریدانی     درملک ولایت سلطانی اے منبع فضلِ جود وسخا

☆ رسول اللہ ﷺ کی بزم اقدس میں آپ کی شان بہت بلند ہے اور آپ اپنے مریدوں کے عیوب ڈھانپتے ہیں، اقلیم ولایت کے آپ حکمران ہیں، اور فضل وسخاوت کے آپ ہی منبع ہیں۔

چوں پائے نبی شد تاجِ سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت     آفتابِ جہاں درپیش ترت افتاد چوں پیش شاہ گدا

☆ رسول اللہ ﷺ کے قدم مبارک آپ کے سر اقدس کا تاج ہیں تو آپ کا قدم مبارک تمام جہانوں نے کے سر کا تاج ہے، تمام عالم کے اقطاب آپ کے در پر اس طرح پڑے ہیں جیسے بادشاہ کے سامنے گدا پڑے ہوں۔

گرداد مسیح بامرداں رواں دادی توبدیں محمد جاں     ہمہ عالم محی الدین گویاں برحسن وجمالت گشتہ فدا

☆ اگر حضرت عیسی علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا تو آپ نے رسول اللہ ﷺ کے دین مبارک میں جان ڈال دی ہے،



www.waseemziyai.com

تمام دنیا آپ کو محی الدین کہہ رہی ہے، اور آپ کے حسن و جمال پر قربان ہے۔

## حضرت مخدوم علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ

من آمدم بپیش تو سلطانِ عاشقاں ذات تو ہست قبلہ ایمان عاشقاں

☆ اے عاشقوں کے سلطان میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، آپ کی ذات گرامی عاشقوں کا قبلہ ایمان ہے۔

درہردو کون جز تو کسے نیست دستگیر دستم نگیر از کرم اے جانِ عاشقاں

☆ دونوں جہاں میں آپ کے علاوہ کوئی مددگار نہیں، از راہ کرم میرا ہاتھ پکڑ یئے کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں۔

## مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

توکمال توچہ غوث الثقلینا محبوبِ خداابن حسن آل حسینا

سربرقدمت نہادند بگفتند تاللہ لقد آثرك اللہ علینا

☆ اے آل حسین فرزندِ حسن، محبوبِ خدا غوث الثقلین، میں آپ کے کمال کے متعلق کیا کہوں سب اللہ تعالیٰ کے اولیاء نے اپنا سر آپ کے قدم پر رکھا، اور عرض کیا: اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر فضیلت عطا کی ہے۔

## حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

گرکسے واللہ بعالم ازمئے عرفانی است از طفیلِ شاہ عبدالقادر جیلانی است

☆ اگر کسی کو دنیا میں شرابِ عرفان حاصل ہوئی ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم وہ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ طفیل ملی ہے۔

## شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

غوث الاعظم دلیل راہِ یقین بیقین رہبر اکابرِ دین اوست درجملہ اولیاء ممتاز چوں پیمبر درانبیاء ممتاز

☆

☆ حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ راہ یقین کی دلیل ہیں، بے شک اکابر امت کے رہبر ہیں، جس طرح رسول اللہ ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں بلند مرتبہ رکھتے ہیں اسی طرح آپ تمام اولیاء کرام میں ممتاز ہیں۔

## حضرت بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

بدہ دست یقین اے دل بدست شاہ جیلانی کہ دست اوبود اندرحقیقت دست یزدانی

☆ اے میرے دل! شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں میرا دست یقین دے، اس انداز سے کہ یوں لگے شیخ جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔



www.waseemziyai.com

سگ درگاہ میراں شو چوخواہی قربِ ربانی　　که برشیراں شرف داردسگ درگاہِ جیلانی

☆ اگر تو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو درگاہِ میراں کا سگ بن جا کیونکہ شاہِ جیلانی رضی اللہ عنہ کے در کا سگ بھی شیروں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

امیرے دستگیرے غوث اعظم قطبِ ربانی　　حبیب سید عالم زہے محبوب سبحانی

☆ میرے دستگیر امیر غوث الاعظم رضی اللہ عنہ قطب ربانی ہیں، کیونکہ وہ سید عالم ﷺ کے محبوب ہیں، سبحان اللہ یہ کیسے محبوب ہیں؟۔

نشان شان بے چونی بیان سرمکنونی　　بسیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضی ثانی

☆☆ ان کی شان میں کوئی چوں چرا نہیں کرسکتا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ اسرار کو بیان کرنے والے ہیں، سیرت میں رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہیں اور صورت میں حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے ثانی لگتے ہیں۔

نیاز اندر جناب پاک اوازقدسیاں باید　　که آمد جبریل از بهر کاروبار دربانی

☆ ان کی جناب میں آسمان کے فرشتے بھی جھک کر آتے ہیں جیسے جبریل امین علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکتے ہیں۔

زمین بوس اند درگاہت نظام الدین چشتی ہم　　معین الدین اجمیری بہائوالدین ملتانی

☆ شیخ نظام الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ان کی درگاہ کے بوسے لیتے ہیں اور اسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اسی درگاہ کے عاشق ہیں۔

کسے بدخواہ توباشدبشانت حرف درآرد　　نداند اولوالامرے ندارد اومسلمانی

☆ اگر کوئی ان کی شان میں گستاخی کے الفاظ ادا کرتا ہے تو وہ اولوالامر لوگوں کی شان کو نہیں پہچانتا اور نہ ہی مسلمانی کو جانتا ہے۔

## حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خداوندبحق شاہِ جیلاں　　محی الدین غوث وقطب ودوراں

بکن حالی از ہر خیالے　　ولیکن آں زو پیدااست حالے

☆ یا اللہ محی الدین غوث وقطب زمانہ کے صدقے مجھے ہر خیال سے خالی کردے، سوائے اس حال کے جو ان کے فیض



www.waseemziyai.com

سے پیدا ہو۔

## حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ہر طریقه مفلس وبردرسوال　　قادری صاحب غنایت باوصال

من قادریم حاضریم بخدا　　طالباں رامی نمایم مصطفی

☆ ہر طریقہ مفلس اور در در کا سوالی ہے، مگر قادری غنی و باوصال ہوتا ہے، میں قادری فقیر ہوں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر رہتا ہوں، اور طالبوں کو رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پہنچاتا رہتا ہوں۔

نیست کششے ونے کوشش ثواب　　غرق فی التوحید فی الله بے حجاب

رفت نفس وقلب وروح ہم ہوا　　گرق فی التوحیدبینم روئے خدا

☆ طریقہ قادری میں کشش کی حاجت ہے نہ ثواب کی خاطر کوشش بلکہ غرق فی التوحید فی اللہ ہو کر اللہ تعالیٰ کو بلاحجاب دیکھا جاتا ہے، نفس وقلب وروح وہوا سے میری جان چھوٹی اور میں غرق فی التوحید ہو کر جمال خداوندی کا مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔

بہریکے بہراز گدائی درطلب　　قادری غالب بودباقرب۔ رب

☆ انتہائی قرب ربانی کے سبب قادری طریقہ ہر طریقے پر غالب ہے، اس لئے ہر طریقہ قادری طریقے کے در کا سوالی ہے۔

ہرطریقه مے بود مثل۔ چراغ　　وز آفتاب۔ قادری صدطورِ داغ

☆ ہر طریقہ چراغ کی طرح ہے اور قادری طریقہ آفتاب کی طرح ہے، قادری طریقہ ایسا آفتاب ہے جس کے سامنے سینکڑوں طور شرمندہ ہیں۔

## شفیع امت مصطفیٰ ﷺ شاہِ جیلاں رضی اللہ عنہ

از: سلطان باہو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شفیع۔ امت سروربود آں شاہ۔ جیلانی　　تعال الله چهاقدرت خدایش دادارزانی

☆ شہنشاہ جیلاں رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی امت کی شفاعت کرنے والے ہیں، ان کے رب نے ان کو کیسی شان دار قدرت عطا فرما رکھی ہے۔

سکندرمی کند دعوی که ہستم چاکرِ آں شاه　　فلاطوں پیش۔ علمِ تومقر آمد به نادانی

☆ سکندر بھی ان کی غلامی کا دم بھرتا ہے، اے شاہِ جیلاں افلاطون کو آپ کے علم کے سامنے اپنی لاعلمی کا اعتراف ہے۔

کلاداران ایں عالم گدایان گدائے تو ترازیبدترازیبد کلاه داری وسلطانی

☆ جہاں بھر کے بادشاہ آپ کے در کے فقیروں کے بھی منگتے ہیں، یہ تاجداری وسلطانی آپ کو ہی زیبا ہے۔

گداسازی اگرخواہی بیک دم بادشاہاں را گدایاں رادہی شاہی بیک لحظہ بآسانی

☆ اگر آپ چاہیں تو دم بھر میں شاہوں کو گدا کر دیں اور گداؤں کو بادشاہ کر دیں۔

گدائے درگہت خاکان غلام حضرتت قیصر چہ عالی شان سلطانی الا اے غوث ربانی

☆ اے غوث ربانی کیسی عالی شان سلطانی ہے آپ کی، قیصر آپ کا غلام ہے، اور خاکان آپ کے در کا بھکاری ہے۔

بایں حشمت بایں شوکت بایں قدرت بایں عظمت نابوداست نخواہد بود الحق مثل توثانی

☆ اللہ تعالی کی قسم آپ کا ثانی نہیں، اور آپ جیسا صاحب حشمت وصاحب عظمت نہ کوئی ہوا ہے اور نہ اور کوئی ہوگا۔

چہ ناسوتی چہ ملکوتی چہ جبروتی چہ لاہوتی ہمہ در زیرِ پائے تو چہ عالی شان سلطانی

☆ کیا ناسوتی، کیا جبروتی، کیا لاہوتی اور کیا ملکوتی سب آپ کے زیرِ قدم ہیں، یہ کیسی عالی شان سلطانی ہے۔

حقیقت از توروشن شد طریقت از تو گلشن شد سپہرے شرع راماہ زہے خورشید نورانی

☆ حقیقت آپ سے روشن ہوئی اور طریقت آپ سے گلشن بنی، اور آپ آسمان شریعت کے چاند اور نورانی خورشید ہیں۔

زِ باغِ اصفیاء سروے زِ بزمِ مصطفی شمع علی راقرۃ العینے بدیں محبوبِ سبحانی

☆ باغ اصفیاء کے آپ سرو ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی بزم کی آپ ہی شمع ہیں، حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں، اور اللہ تعالی کے محبوب ہیں۔

دلا گشتی مریدِ اوببیں لطفِ مزیدِ او چہ اوصافِ حمیدہ اوگہ بیگاہ میخوانی

☆ اے دل تو ان کا مرید ہو جا تا کہ تجھ پر ان کا لطف وکرم مزید بڑھ جائے، اور تو دیکھے کہ وہ کتنے اوصاف حمیدہ کے مالک ہیں۔

زباں راشت شوباید بآب جنت الکوثر وزاں پس نام محی الدین بپاکی برزباں رانی

☆ پہلے اپنی زبان کو آب کوثر سے دھو کر پاک کر لے، پھر محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ کا نام لینا،

بزرگ وخورد مردوزن مریدت شدہمہ عالم خطاپوشی عطاپاشی ودیں بخشی جہاں بانی

☆ اے شاہ جیلان رضی اللہ عنہ جہاں بھر کے بوڑھے اور بچے، عورتیں اور مرد آپ کے مرید ہیں، خطاپوشی اور عطاپوشی



www.waseemziyai.com

دین بخشی اور جہاں بانی آپ کا وصف خاص ہے۔

توشاہ اولیاء اولیاء محتاج درگاہت مشائخ راس زربردرگہت از فخردربانی

☆ آپ اولیاء کرام کے بادشاہ ہیں اور اولیاء کرام آپ کے در کے سوالی ہیں مشائخ آپ کے در پر سر جھکاتے ہیں اور آپ کی دربانی کر کے فخر کرتے ہیں۔

مطیع حکم تو دیواں ملائک چوں پری بندہ شہنشاہ شہنشاہاں امام انس وروحانی

☆ تمام جن اور فرشتے اور پریاں آپ کے زیر فرماں ہیں، آپ بادشاہوں کے بادشاہ اور انسانوں اور روحانیوں کے امام ہیں۔

چہ عبدالقادرِ قدرت چہ ناداری بیک لحظہ برآری آشکارااز کرم حاجات پنہانی

☆ آپ عبدالقادر ہیں اور ایسی قدرت کے مالک ہیں کہ کرم نوازی فرماتے ہیں تو پوشیدہ حاجات بھی ایک لحظہ میں پوری فرمادیتے ہیں۔

بدنیادرِ عدن بخشی بعقبی جنت الماوی برحمت بحر الطافے بشفقت کان احسانی

☆ دنیا میں درعدن بخشتے ہیں اور آخرت میں جنت الماوی انعام فرماتے ہیں، رحمت فرمائیں تو کرم کے سمندر ہیں، اور شفقت فرمائیں تو احسان کے خزانے ہیں۔

ملاذادستگیری تو معاذادلپذیری تو بہ لطف خود رہائی دہ زِگرداب پریشانی

☆ آپ کی دستگیری اور دلپذیری میری جائے پناہ ہے، برائے کرم مجھے گرداب پریشانی سے رہائی دلادیں۔

جگرریشم دروں خستہ دل اندرلطفِ توبستہ توہم از غایت احساں دوابخشی ودرمانی

☆ میرا جگر زخمی ہے، اور باطن بہت خستہ حال ہے، دل آپ کے لطف وکرم کا منتظر ہے، احسان فرما کر میرا علاج فرمائیں اور دوا دیں۔

تراچوں من ہزاراں بندہاہستنددرِعالم مراجز آستانت نیست اگرخوانی وگررانی

☆ آپ کے مجھ جیسے ہزاروں غلام دنیا میں موجود ہیں، لیکن میرے لئے آپ کے آستانے کے سوا کچھ بھی نہیں، آپ کی مرضی ہے پناہ دے دیں یا دھتکار دیں۔

ندارم اندریں عالم بجزوردوغم وشدت خلاصی دہ ازیں محنت کہ دارم صدپریشانی

☆☆ میرے درد وغم وشدت کے علاوہ کچھ بھی نہیں، مجھے سینکڑوں قسم کی پریشانیوں نے گھیر رکھا ہے برائے کرم مجھے ان



www.waseemziyai.com

مصائب سے نجات دلائیں ۔

منم سائل بجزتونیست غم خوارم کہ گیرد دست　　　برحمت کن نظربرمن توئی مختارِ سبحانی

☆ میں آپ کے در کا سوالی ہوں، آپ کے سوا میرا کوئی غم خوار نہیں ہے، مجھ پر نظرِ رحمت فرمائیں، آپ مختارِ سبحانی ہیں۔

قفائے بندہ عاجز فتادہ برسرِ کویت　　　عجب نبود اگرایں ذرہ راخورشید گردانی

☆ یہ عاجز بندہ آپ کے کوچے میں آن گرا ہے، عجب نہیں کہ اسکو خورشید بنا دیا جائے۔

چوں نباشد پیرِ میراں زندہ دیں　　　آں وزیرِ مصطفی روح الامیں

☆ پیرِ میراں دین کو زندہ کرنے والے ہیں، کیوں نہ ہو کہ وہ روح الامیں اور رسول اللہ ﷺ کے وزیر ہیں۔

شاہ عبدالقادر است رہبرِ خدا　　　دم بدم آں جاں بجاں است مصطفی

☆ شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ تعالی علیہ اللہ تعالی کی بارگاہ تک پہنچانے والے ہیں اسی لئے وہ ہر وقت رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔

باہو از غلامانِ مریدش خاکپائے　　　گوئے برداز غوث وقطبِ اولیاء

☆ باہو ان کے خاک پا غلاموں میں سے ایک غلام ہے اسی لئے یہ دوسرے غوث وقطب واولیاء سے بلند مرتبہ ہے۔

باہو شد مریدش از غلامانِ بارگاہ　　　زفیض فضلش می دہاند از الہ

☆ باہو ان کی بارگاہ کے غلاموں میں شامل ہو کر ان کا مرید ہو گیا ہے، اسی لئے طالبانِ مولا کو بارگاہ خداوندی سے فیض وفضلِ ربی دلواتا ہے۔

باہو سگ درگاہ میراں فخرتر　　　غوث وقطب زیر مرکب بار

☆ اے باہو درگاہ میراں کا کتا ہونا بھی بڑی فخر کی بات ہے، زمانے بھر کے غوث وقطب بھی حضرت میراں کی سواری بننے پر فخر کرتے ہیں۔

## بانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت الشیخ بہاء الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ

جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو عرض گزار ہوئے

یادستگیرِ عالم دستم مرابگیر　　　دستم چناں بگیر کہ گوئیندت دستگیر

☆ اے جہاں بھر کی مدد کرنے والے میری بھی مدد فرمائیں، اس شان سے جس شان کے آپ مالک ہیں۔

اس پر حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے مزار مبارک سے دایاں ہاتھ مبارک نکال کر اسم اللہ ذات کی شکل میں ان کے



www.waseemziyai.com

سامنے فرمایا:

اے نقشبندِ عالم نقشم رابہ بند　　نقشم چناں بہ بند کہ گوئیندت نقشبند

☆ اے نقشبندِ عالم میرے والا نقش جما، اور ایسا جما رہتی دنیا تک تجھ کو لوگ نقشبند کے نام سے یاد کریں۔

تو حضرت خواجہ نقشبند نے عرض کی

بادشاہ ہردعالم شاہ عبدالقادراست　　سرورِ اولادِ عالم شاہِ عبدالقادراست

برزمین وآسمان جن وبشرہم قدسیاں　　ساختہ وردِ زباں ہم شاہ عبدالقادراست

☆ دونوں جہانوں اور اولادِ آدم زمین وآسمان کے اور جنوں اور انسانوں کے فرشتوں اور تمام مخلوق کے بادشاہ اور رہنما حضرت الشیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ ہیں اور ہر ایک کی زبان پر آپ ہی کا ذکر ہے۔

مکتوبات مولانا علامہ فقیر اللہ شکارپوری مکتوب ۴۹۔ص ۲۰۹)

## حضرت شیخ عبدالرحمٰن خالص طالبانی قادری ترکی

شـــاہ اقـلـیـم ولایتـدر گـروہ قـــادری　　راہ عشـقـدہ ذوالـکـرامتدرہ گروہ قادری

جـمـلـہ ارباب طـریـقت بلبل شوریدہ در　　انـلـرہ بـاغ لـطـافـتـدر گـروہ قـــادری

دامـنـک دوتـمـش بـولار سـلـطـان عبـدالـقـادرک　　مظهـر لـطـف هدایـت در گـروہ قـادری

غـوث محی الدین احیاء ایلمش دین نبی　　رونـق دیـن رسـالتـدر گـروہ قـــادری

کـنـت کنزاً قاپو سن من عرف مفتاح ایلہ　　فتـح ایـدن شـاہ ولایتـدر گـروہ قـادری

داخل اول وار اول گروھابی تامل (خالصاً)　　صـاحـب امـن وامـانتدر گـروہ قـادری

ترجمہ انگلش

king of the climate vlatdry group be

way way zvklkrmtdr grop be

sentence of the master s path in a cuckoo path

nlrhn gardens ltaftdr group be

dammk dvtmsh bvlar sultan bdalqadrk



www.waseemziyai.com

mzhrltf guided in the group group
ghvs mhy din the ylmsh deen nabi
grow religion religion group be
kent kenza skua my age mores iileh iileh
conquest of eden king vlaytdr group be
first in first first b hesitate(khalsa)
secure owner and mantdr group be

## منقبت شہ جیلانی

للہ الحمد صاحبِ ایمانم    رونق افزائے پاک عرفانم
گوہر تاج پادشاہانم    دستگیر است غوثِ صمدانم

از غلامانِ شاہ جیلانم

☆ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں صاحب ایمان ہوں، میں باغ عرفان کی رونق کی افزائش کرنے والا ہوں، میں بادشاہوں کے تاج کا گوہر ہوں، اس لئے کہ میرے دستگیر غوث صمدانی ہیں (شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ) ہیں کیونکہ میں شاہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

یارب از ماسوائے ملولم کن    پیرو حضرت رسولم کن
رحم اگرچہ بے فضولم کن    باہمہ معصیت قبولم کن

از غلامانِ شاہ جیلانم

☆ اے اللہ تو میرے دل میں عشق پیدا کر اور مجھے رسول اللہ ﷺ کا پیروکار بنادے، اگرچہ میں بہت زیادہ گنہگار ہوں، اس کے باوجود میری دعا قبول کرلے، کیونکہ میں شاہِ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

کیستم ذرہ حقیرم من    بکمند گناہ اسیرم من
شیئاللہ کہ فقیرم من    نے غلط گفتہ ام امیرم من

از غلامانِ شہ جیلانم

☆ میں کون ہوں؟ ایک ذرہ حقیر ہوں، میں گناہ کی کمند میں اسیر ہوں، میں اگرچہ اللہ تعالیٰ کا فقیر ہوں، میں نے یہ بات غلط نہیں کہی، میں امیر ہوں کیونکہ میں شاہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔



www.waseemziyai.com

اے فلک گرچہ توستمگاری — تخم کین وجفا بدل کاری

بعدازیں تو مرانیازاری — من چہ گویم توخود خبرداری

از غلامان شہ جیلانم

☆ اے آسماں اگر چہ تو ظالم ہے تو نے میرے دل میں کینے اور جفا کا بیج بویا ہے، اس کے باوجود تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتا، میں کیا بتاؤں تو خود جانتا ہے، کیونکہ میں شاہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

خوب افتاداست اطوارم — اعتبارے برائے خوددارم

از ہمہ برتر است مقدارم — سر بکونین کے فرددارم

از غلامان شہ جیلانم

☆ اگر چہ میں افتادہ اور شکست خوردہ ہوں لیکن مجھے اپنے آپ پر اعتبار ہے، میرا مقام سب سے بڑھ کر ہے، میں دونوں جہانوں کے سامنے سر کب جھکاتا ہوں، کیونکہ میں شاہ جیلاں رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

روزمحشر بایں ہمہ عصیاں — لب من ہمچو گل بود خنداں

پرسد از من کسے کہ اے انساں — کیستی من بگویک از دل وجاں

از غلامان شہ جیلانم

☆ محشر کے دن تمام گناہوں کے باوجود میرے لب (میرا چہرہ) گل خنداں کی طرح مسکراتا ہوا ہوگا، مجھ سے کوئی شخص سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ تو میں دل وجان سے اس کو جواب دوں گا میں شہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

رخت بندوچواز وجودم ہوش — واکند بحرِمن لحد آغوش

گربپرسد کسے از من مدہوش — کیستی من بگوئش کہ خاموش

از غلامان شہ جیلانم

☆ جب میرے وجود نے روح اپنا سامان سفر باندھے تو میری لحد مجھے اپنی آغوش میں لینے کے لئے منہ کھول دے، اگر مجھ بے ہوش سے سوال کرے گا کہ تو کون ہے؟ تو میں اس کو کہوں گا، تو چپ ہو جا چپ ہو جا میں شہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

کیستم اے سپہر میدانی — از درخویش از چہ میرانی

سرنوشتم مگر نمی خوانی — داغ بنگر مرا بپیشانی


www.waseemziyai.com

از غلامان شه جیلانی

☆ اے اسماں کیا تو جانتا ہے کہ میں کون ہوں؟ تو بھلا مجھے اپنے در سے کیسے دھتکار سکتا ہے؟ کیا تو نے میری داستان نہیں پڑھی؟ میری پیشانی پر (شیخ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ) کے عشق کا داغ دیکھ، کیونکہ میں شاہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

روز محشر چوں عاصیاں خراب ز آتش جرم خود شوند کباب

من بگویم بمالکان عذاب منگر سوئے من کسے به عتاب

از غلامان۔ شه جیلانم

☆ محشر کے دن جب بد نصیب گنہگار دوزخ کی آگ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے کباب ہو رہے ہوں گے، تو میں دوزخ میں عذاب دینے والے کارندوں سے کہوں گا: تم عذاب پہنچانے کے لئے میری طرف مت دیکھو، کیونکہ میں شہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

کے بود از گناہ ملال مرا خوب بین بمحشر حال مرا

نبود جرم درخیال مرا چرخ مشمر شکسته بال مرا

ازغلامان۔ شه جیلانم

☆ مجھے روز محشر کسی گناہ کا کیسے ملال ہو سکتا ہے؟ تو ان شاء اللہ مجھے محشر کے دن خوشحال پائے گا، اس دن میرے خیال میں کسی جرم کا تصور بھی نہیں آئے گا، اے آسمان تو مجھے شکستہ مت جان، کیونکہ میں شہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

مغفرت چشم از خدادارم که شفاعت ز مصطفی دارم

غوث۔ کونین رہنمادارم من چه پرواہے جرمہادارم

از غلامان۔ شه جیلانم

☆ میں اللہ تعالی سے مغفرت کی امید کرتا ہوں اس لئے کہ میری شفاعت رسول اللہ ﷺ فرمائیں گے، میں غوث کونین رضی اللہ عنہ کو اپنا رہنما رکھتا ہوں، اس لئے میں اپنے جرموں کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ میں شہ جیلان رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

کیست تائیدبندہ گمراہ عاصی ہرزہ کرد نامه سیاہ

بسوئے خلد راہ برد ناگاہ بردخود گرکند گه بیگاہ



www.waseemziyai.com

ازغلامان شہ جیلانم

☆ مجھ گناہ گار کی تائید کون کرسکتا ہے؟ میرے گناہوں نے اگرچہ میرا نامہ اعمال سیاہ کررکھا ہے، میں اچانک جنت کے راستے پر چل پڑوں گا، کیونکہ میں ہروقت یہ ورد کرتا رہوں گا، میں شہ جیلاں رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ہوں۔

## حضرت الشیخ علامہ سید محمد اکرام الدین بخاری

بدرگاہ جنابت آمدہ یاشاہ جیلانی　　منورشد دلم از پرتو انوار ربانی

غریبم بے نوا افتادہ ام بیمار در کویت　　نظر فرما بحالم حضرت محبوب سبحانی

(تذکرہ اکابر اہل سنت ص ۷۰)

## من گنہگارم

## شیخ محمد امین قادری

در دو عالم کیست در اقبال باشد ہمسرم　　چوں شاہ جیلاں ز رحمت سایہ کردہ برکرم

چاکر شاہم ز شاہان جہاں بالاترم　　از رہ فقر و غنا گوئی شہ بحر و برم

تابجان و دل گدائے شیخ عبدالقادرم

☆ دنیا میں وہ کون ہے جو بزرگی میں میرا ہمسر ہو جب کہ شاہ جیلان رضی اللہ عنہ نے مجھ پر سایہ کیا ہوا ہے، کیونکہ میں شاہ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا چاکر ہوں، اس لئے دنیا کے بادشاہوں سے بھی میرا رتبہ بلند ہے، اور جہاں تک فقر و غنا کے سلوک کے بارے میں تو مجھ سے سوال کرے تو میں بحر و بر کا بادشاہ ہوں، جب کہ میں شیخ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کا دل و جان سے فقیر ہوں۔

آن سوار ترک عجمی چوں بناز دلفریب　　یک نظر کرد کرد ربود از دل مرا صبر و شکیب

در جنون عشق او بس والا و شیدا شدم　　ہست دائم در طواف کعبہ کوئش دلم

در رہ صدق و صفا ایں است حج اکبرم

☆ اس ترکی اور عجمی محبوب شاہ سوار نے جب مجھ پر اپنے ناز سے دل فریب نگاہ ڈالی، وہ میرے دل سے تمام صبر و شکیب لے اڑا، میں اس محبوب کے جنون و عشق میں کتنا والہانہ شیدا ہو گیا کہ مجھے یوں لگا کہ میرا دل اس کے کوچے کے کعبہ کا طواف کر رہا ہے لہذا اس صدق و صفا کے راستے میں اسے اپنا حج اکبر جانتا ہوں۔

اے یاد تو مرادر دل خیالت درسراست　　چشم مشتاقم شہا ہر لحظہ برراہ دراست

وے نسیم کوچہ تو بس مراجاں پروراست　　سینہ من از ہوائے خلد کوئش کوثراست



www.waseemziyai.com

آب حسرت مے خورد رضوان زِ حوض کوثرم

☆ اے میرے محبوب تو وہ ہے کہ جس کی یاد میرے دل میں اور جس کا خیال میرے دماغ میں رہتا ہے، اے میرے شہنشاہ محبوب یہی وجہ ہے کہ میری نگاہ راہ مستقیم پر لگی ہوئی ہے، یعنی میں سیدھے راستے پر چل رہا ہوں، اے میرے محبوب تیرے کوچے کی بادِ نسیم میرے لئے روح پرور ہے، اس شان کو دیکھ کر اور میرے اس حوض کوثر کو دیکھ کر جنت کا دربان رضوان حسرت کر رہا ہے۔

نیست ملجائے من مسکین بجز تو نے سفر　　میرود تا کے فغان دل حزیناں بے اثر

آہ سرد و روئے زرد بچشم تر دارم مدام　　مے نہم گریاں رخ خود بر تو درت ہر صبح و شام

رحمت بر روئے گرد آلود و چشم ترم

☆ اے محبوب مجھ مسکین کی جائے پناہ آپ کے سوا اور کچھ نہیں اور نہ کوئی زندگی ہے، غم زدہ دلوں سے نکلی ہوئی فغاں کب تک بے اثر رہے گی، اے میرے محبوب میں تیرے عشق میں کبھی سرد آہیں بھرتا ہوں اور کبھی میرا چہرہ زرد ہو جاتا ہے، اور ہمیشہ تیری یاد میں آنسو بہاتا رہتا ہوں اور یہ وجہ ہے کہ میں صبح و شام تیرے دروازے کی طرف منہ کر کے گریہ وزاری کرتا رہتا ہوں، اے میرے محبوب میرے اس گرد آلود چہرے پر میری آنسو بہاتی ہوئی آنکھوں پر رحم کر۔

با ہزاراں ناز تو دامن کشاں رفتی زِ من　　ہاں کتاب فقر را شیرازہ وا کردی ز من

رنج و غم شاہاز حد من در فراقت بردہ ام　　چندروز شد کہ محرومم ازاں رو مردہ ام

جلوہ جاناں پرورم فرما کہ تا جان کہ پرورم

☆ اے میرے محبوب! اگر چہ ہزاروں ناز نخرہ سے تو مجھ سے اپنا دامن کھینچتا ہوا چلا گیا، لیکن اس کا فائدہ یہ ہوا تو نے فقر کے رموز و نکات مجھ پر واضح کر دیئے، اے میرے محبوب! میں نے تیرے فراق میں بے حد رنج و غم اٹھائے ہیں، بہت دن ہوئے میں تیرے چہرے کے حسن و جمال سے محروم ہوں، اے میرے محبوب! تو میری روح کے لئے جان پرور ہے، مجھے اپنا دیدا عطا کر تا کہ میں زندہ رہ سکوں۔

اے نسیم صبح گر پاپوش دستت دہد　　از من مسکین پیامے دہ کہ بے تو کے زید

گر خطا دارم دلے دارم امید از لطف تو　　اے صبا از من بآں سلطان گیلانی بگو

سوختم اکنوں بیا بر باد دہ خاکسترم

☆ اے نسیم صبح: اگر کہیں میرے محبوب کی نعلین تیرے ہاتھ لگ جائے یعنی میرے محبوب کی نعلین کے پاس سے گزرے تو میرا پیغام اس کو دینا کہ میں اگر چہ خطا کار اور گنہگار ہوں، لیکن تیرے لطف و کرم کا امیدوار ہوں، اے بادِ صبا تو میری جانب سے میری ساری روداد سلطان جیلاں رضی اللہ عنہ سے جا کر عرض کر دے، اے میرے محبوب میں تیرے عشق میں جل کر راکھ ہو چکا ہوں، اس لئے آ اور



www.waseemziyai.com

میری اس راکھ کو ہوا میں اڑا دے۔

یک نظرا ے سید جیلاں خدا ایک نظر　الاماں اے شاہ دوراں جانم آمد درخطر

مدتے بگذشت بے حد مضطرب شدسائلت　گرنمی بینی کنوں سوئم زِ عین مرحمت

جائے آں وارد که دردنیانبینی دیگرم

☆ اے سید جیلانی خدا کے لئے مجھ ناچیز پر ایک نظر کرم ہو جائے، آپ کے ہجر میں میری جان خطرے میں ہے، خدا کے لئے اس کو اماں دیجئے، بہت مدت ہو گئی اور میری زندگی بہت مضطرب رہی، ابھی بھی آپ مجھ پر نظر کرم نہیں کریں گے؟ حقیقت یہ ہے کہ مجھے آپ کے سوا کوئی ہمدرد دکھائی نہیں دیتا۔

بس گنہگارم پریشاں روزگارم الغیاث　یک نگاہے لطف فرمابے قرارم الغیاث

درجہاں فریاد رس جزاو ندارم الغیاث　مردم از غم الغیاث اے غوث اعظم الغیاث

وقت آں آمد که بنمائی جمال انورم

☆ میں بہت گنہگار ہوں اور اپنی زندگی سے تنگ آ چکا ہوں، میری مدد فرمایئے، آپ کے لطف و کرم کی ایک نگاہ کی ضرورت ہے جس کے لئے میں بے قرار ہوں یا حضرت، اس دنیا میں میری فریاد کو پہنچئے آپ کے بغیر میرا کوئی نہیں، میں غم کی وجہ سے نڈھال ہو گیا ہوں، اور مر رہا ہوں اے غوث الاعظم مدد فرمایئے، اب اس نزع کی حالت میں وہ وقت آن پہنچا ہے آپ اپنا جلوہ دکھا دیں تا کہ میری جان نکل سکے۔

اے کرم فرمانگاہ تو نجات جان ودل　الغیاث اے شاہ جیلاں پائے دل مانده بگل

بے جمال جاں فزات زندگانی مشکل است　رحمت ورنه من وایں خرقه باہم مے درم

☆ یا حضرت کرم فرمائیں، کیونکہ آپ کی نگاہ کرم ہی میری جان و دل کو نجات دے گی، اے شاہ جیلاں مدد فرمایئے، کیونکہ میرے دل کا پاؤں گنہگاری کے کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے، میرے گناہوں کی پیچ در پیچ ہیں، اور یہ ایسا معاملہ ہے کہ جس کا کوئی حل نظر نہیں آتا، لھذا میری جان آپ کے حسن و جمال کے دیدار کے بغیر مشکل میں ہے، خدا کے لئے مجھے اپنا دیدار کروایئے، ورنہ میں آپ کے ہجر میں خرقہ فقیری پھاڑ ڈالوں گا۔

لائق پائے سگ کوئت نبودم شاہ من　خود قبولم بانگاہ مہر کردے ماہ من

اے ز احسانت نداستم زِعشقت راہ ورسم　غره لطفِ تو بودم کس نیاوردم بچش

زِآں بچشم غیرت آور دیدمحنت برسرم

☆ اے میری محبت کے بادشاہ میں آپ کے کوچے میں ایک سگ کی حیثیت سے بھی قدم بھرنے کے لائق نہ تھا لیکن یہ میری خوش نصیبی ہے کہ اے میرے محبوب آپ نے مجھے قبول کیا ،حقیقت یہ ہے کہ میں آپ کے عشق کی راہ ورسم سے ناواقف تھا، لیکن یہ آپ کا احسان ہے کہ آپ نے مجھے آگاہی بخش دی یہی وجہ ہے کہ میں آپ کے اس لطف وکرم کی وجہ سے کسی اور کو اپنی نگاہ میں نہیں لاتا۔

مدتے شد درہتب وتابم زربخوری بسے     رازق دردمریضاں جز توکے دانم کسے

بہرتاییم صعوبت ہائے ز شفقت کردہ اند     ہرچہ برمن کرداند آخر زی غیرت کرداند

وائے برمن گرکرم ہائے نہ گرددیاورم

☆ میں نے آپ کے عشق میں تڑپ تڑپ کر ایک عرصہ گزارا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے درد کی دوا سوائے آپ کے کسی کے پاس نہیں ہے، میری تربیت کرنے کے لئے مجھے بہت صعوبتوں سے گزارا گیا، بہرحال جو کچھ بھی مجھ پر گزری وہ خیر سے گزری، اگرچہ میں اس لائق نہ تھا کہ مجھ پر اتنا کرم کیا جائے۔

شد پریشاں حال مسکیں درمصائب ہائے     غم شاہ جیلاں دست خود آخربدامانت زدم

من گنہگارم شہاللہ مگرتاں کوبکو     نیست یاغوث از من جرم واخطااز ہیچ رو

رومکش ازمن کہ بس بے دل خراب وابترم

☆ مجھ مسکین کا حال بہت پریشان کن تھا، یہی وجہ ہے کہ میں نے آخر کار آپ کا دامن تھاما ہے، اے میرے آقا! میں گنہگار ہوں مجھے مزید مجھے کوچہ بکوچہ نہ پھرائیے، مجھ سے اتنا کیا قصور ہوا کہ مجھے کوچہ بکوچہ گھمایا جارہا ہے، خدا کے لئے میری طرف سے روگردانی نہ کیجئے، کیونکہ میرا دل بہت خراب اور ابتر حالت میں ہے۔

یادم آید از زماں کزمہرکردی نظر     برکمین کم ترسگاں کوئے خود درہر سحر

مثل بلبل نغمہاکردم باایام بہا     کردمے دپرواز برگلزار کوئت چوں ہزار

چوں پرم سنگ جفاشکست اکنوں چوں پرم

☆ مجھے وہ زمانہ یاد آگیا جب مجھ پر نظر کرم فرماتے تھے، میں تو آپ کے کوچے کا ایک سگ کمتر ہوں، اس کے باوجود بھی مجھ پر کرم فرماتے تھے، کبھی وہ زمانہ تھا کہ میں اس اچھے بلبل کی طرح چہچہایا کرتا تھا، اور آپ کی محبت کے باغ میں بلبل کی طرح پرواز کیا کرتا تھا، لیکن اب میں کیسے اڑسکتا ہوں جبکہ میرے پر ہی شکستہ ہیں۔

غرقہ ام دربحر غم روبرترت آوردہ ام     ردمکن شاہاسوالم بس کہ دل آذردہ ام

برسر بالین بیاللہ شدم بس نیم جاں     شد ز تاب آتش غم تن مراانگشت سیل



www.waseemziyai.com

ہست گوئی خرقہ ماتم ز حسرت دربرم

☆ اب میری حالت یہ ہے کہ میں غم کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے نکل کر آپ کے در پر پہنچا ہوں، اے میرے محبوب! اب میری طرف سے رخ کو نہ موڑ کیونکہ میرا دل بہت آزردہ ہو چکا ہے، خدارا! میرے سرہانے تشریف لائیے کیونکہ میں نیم جاں ہو رہا ہوں اور آتش غم کی تڑپ سے اب میرا جسم پتلی انگلی کی طرح ہو گیا ہے، اب تو یہ حالت ہے کہ میرا خرقہ فقیری اپنے جسم پر ماتم کا لباس محسوس ہو رہا ہے۔

داخل ایمان اگر سجدہ نباشد گو مباش     واعظا للہ نمک بر زخم مشتاقاں مباش

سربسجدہ کردام آخر خدارا شفقتے     در تب و تابم شب و روز عنایت رحمتے

میخورد خونم غم و من ہم باغم خون میخوم

☆ اگر ایمان کی رو سے سجدہ جائز نہیں تو نہ ہو، اے واعظ! خدا کے لئے ہم جیسے عاشقوں کے زخموں پر نمک نہ چھڑک، آخر کار ہم نے خدا کے حضور سجدہ کر ہی دیا آخر کار میرے اس دن کے تڑپنے پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرما دیا، میں اور غم ہم دونوں خون کے گھونٹ پی رہے ہیں۔

آرزو ئے یک تبسم از بست مے داشتم     وائے برمن شد نہ حاصل آں دردل خواستم

چیست تکسیرم خدارا اے شاہ جیلاں بگو     ماندہ ام در کنج غم از بے التفاتی ہائے تو

ہم چو صدیقہ بخت روزگار می برم

☆ اے محبوب! میں تیرے ہونٹوں سے تبسم کی ایک آرزو رکھتا تھا لیکن میری آرزو جو میں دل میں رکھتا تھا وہ پوری نہ ہو سکی، اے شہ جیلاں رضی اللہ عنہ مجھ سے کیا غلطی ہوگئی ہے، فرمائیے! کہ میں غم کے گوشے میں پڑا ہوں، میری کیفیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرح کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال شریف کے بعد مغموم رہا کرتی تھیں یعنی میں بھی ویسی ہی زندگی گزار رہا ہوں۔

شد تباہ حال من مسکین مکش دامن زمن     نیست شہا بعد ازیں تاب غم و رنج و محن

مضطرب از گردش افلاک کشتم سیدہ     دارم امید آنکہ از برج سعادت باصفا

گر شود طالع بود طالع ہمایوں اخترم

☆ میں ایک تباہ حال مسکین کی طرح زندگی گزار رہا ہوں، اپنا دامن نہ چھڑائیے اے میرے شہ جیلاں رضی اللہ عنہ کیونکہ اس کے بعد مجھ میں زیادہ غم، رنج اور مصائب برداشت کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ اے میرے سردار! میں گردش افلاک یعنی مرور زمانہ کے سبب تڑپ رہا ہوں لیکن مجھے امید ہے کہ آپ کے برج سعادت کی وجہ سے میری امید پوری ہو جائے گی اگر چہ میری قسمت کا ستارہ بدقسمتی کا ہی کیوں نہ ہو، لیکن مجھے امید ہے کہ آپ مجھ پر ضرور کرم فرمائیں گے۔



www.waseemziyai.com

شد خطا از من عطا از تو کجا دارم شہا　　اے بسوئے خاک بوساں بحریک لحظہ بیا

برگناہ من ز عفوت کش قلم از روئے لطف　　اے کرم فرما برائے کبریا وز روئے لطف

نہ بکوئے من چہ شد آخر ہماں خاک درم

☆ اگر چہ مجھ سے خطا ضرور ہوئی ہے، لیکن اے شہ جیلاں رضی اللہ عنہ مجھے آپ سے عطا کی امید ہے اور ہم جیسوں اور آپ کی قدم بوسی کرنے والوں، کی طرف تشریف لائیے، خواہ ایک لمحے کے لئے ہی آجائیے، تاکہ دل کو سکون ملے، آپ میرے گناہوں پر معافی کا قلم پھیر دیجئے، یعنی مجھے معاف فرمادیں، اے مجھ پر کرم فرمانے والے! شہ جیلاں رضی اللہ عنہ! خدا کے لئے آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں، میرے کوچے میں قدم رنجہ فرمائیں، آخر یہ آپ کے ہی غلام کا گھر ہے۔

یک نگاہ لطف فرما تا بکے سوزم شہا　　سر بپات مے نہم آخر خدارا رونما

ہرچہ کردم یافتم حقا شدم بس منفعل　　میکنم ختم سخن تا چند گویم سوزِ دل

کز نوشتن با قلم در نالہ آمد دفترم

☆ برائے کرم آپ کے دیدار کی ایک جھلک نصیب ہو، میں کب تک آپ رضی اللہ عنہ کے ہجر کی آگ میں جلتا رہوں گا اگر آپ میرے گھر تشریف لائیں تو میں اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دوں گا، براہ کرم مجھے اپنا دیدار عنایت فرمائیے میں نے جو کچھ بھی کیا اس پر سخت شرمندہ ہوں، لھذا میں اپنا کلام ختم کرتا ہوں، میں کب تک اپنا سوز و غم بیان کرتا رہوں گا، میں اپنے نالہ درد کو قلم کے ساتھ جس کاغذ پر لکھتا ہوں اس کاغذ کو بھی رونا آجاتا ہے۔

گر بچشم مہر بینی سوئے من گردد چہ کم　　الغیاث اے پیرِ پیراں ماندام در کنج غم

بردلے پورورد و چشمِ تر نگوں سر کن نظر　　گر گناہ رفتہ باشد توبہ ہا کردم ز سر

عذر من بپذیر ونہ از الطف افسر برسرم

☆ اگر آپ رضی اللہ عنہ محبت کی نگاہ سے میری طرف دیکھیں تو میرا غم کم ہو جائے گا، اے پیروں کے پیر میری مدد فرمائیے، میں گوشہ غم میں پڑا ہوا ہوں، میں درد بھرا دل رکھتا ہوں، آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں، میرا سر جھکا ہوا ہے مجھ پر نظرِ کرم فرمائیے، اگر مجھ سے کوئی خطا ہوگئی ہے تو میں سر جھکا کر اس کی معافی مانگتا ہوں، میری معافی قبول فرمائیے، میرے سر پر مہربانی کا تاج رکھیئے۔

داستانِ غم رسید آخر فقط ایں التجاء　　دل دلے محزوں است باقی ماندہ شاہ عبدالقادر

یک نگاہ مہر فرما برامین فرقدی　　چیست درپیشِ کرم ہائے توجرم غربتی

الکرم یاغوث الاعظم بالترحم الکرم



www.waseemziyai.com

☆ آخر کار میری کہانی ختم ہوئی لیکن اتنی التجاء ضرور ہے کہ اے شاہ عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ! میرے غمزدہ دل میں آپ رضی اللہ عنہ کی ہی محبت قائم رہے، مجھے امین کے اوپر جو آپ کی فرقت کی وجہ سے نڈھال ہو رہا ہے ایک نگاہِ کرم فرمایئے، اگر آپ رضی اللہ عنہ اس غریب پر یہ کرم فرمائیں اے غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجھ پر کرم فرمایئے، اور میں پھر التجا کرتا ہوں کہ مجھ پر کرم فرمائیں۔

## خواجہ غلام محی الدین دائم الحضوری

طریقم قادری عرفم قریشی حنیفی مشربم مولد قصوری
غلامِ غوثِ اعظم محی الدینم طفیلش یافتم ہردم حضوری

(حالات مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص ۹۹)

## التماس مسلم

ہفت جنت ورثہ اجدادِ غوث رشکِ فردوس دارم بغدادِ غوث
بشنو ذکرِ غوث از الادِ غوث قصہ رودادِ غوث اورادِ غوث
از یقیں سوئے علاء الدیں ببیں تازہ گردد در دل تو یادِ غوث

## منقبت آقائے کرم حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

### از امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا
تو حسینی حسنی کیوں نہ محی الدیں ہو اے خضر مجمع بحرین ہے چشمہ تیرا
قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے پیارا اللہ تیرا چاہنے والا تیرا
مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا جس نے دیکھا مری جاں جلوۂ زیبا تیرا
ابن زہرا کو مبارک ہو عروس قدرت قادری پائیں تصدق مرے دولہا تیرا
کیوں نہ قاسم ہو کہ تو ابن ابی القاسم ہے کیوں نہ قادر ہو کہ مختار ہے بابا تیرا



www.waseemziyai.com

بحر و بر، شہر و قری سہل و حزن دشت و چمن — کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعوی تیرا
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع — چل لکھا لائیں ثناء خوانوں میں چہرہ تیرا

(حدائق بخشش)

## اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

### از مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

اسیروں کے مشکل کشا غوث اعظم — فقیروں کے حاجت روا غوث اعظم
گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا — مدد کے لئے آؤ یا غوث اعظم
ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے — ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم
مریدوں کو خطرہ نہیں بحر غم سے — کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم
تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا — تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم
بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ — بچا غوث اعظم بچا غوث اعظم
جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہ رہا ہوں — کہوں کس سے تیرے سوا غوث اعظم
زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی — ترے ہاتھ میں ہے دوا غوث اعظم
اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو — کہو شیأ اللہ یا غوث اعظم
نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو — اور اب ڈوبتوں کو بچا غوث اعظم
گرانے لگی ہے مجھے لغزش پا — سنبھالو ضعیفوں کو یا غوث اعظم
مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے — کہ ہیں آپ مشکل کشا غوث اعظم
کہے کس سے جا کر حسن اپنے دل کی — سنے کون تیرے سوا غوث اعظم

(ذوق نعت)

## تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم رضی اللہ عنہ

### از مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم — مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم
مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی — چمک اٹھے دل کی گلی غوث اعظم

www.waseemziyai.com
مرکز علوم اسلامیہ (رجسٹرڈ)

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
تیرے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اغثنی تو دم میں
ہر آئی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دے کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بُری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوری مضطر
یہ ہے اس کی خواہش دلی غوث اعظم

(سامان بخشش، صفحہ)

## ہم پر ہے سایہ غوث اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا

### حضرت مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں سہارا غوث اعظم کا

مریدی لا تخف کہہ کر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمّہ غوث اعظم کا

عزیزو کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
تو لکھ دینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا

لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو
کہاں ہیں قادری کر لیں نظارہ غوث اعظم کا

فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوث اعظم کا

یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدان قیامت میں
نقاب اٹھا ہوا ہے آج کس کا غوث اعظم کا

کبھی قدموں پہ لوٹوں گا کبھی دامن پہ مچلوں گا
بتا دوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا

لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں
کہ ہو جائے یہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا

صدائے صُور سن کر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا
کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا

www.waseemziyai.com

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر　　بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا
(قبالۂ بخشش)

## یاغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلاؤ

### امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری رضوی حفظہ اللہ

یاغوث ! بلاؤ مجھے بغداد بلاؤ　　بغداد بلا کر مجھے جلوہ بھی دکھاؤ
دنیا کی محبت سے مری جان چھڑاؤ　　دیوانہ مجھے شاہ مدینہ کا بناؤ
چمکا دو ستارہ مری تقدیر کا مرشد　　مدفن کو مدینے میں جگہ مجھ کو دلاؤ
نیا مری منجدھار میں سرکار ! پھنسی ہے　　امداد کو آؤ ! مری امداد کو آؤ !
یا پیر میں عصیاں کے سمندر میں ہوں غلطاں　　للہ گناہوں کی تباہی سے بچاؤ
اچھوں کے خریدار تو ہر جا پہ ہیں مرشد !　　بدکار کہاں جائیں جو تم بھی نہ نبھاؤ
عطار کو ہر ایک نے آنکھوں پہ بٹھایا　　یاغوث ! اسے دامن رحمت میں چھپا

## رونق کل اولیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رونق کل اولیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　پیشوائے اصفیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر　　آپ شاہِ اتقیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تھرتھراتے ہیں سبھی جنات تیرے نام سے　　ہے ترا وہ دبدبہ یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
اہل محشر دیکھتے ہی حشر میں یوں بول اٹھے　　مرحبا صد مرحبا یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دَردَر پھروں　　آپ سے سب کچھ ملا ، یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیئے میری مدد کے واسطے　　دشمنوں میں ہوں گھرا یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دُور ہوں سب آفتیں ہو دُور ہر رنج و بلا　　بہر شاہِ کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہے یہی عطار کی حاجت مدینے میں مرے　　ہو کرم بہر ضیاء یاغوث اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.waseemziyai.com

# ماخذ ومراجع

مجمع بحارالانوار العلامہ طاہر فتنی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ( مکتبہ حقانیہ

مرقاۃ الصعود لامام السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: مطبوعہ دار ابن حزم بیروت لبنان )

امام احمد رضا اور جدید افکار ونظریات: مولانا یاسین اختر مصباحی: دار القلم دہلی )

تفسیر القرآن العظیم لابن أبی حاتم : أبو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن إدریس بن المنذر التمیمی، الحنظلی، الرازی ابن أبی حاتم

مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز - المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

التنبئۃ بمن یبعثہ اللہ علی رأس کل مائۃ لامام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ بیروت لبنان

تذکرہ مجددین اسلام : جامعہ اشرفیہ کے طلبہ کرام کی کاوش مطبوعہ مکتبہ قادری لاہور

اشعۃ اللمعات لشیخ الامام عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ ( مترجم علامہ شرف قادری، مفتی محمد خان قادری لاہوری )

اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی۔

الناسخ والمنسوخ : أبو جعفر النحاس أحمد بن محمد بن إسماعیل بن یونس المرادی النحوی ( مکتبۃ الفلاح - الکویت

عون المعبود شرح سنن أبی داود، محمد أشرف بن أمیر بن علی بن حیدر، أبو عبدالرحمٰن، شرف الحق، الصدیقی، العظیم آبادی

دار الکتب العلمیۃ - بیروت

توالی التاسیس لمعالی محمد بن ادریس: بیروت لبنان

جامع الأصول فی أحادیث الرسول : مجد الدین أبو السعادات المبارک بن محمد الجزری ابن الأثیر ( مکتبۃ الحلوانی-

مطبعۃ الملاح - مکتبۃ دار البیان

حضرت مجدد اوران کے ناقدین از شاہ ابوالحسن زید فاروقی: مطبوعہ جماعت غوثیہ مجددیہ اشاعت اسلام یوکے

نفحات الانس لشیخ العلامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فارسی: مطبوعہ ایران

خزینۃ العلم والعرفان از پیر سید محمد اکبر شاہ گیلانی مثانوی

غوث اعظم لقب کس کا؟ از مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ تعالی علیہ: انجمن محبان حضور فیض ملت بہاولپور

تدوین حدیث سید مناظر احسن گیلانی مطبوعہ انڈیا

مکتوبات مجدد الف ثانی مطبوعہ رؤف اکیڈمی لاہور پاکستان

المقصد الأرشد فی ذکر أصحاب الإمام أحمد : إبراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد ابن مفلح، أبو إسحاق، برہان الدین

مکتبۃ الرشد - الریاض - السعودیۃ



www.waseemziyai.com

المجالسة وجواہر العلم: أبوبكر أحمد بن مروان الدينوري المالكي جمعية التربية الإسلامية، دارابن حزم (بيروت لبنان
الفوائد: أبوالقاسم تمام بن محمد بن عبدالله بن جعفر بن عبدالله بن الجنيد البجلي الرازي ثم الدمشقي مكتبة الرشد الرياض
كتاب الأربعين وهو ثالث الأربعيات في الحديث الشريف: أبوالعباس الحسن بن سفيان بن عامر بن عبدالعزيز بن النعمان بن عطاء الشيباني الخراساني النسوي: دارالبشائر الإسلامية بيروت
الغنية فهرست شيوخ القاضي عياض: عياض بن موسى بن عياض بن عمرون اليحصبي السبتي، أبوالفضل دارالغرب الإسلامي
الأربعون البلدانية: مسافر بن محمد بن حاجي الدمشقي دالكتب العلميه بيروت لبنان
الأحاديث الأربعون المتباينة الأسانيد والمتون: محمد بن عبدالله بن محمد مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية
جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد: محمد بن محمد بن سليمان بن الفاسي بن طاهر السوسي الردواني المغربي المالكي مكتبة ابن كثير، الكويت دارابن حزم، بيروت
إتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من أطراف العشرة: أبوالفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف (بالمدينة) -
مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر محمد بن مكرم بن على، أبوالفضل، جمال الدين ابن منظور الانصاري الرويفعي الإفريقي دارالفكر للطباعة والتوزيع والنشر، دمشق -سوريا
موسوعة الرقائق والأدب: ياسر بن أحمد بن محمود بن أحمد بن أبي الحمد الكويس الحمداني (دارالفكر للطباعة والتوزيع والنشر، دمشق -سوريا
أحاديث السفر لأبي اليمن: عبدالصمد بن عبدالوهاب بن أبي الحسن محمد بن هبة الله بن عبدالله بن الحسين أمين الدين أبواليمن بن عساكر الدمشقي نزيل مكة دارالمغني -الرياض
إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع: أحمد بن علي بن عبدالقادر، أبوالعباس الحسيني العبيدي تقي الدين المقريزي دارالكتب العلمية -بيروت
الرقة والبكاء لابن قدامة: أبومحمد موفق الدين عبدالله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي دارالقلم، دمشق، الدارالشامية، بيروت
كتاب التوابين: أبومحمد موفق الدين عبدالله بن أحمد بن محمد بن قدامة الجماعيلي المقدسي ثم الدمشقي الحنبلي، الشهير بابن قدامة المقدسي دارابن حزم
تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام: شمس الدين أبوعبدالله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي دارالكتاب العربي، بيروت
ثلاثة مجالس من أمالي أبي سعيد النقاش: أبوسعيد محمد بن علي بن عمر بن مهدي الأصبهاني الحنبلي النقاش مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية
المشيخة البغدادية للأموي: رَشِيدُ الدِّينِ، أَبُو العَبَّاسِ أَحْمَدُ بنُ المُفَرّج بن عَليّ دارالغرب الإسلامي، بيروت

www.waseemziyai.com

رؤیۃ اللہ : أبو الحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی مکتبۃ المنار، الزرقاء - الأردن
الأسماء والصفات للبیہقی : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی (مکتبۃ السوادی، جدۃ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ
الأموال لابن زنجویہ : أبو أحمد حمید بن مخلد بن قتیبۃ بن عبد اللہ الخرسانی المعروف بابن زنجویہ مرکز الملک فیصل للبحوث والدراسات الإسلامیۃ، السعودیۃ
تحابین فی اللہ : أبو محمد موفق الدین عبد اللہ بن أحمد بن محمد بن قدامۃ الجماعیلی المقدسی ثم الدمشقی الحنبلی، الشہیر بابن قدامۃ المقدسی دار الطباع - دمشق
حدیث شعبۃ - مخطوط : محمد بن العباس بن نجیح، أبو بکر البز از أعدہ للشاملۃ : أحمد الخضری
حلیۃ الأولیاء وطبقات الأصفیاء (أبو نعیم أحمد بن عبد اللہ بن أحمد بن إسحاق بن موسی بن مہران الأصبہانی دار الکتاب العربی - بیروت
مسند ابن الجعد (علی بن الجَعْد بن عبید الجَوْہَری البغدادی مؤسسۃ نادر - بیروت
فضائل الصحابۃ (أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ - بیروت
الاعتقاد والہدایۃ إلی سبیل الرشاد علی مذہب السلف وأصحاب الحدیث (أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی دار الآفاق الجدیدۃ - بیروت
المدخل إلی السنن الکبری : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیہقی دار الخلفاء للکتاب الإسلامی - الکویت
الکفایۃ فی علم الروایۃ : أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی المکتبۃ العلمیۃ - المدینۃ المنورۃ
الصواعق المحرقۃ علی أہل الرفض والضلال والزندقۃ لأحمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی السعدی الأنصاری، مؤسسۃ الرسالۃ - لبنان
لوامع الأنوار البہیۃ وسواطع الأسرار الأثریۃ لشرح الدرۃ المضیۃ فی عقد الفرقۃ المرضیۃ لامام شمس الدین، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفارینی الحنبلی مؤسسۃ الخافقین ومکتبتہا - دمشق
الوسیط فی تفسیر القرآن المجید أبو الحسن علی بن أحمد بن محمد بن علی الواحدی، النیسابوری، الشافعی دار الکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان
تفسیر القرآن أبو المظفر، منصور بن محمد بن عبد الجبار ابن أحمد المروزی السمعانی التمیمی الحنفی ثم الشافعی دار الوطن، الریاض - السعودیۃ
معالم التنزیل فی تفسیر القرآن محیی السنۃ، أبو محمد الحسین بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی الشافعی دار إحیاء التراث العربی - بیروت
التفسیر الکبیر (أبو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن بن الحسین التیمی الرازی الملقب بفخر الدین الرازی خطیب الری دار إحیاء التراث العربی - بیروت
الجامع لأحکام القرآن تفسیر القرطبی (أبو عبد اللہ محمد بن أحمد بن أبی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی دار الکتب المصریۃ - القاہرۃ
التسہیل لعلوم التنزیل (أبو القاسم، محمد بن أحمد بن محمد بن عبد اللہ، ابن جزی الکلبی الغرناطی شرکۃ دار الأرقم بن أبی الأرقم - بیروت
لباب التأویل فی معانی التنزیل (علاء الدین علی بن محمد بن إبراہیم بن عمر الشیحی أبو الحسن، المعروف بالخازن دار الکتب العلمیۃ - بیروت



www.waseemziyai.com

تفسیر القرآن العظیم ( أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی دار طیبة للنشر والتوزیع
السراج المنیر فی الإعانة علی معرفة بعض معانی کلام ربنا الحکیم الخبیر ( شمس الدین، محمد بن أحمد الخطیب الشربینی الشافعی
مطبعة بولاق (الأمیریة) - القاهرة
التفسیر المظهری ( المظهری، محمد ثناء الله مکتبة الرشدیة - الباکستان
فتح القدیر ( محمد بن علی بن محمد بن عبد الله الشوکانی الیمنی دار ابن کثیر، دار الکلم الطیب - دمشق، بیروت
فتح البیان فی مقاصد القرآن ( أبو الطیب محمد صدیق خان بن حسن بن علی ابن لطف الله الحسینی البخاری القِنَّوجی المَکتبة العصریَّة
للطبَاعة والنّشر، صَیدَا - بَیروت
المسند : الشافعی أبو عبد الله محمد بن إدریس بن العباس بن عثمان بن شافع بن عبد المطلب بن عبد مناف المطلبی القرشی
المکی دار الکتب العلمیة، بیروت - لبنان
البعث والنشور للبیهقی : أحمد بن الحسین بن علی بن موسى الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیهقی : مرکز الخدمات والأبحاث
الثقافیة، بیروت
فوائد أبی بکر النصیبی : أَبُو بَکرٍ أَحمَدُ بنُ یُوسُفَ بنِ خَلَّادِ بنِ مَنصُورٍ النَّصِیبِیُّ ثُمَّ البَغدَادِیُّ العَطَّارُ مخطوط نُشر فی برنامج
جوامع الکلم المجانی التابع لموقع الشبکة الإسلامیة
الأول من حدیث أبی علی بن شاذان : الحسن بن أحمد بن إبراهیم بن الحسن ابن محمد بن شاذان، أبو علی البزَّاز مخطوط نُشر
فی برنامج جوامع الکلم المجانی التابع لموقع الشبکة الإسلامیة
المسند الجامع: محمود محمد خلیل دار الجیل للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت
صحیح ابن خزیمة : أبو بکر محمد بن إسحاق بن خزیمة بن المغیرة بن صالح بن بکر السلمی النیسابوری : المکتب الإسلامی - بیروت
المعجم الأوسط : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی دار الحرمین - القاهرة
الموطأ : مالک بن أنس بن مالک بن عامر الأصبحی المدنی : مؤسسة زاید بن سلطان آل نهیان للأعمال الخیریة والإنسانیة -
أبو ظبی - الإمارات
حدیث علی بن حجر السعدی عن إسماعیل بن جعفر المدنی : إسماعیل بن جعفر بن أبی کثیر الأنصاری الزرقی : أبا إبراهیم مکتبة
الرشد للنشر والتوزیع، الریاض
غیة الباحث عن زوائد مسند الحارث : أبو محمد الحارث بن محمد بن داهر التمیمی البغدادی الخصیب المعروف بابن أبی أسامة
مرکز خدمة السنة والسیرة النبویة - المدینة المنورة
فوائد أبی محمد الفاکهی : عبد الله بن محمد بن العباس الفاکهی، أبو محمد المکی مکتبة الرشد، الریاض - السعودیة، شرکة الریاض للنشر والتوزیع
الدعاء للطبرانی : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی دار الکتب العلمیة - بیروت



www.waseemziyai.com

مسند الشاميين : سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني مؤسسة الرسالة - بيروت

فضل يوم عرفة : ثقة الدين، أبو القاسم علي بن الحسن بن هبة الله المعروف بابن عساكر دار ابن حزم

الجمع بين الصحيحين البخاري ومسلم : محمد بن فتوح بن عبد الله بن فتوح بن حميد الأزدي الميورقي الحَمِيدي أبو عبد الله بن أبي نصر دار ابن حزم - لبنان / بيروت

لطائف المعارف فيما لمواسم العام من الوظائف : زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السَلامي، البغدادي، ثم الدمشقي، الحنبلي دار ابن حزم للطباعة والنشر

المنتخب من مسند عبد بن حميد : أبو محمد عبد الحميد بن حميد بن نصر الكَسّي ويقال له : الكَشّي بالفتح والإعجام : مكتبة السنة - القاهرة

مستخرج أبي عوانة : أبو عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفرايني دار المعرفة - بيروت

السنن الصغير للبيهقي : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي باكستان

المعجم في أسامي شيوخ أبي بكر الإسماعيلي: أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل بن العباس بن مرداس الإسماعيلي الجرجاني مكتبة العلوم والحكم المدينة المنورة

الصحيح المسند من آثار الصحابة في الزهد والرقائق والأخلاق والأدب: عبد الله بن فهد الخليفي دار الكتب العلمية بيروت لبنان

إبطال الحيل: بو عبد الله عبيد الله بن محمد بن محمد بن حمدان العُكْبَري المعروف بابن بَطَّة العكبري المكتب الإسلامي بيروت

تلبيس إبليس: جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي بن محمد الجوزي دار الفكر للطباعة والنشر، بيرزت، لبنان

مسند ابن أبي شيبة ا: بو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي دار الوطن الرياض

شرح السنة: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي المكتب الإسلامي دمشق، بيروت

الفتاوى الكبرى لابن تيمية : تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي : دار الكتب العلمية

المستدرك على مجموع فتاوى شيخ الإسلام : تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني (جمعه ورتبه وطبعه على نفقته : محمد بن عبد الرحمن بن قاسم (مكتبة المنار - الأردن

درء تعارض العقل والنقل : تقي الدين أبو العباس أحمد بن عبد الحليم بن عبد السلام بن عبد الله بن أبي القاسم بن محمد ابن تيمية الحراني الحنبلي الدمشقي جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامية، المملكة العربية السعودية

اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم : أحمد بن عبد الحليم بن تيمية الحراني أبو العبا سمطبعة السنة المحمدية - القاهرة

العقيدة الحموية الكبرى : شيخ الإسلام ابن تيمية جامعة الإمام محمد بن سعود - المدينة المنورة

مطالب أولي النهى في شرح غاية المنتهى مصدر الكتاب : موقع الإسلام

عون المعبود شرح سنن أبي داود : محمد شمس الحق العظيم آبادي أبو الطيب دار الكتب العلمية - بيروت



www.waseemziyai.com

الآداب الشرعية والمنح المرعية : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدين المقدسي الراميني ثم الصالحي الحنبلي عالم الكتب
نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس : عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری : المطبعہ الکاستلیۃ -مصر
أنموذج اللبيب في خصائص الحبيب (مطبوع مع شرح محمد بن أحمد عبد الباري الأهدل، المسمى : فتح الكريم القريب شرح أنموذج اللبيب (عبد الرحمن بن أبي بكر، جلال الدين السيوطي مطبوعہ دمشق شام
سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد: محمد بن يوسف الصالحي الشامي دار الكتب العلمية بيروت -لبنان
اللباب في علوم الكتاب: أبو حفص سراج الدين عمر بن علي بن عادل الحنبلي الدمشقي النعماني دار الكتب العلمية بيروت/لبنان
جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم : زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب بن الحسن، السلامي، البغدادي ثم الدمشقي، الحنبلي دار السلام للطباعة والنشر والتوزيع
الكشف والبيان عن تفسير القرآن: أحمد بن محمد بن إبراهيم الثعلبي، أبو إسحاق دار إحياء التراث العربي، بيروت لبنان
الزهد والرقائق لابن المبارك: أبو عبد الرحمن عبد الله بن المبارك بن واضح الحنظلي، التركي ثم المرْوزي: دار الكتب العلمية بيروت
الترغيب والترهيب: إسماعيل بن محمد بن الفضل بن علي القرشي الطليحي التيمي الأصبهاني، أبو القاسم، الملقب بقوام السنة دار الحديث القاهرة
الغنية لطالبي طريق الحق عز وجل عبد القادر بن موسى بن عبد الله بن جنكي دوست الحسني، أبو محمد، محيي الدين الجيلاني دالكتب العلمية بيروت لبنان
شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة ؟: أبو القاسم هبة الله بن الحسن بن منصور الطبري الرازي اللالكائي دار طيبة -السعودية
المعجم الكبير : سليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني : مكتبة ابن تيمية -القاهرة
مسند ابن الجعد : علي بن الجَعْد بن عبيد الجَوْهَري البغدادي مؤسسة نادر -بيروت
مسند أبي داود الطيالسي : أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي البصرى : دار هجر -مصر
مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: أبو الحسن نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي (مكتبة القدسي، القاهرة
الإيماء إلى زوائد الأمالي والأجزاء - نبيل سعد الدين سَليم جَرَّار أضواء السلف
كتاب الزهد الكبير : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي :مؤسسة الكتب الثقافية -بيروت
أحاديث أبي الحسين الكلابي : أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بنُ الْحَسَنِ بنِ الْوَلِيْدِ بنِ مُوْسَى الْكِلَابِيُّ الدِّمَشْقِيُّ: مخطوط نُشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الإسلامية
مختصر تفسير ابن كثير : (اختصار وتحقيق) محمد علي الصابوني دار القرآن الكريم، بيروت -لبنان
إحياء علوم الدين : أبو حامد محمد بن محمد الغزالي الطوسي دار المعرفة -بيروت
نصب الراية لأحاديث الهداية: جمال الدين أبو محمد عبد الله بن يوسف بن محمد الزيلعي مؤسسة الريان للطباعة



www.waseemziyai.com

والنشر بیروت-لبنان
الاستعداد للموت وسؤال القبر : زین الدین بن عبد العزیز بن زین الدین ابن علی بن أحمد الھندی دار ابن خلدون -اسکندریة
تنبیه الغافلین بأحادیث سید الأنبیاء والمرسلین للسمرقندی: أبو اللیث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراھیم السمرقندی دار ابن کثیر، دمشق -بیروت
المعجم الکبیر : سلیمان بن أحمد بن أیوب بن مطیر اللخمی الشامی، أبو القاسم الطبرانی مکتبة ابن تیمیة -القاھرة
الإبانة الکبری لابن بطة : أبو عبد اللہ عبید اللہ بن محمد بن محمد بن حمدان العُکْبَری المعروف بابن بَطَّة العکبری
دار الرایة للنشر والتوزیع، الریاض
کتاب الأمثال فی الحدیث النبوی : أبو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الأنصاری المعروف بأبی الشیخ الأصبھانی
الدار السلفیة -بومبای -الھند
تفسیر القرآن العظیم (ابن کثیر : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی : دار الکتب العلمیة
،منشورات محمد علی بیضون -بیروت
مسند الشھاب : أبو عبد اللہ محمد بن سلامة بن جعفر بن علی بن حکمون القضاعی المصری مؤسسة الرسالة -بیروت
الآداب للبیھقی : أحمد بن الحسین بن علی بن موسی الخُسْرَوْجِردی الخراسانی، أبو بکر البیھقی :مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت -لبنان
الرسالة القشیریة : عبد الکریم بن ھوازن بن عبد الملک القشیری: دار المعارف، القاھرة
مسالک الأبصار فی ممالک الأمصار : أحمد بن یحیی بن فضل اللہ القرشی العدوی العمری، شھاب الدین المجمع الثقافی، أبو ظبی
ملفوظات سیدی شیخ عبد الحق محدث دہلوی، مرتب محمد اکرام الدین: (۱۸۱) مطبوعہ لکھنو دھلی
رسائل میلاد رسول عربی ﷺ از مولانا عبد الاحد قادری: مطبوعہ مکتبہ حنفیہ لاہور پاکستان
الحاوی للفتاوی : عبد الرحمٰن بن أبی بکر، جلال الدین السیوطی دار الفکر للطباعة والنشر ، بیروت-لبنان
الفتاوی الحدیثیة: أحمد بن محمد بن علی بن حجر الھیتمی السعدی الأنصاری، شھاب الدین شیخ الإسلام، أبو العباس دار الفکر -لا یوجد
شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة : أبو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن أحمد بن شھاب الدین
بن محمد الزرقانی المالکی دار الکتب العلمیة
المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة : أحمد بن محمد بن أبی بکر بن عبد الملک القسطلانی القتیبی المصری، أبو العباس، شھاب الدین
المکتبة التوفیقیة، القاھرة -مصر
جمع الوسائل فی شرح الشمائل :علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الھروی القاری المطبعة الشرفیة -مصر
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر از مفتی محب اللہ نوری: مطبوعہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اکاڑہ۔
خلاصة المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر الجیلانی للشیخ الامام ابو عبد اللہ بن اسعد الیافی القادری الیمنی مطبوعہ

www.waseemziyai.com

دار الآثار الاسلامیۃ بربلی القاہرہ مصر
تحفظ ختم نبوت از محمد متین خالد: مطبوعہ علم وعرفان پبلشرز لاہور پاکستان
کتاب الروضتین فی اخبار الدولتین النوریۃ والصلاحیۃ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان )
البدایۃ والنہایۃ : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی دار الفکر
سیدی ضیاء الدین احمد مدنی ( مطبوعہ القادریہ لاہور پاکستان
سہ ماہی انوار رضا عظمت ابرار نمبر: مطبوعہ جوہر آباد پاکستان
تذکرہ مجاہدین ختم نبوت از مولانا اللہ وسایا: مطبوعہ عالمی مجلس ختم نبوت کراچی پاکستان
غازی ممتاز حسین قادری از مفتی محمد حنیف قریشی: ناشر شباب اسلامی پاکستان
فوات الوفیات : محمد بن شاکر بن أحمد بن عبد الرحمٰن بن شاکر بن ہارون بن شاکر الملقب بصلاح الدین دار صادر - بیروت
النور السافر عن أخبار القرن العاشر : العیدروس مصدر الکتاب : موقع الوراق
العہود المحمدیۃ لامام عبد الوہاب الشعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوعہ دمشق شام
امداد المشتاق از مولوی اشرف علی تھانوی: مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور پاکستان
فضائل عمامہ از المدینۃ العلمیۃ ) مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان
بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ وشریعۃ نبویۃ فی سیرۃ أحمدیۃ : محمد بن محمد بن مصطفیٰ بن عثمان، أبو سعید الخادمی الحنفی مطبعۃ الحلبی
الکواکب السائرۃ بأعیان المئۃ العاشرۃ : نجم الدین محمد بن محمد الغزی دار الکتب العلمیۃ، بیروت - لبنان
دعوات عبدیت مطبوعہ علی گڑھ
فیضان رمضان از امیر اہل سنت مولانا محمد الیاس قادری: مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی پاکستان
شذرات الذہب فی أخبار من ذہب : عبد الحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبو الفلاح دار ابن کثیر،
تاریخ بغداد، : أبو بکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی دار الکتب العلمیۃ - بیروت
طبقات المفسرین للداوودی : محمد بن علی بن أحمد، شمس الدین الداوودی المالکی ( : دار الکتب العلمیۃ - بیروت
کتاب الأربعین المرتبۃ علی طبقات الأربعین : شَرَفُ الدِّینِ، عَلِیُّ بنُ المُفَضَّلِ بنِ عَلِیِّ بنِ مُفَرِّجِ بنِ حَاتِمِ بن حَسَنِ بنِ جَعْفَرٍ المَقْدِسِیُّ : أضواء السلف
تاریخ دمشق : أبو القاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع
مسند الإمام أحمد بن حنبل: أبو عبد اللہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن أسد الشیبانی مؤسسۃ الرسالۃ
مسند الرویانی : أبو بکر محمد بن ہارون الرُّویانی (مؤسسۃ قرطبۃ - القاہرۃ
سنن الدارمی: أبو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن الفضل بن بَہرام بن عبد الصمد الدارمی، التمیمی السمرقندی دار المغنی للنشر و



www.waseemziyai.com

التوزیع، المملکة العربیة السعودیة
المقاصد الحسنة فی بیان کثیر من الأحادیث المشتہرة علی الألسنة : شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد السخاوی دار الکتاب العربی - بیروت
فیض القدیر شرح الجامع الصغیر : زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوی القاہری المکتبة التجاریة الکبری - مصر
سر الاسرار و مظہر الانوار فیما یحتاج الیہ الابرار لسیدی الشیخ الامام عبد القادر الجیلانی رضی اللہ عنہ دار السنابل دمشق شام
عصر الدولة الزنکیة علی محمد محمد الصَّلاَّبی : مؤسسة اقرأ للنشر والتوزیع والترجمة، القاہرة - مصر
إرشاد الأریب إلی معرفة الأدیب : شہاب الدین أبو عبد اللہ یاقوت بن عبد اللہ الرومی الحموی دار الغرب الإسلامی، بیروت
تاریخ إربل : المبارک بن أحمد بن المبارک بن موہوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی وزارة الثقافة والإعلام، دار الرشید للنشر، العراق
قلائد الجواہر العلامہ الامام الشیخ محمد بن یحیی التادفی الحنبلی : مطبوعہ المراسلات مصر
ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر از مفتی محب اللہ نوری : مطبوعہ فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اکاڑہ۔
تاریخ جامع الشیخ عبد القادر الکیلانی و مدرستہ العلمیة از الشیخ ہاشم الاعظمی : مطبوعہ الازہر مصر
من الشک الی الیقین لشیخ فالح الکیلانی : دار الزنبقہ القاہرہ مصر
تاریخ إربل : المبارک بن أحمد بن المبارک بن موہوب اللخمی الإربلی، المعروف بابن المستوفی (۲:۳۶۴)
وزارة الثقافة والإعلام، دار الرشید للنشر، العراق
نزہة الخواطر وبہجة المسامع والنواظر : عبد الحی بن فخر الدین بن عبد العلی الحسنی الطالبی دالکتب العلمیة بیروت لبنان
مرآة الزمان فی تواریخ الأعیان : شمس الدین أبو المظفر یوسف بن قِزْأُوغلی بن عبد اللہ المعروف ب سبط ابن الجوزی)
دار الرسالة العالمیة، دمشق - سوریا
اخبار الاخیار الشیخ الامام عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ : مطبوعہ نوریہ رضویہ لاہور پاکستان
ریاض الصالحین از الامام النووی امطبوعہ دالکتب العلمیة بیروت لبنان)
لواقح الأنوار فی طبقات الأخیار : عبد الوہاب بن أحمد بن علی الحَنَفی، نسبہ إلی محمد ابن الحنفیة، الشَّعْرانی، أبو محمد مکتبة محمد الملیجی الکتبی وأخیہ، مصر
البحر المدید فی تفسیر القرآن المجید : أبو العباس أحمد بن محمد بن المہدی بن عجیبة الحسنی الأنجری الفاسی الصوفی الدکتور حسن عباس زکی - القاہرة
مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابیح : علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الہروی القاری دار الفکر، بیروت - لبنان
حاشیة السندی علی سنن ابن ماجہ : محمد بن عبد الہادی التتوی، أبو الحسن، نور الدین السندی دار الجیل - بیروت، بدون طبعة



www.waseemziyai.com

آداب الأكل : أحمد بن عماد الدين بن يوسف بن عبد النبي، أبو العباس، شهاب الدين الأقفهسي ثم القاهري الشافعي
الطب النبوي (جزء من كتاب زاد المعاد لابن القيم : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية دار الهلال - بيروت
زاد المعاد في هدي خير العباد : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية مؤسسة الرسالة، بيروت - مكتبة المنار الإسلامية، الكويت
عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين : محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد شمس الدين ابن قيم الجوزية دار ابن كثير، دمشق، بيروت
الآداب الشرعية والمنح المرعية : محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج، أبو عبد الله، شمس الدين المقدسي الراميني ثم الصالحي الحنبلي عالم الكتب
غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب : شمس الدين، أبو العون محمد بن أحمد بن سالم السفاريني الحنبلي مؤسسة قرطبة - مصر
الكتاب المصنف في الأحاديث والآثار : أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي مكتبة الرشد - الرياض
سنن أبي داود : أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني : المكتبة العصرية، صيدا
سنن الترمذي : محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى دار الغرب الإسلامي - بيروت
الأسماء والصفات للبيهقي : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي مكتبة السوادي، جدة - المملكة العربية السعودية
السنن الكبرى : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي دار الكتب العلمية، بيروت - لبنان
شعب الإيمان : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند
أحاديث الشيوخ الثقات : محمد بن عبد الباقي بن محمد الأنصاري الكعبي، أبو بكر، المعروف بقاضي المارستان (٣:١٣٦٤) دار عالم الفوائد للنشر والتوزيع
أربعون حديثا عن أربعين شيخا في أربعين لابن المقرب : جمعها الشيخ الإمام : أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَرَّبِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيُّ، الكَرْخِيُّ دار ابن حزم، بيروت - لبنان
مشيخة المسند محمد بن إبراهيم البياني المعروف بابن إمام الصخرة : محمد بن إبراهيم بن محمد بن أبي بكر الأنصاري الخزرجي الدمشقي شمس الدين أبو عبد الله المعروف بالبياني، ابن إمام الصخرة : دار البشائر الإسلامية
الأربعون العشارية السامية مما وقع لشيخنا من الأخبار العالية : أبو الفضل زين الدين عبد الرحيم بن الحسين بن عبد الرحمن بن أبي بكر بن إبراهيم العراقي دار ابن حزم - بيروت
الأربعون من عوالي المجيزين : أبو بكر بن الحسين بن عمر، القرشي العبشمي الأموي العثماني المصري الشافعي المراغي : مكتبة التوبة، الرياض

www.waseemziyai.com

مشیخۃ أبی بکر المراغی : أبوبکر بن الحسین بن عمر، القرشی العبشمی الأموی العثمانی المصری الشافعی المراغی (جامعۃ أم القری
البلدانیات : شمس الدین أبوالخیر محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد السخاوی دار العطاء - السعودیۃ
الأربعین فی فضل الرحمۃ والراحمین لابن طولون الصالحی : شمس الدین محمد بن علی بن خمارویہ بن طولون الدمشقی الصالحی الحنفی
دار ابن حزم، بیروت
کشف الخفاء ومزیل الإلباس : إسماعیل بن محمد بن عبدالہادی الجراحی العجلونی الدمشقی، أبوالفداء المکتبۃ العصریۃ
کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : علاء الدین علی بن حسام الدین ابن قاضی خان القادری الشاذلی الہندی البرہانفوری
ثم المدنی فالمکی الشہیر بالمتقی الہندی مؤسسۃ الرسالۃ
جمع الفوائد من جامع الأصول ومجمع الزوائد : محمد بن محمد بن سلیمان بن الفاسی بن طاہر السوسی الردوانی المغربی المالکی
مکتبۃ ابن کثیر، الکویت - دار ابن حزم، بیروت
أسنی المطالب فی أحادیث مختلفۃ المراتب : محمد بن محمد درویش، أبوعبدالرحمٰن الحوت الشافعی دار الکتب العلمیۃ - بیروت
الفیوضات الربانیۃ للشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ
الفتح الربانی والفیض الرحمانی لامام الشیخ عبدالقادر الجیلانی المجلس ۵۳)
لشیخ عبدالقادر الجیلانی لشیخ عبدالرزاق الکیلانی حزب القادریہ لاہور پاکستان
قلائد الجواہر لامام محمد بن یحیی التادفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ مطبوعہ بغداد عراق
(عبدالقادر الکیلانی لمحمد عینی النسخۃ الفرنسی مطبوعہ استنبول ترکی)
الذیل علی طبقات الحنابلۃ لابن رجب الحنبلی مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان
الطبقات الکبری للشعرانی مطبوعہ دار لکتب العلمیہ بیروت لبنان
عوارف المعارف از امام شہاب الدین السہروردی مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ پاکستان
بھجۃ الاسرار الامام ابوالحسن الشطنوفی مطبوعہ موسسۃ الشرف لاہور پاکستان
مقام غوث اعظم اعلی حضرت کی نظر میں مطبوعہ مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ
البدایۃ والنہایۃ : إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی أبوالفداء : مکتبۃ المعارف - بیروت
نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس : عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری : المطبعہ الکاستلیۃ - مصر
جغرافیۃ الباز الاشہب از الشیخ الدکتور جمال الدین فالح الکیلانی: المنظمۃ المغربیۃ للتربیۃ والثقافۃ والعلوم فاس المغرب
فیضان قادریہ رزاقیہ از پروفیسر ڈاکٹر محمد حسین آزاد القادری: مطبوعہ بغدادی ہاؤس ملتان روڈ لاہور پاکستان
تاریخ الإسلام ووفیات المشاہیر والأعلام: شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قایماز الذہبی دار الکتاب العربی، بیروت
توضیح المشتبہ فی ضبط أسماء الرواۃ وأنسابہم وألقابہم وکناہم: محمد بن عبداللہ بن محمد ابن أحمد بن مجاہد القیسی الدمشقی الشافعی

www.waseemziyai.com

شمس الدین، الشہیر بابن ناصر الدین مؤسسۃ الرسالۃ بیروت
البدایۃ والنہایۃ: أبوالفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی دار الفکر
ذیل مرآۃ الزمان: قطب الدین أبوالفتح موسی بن محمد الیونینی دار الکتاب الإسلامی، القاہرۃ
العقود اللؤلؤیۃ فی تاریخ الدولۃ الرسولیۃ: علی بن الحسن بن أبی بکر بن الحسن ابن وہاس الخزرجی الزبیدی، أبوالحسن موفق الدین مرکز الدراسات والبحوث الیمنی، صنعاء، دار الآداب، بیروت لبنان
سرالاسرار اردو ترجمہ از ظفر اقبال کلیار زاویہ دربار مارکیٹ لاہور پاکستان
شذرات الذہب فی أخبار من ذہب: عبدالحی بن أحمد بن محمد ابن العماد العکری الحنبلی، أبوالفلاح (دار ابن کثیر، دمشق - بیروت
صلاح الدین الأیوبی وجہودہ فی القضاء علی الدولۃ الفاطمیۃ وتحریر بیت المقدس علی محمد محمد الصَّلاَّبی دار المعرفۃ، بیروت - لبنان
صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام مفتی ضیاء احمد قادری رضوی مکتبہ طلع البدر علینا لاہور پاکستان
الدارس فی تاریخ المدارس: عبدالقادر بن محمد النعیمی الدمشقی (دار الکتب العلمیۃ
الدولۃ الفاطمیۃ: علی محمد محمد الصَّلاَّبی (مؤسسۃ اقرأ للنشر والتوزیع والترجمۃ، القاہر
مسالک الأبصار فی ممالک الأمصار: أحمد بن یحیی بن فضل اللہ القرشی العدوی العمری، شہاب الدین (۲۰۲:۸) المجمع الثقافی، أبوظبی

الاعتذار: ماخذ ومراجع میں بہت سی کتب کا نام ساقط ہوگیا ہے۔

www.waseemziyai.com

# مشکوۃ الجیلانی

ومعہ

## الاربعون الکیلانیہ

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبری للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا

www.waseemziyai.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاسیدی یاحبیب اللہ

# الاقوال المرضیہ
# من
# الفتاوی الرضویہ

المعروف

# اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات

ومعہ

صلّوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

ناشر

فالکن ایڈورٹائزر

www.waseemziyai.com

## حیوانات کی ناموس رسالت کے لئے قربانیاں

اذان حجاز میں سے ایک باب مع اضافہ

# تحفظ ناموس رسالت

# اور

# جانور

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی

مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کوٹ مظفر میلسی وہاڑی

مکتبہ طلع البدر علینا جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن

ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)

# کیا میلاد اور کرسمس ایک ہیں؟

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی
مہتمم جامعہ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

مرکز العلوم الاسلامیہ (رجسٹرڈ)
www.waseemziyai.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

یاایھاالنبی جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم

# آذانِ حجاز

علامہ مولانا حافظ ضیاء احمد قادری رضوی

مکتبہ طلع البدر علینا
جامع مسجد غوثیہ ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور

www.waseemziyai.com

# تقــــاریظ

## حضرت علامہ مولانا مفتی رضائے مصطفیٰ نقشبندی حفظہ اللہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حالات پر کافی کتب لکھی گئیں ہیں، زیر نظر کتاب مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی علمی کاوش ہے، مولانا نے سیدنا الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کے حالات زندگی پر اور تصوف کی دنیا میں آپ رضی اللہ عنہ کی خدمات پر بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔

## حضرت علامہ مولانا مفتی مقصود احمد قادری رضوی صاحب حفظہ اللہ تعالی

جناب حضرت علامہ مولانا فاضل جلیل عالم نبیل مفتی ضیاء احمد قادری رضوی اولاً نقشبندی مجددی مشربا ہے، آپ نے بڑی محنت شاقہ سے یہ کتاب مرتب فرمائی ہے۔

## حضرت مولانا پیر ذوالفقار مصطفیٰ ہاشمی قادری صاحب حفظہ اللہ

قبلہ مفتی صاحب کی وسعت علمی اور عمیق نظری نے جو موتی چنے ہیں اور انہیں ایک ضخیم کتاب میں سمویا اور پرویا ہے یہ ان کی علمی وفکری ذوق کا عکاس ہے۔

دور حاضر کے خانقاہی نظام کی اصلاح کے لئے یہ کتاب ایک بہترین اور جامع انقلابی اصلاحی نصاب کی حیثیت رکھتی ہے، سیدی غوث پاک رضی اللہ عنہ کے اچھوتے پیرائے اور جامع انداز کا ذکر خیر آئینہ دل کو صیقل کر کے اسے معرفت الٰہیہ کی جلوہ گاہ بنا دیتا ہے، اور اس تذکرہ نور سے ملنے والی بالیدگی، لذت وحلاوت اور کیف وسرور تادم زیست کسی بھی بھٹکے ہوئے آہو کا رخ سوئے حرم کرنے کے لئے کافی ہے۔

قبلہ مفتی صاحب کے لئے میں تو بس اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ

مت سہل جانو پھرتا ہے فلک برسوں      تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

## حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر قبلہ کنور سلطان احمد حفظہ اللہ تعالی

قبلہ مفتی صاحب ماشاء اللہ صاحب قلم وقرطاس ہیں سریع التحریر وکثیر التحریر ہیں، آپ پہلے بھی متعدد کتب ورسائل کثیرہ تحریر فرما چکے ہیں، جن میں دو مجلدات پر مشتمل کتاب ''صوفیاء کرام کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' اور حدیث چہل محدثین کی نظر میں، غزوہ تبوک کا مبارک سفر، دی منیج فلم اور ایمان کا زوال اور تحفظ ناموس رسالت اور جانور راقم کی نظر سے گزریں، ہر کتاب اپنی جگہ مستند دستاویز کا درجہ رکھتی اور اعلی تحقیقی معیار کے مطابق ہے، حوالہ جات کے اندراج، تخریج کا اہتمام کڑی محنت اور جانفشانی سے کیا گیا ہے، کوئی بات بغیر حوالہ کے تحریر نہیں فرماتے، اور حوالہ بھی عام سا حوالہ نہیں ہوتا بلکہ مستند اور معتمد حوالہ پیش کرنا آپ کا طرہ امتیاز ہے، بالکل اسی طرح کتاب مستطاب ''حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' بھی اعلی تحقیقی معیار کی حامل ہے،

## مجاہد ختم نبوت محترم جناب محمد متین خالد صاحب

جناب مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی تازہ تصنیف ''حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' ایک ایسی شاہکار کتاب ہے جو ان کے کئی سالوں کی انتھک محنتوں کا ثمرہ ہے۔ میں نے اس کتاب کے موضوعات کو جستہ جستہ دیکھا ہے میرے خیال میں مفتی صاحب نے علم وعرفان کے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔

## شیخ الحدیث مفتی محمد امیر نقشبندی صاحب دامت برکاتھم العالیہ

عصر حاضر میں تقریر کی نسبت تحریر کی اشد ضرورت ہے، مگر باصلاحیت افراد تہاون، تکاسل، تن آسانی اور آرام طلبی کے خوگر بن چکے ہیں، حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء احمد قادری رضوی صاحب قابل صد تبریک ہیں کہ گوناگوں مصروفیات کے باوجود تصنیف وتالیف کیلئے اچھا خاصا وقت نکال لیتے ہیں، جس کی دلیل ان کی حالیہ تصنیف ''حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' کے عنوان سے منصۂ شہود پر آرہی ہے۔

## حضور مفکر اسلام مولانا پروفیسر عون محمد سعیدی صاحب حفظہ اللہ تعالی

حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء احمد قادری رضوی مدظلہ العالی ان خوش نصیب لوگوں میں سے ہیں جنہیں براہ راست سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ سے موسوعاتی طرز پر ان کی مفصل سوانح اور جامع کمالات تحریر کرنے کے لئے منتخب کیا گیا ہے، اسی لئے عالم غیب سے آپ کے لئے ہر طرح کے اسباب کا انتظام خود بخود ہوتا چلا گیا۔

## مبلغ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن قادری

مفتی صاحب قبلہ کی کتاب مشعل راہ بن سکتی ہے جنہوں نے حضرت الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ پر ایسا قلم اٹھایا کہ میری نظر میں آج تک حضرت الشیخ رضی اللہ عنہ کی حیات مبارک پر ایسی جامع اور پر اثر کتاب نہیں گزری۔

## قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ قادری صاحب

مفتی ضیاء احمد قادری رضوی کی کتاب ''حضور غوث اعظم کی مجاہدانہ زندگی اور موجودہ خانقاہی نظام'' کا خاکہ زیر نظر کتاب اپنے وقت کی ایک بہترین کاوش ہے، اس کتاب کا مطالعہ اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کی جانے والی کوششوں میں انتہائی مددگار ثابت ہوگا۔

www.waseemziyai.com